وہ محافظ

از قلم فائزہ احمد

مکمل ناول

یہ دسواں رشتہ تھا جو انکار کر گیا ہے تمہارے لیے میں تنگ آگئی ہوں تمہارے اس موٹاپے سے ۔

عالیہ بیگم سر جھکائے بیٹھی اپنی بیٹی پر برس رہی تھیں ۔

لیکن مما!

چپ ایک دم چپ پریشان کر رکھا ہے تم نے کھانا تم نے نہیں چھوڑنا جم تم نے نہیں جانا ورزش تم سے نہیں ہوتی آخر کیا کروں میں تمہارا وہ منال دیکھو تم سے ایک سال چھوٹی ہے خیر سے شادی ہو رہی ہے اسکی! لیکن پتا نہیں تم کس پر چلی گئی ہو نا شکل نا عقل اور رہی سہی کسر تمہارے اسے موٹاپے نے پوری کر دی ہے --

عالیہ بیگم اگلی پچھلی ساری کسر نکال رہی تھی اس پر جو سامنے ٹیبل پر پڑے سموسوں کی پلیٹ کو بے چارگی سے دیکھ رہی تھی ۔

کیا کہہ رہی ہوں میں تم سے !

کل سے تم جم جاو گئی اور کھانا وغیرہ بند سمجھی تم --

عالیہ نے اسکے سر پر انگلی مارتے ہوئے غصے سے سمجھایا۔

بٹ مما کھانے کے بغیر میں زندہ کیسے رہوں گئی --

اس نے جلدی سے پوچھا۔

ماریہ بیگم (عالیہ کی دیورانی) طنزیہ مسکراتی ہوئی کچن میں چلی گئی ۔

جبکہ عالیہ بیگم دانت پیس کر رہ گئی اِس لڑکی نے انکی ناک میں دم کر کے رکھا ہوا تھا ۔

آج سے تم فروٹ اور ابلی ہوئی سبزیوں کے علاوہ کچھ نہیں کھاو گئی جاو اب کمرے میں ۔

عالیہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے غصے سے اسے آرڈر دیا ۔

وہ رونے والا منہ بناتی سیڑیاں چڑ گیئں ۔

کمرے میں آکر وہ زور سے پیر پٹختی ہوئی بیڈ پر بیٹھی ۔

میں تو کبھی بھی بیماروں والی غذا نا کھاوّں ۔

وہ گلابی کلر کے کشن کو گود میں رکھتی غصے سے بڑبڑائی ۔

وہ موٹی تھی اور رنگ بھی کچھ صاف نا تھا جس وجہ سے عالیہ بیگم پریشان رہتی تھی وہ اس عمر میں بھی تین بچوں کی ماں نہیں لگتی تھی نفاست پسند طبیعت کی مالک عالیہ بیگم کے چرچے سارے خاندان میں تھے لیکن بیٹی اس سے بالکل الٹ تھی وہ انتہائی پھوہڑ ہڈ حرام پڑھائی میں بھی نالائق ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بس ایک ہی خواہیش تھی اسکی کھانا کھاتے جانا اور کوئی روکنے والا نا ہو ۔
بس وقار صاحب سے ڈرتی تھی وہ جو کہ اسکے ڈیڈ تھے جو ہر وقت غصے میں ہی رہتے تھے ۔

یہ ایک صاف ستھرے گاوں کا مظر تھا جہاں سب مکان ہی مٹی کے بنے ہوئے تھے سوائے ایک پرانی حویلی کے جو کافی قدیم جانی جاتی تھی ۔
یہ حویلی باہر سے کافی ڈراونی دیکھتی تھی اور کچھ لوگوں کا کہنا تھا یہاں سے عجیب و غریب سی رونے کی آوازیں آتیں ہیں ۔
بس ایک انسان کے علاوہ اس حویلی میں کوئی قدم نہیں رکھتا تھا شام ہوتے ہی سب لوگ حویلی کے پاس سے گزرنے سے اجتناب کرتے تھے ۔
وہ حویلی کے گارڈن میں رکھی چیئر پر آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا سر پیچھے کی طرف گرائے وہ نیم دراز سا تھا اس کا چہرہ کسی نے آج تک نہیں دیکھا تھا وہ ایک پرسرار انسان تھا سب لوگ اس کے پاس جانے سے خوف کھاتے تھے ۔

وہ ٹھنڈی ہوا میں گہرا سانس لیتا اٹھ کر بیٹھا چہرے پر ہاف بلیک نقاب تھا جبکہ بلیو آنکھوں میں ایک سرد پن واضع تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ مسکراتا ہوا اندر کی طرف بڑھا مسکراہٹ بہت پرسرار تھی ۔

ویسے حیرت کی بات ہے تم ایک ہی منٹھ میں جاپان سے کیسے آگئی ۔
ماریہ نے تقی صاحب کے آگے چائے کا کپ رکھتے ہوئے طنز یہ اس سے پوچھا تھا ۔
مجھے میرے ڈیڈ کی یاد آرہی تھی تو چلی آئی ۔
اس نے بریڈ کی بڑی سے بائٹ لیتے ہوئے انہیں جواب دیا ۔
رحمن صاحب نے سنجیدگی سے اپنی بیٹی کو دیکھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

واوا ایک ماہ تو تم روتی رہی ہو وہاں ایڈمیشن کے لیے جب تمہیں اجازت دے دی گئی تو ایک ماہ میں ہی سب چھوڑ چھاڑ کر بھاگ آئی کیسے خرد بی بی کیسے ۔
حاجب نے اس کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے طنز سے پوچھا ۔

وہ گھبرائی !

میں نے کہا تو ہے مجھے میرے ڈیڈ کی یاد آ رہی تھی تو چلی آئی ۔

اس نے تنک کر جواب دیا ۔

میں بتاتا ہوں امی!

یہ ایک لڑکی کو پیٹنے کے جرم میں اور ایک لڑکے کی ٹانگ توڑنے پر جیل میں ہاف منتھ رہی ہے۔

حاجب نے طنز سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب حیرت سے اسکے معصوم چہرے کو دیکھ رہے تھے وہ دانت پر دانت جمائے حاجب کو دیکھ رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ضمانت کس نے کروائی ۔

ماریہ بیگم نے شاک سے اپنے بیٹے سے پوچھا ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چاچو گئے تھے جاپان انہوں نے ہی کروائی ہے ۔

حاجب نے سنجیدگی سے اپنی والدہ کو بتایا سب کھانا چھوڑ خرد رحمٰن کو دیکھ رہے تھے سوائے حاجب کے اور رحمٰن صاحب کے ۔

آپ سب لوگ مجھے گھورنا بند کریں گئے ۔

وہ غصے سے بولی تھی ۔

جس پر سب سر جھٹکتے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے ۔

خرد نے حاجب کو غصیلی نظروں سے دیکھا ۔

جو طنزیہ مسکان سے اسے دیکھتا چائے کا کپ منہ سے لگا گیا تھا۔

جبکہ رحمٰن صاحب سرد نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے جن سے وہ باخوبی آگاہ تھی۔

وقار شیرازی، رحمٰن شیرازی، تقی شیرازی اور جنید شیرازی چار بھائی ہیں والدین کا انتقال بہت سال پہلے ہو چکا ہے چاروں بھائی اکٹھے ہی رہتے ہیں --

https://www.classicurdumaterial.com/

وقار صاحب زرا تیکھے مزاج کے مالک ہیں انکی بیوی عالیہ جو بہت خوبصورت اور اچھے مزاج کی مالک ہیں ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ان کی تین بچے ہیں ، مرحا ، حنادر حازم --

مرحا سانولے رنگ کی موٹی جسامت کی لڑکی ہے ۔

وہ کام چور اور نرم مزاج کی مالک ہے لیکن کوئی اسے خاص پسند نہیں کرتا سوائے خرد کے ۔

رحمٰن صاحب کی بیوی صفورا ہے جو زیادہ تر کمرے میں ہی رہتی ہے اور خرد پر برستی رہتی ہے

انکی ایک ہی بیٹی ہے خرد !

جو مرحا سے دو سال چھوٹی ہے وہ بہت لڑاکا مزاج لڑکی ہے غصہ ہر وقت اسکی ناک پر رہتا ہے

۔

پہچان اسکی دو پونیاں ہیں اسے آج تک پونیوں کے بغیر کسی نے نہیں دیکھا تھا ۔

تقی صاحب زرا تیکھے مزاج کے ہیں ۔

انکی بیوی ماریہ جو فطرتاً بہت چالاک عورت ہے انکے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے ماہ رخ جو نازک مزاج اور بہت نخریلی ہے وہ خرد سے ایک سال چھوٹی ہے بہت خوبصورت بھی ہے حاجب اور حمود انکے دو بیٹے ہیں حاجب کی عادتیں اپنی ماں پر ہیں ۔

اسے خرد سے خدا واسطے کا بیڑ ہے ۔

جنید صاحب غیر شادی شدہ ہیں انکا بزنس میں ایک نام ہے اور سب سے زیادہ محبت وہ مِرحا سے کرتے ہیں ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پتا نہیں امی کو میرے کھانے سے کیا پروبلم ہے اب میں کھاوں گ ؔی نہیں تو زندہ کیسے رہوں گئی ۔

مِرحا اس کے ساتھ جھولے پر بیٹھتی ہوئی جلے ہوئے دل سے بولی۔۔

اسے نے مِرحا کو گھورا جو منہ بسورے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔

تو پرنسس مِرحا میں آپکی اس میں کیا ہیلپ کر سکتی ہوں ۔

خرد نے گہرا سانس لیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

تم پلیززز مجھے جم جانے سے رکوا دو مما نے اس بار ٹھان لی ہے وہ مجھے جم بھیج کر ہی چھوڑیں گئی میں کہاں کھانے کے بغیر اور سونے کے بغیر رہ سکتی ہوں ۔

مرحا نے جرسی کی پاکٹ سے ایک کینڈی نکالتے ہوئے خرد سے کہا جو اسے کینڈی کھاتے دیکھ کر آئی برو اچکا کر رہ گئی تھی ۔

جم تو تمہیں ہم بھیج کر ہی چھوڑیں گئے بچو اپنی جسامت دیکھی ہے اسی کلو وزن ہو گیا ہے تمہارا کھا کر سو جاتی ہو یا لیٹ کر ٹی وی دیکھتی رہتی ہو اور کوئی ایکٹیویٹی ہے تمہاری ۔

خرد نے موبائیل کو اپنے پنک ٹروزر کی پاکٹ میں گھساتے ہوئے اطمینان سے اس سے پوچھا ۔

جبکہ مرحا صدمے سے اسے آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہی ۔۔

تم بھی میری ہیلپ نہیں کرو گئی تو پھر کون کرئے گا خرد ۔

مرحا نے روہانسے لہجے میں کہا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ایکٹنگ خرد رحمٰن کے ساتھ نہیں چلے گئی سمجھی کل سے جا رہی ہو تم آنٹی کتنی پریشان رہتی ہیں تمہاری وجہ سے ۔

خرد نے گیند کو زور سے کک مارتے ہوئے غصے سے کہا۔

اور تمہاری وجہ سے جو پوری کلونی پریشان ہے مر کیوں نہیں جاتی تم ۔

حاجب نے گینڈ کو نیچے سے اٹھا کر اسکی طرف پھینکتے ہوئے سرد لہجے میں کہا ۔

خرد نے سرعت سے گینڈ کھچ کی ورنہ گینڈ سیدھی اسکے منہ پر لگتی ۔

مرحا بھی اسے گھورتے ہوئے جھولے سے کھڑی ہوئی ۔

خرد نے دانت پر دانت جماتے ہوئے اسے دیکھا جو ہلکی مسکان سے اسے دیکھ رہا تھا ۔

خرد نے ناآو دیکھا ناتاو کھینچ کر گیند اس کے منہ پر ماری جو سیدھی اسکے ماتھے پر لگی تھی ۔

وہ چیختا ہوا نیچے بیٹھا تھا۔

مرحا نے ہونٹوں پر سرعت سے یاتھ رکھ کر خرد کو دیکھا جو سرد نظروں سے اسے دیکھتی اپنی جگہ پر جمی رہی ۔

یہ بال میرا ناشتہ خراب کرنے پر تمہیں ماری ہے آئندہ جان لے لوں گئی اگر ۔

چٹاخ !

https://www.classicurdumaterial.com/
Support: classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے لفظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے تھے صفورا بیگم کا کڑارا سا تھپڑ اسے ساکت کر گیا تھا ۔

جان لو گئی تم ہاں!

کس کس کی جان لو گئی منحوس لڑکی میرے بھائی کو تو مار چکی ہو اب دوسرے لوگوں کو دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں تم نے،

مار دوں گئی میں تمہیں بے غیرت لڑکی۔

سفورا بیگم نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ کر غصے و نفرت سے پوچھا ۔

وہ جواباً سپاٹ چہرے سے انہیں دیکھتی رہی مرحا پریشانی سے جبکہ حاجب اب کمینی مسکان سے اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھ رہا تھا ۔

آخر کب تک تمہارا باپ تمہاری ضمانتیں کرواتا پھرے گا پتا نہیں کس کا گندا خون ہو۔۔

وہ نفرت سے کہتی ہوئیں ٹک ٹک کرتی ہوئی باہر نکل گئیں ۔۔

پیچھے وہ سرد نظروں سے انکی پشت دیکھتی اپنی سائیکل کی طرف بڑھی ۔

سائیل پر بیٹھتی بنا ارد گرد دیکھے وہ باہر نکل گئی تھی پیچھے مرحا اسے آوازیں دیتی رہ گئی ۔۔

وہ سائیکل کی سپیڈ فل چھوڑے سامنے کی طرف دیکھتی چلی جارہی تھی ۔۔

وہ ویران سڑک پر سائیکل نیچے پھینکتی درخت کے موٹے تنے سے ٹیک لگاتی گہرے گہرے سانس لینے لگی ۔۔

وہ کسی سے نہیں ڈرتی تھی سوائے صفورا بیگم کے جو بات بات پر اسے تھپڑ مارنا اپنا فرض سمجھتی تھیں ۔

وہ بلیو جینز گھٹنوں تک آتا بلیک کرتا پہنے ہوئے تھی حسب معمول دو پونیاں کیے وہ سخت غصے میں تھی ۔

پھر وہ مسکرائی کیونکہ اسے اپنے شکار مل چکے تھے سامنے ہی دو لڑکے اسے دیکھتے اس کے قریب آچکے تھے ۔

واوا ہماری تو رات بن گئی یار لڑکی وہ بھی اکیلی اوپر سے سنسان روڈ ۔۔

ایک لڑکا خوشی سے قہقہ لگاتے ہوئے بڑبڑایا تھا ۔

وہ جواباً ان لنگور کی شکل والوں کو مسکرا کر دیکھتی رہی پھر اسکی نگاہوں میں ایک بہت پرانا منظر لہرایا تھا وہ دوسرے ہی پل ان لڑکوں کو اپنے سٹائل میں پیٹنا شروع کر چکی تھی وہ دونوں تو حیرت زدہ سے خود کو مٹی میں گرا ہوا دیکھ رہے تھے جب وہ موٹا ڈنڈا اٹھاتی ان کے سروں پر وار کر چکی تھی ۔

سر یہ پارٹی بہت لیول کی ہے ۔

جیمی نے ہاتھ پشت پر باندھے اسے بتایا جو شرٹ اتارے پش اپ کر رہا تھا لیکن اب اسے باغور دیکھنے لگا تھا جس سے جیمی سخت پریشان ہوا تھا وہ ایسے تب دیکھتا تھا جب وہ غصے میں ہو۔

میرے بارے میں ان لوگوں کو کس نے بتایا۔
اس کے سرد لہجے پر وہ کانپا تھا کیونکہ وہ پسٹل کو پاکٹ سے نکالتا اس میں گولیاں ڈالنے لگا تھا جس سے جیمی کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔

سر آپکی بیٹی کے خلاف ہمارے پاس وارنٹ ہیں مس خرد نے کل دو لڑکوں پر چاکو سے وار کر کے انہیں ڈنڈوں سے پیٹا ہے
وہ دونوں ہسپٹل ایڈمٹ ہیں۔
انسپکٹر نے سنجیدگی سے رحمٰن شیرازی سے کہا۔
یہ سب کس نے کہا آپ لوگوں سے۔

رحمٰن صاحب نے سنجیدگی سے انسپکٹر سے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انکے خلاف گواہ ہیں ہمارے پاس انہی نے گواہی دی ہے کہ مس خرد رحمٰن نے ان لڑکوں کو بری طرح پیٹا ہے ۔

انسپکٹر اشعر نے سنجیدگی سے ارد گرد دیکھتے ہوئے جواب دیا ۔

میرے تو بہت سے دشمن ہے یقیناً کسی دشمن نے چند گواہ خرید لیے ہوں گئے اور آپ لوگ چلے آئے میری بیٹی کو گرفتار کرنے !

انسپکٹر کوئی ٹھوس ثبوت لاو پھر ہی آپ لوگ میری بیٹی کو گرفتار کر سکتے ہیں ایسے تو ہر کوئی چلا آئے گا میری بیٹی کے خالف گواہی دینے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

رحمٰن صاحب نے کافی غصے سے کہا تھا ۔

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

انسپکٹر اشعر سنجیدگی سے انہیں دیکھتا رہا۔

اوکے مسٹر شیرازی اب آپ ہمارے ٹھوس ثبوت کا ویٹ کریں ۔

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اپنے ساٹھیوں کو اشارا کرتے ہوئے پلٹ گیا ۔

باقی سب گھر والے رحمٰن صاحب کو طنزیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے ۔

جن کے چہرے پر سرد تاثرات چھائے ہوئے تھے ۔

خرد !

خرد !

وہ سیڑیوں کی طرف منہ کر کے چلائے تھے ۔

مِرحا اور خرد جلدی سے باہر آئیں ۔

خرد ہونٹ بھینچتی سیڑیاں اترتی انکے قریب آئی اگلا لمحہ بڑا سخت تھا اسکے لیے ۔

زناٹے دار تھپڑ کی گونج پورے شیرازی محل میں گونجی تھی ۔

انکا تھپڑ اتنا بھاری تھا کہ وہ لہرا کر فرش پر گری تھی ۔

تم میری عزت اس معاشرے میں رہنے دو گئی کہ نہیں ہاں کیوں کرمنلز بنتی جارہی ہو تم _

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ چلائے تھے اس پر غصے سے جو ہونٹ بھینچے انہیں سرخ ہوتی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماریہ اور ماہ رخ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہیں تھیں جبکہ باقی سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے کہ یہ تماشا تو آئے روز چلاتا ہی رہتا تھا ۔

جواب کیوں نہیں دے رہی !

اب اگر تمہاری کوئی کمپلین آئی تو یاد رکھنا تمہیں جان سے مار دوں گا ۔

وہ پھنکار کر کہتے ہوئے کمرے میں چلے گئے ۔

چچ !

بے چاری کرمنلز خرد ۔

حاجب اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بڑبڑایا ۔

حاجب تمہیں اور کوئی کام نہیں جاو اپنا کام کرو ۔

مرحا اسے اٹھاتی ہوئی حاجب پر برسی ۔

مجھے تو سو کام ہیں ڈیئر !

اپنی کرمنلز فرینڈ کا خیال رکھنا لیکن اختیاط کرنا کہی تمہیں ہی نا مار دے ۔۔

وہ مسکرا کر کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

پیچھے خرد سپاٹ چہرے سے اپنی پونیاں کستی باہر نکل گئی ۔

ایک منٹ دی جینٹل مین۔

وہ اسکے پیچھے آتی ہوئی بولی تھی ۔

وہ رکا !

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

جتنے تم شریف ہو نا یہ کرمنل اچھے سے جانتی ہے دور رہو ورنہ اگلی باری تمہاری بھی ہو سکتی ہے ۔

وہ سرد مسکراہٹ سے کہتی اپنی سائیل کی طرف بڑھی یہ سائیکل اسے اسکے نانا نے گفٹ کی تھی ۔

حاجب ہونٹ بھینچے اسے گھر سے باہر نکلتا ہوا دیکھنے لگا ۔

ویران سڑک پر وہ بلیک گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا ۔

چہرے پر ہنوز نقاب تھا بالوں کی چھوٹی سی پونی کیے وہ اپنے اونچے لمبے قد میں کافی نمایا لگ رہا تھا اس جگہ کھڑا ۔

سر کام ہو گیا ہے ۔

جیمی اسکے پاس آتا ہوا دھیمے سے بولا۔

گو !

وہ بھاری آواز میں بولا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جیمی سر ہلاتا بائیں طرف جاتی سڑک پر مڑ گیا۔

دور سے آتی سائیل کی آواز پر وہ رکا۔

وہ بھی اتنے مشکوک انسان کو دیکھ کر رکی جس کے ہاتھ میں جدید پسٹل تھا۔
اور پسٹل خرد رحمن کی کمزوری تھا اسے پسٹل سے کھیلنا بہت پسند تھا۔

وہ سر جھٹکتا گاڑی میں بیٹھا۔
گاڑی سٹارٹ کرتا وہ زن سے اسکے پاس سے گزرا تھا۔
وہ گردن موڑے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی پھر وہ پیدل پر پیر مارتی آگے بڑھ گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے تیسری بار مسز نوید کا دروازہ بجایا تھا اسکا بال ہمیشہ کی طرح انکے ہی گھر گِر تھا۔

وہ ٹھٹھکی جب ایک لڑکا بکھرے بال شارٹ پینٹ بلیک بنیان میں باہر آیا وہ آنکھیں سکیڑے خرد کو دیکھنے لگا تھا وہ کل ہی امریکہ سے آیا تھا۔
کون ہو تم اور پہلے کبھی لڑکی نہیں دیکھی جو گھورے جا رہے ہو۔

خرد نے اسے گھورتے ہوئے ڈانٹا ۔

ہائے میرا نام مانی ہے اور یور ۔

وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا اسکی ڈانٹ پر اس پر کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا ۔

مائے نیم ماہ رخ !

خرد نے اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے شرارت سے کہا۔

واوا گڈ نیم ۔

وہ اسکے پیچھے آتا ہوا خوش اخلاقی سے بولا ۔

خرد نے دوڑ کر کیاری سے اپنا بال اٹھایا ۔

کیا آپ پھر آئیں گیئں ۔

خرد کو جاتے دیکھ کر وہ پیچھے سے بولا تھا ۔

وہ بنا کوئی جواب دیئے اسے گھور کر آگے بڑھ گئی ۔

ماہ رخ !

وہ اسکی پشت دیکھتا بڑبڑایا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لڑکی جب سے آئی ہو جینا حرام کر کے رکھا ہوا ہے تم نے جم تمہارے جیسے لوگوں کے لیے نہیں بنا کیوں اپنے ساتھ ہمارا بھی ٹائم ویسٹ کر رہی ہو ۔

وہ جھنجھلا کر رہ گیا تھا مرحا نے اسکی ناک میں دم کر رکھا تھا ۔

تو کیا میں کل سے نا آوں ۔

وہ جلدی سے خوش ہوتے ہوئے بولی تھی--

بلال نے گھور کر اس لڑکی کو دیکھا ۔

شکریہ

#spiritual_soul

پیاری پک کے لیے 👌❤️

مرحا منہ بسور کر رہ گئی ۔

تو میں بیٹھ جاوں میں تھک چکی ہوں ۔

مرحا نے جلدی سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اس سے پوچھا ۔

بلال گہرا سانس بھر کر رہ گیا اگر وہ خنادر کی بہن نا ہوتی تو وہ دو منٹ میں اسے یہاں سے فارغ کر دیتا لیکن خنادر اس کا بیسٹ فرینڈ تھا اسی نے اس سے رئیکوئسٹ کی تھی کہ اس کی بہن کو وہ خود ہینڈل کرلئے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جو کام دیا ہے وہ کرو پہلے پھر بیٹھنا ۔

کیا یہاں پر ٹی وی ہے

وہ بھنا کر کہتا ہوا پلٹا تھا ۔

جب اسکے معصوم سوال پر وہ رکا تھا ۔

یہ کوئی ٹھیٹر نہیں جم ہے میڈم کام دھیان سے کرو ورنہ اگلے دو گھنٹے اسی کام پر لگائے رکھوں گا ۔

وہ غصے سے کہتا ہوا پلٹ گیا تھا وہ ایک خوش شکل نوجوان تھا جس کا خود کا ایک بہت بڑا جم تھا اس نے ٹریننگ دینے کے لیے بندے رکھے ہوئے تھے لیکن خنادر کے کہنے پر وہ اس موٹی کو بھگت رہا تھا ۔

جس نے کچھ ہی گھنٹوں میں اسے جھنجھلا کر رکھ چھوڑا تھا ۔

وہ پیچھے منہ بسورے دوسرے لوگوں کو دیکھنے لگی جو بڑی محویت سے اپنے کام میں محو تھے ۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے چھپکے سے ٹروزر کی پاکٹ سے ایک لمبی سی چاکلیٹ نکالی ۔

ابھی وہ ریپر آہستہ سے پھاڑ کر منہ میں چاکلیٹ ڈالنے ہی والی تھی جب سرعت سے اس نے مرحا سے چاکلیٹ چھینی تھی۔

وہ بھونچکار کر رہ گئی ۔

یہاں پر کیمرے لگے ہوئے ہیں میڈیم اگر تم کھاتی نظر آئی تو منہ پر ٹیپ لگا دوں گا ۔

ایک ایک لفظ چبا کر کہتا ہوا وہ چاکلیٹ ڈسٹ بن میں پھینکتا تیز قدموں سے اپنے پرسنل روم کی طرف بڑھ گیا ۔۔

ہائے اللہ یہ کیا بلا میرے پیچھے لگا دی ہے گھر پر تھوڑے تھے جو اب باہر بھی سڑو شکل کے لوگوں کو میرے پیچھے چھوڑ دیا ہے ۔

وہ ناک آنکھیں پوچھتی اونچا بڑبڑائی جس پر سب لوگ اپنا کام چھوڑے اسے دیکھنے لگے تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

کیا ہے اپنا اپنا کام کرو ! میرے چہرے پر کوئی لطیفہ نہیں لکھا ہوا جو غور غور سے میری شکل دیکھ رہے ہو ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جلے ہوئے لہجے میں کہتی ہوئی دوڑنے لگی ۔

خرد نے غور سے اس خستہ حال حویلی کو دیکھا وہ کافی آگے نکل آئی تھی اس حویلی کے سامنے آکر وہ ٹھٹھک کر رک گئی تھی ۔

حویلی باہر سے کافی ڈرونی لگتی تھی ۔

وہ سائیکل وہی کھڑی کرتی حویلی کے گیٹ کے پاس آئی۔

ائے لڑکی یہاں سے چلی جا یہاں بھوتوں کا بسیرا ہے ۔

ایک بزرگ نے اسے گیٹ سے اندر جھانکتے دیکھ کر غصے سے سمجھایا ۔

لیکن بھوت تو رات کو آتے ہیں دن کے وقت تو نہیں ۔

وہ معصومیت سے بولی تھی ۔

اس بزرگ نے غور سے اسکے نقوش دیکھے جس کے تیکھے نقوش سانولا رنگ کسی سے ملتا جلتا لگا تھا انہیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کون ہو لڑکی تم !

پہلے تو یہاں کبھی نہیں دیکھا تمہیں ۔

بزرگ چھڑی زمین پر ٹکاتا الجھے ہوئے لہجے میں بولا تھا اس سے۔

میں تو آئی یہاں پہلی بار ہوں ویسے اچھا ہے آپکا گاوں میں پہلے لندن تھی پھر امریکہ پھر ترکی پھر جاپان اس لیے یہاں کبھی نہیں آئی لیکن اب آتی جاتی رہوں گئی ایسا ماحول مجھے بہت اٹریکٹ کرتا ہے بزرگو --

وہ مسکرا کر کہتی اندر کی طرف جھانکنے لگی ۔

بزرگ کندھے اچکاتا سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھ گیا ۔۔۔

یہ ایک لوہے کا جالیوں والا درمیانے سائز کا دروازہ تھا جس سے اندر آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا

۔

گارڈن میں طرح طرح کے رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے جو ہلکی ہلکی ہوا سے ہل رہے تھے لیکن خرد بی بی نے انکے ہلنے کو کسی اور ہی معنی میں لیا۔

افففف! کیا ان پھولوں کو کوئی جن ہلا رہا ہے ۔

وہ دو تین قدم پیچھے ہوتی بڑبڑائی ۔

ہوا ایک دم تیز ہوئی تھی ۔

بھوت !

بھوت !

وہ الٹے قدم بھاگتی چلاتی ہوئی سائیکل پر بیٹھتی وہاں سے نکل گئی تھی اسے بھوتوں وغیرہ سے بہت ڈر لگتا تھا ۔

دور کھڑا وجود منہ میں سگریٹ دبائے سر جھٹکتا چیئر پر نیم دراز ہوا تھا ۔

سر آپکے بارے میں نئی آسامی کو شیرازی نے بتایا تھا ۔

جیمی اس سے بولا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ جواباً آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا جس سے جیمی خوف زدہ ہوا ۔

شیرازی کی گاڑی پر گولیوں سے حملہ کرواو لیکن بس حملہ جان لیوا حملہ نہیں ۔

وہ سرد لہجے میں کہتا

ہوا ارد گرد بھاگتی ہوئی بطخوں کو دیکھنے لگا

اوکے بوس !

جیمی کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

اور وہ نقاب چہرے سے سرکاتا سگریٹ کی ڈبی کھولنے لگا ۔

اسکی رنگت انتہائی سفید تھی جو دھوپ میں چمکتی تھی،

گلابی کٹاو دار ہونٹ بھینچے وہ شگریٹ سلگانے لگا تھا ۔

خرد مسکرائی اسے دیکھ کر ۔

جو بیڈ کے بیچ و بیچ ہاتھ پاوں چھوڑے سو رہی تھی ۔

اٹھ موٹی !

باہر چلیں دیکھ کتنی پیاری ہوا چل رہی ہے ۔

خرد اسکے کندھے پر ہاتھ مارتی بولی تھی ۔

Classic Urdu Material
کلاسک اردو میٹیریل
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

موٹی ہو گئی خود !مجھے سونے دے یار مجھے اس کھڑوس نے آج بہت بھاگیا ہے میں نہیں چل سکتی مجھ پر بہت ظلم ہوئے ہیں آج میں نہیں اٹھ سکتی میں نہیں اٹھ سکتی ۔

وہ روہانسے لہجے میں کہتی ہوئی کمبل منہ تک لے گئ تھی ۔

خرد اسے حیرت سے دیکھتی رہی پھر اپنی پونیاں کستی لائٹ آف کرتی باہر نکل گئی ۔۔

وہ وائٹ کرتے کے نیچے بلیو جینز پہنے سر پر ہیٹ پہنے باہر آئی جہاں حاجب سر پر پٹی باندھے اندر داخل ہو رہا تھا ۔

ارے تمہیں کس نے مارا !

ہائے کاش میں بھی وہاں ہوتی تو کتنا انجوائے کرتی بلکہ ویڈیو بنا کر اپنے پاس سیف کر لیتی جب دل کرتا تمہاری دھلائی ہوتے دیکھ لیتی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد اسکی حالت دیکھ کر ہنستے ہوئے بولے تھی جب وہ پھنکارا تھا ۔

تمہاری حالت بھی ایسے ہی کروں گا مجھے ٹھیک ہو لینے دو پہلے کرمنل گرل۔۔

وہ غصے سے کہتا ہوا لنگڑا کر چلتا اندر چلا گیا ۔

ہاہاہا۔۔

خود کی نا کروا لینا میرے ہاتھوں ۔

وہ اسے سناتی باہر نکل گئی ۔

ہلکی ہلکی بوندیں برس رہیں تھیں جب وہ دھیمے قدموں سے چلتی باہر نکل آئی ۔

اسے اکیلے ویران سڑکوں پر چلنا بہت اچھا لگتا تھا ۔

وہ پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ گھسائے دھیمے قدموں سے چلنے لگی تھی۔

کندھوں تک آتے بال دو پونیوں میں مقید ہی رہتے تھے ۔ سر پر رنگ برنگی ہیئر پن لگانے کا بھی بہت شوق تھا اسے اس لیے دو تین پینز تو وہ لگائے ہی رکھتی تھی ۔

پیچھے سے ایک بلیک کرولا گاڑی سپیڈ سے چلتی اس تک آرہی تھی ۔

وہ کانوں میں ہیڈ فون لگائے ہوئے تھی سر اٹھائے سامنے کی طرف دیکھتی چلتی جارہی تھی ۔۔

گاڑی کا اور اس کا بہت کم فاصلہ رہ گیا تھا ۔

جب وہ ٹھوکر کھاتی نیچے گری تھی گاڑی اسکے اوپر سے گزرتی جب دو ہاتھوں نے سرعت سے اسے سڑک کے بیچ و بیچ سے کھینچا تھا ۔

وہ بوکھلا کر رہ گئی !

دھک دھک کرتے دل سے دور ہوتی گاڑی کو دیکھتی وہ بچانے والے کی طرف پلٹی تھی جب وہ حیرت زدہ سی رہ گئی ۔

کیونکہ سامنے تو کوئی نہیں تھا وہ اچنبے سے ارد گرد دیکھنے لگی تھی لیکن ویران سڑک اور سوکھی جھاڑیوں کے علاوہ اسے کچھ نہیں دیکھا تھا۔۔

افففف یہ میرا وہم تھا یا کیا تھا ۔۔
وہ نیچے گرے ہیڈ فون اٹھاتی حیرت سے بڑبڑائی تھی ۔

تیار ہو جاو مسز نوید کے جاننے والے لوگ ہیں وہ آج آرہے ہیں تمہیں دیکھنے ۔۔
عالیہ نے غصے سے اس سے کہا جو چائے میں بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھا رہی تھی ۔
کیوں میں کوئی آٹھواں عجوبہ ہوں جو وہ مجھے دیکھنے آرہے ہیں اپنے گھر رہیں ہمارے گھر آئے تو خرد سے کہہ کر ٹانگیں تڑوا دوں گئی ۔۔
وہ چائے کو ایک ہی گھونٹ میں فنش کرتی تنک کر بولی تھی ۔
شٹ اپ خرد کے ساتھ رہ رہ کر اسکی بولی بولنے لگی ہو تم ٹھیک نو بجے تیار ہو جانا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔۔
عالیہ بیگم غصے سے کہتی ہوں کمرے سے نکل گئی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ہر روز ایک نئی مصیبت نازل ہو جاتی ہے --

وہ منہ بنا کر کہتی سر تک کمبل اوڑھ کر سو گئی !

میری طرف سے مہمان جائیں بھاڑ میں صبح سے بھوکا رکھا ہوا ہے مجھ معصوم کو اوپر سے آرڈر دے رہے ہیں مہمان آرہے ہیں تیار ہوجانا۔

وہ منہ بنا کر کہتے ہوئے آنکھیں موندھ گئیں تھی ۔

ہمیں مجبوراً آپکی بیٹی کو گرفتار کرنا ہو گا انہوں نے شاپنگ مال کے باہر ایک لڑکے کو بری طرح پیٹا ہے لڑکے کے والدین کی ہمارے پاس رپورٹ درج ہے اور آپکی بیٹی کی ویڈیو بھی ہے ہمارے پاس جو سٹی ٹی وی کمیرے سے لی گئی ہے اور گواہ بھی ہیں --

انسپکٹر اشعر نے ڈیٹیل سے رحمٰن شیرازی کو بتاتے ہوئے سامنے کھڑی خرد کو گرفتار کرنے کا اشارا کیا تھا لیڈی آفسر کو ۔

لے جائیں میری طرف سے اسے۔

رحمٰن صاحب سرد لہجے میں کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے باقی سب تماشے دیکھنے لگے تھے مرحا جم تھی --

حاجب نے طنزیا مسکراہٹ سے اسے دیکھا جو سپاٹ چہرے سے پولیس کے ساتھ ہال سے باہر نکل رہی تھی جبکہ عالیہ بیگم تاسف اور آفسوس سے سر جھٹکتی رہ گئی ۔

ماہ رخ ناخنوں پر کیوٹکس لگاتی کندھے اچکاتی اپنے کام کی طرف پھر سے متوجہ ہو گئی --

رحمٰن صاحب گہرے گہرے سانس لیتے کھڑکی میں آئے جہاں لیڈی آفسر اسکی سختی سے کلائی پکڑے اسے پولیس وین میں بٹھا رہی تھی ۔

وہ گاڑی میں بیٹھتی انکے کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی تھی ۔

وہ ہونٹ بھینچے خود پر بہت ضبط کر رہے تھے--

گاڑی انکی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی ۔

ضمانت کے پیپر ریڈی کرواو ارجنٹ ۔

انہوں نے فون میں اپنے وکیل سے کہہ کر فون بند کیا پھر واش روم کی طرف بڑھے ۔

سنیں !

اس نے فائل چیک کرتے اشعر کو مخاطب کیا ۔

کیا مسلہ ہے میڈیم آپکو !

جب سے آئیں ہیں آپکی فرمائشیں ہی نہیں ختم ہو رہیں یاد رہے آپکو آپ تھانے میں ہیں ناکہ اپنے باپ کے گھر میں ۔

اشعر نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے دانت پیس کر اسے یاد دلایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

آئی نو ! میں منرل واٹر یوز کرتی ہوں مجھے پانی چاہیئے ۔

وہ ناک سکوڑتی ہوئی بولی تھی ۔

سوری آپکو عام پانی ہی پینا پڑے گا ۔

انسپکٹر نے تنک کر اسے جواب دیا ۔

لگتا ہے انسپکٹر تمہیں اپنی زندگی پیاری نہیں میں یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہروں گئی باہر آکر مجھ سے بچ کر دیکھانا زرا تم۔

خرد نے انگلی سے اسے وارن کیا تھا ۔

اشعر نے حیرت سے اسکی دیدہ دلیری دیکھی ۔۔

تب ہی وکیل اسکی ضمانت کے پیپیر لے آیا تھا اشعر نے لب بھینچ کر اسکی طنزیہ ہنسی دیکھی ۔

وہ اشاروں سے اسکی نقل اتارنے لگی تھی کبھی زبان باہر نکال کر چڑاتی تو کبھی آنکھیں ٹیڑی کر کے اسے دیکھتی ۔۔

وہ لب بھینچے وکیل کی طرف متوجہ ہوا۔ ۔

ہائے ماہ رخ تم کہاں تھی کل سے نظر نہیں آئی ۔

وہ گاڑی سے اترتی گیٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی جب مانی گاڑی سے انکلت اس سے بولا تھا ۔

تو مانی صاحب میں کونسا تمہارے مامے کی بیٹی ہوں یا تمہاری بہن ہوں جو سارا دن تمہاری آنکھوں کے سامنے رہوں گئی ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر ناک سکوڑتی ہوئی بولی تھی ۔

جس پر مانی نے اسے گھورا ۔

پھر بھی میں صبح سے یہاں کھڑا تمہارا ویٹ کرتا رہا ہوں۔

وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی ۔

جیل میں تھی صبح سے!

ابھی عارضی طور پر ضمانت پر چھوٹ کر آئی ہوں ۔۔

وہ اسے بنا دیکھے کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی ۔

وہ ہونق بنا اسکی پشت کو آنکھیں پھاڑیں دیکھتا رہ گیا جبکہ وہ ہونٹوں پر بہت پیاری سے مسکراہٹ لیے اندر آئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

وہ ٹھٹھک کر رکی تھی کیونکہ سامنے ہی رحمٰن صاحب ایک ہینڈ کیری اپنے پاس رکھے سینے پر ہاتھ باندھے اسکی انتظار میں تھے ۔

وہ جیسے ہی ہال میں آئی سامنے ہی رحمٰن صاحب ہینڈ کیری پاس رکھے ہاتھ میں پیپر لیے اسی کے انتظار میں تھے ۔

وہ گہرا سانس لیتی دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی انکے قریب آئی ۔

یہ لو پیرس کی ٹکٹ ابھی تھوڑی دیر میں تم پیرس کے لیے روانہ ہو رہی ہو ۔

انہوں نے پیپرز اسکے ہاتھ میں دیتے ہوئے بے تاثر لہجے میں کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ انکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتی رہی لیکن ٹکٹ کے لیے ہاتھ نہیں بڑھایا ۔

میں کہی نہیں جاوں گئی میں اب پاکستان میں ہی رہوں گئی ۔

اس نے سنجیدگی سے انکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

تم سے کسی نے تمہاری رائے نہیں پوچھی تم جا رہی ہو یہ میرا آخری فیصلہ ہے ۔

وہ ٹکٹ اور پیپر اسکے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بولے ۔

میرا بھی آخری فیصلہ ہے میں اب یہاں سے کہی نہیں جاوں گئی یہی رہوں گئی آپکے پاس ۔

خرد نے ضدی لہجے میں کہا۔

خرد تم دن با دن ڈیٹھ ہوتی جا رہی ہو چلو میں خود تمہیں چھوڑ کر آتا ہوں ایئرپورٹ ۔

وہ اسکی کلائی پکڑتے ہوئے غصے سے بولے تھے ۔

ڈیڈ میں نہیں جاوں گئی میں وہاں سے بھی بھاگ آوں گئی ۔

اس نے سرد لہجے میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں جانا چاہتی تم !

وہ اس پر پھنکارے تھے ۔

میری مرضی میں ٹھک چکی ہوں ٹریول کر کر کے میں اب ٹھہرنا چاہتی ہوں آپکے اور مما کے پاس رہنا چاہتی ہوں ۔

وہ سامنے کھڑے حاجب کو دیکھتے ہوئے بولی۔

رحمٰن صاحب اسے دیکھتے رہے ۔

ٹھیک ہے پھر اپنا مائنڈ شادی کے لیے بنا لو تمہاری بات طے کر دی ہے حاجب سے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ غصے سے کہتے ہوئے پلٹ گئے وہ جو انکار کرنا چاہتے تھے اس رشتے کے لیے لیکن اب خرد کی ہٹ دھرمی دیکھ کر وہ اپنا فیصلہ بدل چکے تھے وہ جانتے تھے وہ حاجب کو پسند نہیں کرتی شاید اسی طرح وہ پیرس جانے کے لیے مان جائے ۔

خرد حیرت زدہ سی انکی پشت دیکھتی رہ گئی ۔

یہ ڈیڈ کیا کہہ گئے ہیں !

وہ حیرت سے بڑبڑائی ۔

وہی جو تم نے سنا کرمنل گرل ۔

حاجب نے اسکے قریب آتے ہوئے طنزیا کہا ۔

شکل دیکھی ہے اپنی !تمہیں جان سے مار دوں گئی اگر میرے ڈیڈ کو میرے خلاف کرنے کی کوشش کی تو اور میرے لیے قتل کرنا کوئی بڑی بات نہیں تم سے بہتر یہ کون جانتا ہے ۔

وہ دانت پیس کر کہتی ہوئی جھکی اپنا بیگ پکڑتی وہ اندر چلی گئی ۔

پیچھے حاجب نفرت سے اسکی پشت دیکھتا رہ گیا ۔

پھر سے انکار ہو گیا کیا ۔

خرد نے اسکی لٹکی ہوئی شکل دیکھ کر مسکرا کر پوچھا۔

اگر ایسا ہوتا تو میری شکل لٹکی نہیں چمکتی ہوئی تمہیں دیکھتی پتا نہیں ان لوگوں کو مجھ میں کیا دیکھا ہے وہ اپنے ڈاکٹر بیٹے کے لیے میرا رشتہ قبول کر گئے ہیں اور اوپر سے امی ابو کو گھر آنے کی دعوت بھی دے دی ہے جو امی لوگوں نے خوشی خوشی منظور کر لی ہے ایک پل کے لیے بھی نہیں سوچا امی لوگوں نے کہ میری بھی تو مرضی ہونی چاہیئے اس رشتے میں۔۔

وہ آفسردہ لہجے میں بولی ۔

خرد تاسف سے اسے دیکھتی اسکے پاس بیٹھی ۔

مرحا کوئی آپکو نہیں سمجھتا آپکو اپنی ویلیو خود پیدا کرنی پڑتی ہے خود کو ڈی گریڈ مت کیا کرو اگر تمہیں یہ رشتہ نہیں منظور تو منع کردو یار۔

خرد اپنا وائٹ بڑا سا ٹیڈی بیئر گود میں رکھتی دھیمے لہجے میں بولی تھی ۔

میں تمہاری طرح بہادر نہیں بن سکتی خرد مجھے تم پر شک آتا ہے خرد ! تم کیسے سب سے نمٹ لیتی ہو اور ایک میں ہوں ایک نمبر کی ڈفر۔

مرحا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classic urdu material
https://www.facebook.com/Classic-Urdu-Material

خرد مسکرائی ۔

اچھا چلو چھوڑو یہ سب پیزا کھانے چلیں ۔

وہ آہستہ سے اسکے کان میں بولی تھی ۔

جس پر مرحا کا مرجھایا ہوا چہرہ ایک دم سے کھلا تھا ۔

ہاں یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے ابھی چلتے ہیں رکو میں چینج کر آوں امی نے تو آج مجھے پیسٹی ہی بنا دیا ہے --

وہ تیز تیز لہجے میں کہتی ہوئی کمرے سے باہر بھاگی ۔

پیچھے خرد مسکرا کر اسکی پشت کو دیکھتی اپنے ٹیڈی بیئر کو زور سے ہگ کر گئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس لڑکی کو مارنا ہے !

شیرازی نے اس کے سامنے تصویر رکھتے ہوئے بے تاثر لہجے میں کہا۔

اس نے آنکھیں سکیڑ کر تصویر پکڑی پھر تصویر کو دیکھا ۔

جہاں ایک لڑکی دو پونیاں کیے بہت مزے سے سائیکل پر بیٹھی کھل کر مسکرا رہی تھی آنکھوں میں واضع شرارت تھی ۔

اس نے تصویر اس کے منہ پر پھینکی ۔

عورت زات کا قتل نہیں کرتا اور تم اچھے سے جانتے ہو یہ سب !پھر بھی تصور اٹھا کر لے آئے جاہل انسان ۔

وہ غصے سے بھڑکا تھا اس پر۔ ۔

شیرازی نے دانت پیس کر نیچے سے تصویر اٹھائی اور اسے دیکھا جو ٹیبل کی دوسری طرف ٹانگ پر ٹانگ رکھے اسے سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا وہ ایک لمبا چوڑا انسان تھا جس کے پھولے ہوئے مسل اتنے پھولے ہوئے تھے کہ وہ کوئی باڈی بلڈر لگتا تھا ،بڑی بڑی بروان بیئرڈ ،دونوں کانوں میں تین چار قسم کی بالیاں پہنے آئی برو میں بھی ایک چھوٹی سی بالی پہنی ہوئی تھی کندھوں تک آتے بال جو اس وقت پونی میں قید تھے کلائیوں میں سلور بریسلیٹ پہنے وہ چہرہ کالے رومال سے ڈھکے ہوئے تھا نیلی آنکھوں میں ہمیشہ ایک سرد پن واضع رہتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

اسے آج تک اس کے آدمیوں نے بھی نہیں دیکھا تھا

اسے لڑکی مت کہو بہت چالاک ہے اور ایک قتل بھی کر چکی ہے اور رقم تم جتنی ڈیمانڈ کرو گئے اتنی ملی گئی۔ ۔

شیرازی نے ہونٹ بھینچ کر اس سے کہا۔

جس نے حیرت سے تصویر پر چوبیس پچیس سالہ لڑکی کو دیکھا تھا جس کی شکل انتہائی معصوم تھی ۔

یہ شکل سے ہی معصوم دیکھتی ہے اپنے ماموں کا قتل کر چکی اور تو اور دو تین لوگوں کو آئے دن ہسپٹل پہچایا ہوتا ہے اس نے ۔

صرف منہ کی بھولی ہے کرتوت پورے کرمنلز والے ہیں۔۔

شیرازی نے نفرت سے اس کا زکر کیا تھا۔۔

شیرازی نے آدھا منہ ڈھانپا ہوا تھا اس کا چہرہ بھی کسی نے نہیں دیکھا تھا ۔

ہاہاہا۔

وہ بے ساختہ قہقہ لگا بیٹھا تھا ۔

شیرازی نے ہونٹ بھینچے ۔۔

نام کیا ہے اسکا ۔

اس نے داڑھی کھجاتے ہوئے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

تمہارے لیے پتا کرنا کونسا مشکل ہے ۔

شیرازی نے مسکرا کر اسے جواب دیا ۔

بِیس کڑور۔

اس نے چیئر سے اٹھتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بِیس کڑور !

اتنی رقم ۔

شیرازی نے حیرت سے پوچھا۔

بالکل اور اگر اعتراض ہے تو میری طرف سے نا ہے ۔

وہ مغرور لہجے میں کہتا ہوا اندھیرے کمرے سے باہر نکل گیا تھا ۔

افففف!

شیرازی نے مٹھیاں بھینچی ۔

ایک بار کام ہوجائے تجھے تو دیکھ لوں گا میں خبیث انسان ۔

شیرازی غصے سے بڑبڑایا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ وائٹ شارٹ فراک نیچے بلیک جینز پہنے دو پونیاں کیے وہ ہر آتے جاتے انسان کو تنگ کر رہی تھی اسکی نقل وغیرہ اتار کر جبکہ وہ انسان بے چارہ پریشان ہو جاتا کہ یہ کیا چیز ہے بھلا۔

خرد تم باز نہیں آو گئی نا لوگوں کو تنگ کرنے سے ۔

مرحا نے پیزے کی بڑی سے بائٹ لیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ارے یار مزہ آتا ہے لوگوں کو تنگ کر نے میں۔

وہ کھلکھلائی تھی ۔

تم کبھی نہیں سدھر سکتی ۔

مرحا نے تاسف سے کہا پھر حیرت سے اپنے انسٹرکٹر کو دیکھا وہ جھٹ سے چہرہ نیچے کی طرف کر گئی تھی ۔

کیا ہوا چھپ کیوں رہی ہو ۔

خرنے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ارے یار یہ منحوس مارا انسان مجھے جم میں ٹریننگ کم اور ڈانٹتا زیادہ ہے اب اگر مجھے پیزا کھاتے دیکھ لیا تو کل پکی شامت آئے گئی مجھ معصوم کی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحا نے روہانسے لہجے میں کہا۔

خرد نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا پھر بلال کو ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھنے لگی ۔

ویسے بندہ ہینڈسم ہے ۔

خرد نے پیزے کی بائٹ لیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

کیا خاک ہینڈسم ہے سڑی سے شکل ہے اوپر سے تیلے جیسا جسم تمہیں پتا نہیں اس میں کیا ہینڈسم لگا ہے ۔

وہ جلے ہوئے لہجے میں اونچا بولی تھی جس پر دور بیٹھا انسان ضبط سے دانت پیس کر رہ گیا تھا ۔

افف کتنی موٹی لڑکی ہے یار ۔۔

ہاں بھینس جتنی ۔۔

لڑکی نے پہلی والی کے ہاتھ پر مار کر قہقہ لگاتے ہوئے مزاق اڑایا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی جب دو کالجی لڑکیوں نے مِرحا پر ریمارکس پاس کیے تھے ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحا اور وہ دونوں ٹھٹھک کر رکیں۔

خرد نے ہونٹ بھینچ کر دونوں کو گھورا ۔

پھر وہ انکی طرف بڑھی تھی جو ابھی بھی ہنس رہیں تھی ۔

مِرحا نے اسے کھینچا ۔

چلو دیر ہو رہی ہے مجھے ایسے فضول لوگوں کے ریمارکس کی کوئی پروا نہیں تم بھی مت کرو ۔

مرحا نے سنجیدگی سے اسے سمجھایا۔

ایک منٹ رکو زرا مجھے انہیں دیکھنے تو دو۔

خرد اس سے اپنی کلائی چھڑاتی ہوئی ان لڑکیوں کے پاس آئی جو اسے لاپرواہی سے دیکھ رہیں تھی

۔

کیا مسلہ ہے تم دونوں کے ساتھ اگر وہ موٹی ہے تو تم دونوں کو کیا تکلیف ہے ہاں۔

وہ غصے سے بولی تھی جس پر وہ لڑکیاں حیرت سے اسے دیکھنے لگیں تھیں۔

تمہیں کیا مسلہ ہے ہم جسے چاہے جو مرضی کہیں۔

پہلے والی لڑکی نے تنک کر اس سے پوچھا۔

اچھا اب یہ ہاتھ میرا ہے جسے چاہے ماروں کوئی مسلہ تو نہیں ہو گا۔

کہتے ہی اس نے زور سے مکہ لڑکی کے منہ پر مارا تھا۔

وہ لڑکی چیختی ہوئی نیچے بیٹھی تھی۔

خرد پاگل ہو یہ کیا کر دیا۔

مرحا نے اسے کھینچتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔

وہ جواباً سرد نظروں سے ان لڑکیوں کو گھورتی رہی جس کے منہ سے خون نکل رہا تھا وہ بلیک بیلٹ تھی وہ لڑکی کہاں اسکا مکہ سہہ سکتی تھی ۔

چلو یہاں سے اب ۔

مرحا اسے کھینچتی ہوئی گاڑی کے قریب لے گئی ۔

کیا ضرورت تھی یہ تشدد کرنے کی ۔

مرحا نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے پوچھا ۔

جو غصے سے سرخ چہرے سے ابھی بھی پیچھے ہی دیکھ رہی تھی ۔

مرحا ڈارلنگ یہ لاتوں کے بھوت ہیں باتوں سے نہیں مانتے اب زندگی میں کسی پر ریمارکس نہیں دیں گئی ۔

خرد نے اپنی پونیاں کسستے ہوئے ریلکس انداز میں کہا۔

افف تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا یار تمہیں تو شوہر بھی کرمنل ملنا چاہیئے ورنہ تو کوئی عام انسان تمہارے مکے کھا کھا کر ہی دنیا سے رخصت ہو جائے گا ۔

مرحا نے تاسف سے کہا۔

جس پر وہ سرد مسکراہٹ سے اسے دیکھتی رہی ۔

مرحا نے ہونٹ بھینچے وہ اسکی نظروں کا مطلب سمجھتی تھی ۔

اس نے ہونٹ بھینچ کر جالیوں سے سر اٹکا کر اندر جھانکا اندر ہر چیز ساکت تھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ آہستہ سے دروازے کے اوپر چڑھنے لگی ۔

دروازے کے اوپر چڑ کر اس نے نیچے چھلانگ لگا کر پیچھے دیکھا سڑک ویران تھی دوپیر کا وقت تھا ۔

حویلی کالی پر چکی تھی سیلن سے! عجیب طرز کے درخت تھے ۔

پتا نہیں کتنے سالوں سے حویلی پر رنگ نہیں کروایا گیا تھا بلکہ باہر سے کافی خوف ناک دیکھتی تھی ۔

اس نے گلے میں لٹکے کیمرے سے کئی فوٹو کھینچی تھیں حویلی کی ۔

ایک ہاتھ میں ٹیڈی بیئر لیے دوسرے سے فوٹو کھینچتی خرد اندر سے بہت ڈر بھی رہی تھی لیکن اپنی تجسس پسند فطرت کا کیا کرتی جو اسے حویلی کے اندر زبردستی لے آئی تھی یا پھر اسے قسمت لے آئی تھی یہاں ۔

وہ ہونٹ دانتوں سے کاٹتی حویلی کے پرانے خستہ حال دروازے کے پاس آئی ۔۔

دروازے پر بہت بڑا تالہ لگا ہوا تھا۔

افف اب اندر کیسے جاوں ۔وہ ہونٹ کاٹتی ہوئی بڑبڑائی۔

کوئی کھڑکی کھلی ہو شاید ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سوچتی ہوئی حویلی کے چاروں طرف گھومنے لگی ۔

وہ ٹھٹھک کر رکی ۔

حویلی کی پچھلی سائیڈ بہت ہی بڑا سوئمنگ پول تھا جس کا شفاف نیلا پانی اسے ٹھٹھکا گیا تھا ۔

بھلا اتنے سالوں سے ویران پڑی حویلی کا پانی ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔

وہ سوئمنگ پول کے پاس آتے ہوئے حیرت سے بولی ۔

پکچر لے کر روبن کو بھیجتی ہوں ۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی تصویر بنانے لگی لیکن اگلے ہی پل وہ چکنے فرش سے پھسلتی ہوئی پانی کے اندر تھی۔

خرد بی بی کو تین چیزوں سے ڈر لگتا تھا پانی سے اندھیرے سے اور بھوتوں سے ۔۔

کوئی ہے پلیززززز ہیلپ می۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی چپ ہوئی ۔

اف کیا ضرورت ہے اتنا اونچا بڑبڑانے کی کوئی بھوت جاگ گیا تو !

وہ خود کو ملامت کرتی بامشکل تیرتی ہوئی کنارے کے پاس آئی ۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی پول کے اوپر آئی پیر جماتی وہ بیٹھ گئی تھی۔

کیا کسی بھوت نے دھکا مارا ہے مجھے اور ہو سکتا ہے اس سوئمنگ پول میں جن وغیرہ نہاتے ہوں ★

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی افففف میرا کمیرہ بھی پانی میں ہی رہ گیا ہے ۔
وہ صدمے سے پانی میں جھانکتی ہوئی بولی ۔

گیلے کپڑے جھاڑتی وہ ایک بند کھڑکی کے پاس آئی ۔
کھڑکی بہت مظبوطی سے بند تھی اگلے ہی پل وہ حیرت زدہ سی رہ گئی جب کسی نے اسے تھامتے ہوئے پانی کے اندر زور سے پھینکا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کیا آپکی مجھ سے کوئی دشمنی ہے ۔
مرحا نے اپنے سر پر کھڑے بلال سے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔
جواباً وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا ۔
آپ نا مجھے بیٹھنے دیتے ہیں نا کچھ کھانے دیتے ہیں ایسے تو مرحا بے چاری فوت ہو جائے گئی پھر دیکھیئے گا آپ کے اس سڑے ہوئے جم کو بین کر دیا جائے گا ۔
مرحا نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔
بول لیا جو بولنا تھا اب اس مشین پر آدھا گھنٹہ بھاگو اگر رکی تو آدھے گھنٹے سے پورا گھنٹہ کر دوں گا ۔۔

وہ غصے سے کہتے ہوئے پلٹ گیا۔

وہ ہونق بنی اسکی پشت کو دیکھتی رہ گئی ۔

میں کیا کروں کہاں پھنس گئی ہوں لگتا ہے اس کی دھلائی خرد سے کروانی پڑے گئی ۔

مجھے بعد میں کوس لینا پہلے جو کام دیا ہے وہ کرو ۔

اس کی طنزیا آواز پر وہ بوکھلاتے ہوئے اسکی طرف پلٹی تھی جو غصے سے اسے دیکھتا ہوا اندر چلا گیا

۔

افففف !

سڑیل بد دماغ انسان۔

وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی بڑبڑائی تھی ۔

خیر وہ واش روم جانے کے بہانے باہر بہت کچھ کھا پی آتی تھی اور تو اور جو بھر بھر کینڈی پاکٹ میں لاتی تھی وہ بھی تو خالی کر کے جاتی تھی گھر ابھی بھی بے چاری مرحا بوکھی تھی ۔

رحمٰن صاحب نے سنجیدگی سے جنید اور تقی کو دیکھا ۔

رحمٰن معذرت پر ہم خرد کو حاجب کے لیے نہیں مانگ سکتے ماریہ اور جنید نہیں راضی اس رشتے کے لیے ۔

تقی صاحب نے سنجیدگی سے کہا جبکہ رحمٰن صاحب نے جنید کو تیکھی نظروں سے دیکھا جو ہلکا سا مسکرایا تھا۔

میری بیٹی بھی کوئی اتنی گئی گزری نہیں جو ہم آپکے بیٹے پر تھوپے گئے بہت رشتے ہیں میری بیٹی کے لیے --

صفورا بیگم رحمٰن صاحب کے بولنے سے پہلے ہی غصے سے بول پڑی تھی۔

جس پر رحمٰن صاحب نے اسے خاموش رہنے کا اشارا دیا۔

کیوں چپ کروا رہے ہیں اپنے بھائیوں کو کیوں نہیں چپ کرواتے جو میری بیٹی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں خبردار اگر اب کسی نے میری بیٹی کے خلاف بات کی تو۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی ٹک ٹک کرتی باہر نکل گئی۔

پیچھے سب ایک دوسرے کو سنجیدگی سے دیکھنے لگے۔

یہ رشتہ تم نے ہی مانگا تھا تقی میری بیٹی کو رشتوں کی کمی نہیں۔

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے اٹھے تھے۔

اچھا پھر ایک ہفتے میں اپنی شریف بیٹی کے لیے شریف سا کوئی رشتہ ڈھونڈ کر تو دیکھائیں۔

جنید نے مسکراتے لہجے میں ان پر طنز کیا تھا۔

جس پر رحمٰن صاحب ضبط کے گھونٹ بھرتے کمرے سے نکل گئے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

بچاو بچاو بھوت بھوت !

وہ پانی میں ہاتھ پاوں مارتی خوف سے چلائی تھی۔

وہ بلیو آنکھوں میں تمسخر سجائے اسے دیکھتا رہا ۔

وہ خوف سے پیلی پڑی تھی سامنے ہی لمبے چوڑے انسان کو دیکھ کر جو ایک گھٹنے کے بل پل کے پاس اکڑو بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں میں سرد پن واضع تھا۔

خرد کو جو تھوڑا بہت تیرنا آتا تھا وہ بھی بھول چکا تھا وہ خوف سے ڈوبنے لگی تھی ۔

وہ سنجیدگی سے بیٹھا اسے ڈوبتے دیکھنے لگا وہ ہاتھ پاوں مارتی نیچے کی طرف جانے لگی تھی ۔

اب پانی میں صرف اسکا سر نظر آرہا تھا جو وہ بھی اب پانی میں گھم ہونے لگا تھا جب وہ چھلانگ لگاتا ایک ہی جست میں اسے پکڑ چکا تھا ۔

وہ اسے باہوں میں لیتا تیرتا کنارے کے پاس آیا تھا --

وہ گہرے گہرے سانس لیتی اسے خوف سے دیکھنے لگی تھی ۔

وہ نقاب کیے سرد نظروں سے اسے دیکھا رہا تھا ۔

مم میں یہاں جان بوجھ کر نہیں آئی میں راستہ بھٹکتی یہاں آ گئی ہوں! بھوت جی مجھے معاف کردیں میں اب یہاں نہیں آوں گئی --

کوئی کہہ سکتا تھا یہ خرد رحمٰن ہے --

وہ بنا کچھ بولے اسے گھورتا رہا جس پر وہ ڈری تھی ۔

میں چلتی ہوں !

وہ کہتے ہی وہاں سے بھاگی تھی ۔ٹھوڑی دیر بعد وہ بھاگتی ہوئی واپس آئی تھی اپنا ٹیڈی بیئر اٹھاتی اسکی طرف دیکھنے لگی وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا رہا ۔

وہ ٹیڈی بیئر پکڑے تیز سے وہاں سے نکلی تھی ۔

دروزے پر چڑتی نیچے کود گئی تھی یہ کام اس نے من ٹوں میں کیا تھا ۔

سائیکل پر بیٹھ کر وہ فل سپیڈ پر سائیل کو وہاں سے نکال لے گئی تھی --

جے !

وہ جیمی کی آواز پر اسکی طرف پلٹا تھا۔

سر آپ نے اس لڑکی کو کیسے جانے دیا اگر اس نے کسی کو بتا دیا تو ۔

جیمی نے دھیمے لہجے میں نظریں جھکائے اس سے پوچھا ۔

وہ بنا کچھ بولے دھیمے سے مسکرایا تھا جو نقاب اوڑھے ہونے کی وجہ سے جیمی اسکی مسکراہٹ نہیں دیکھ پایا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اللہ اللہ یہ بھوت تھا یا انسان ۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی بولی تھی ۔

افف میں کیوں اتنی سٹوپڈ ہوں بھلا اسے کہہ دیتی پانی سے میرا کیمرہ ہی نکال دے کیا پتا وہ نکال دیتا اففففف انتہائی پاگل ہوں میں ۔

وہ کمرے میں ارد گرد چکر لگاتی ہوئی تاسف سے بولی تھی ۔

اور اگر وہ بھوت تھا تو اس نے مجھے کوئی نقصان کیوں نہیں پہنچایا بچایا کیوں مجھے ۔

وہ ٹھوڑی پر انگلی مارتی سوچنے والے انداز میں بولی تھی ۔۔

روبن کو فون کر کے بتاتی ہوں وہی کچھ مشورا دے سکتا ہے ۔

وہ کہتے ہی فون میں روبن کا نمبر ملا چکی تھی ۔

خرد مائے ڈارلنگ کیسی ہو تم مجھے بھول گئی اپنے وطن جا کر ۔

وہ اسکا نمبر دیکھ کر فون اٹھاتا شستہ انگریزی لب و لہجے میں بولا تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔

تمہیں کیسے بھول سکتی مائے ڈیئر فرینڈ بس فون ابھی نیا لیا ہے پہلے والا تو کھو گیا تھا اس لیے تم سے بات نہیں کر سکی ویسے ایک بات ہے میں یہاں زیادہ انجوائے کر رہی ہوں تم بھی آجاو نا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ بیڈ پر بیٹھتی اپنے اکلوتے فرینڈ سے بولی تھی ۔

ڈارلنگ جلد ہی تم سے ملاقات کروں گا ابھی تو بزنس میں بزی ہوں لیکن جلد ہی میں تم سے ملوں گا ۔

وہ مسکرا کر کہتا سے بہت پیارا ک

ؐگا تھا میں ویٹ کروں گئی تمہارا ۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی ۔

اور میں تم سے ملنے کا ویٹ کروں گا مائے سویٹ ڈارلنگ ۔

خرد مسکراتے ہوئے اسکی سن رہی تھی پھر بات یاد آنے پر سیدھی ہو کر بیٹھی اور آج جو جو ہوا ہے اسے بتانے لگی ۔

خرد یار خیال رکھو اپنا اور اپنی تجسس پسند فطرت کو کنٹرول کرو یار میں وہاں نہیں ہوں یہاں میں تھا تمہارے ساتھ جاتا تھا جہاں تم نے جانا ہوتا تھا لیکن وہاں تم اکیلی ہو احتیاط کرو یار ۔

وہ سنجیدگی سے اسے سمجھانے لگا تھا ۔

وہ اسکے لیے فکرمند رہتا تھا ۔

چاچو کیا آپ میرے لیے بھی کچھ لِائے ہیں ۔

جنید مرحا اور ماہ رخ کو انکے گفٹ دے رہا تھا وہ آوٹ آف کنٹری گیا تھا پرسوں ہی آیا تھا اب وہ بیگ کھولے مرحا اور ماہ رخ سمیت ان سب کو گفٹ دے رہا تھا جب وہ انکے پاس آتی ہوئی بولی تھی ۔

جنید نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا ۔

تمہارے لیے لانا یاد نہیں رہا ۔

وہ کہتے ہی بیگ بند کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا ۔

باقی سب اسے تمسخر سے دیکھنے لگے سوائے مرحا کے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد تم یہ لے لو میرے پاس یہ کینڈی ہیں نا ۔

مرگا نے ریڈ کلر کی شرٹ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے پیار سے کہا۔

خرد مسکرائی پھر اسکے ہاتھ سے شرٹ لے لی ۔

موٹو یہ شرٹ تم پر ہی سوٹ کرئے گئ ۔

وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئی اوپر ریلگنگ پکڑے صفورا بیگم جل کر رہ گئی انکی بیٹی کو ہر کوئی اگنور کر دیتا تھا ۔

خرد اوپر آو !

صفورا بیگم کی آواز پر وہ رکی ۔

میں باہر جا رہی ہوں ۔

خرد نے بے چارگی سے کہا ۔

اوپر آو !

وہ ڈانٹ کر کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی ۔

وہ برے برے منہ بناتی ہوئی اوپر کی طرف بڑھ گئی ۔

جی !

انکے کمرے میں آتی وہ دھیمے سے بولی تھی ۔

کیا ضرورت تھی اس جنید سے گفٹ مانگنے کی کس چیز کی کمی ہے تمہیں حو تم چیزیں مانگتی پھر رہی ہو ۔

وہ غصے سے بولیں تھیں۔

مما میں نے تو ویسے ہی مانگا تھا ۔

وہ نظریں نیچے جھکائے آہستہ سے ممنائی تھی ۔

خرد باز آجاو اپنی ان حرکتوں سے ورنہ اس بار میں تمہیں بہت ماروں گئی ۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی غصے سے بولیں تھیں ۔

آئی ایم سوری مما اب نہیں مانگوں گئی کسی سے گفٹ آپ پریشان نا ہوں ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ انکی گود میں زبردستی اپنا سر گھساتی ہوئی بولی تھی ۔

جان سے مار دوں گئی آئندہ کوئی شکایت آئی تمہاری تو ۔

صفورا اس کا سر چومتی سرد لہجے میں بولی تھی ۔

خرد نے منہ بسورا جبکہ صفورا گہرے گہرے سانس لیتی سخت غصے میں تھی جسے دیکھو وہی انکی بیٹی کے پیچھے پڑا تھا ۔

مما ڈیڈ کا آفس دیکھ آوں ۔

وہ اٹھتی ہوئی بولی تھی ۔

خرد میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گئی تمہیں گھر سکون کیوں نہیں آتا ۔

وہ غصہ ہوئیں تھی اس پر ۔

مما میں جب سے پاکستان آئی ہوں تب سے آفس نہیں گئی آج جا لینے دیں پرومس بس آج ہی جاوں گئی اور کوئی لڑائی وغیرہ بھی نہیں کروں گئی لیکن اگر کوئی مجھے چھیڑے گا تو میں اسکی کوئی گرنٹی نہیں دیتی ۔

وہ باہر بھاگ کر جاتے ہوئے بولی تھی ۔

افففف میں کہاں چھپاوں اس لڑکی کو میری منتوں مرداوں سے مانگی بچی کو کیوں دنیا نہیں جینے دیتی ۔

وہ روتے ہوئے بڑبڑائیں تھیں۔

آو موٹو میری سائیکل پر تمہیں جم چھوڑ دوں ۔

وہ مرحا کو پیچھے بیٹھنے کا اشارا کرتی ہوئی بولی تھی ۔

میر ے وزن سے تمہاری نازک سائیکل ٹوٹ جائے گئی ۔

مرحا منہ بسور کر بولی تھی ۔

ارے نہیں ٹوٹتی تم آجاو میرے نانا مجھے اور لے دیں گئے تم بیٹھ جاو۔۔

وہ مسکراتے ہوئے لہجے میں بولی تھی ۔

مرحا بیٹھ گئی تھی ۔

ارے موٹو سائیکل کو ہی جھکا دیا ہے ۔

وہ سائیکل کے پیدل پر پیر مارتی شرارتی لہجے میں بولی تھی ۔

وہ ارد گرد دیکھتی مزے سے سائیکل چلا رہی تھی جب کے مرحا کا ڈر ڈر کر برا حال تھا ۔

اسکی وائٹ پونیوں میں جھکڑے بال ہوا سے اڑ رہے تھے ۔

بلیک شارٹ فراک نیچے وائٹ جینز پہنے وہ سب لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتی تھی اسکی پوری لک ویسٹرن والی تھی ۔

خرد لوگ ہمیں ہنس ہنس کر دیکھ رہے ہیں ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterials.com/
Support@classicurdumaterials.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحا نے اسکے کان کے پاس ہونٹ کرتے ہوئے کہا۔

ہنسنے دو لوگ آپ کو کسی حال میں خوش نہیں رہنے دیتے مرحا لوگوں کی پرواہ کرو گئ تو کبھی خوش نہیں رہ سکوں گئ ۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی تھی اسے جم میں چھوڑتی وہ سائیکل کو فل سپیڈ پر چھوڑے ہوئے تھی ۔

کچھ لڑکوں نے کافی سٹیاں ماری تھیں ۔

وہ رک گئ وہ تین لڑکے تھے جو اسے دیکھتے قہقے پر قہقہ لگا رہے تھے ۔

وہ انکے قریب آچکی تھی کمر پر ہاتھ رکھے وہ سنیکرز میں پہنی سوکس میں سے چھوٹا سا چاقو نکال چکی تھی ۔

وہ سب حیران ہوئے تھے ۔

وہ انکو دیکھتی چاقو پر پھونک مارنے لگی تھی جس پر وہ تینوں لڑکے وہاں سے بھاگے تھے ۔

پیچھے وہ مسکرائی تھی ۔

انکی شکلیں ہی کچھ ایسی بن گئ تھیں چاقو کو دیکھ کر کہ وہ مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر سکی تھی ۔

یہ لڑکی کون ہے ۔

اہان منور نے اپنے ڈرئیور سے تجسس سے پوچھا وہ حال میں ہی اس ایریا میں شفٹ ہوئے تھے ۔

سر یہ رحمٰن شیرازی کی بیٹی ہے آئے دن مارپیٹ کرتی رہتی ہے ابھی حال میں ہی جیل میں رہ کر آئی ہے ۔

درائیور نے سنی سنائی بات اسکے گوش گزار کی جس پر وہ گلاسز اتارتا مسکرایا تھا ۔

رحمٰن شیرازی کی بیٹی واوا کام آسان کر دیا میرا ۔

وہ دوبارہ گلاسز لگاتا کہتا ہوا مسکرایا تھا ۔

وہ پونیاں آگے کرتی سائیکل پر بیٹھتی اسکے پاس سے گزر گئی تھی ۔۔

ہائے ڈیڈ !

وہ انکے کمرے میں آتی اونچی آواز میں بولی تھی وہ فائل چیک کرتے اسے دیکھ کر چونکے ۔

جبکہ حاجب نے غصے سے اسے دیکھا جو باپ کی گود میں بیٹھ چکی تھی ۔

ڈیڈ مجھے پانچ لاکھ چاہیئے ۔

وہ حاجب کو دیکھتی مسکرا کر اپنے باپ سے بولی تھی ۔

کیا کرنے ہیں ،

انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جبکہ حاجب نے دانت پیسے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میرے پاس سیزن کے کوئی کپڑے ہی نہیں میں کیا پرانے کپڑے پہنوں نہیں مجھے نئے کپڑے چاہیئے --

وہ منہ بسور کر سنجیدگی سے بولی تھی ۔

انہوں نے اسے گود میں بٹھائے ہی پانچ لاکھ کا چیک سائن کردیا تھا

وہ چیک انکے ہاتھ سے پکڑ کر باہر کی طرف بھاگ گئی جبکہ وہ دوبارہ فائل کو باغور پڑھنے لگے تھے ۔

حاجب نے غصے بھری نظروں سے رحمٰن صاحب کو دیکھا ۔

وہ بینک میں لائن پر لگی ہوئی اپنی باری کے انتظار میں تھی ۔

وہ چیک نکالتی کاونٹر پر بیٹھے لڑکے کو پکڑا گئی تھی !

تب ہی ہال میں گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی تھی ۔

سب لوگ چیختے چلاتے ایک دوسرے کو دھکے مارتے چھپنے لگے تھے --

وہ حیرت سے چار پانچ نقاب پوش آدمیوں کو دیکھنے لگی جو اسلحہ پکڑے سب پر بندوقیں تانے انہیں سائیڈ پر کر رہے تھے ۔

ائے لڑکی لائن میں لگ سنا نہیں تم نے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

ایک لڑکے نے اسکی کلائی پکڑتے ہوِے غصے سے کہا۔۔

وہ اپنی کلائی اسکے ہاتھ میں جھکڑا ہوا دیکھنے لگی پھر بے تاثر لہجے میں اسے دیکھتی کھینچ کر ٹانگ اسکی ٹانگ پر رسید کر چکی تھی ۔

وہ لڑکا بھونچکا رہ گیا ۔

پھر غصے سے سنبھلتا اس سے پہلے اسے زور سے تھپڑ مارتا لیکن خرد راستے میں ہی اسکا ہاتھ روک چکی تھی ۔

اس لڑکے سمیت سب حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگے تھے۔

خرد کو اسکے ماں باپ کے علاوہ اور کوئی تھپڑ نہیں مار سکتا ایڈیٹ ۔

وہ پھنکاری تھی اس پر ۔

بڑی ہیروئن بننے کا شوق چڑا ہے تجھے منے تم سارا پیسہ بیگ میں بھرو اس سے میں نبٹتا ہوں

۔

ان کا ساتھی اسکی طرف بیگ پھینکتا ہوا بولا ۔

دوسرے لوگوں کو سائیڈ پر لگائے ان پر بندوقیں تانے کھڑے تھے ۔

ان کا ساتھی اسکے قریب آتا اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا تھا ۔

خرد گھبرائی پھر فون نکالتی اس سے پہلے پولیس کا نمبر ڈائل کرتی وہ فون اس سے چھینتا دور پھینک چکا تھا ۔

خرد حیرت سے اسے دیکھتی رہی ۔

جو اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جھکڑ چکا تھا ۔

بوس کام ہو گیا ہے ۔

وہ پیسوں سے بیگ بھرتا اپنے ساتھی سے بولا ۔

چلو اگر زیادہ ہوشیاری کی نا کسی نے تو یہی بھون دوں گا ۔

وہ کہتے ہوئے الٹے قدم باہر بڑھے لیکن خرد کو بھی ساتھ کھینچنے لگا جس سے لوگ حیرت زدہ ہوئے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ کلائی چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اسے کھینچتے اپنی گاڑی تک لے آیا ۔ اندر کوئی نہیں بولا کہ لڑکی کو کیوں ساتھ لے جارہے ہو زندگی تو سب کو پیاری ہوتی ہے ۔

چھوڑو میرا ہاتھ جاہل انسان پاگل ہو گئے ہو ۔

وہ ہاتھ چھڑاتی اس پر پھنکاری تھی ۔

یار اسے کیوں کھینچ لائے ہو پکڑے جائیں گئے ۔

اسکے ساتھی نے دانت پیس کر اس سے پوچھا ۔

اچھی لگی ہے یہ مجھے بڑی دبنگ لڑکی ہے یار ۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا جس پر خرد نے اسکے پیر پر زور سے پیر مارا وہ آوچ کرتا اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا ۔

خرد اسے گاڑی کے بونٹ پر دھکا دیتی مخالف سڑک پر دوڑی تھی ۔

مجھے یہ لڑکی چاہیئے !۔

وہ لڑکا کہتا ہوا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔

خرد تیزی سے بھاگتی کسی انسان کے سینے سے زور سے ٹکرائی تھی ۔

وہ سر اٹھاتی اسے دیکھنے لگی جو بلیک نقاب سے منہ چھپائے اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ خرد حیرت سے اس بھوت کو دیکھ رہی تھی۔

وہ آدمی اسکے قریب آ چکے تھے ۔

دور کہی پولیس کا سائرن بجنے لگا تھا ۔۔

جے !

Classic Urdu Material
کلاسک اردو میٹریل
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ڈاکو اسے دیکھتے ہوئے وہی رکے تھے! وہ آنکھیں سکیڑیں انہیں دیکھنے لگا جس پر وہ چاروں خوف سے کانپتے پیچھے کی طرف بھاگے تھے ۔

خرد نے حیرت سے انہیں بھاگتے ہوئے دیکھا ۔

کیا تم سچ میں بھوت ہو وہ کیسے تمہیں دیکھ کر بھاگ گئے ہیں ۔

خرد اس کے سامنے کھڑی سر اٹھا کر اسے دیکھتی خوف سے بولی تھی ۔

وہ بنا کچھ کہے آگے بڑھا تھا ۔

وہ کچھ دیر اسکی پشت دیکھتی خود بھی اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

دیکھو میں ان سے بھاگ تھوڑی رہی تھی میں تو انہیں بھگا رہی تھی ڈرتی ورتی نہیں میں کسی سے ۔

وہ اسے اپنی صفائی پیش کرنے لگی تھی آخر بھوت پر اپنی ڈھاک بھی تو بٹھانی تھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا تمہارا چہرہ بہت خوفناک ہے ۔

وہ اسکے سامنے آتی تجسس سے بولی تھی ۔

وہ رکا آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا وہ گھبرائی ۔

نہیں میرا مطلب تھا کہ کیا بھوت بھی چہرہ ڈھک کر رکھتے ہیں ۔

وہ جلدی سے اسکے پیچھے آتی ہوئی بولی تھی ۔

خرد رحمٰن !

اب میرے پیچھے مت آنا ۔

وہ بنا رکے اسے سرد لہجے میں وارننگ دے گیا تھا ۔

خرد خوف سے کانپی ۔

اللہ اللہ اسے تو میرا نام بھی پتا ہے کہی مجھے ڈرانے میرے گھر ہی نا پہنچ جائے ۔

وہ مجھے میرا کیمرہ چاہیئے وہ میرے اکلوتے فرینڈ نے مجھے گفٹ کیا تھا فرینڈ مطلب دوست سمجھ گئے نا میں تو تمہاری جلی ہوئی حویلی کے پک بنانا،

وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی کیونکہ وہ اسکی طرف پلٹا تھا اب تیز قدموں سے اسکی طرف وارننگ والے انداز میں بڑھا تھا اس سے پہلے وہ بھاگتی وہ اسے ایک ہی جست میں پکڑتا اسے دیوار سے لگا گیا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد رحمٰن نے خوف سے اپنے نازک کندھے پر اسکا بھاری رکھا ہاتھ دیکھا ۔

اب اگر میری حویلی آئی یا میرے سامنے آئی تو ٹانگیں توڑ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا ۔

وہ سرد لہجے میں اسکا چہرہ اپنے چہرے کے پاس کرتے ہوئے پھنکارا تھا ۔

تم انسان ہو یا بھوت ۔

وہ اتنی سیریس سچویشن میں بھی اپنی تجسس پسند فطرت کو کنٹرول نہیں کر سکی تھی ۔

وہ ٹھٹھکا ،

وہ لڑکی انتہا سے زیادہ معصوم تھی ۔

بھوت ہوں وہ بھی کالا بھوت اب اگر میرے سامنے آئی تو ثابت نگل جاوں گا تمہیں یاد رکھنا۔

وہ اسے وارننگ دیتا پلٹ گیا تھا وہ دور کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔

وہ اپنی کندھے سے شرٹ ٹھیک کرتی اپنے بیگ سے چھوٹا سا کیمرہ نکالنے لگی تھی ۔

جیمی نے جھٹ سے اسکے لیے گاڑی کا ڈور کھولا ۔

خرد اس سے پہلے اسے کیمرے میں دیکھتی ۔۔

گولی اسکے کیمرے کو اڑا گئی تھی ۔

وہ چیخ کر پیچھے ہوئی پھر اسے دیکھا جو پسٹل کو پینٹ کی پاکٹ میں اڑس رہا تھا ۔

وہ وارننگ دیتی نظروں سے اسے دیکھتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا ۔

خرد نے حیرت سے اس کی دور جاتی گاڑی کو دیکھا ۔

وہ دھک دھک کرتے دل سے اپنے ٹوٹے ہوئے کیمرے کو دیکھنے لگی ۔

اللہ اللہ یہ کالا بھوت تو میرے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

کیمروں کے پیچھے ہی پڑ گیا ہے ۔

اس لڑکی پر نظر رکھو !

وہ پسٹل میں گولیاں ڈالتا جیمی سے بولا تھا ۔

اوکے بوس !

جیمی نے احترام سے اسے جواب دیا ۔

وہ پتا نہیں کیوں سر پیچھے گھما گیا تھا جہاں وہ دور سڑک پر بیٹھی کیمرے کے ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی ۔

اسکی آنکھیں مسکرائی تھیں جن سے وہ خود بھی انجان تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مرحا نے جلدی سے منہ میں کینڈی رکھی منہ کو سیریس بناتی وہ بھاری بھاری ڈمپل کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگی ۔

افف یہ پتلے سے سڑے ہوئے جسم کے مالک کیسے اتنے وزنی چیزیں اتھا لیتے ہیں ۔

مرحا غصے سے بڑبڑائی ۔

وہ چیئر پر بیٹھ کر دوسرے لوگوں کو دیکھنے لگی جو پتلے ہونے اور باڈی بنانے کے لیے اپنے کام میں مگن تھے ۔

افف میں کتنی نکمی ہوں ایسے ہی خرچا بڑھایا ہوا ہے گھر والوں کا کونسا میں نے پتلا ہو جانا ہے اور نا ہی مجھے پتلے ہونے کا کوئی شوق ہے ۔

وہ چاکلیٹ کھاتی ناک سکوڑتی ہوئی بڑبڑائی ۔

مس مرحا یہ جم ہے ناکہ آپ کا گھر یہاں ریسٹ نہیں کام کیا جاتا ہے ۔

بلال کی طنزیا آواز پر وہ جھٹ سے کھڑی ہوتی جو بچی ہوئی چاکلیٹ تھی وہ منہ میں ڈالتی اسکی طرف پلٹی ۔

بلال اسکا پھولا ہوا منہ دیکھ کر چونکا پر غصے سے دانت پیس کر رہ گیا ۔

آج آپ شام کو گھر جائیں گئی یہی سزا بیسٹ ہے آپکے لیے ۔

وہ غصے سے کہتا ہوا آگے بڑھا تھا

لیکن پانچ بجے پھر مجھے فارغ کر دیجئے گا ۔

بلال اسکی بات پر رکا ۔

کیوں !

وہ طنز سے سے بولا تھا ۔

اصل میں چھ بجے ڈرمے لگنا سٹارٹ ہو جاتے ہیں جو میں مس نہیں کر سکتی ۔

مرحا نے چاکلیٹ نگلتے ہوئے اسے سنجیدگی سے بتایا ۔

وہ دانت پیستا اندر چلا گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جبکہ وہ کندھے اچکاتی آرام سے چیئر پر بیٹھ کر لوگوں کو مشقت کرتا ہوا دیکھنے لگی ۔

بے چارے پتلے ہونے کے لیے اب بندہ مر جائے اللہ نے موٹا بنایا ہے تو کچھ سوچ کر ہی موٹا بنایا ہو گا ۔

وہ منہ بناتے ہوئے سر جھٹک کر بولی ۔۔

تم نے ابھی تک اس لڑکی کو قتل کیوں نہیں کروایا ۔۔

شیرازی نے سرد لہجے میں اس سے پوچھا ۔

تم نہیں آپ ! آپ کہو تم کہنے والے مجھے زہر لگتے ہیں اور زہر لگنے والوں کو اس دنیا سے بھیجنے میں دیر نہیں کرتا ۔

وہ غصے سے بولا تھا جس پر شیرازی گھبرایا تھا ۔

سوری آپ پلیززز اس لڑکی کا کام تمام جلدی کر دیں ۔

شیرازی جلدی سے بولا تھا ۔

وہ اپنی نیلی سرد آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا ۔

اور اگر نا ماروں اس لڑکی کو تو !

اس نے پسٹل کو انگوٹھے میں گھماتے ہوئے اس سے سرد لہجے میں پوچھا۔

شیرازی نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

دیکھو میں تمہیں منہ مانگے پیسے دے رہا ہوں اور اگر وہ لڑکی تمہیں معصوم لگی ہے تو بھول ہے آپ کی وہ بس شکل کی معصوم ہے کرتوت تو پورے کرمنل والے ہیں ۔

شیرازی نے سرد لہجے میں کہا ۔

جاو جب کام کرنا ہو گا کردوں گا ۔

جے نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے پسٹل کا رخ اسکی طرف کیا جس پر وہ جلدی سے وہاں سے اٹھتا باہر کی طرف بڑھ گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ چہرے سے نقاب ہٹاتا پرسراریت سے مسکرایا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب پھر سے نیو موبائل لو گئی۔۔

مرحا نے اس سے پوچھا جو ٹیڈی بیئر کو سینے سے لگائے آفسردہ سی تھی ۔

ہاں لینا پڑے گا میرا چیک بھی وہی کہی گر گیا اب ڈیڈ سے کیا بہانا کروں میں ڈیڈ کو ان ڈاکوؤں کے بارے میں بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی پہلے ہی بہت پریشان رہتے ہیں وہ دونوں ۔

وہ آفسردہ لہجے میں بولی تھی ۔

او یار ٹینشن نا لو میرے پاس پیسے ہیں تم وہ لے لو جب تمہارے پاس پیسے آئیں تو لوٹا دینا ۔

مرحا جلدی سے بولی۔

نہیں پیسوں کی کوئی ٹینشن نہیں وہ تو ڈیڈ سے کوئی نا کوئی بہانا کر لے لوں گئی ٹینشن ناٹ ۔

وہ ٹیڈی بیر کو کس کرتی ہوئی بولی تھی ۔

پھر کیوں پریشان ہو ۔

میرا کیمرہ کھو گیا ہے مجھے رابن نے اپنی پاکٹ منی سے اتنا مہنگا کیمرہ خرید کر دیا تھا یار ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

آو !

مرحا بھی پریشان ہوئی ۔

اب اس میں پریشانی کی بھی کوئی بات نہیں کہہ دوں گئی چور چھین کر لے گئے تھے اسے اگر بتایا نا گھم ہو گیا ہے تو وہ ناراض ہو گا ایسے نہیں ناراض ہو گا ۔

وہ اپنی بات پر مطمئن ہوئی جس پر مرحا نے بھی سکون کا سانس خارج کیا ۔

خرد باہر آو !

تمہارے ڈیڈ کے مہمان تم سے ملنا چاہتے ہیں ۔

صفورا بیگم عجلت اسکے روم میں آتی ہوئی بولی تھیں۔

وہ غور سے اپنی مما کی تیاری دیکھنے لگی جو بلیو سلک کی نفیس سی ساڑی میں بہت پیاری لگ رہی تھی ۔

کون مہمان !

وہ زبردستی انکے سینے سے لگتی ہوئی بولی ۔

تمہارے بابا کے جاننے والے ہیں بس جلدی سے آجاو اپنے پورشن میں آنا اور یہ نائٹ سوٹ چینج کر آنا ۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولیں تھیں ۔

خرد نے بچوں والے انداز میں انکے سینے پر سر رکھا اور انکی کمر کے گرد اپنی بانہیں حمائل کیں۔

مرحا مسکرائی اسکے لاڈ پر ۔

خرد کیا چاہیئے !

آخر وہ بھی اسکی ماں تھیں ۔

مما پانچ لاکھ کا چیک دے دیں اگلے ماہ ڈیڈ سے لے کر آپکو دے دوں گئی اور ہاں ڈیڈ کو مت بتائیے گا ۔

وہ معصوم سے لہجے میں بولی جس پر صفورا نے اسے گھورا ۔

پانچ لاکھ کیا کرنے ہیں ۔

انہوں نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ مما شاپنگ کروں گئی نا ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

اپنے مال چلی جانا مرحا کے ساتھ وہاں سے جو چاہے خرید لینا ۔

اب جلدی سے آو لاونج میں ۔

وہ کہتے ہوئے پلٹ گئی ۔

پہلے تو اپنے مال سے دس روپے تک کی چیز مفت نہیں دیتیں تھی آج دیکھو زرا میری ماں کو ۔

وہ بیڈ پر بیٹھتی شرارت سے بولی ۔

ارے آنٹی تو خود نہیں خریدتی اپنے مال سے بنا پیسوں کے کوئی چیز تو تمہیں کیسے لینے دیں ۔

مرحا مسکراتے ہوئے بولی ۔

اچھا تیار تو ہو جاو !

مرحا نے اسے لیٹے دیکھ کر غصے سے کہا ۔

ارے خرد رحمٰن سے جو ملنا چاہتا ہے وہ انتظار کرے آخر وہ خرد رحمٰن سے ملے گا ۔

وہ غرور سے گردن اکڑا کر بولی تھی جس پر وہ دونوں کھلکھلائیں تھیں۔

گڈ مارننگ !

وہ ہال میں آتی اونچی آواز میں بولی تھی ۔

اندر بیٹھی شخصیات نے اسے چونک کر دیکھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

وہ ریڈ شرٹ جو گھٹنوں سے کافی اوپر تھی نیچے بلیک کیپری پہنے بالوں کو دو پونیوں میں جھکڑے وائٹ ٹیڈی بیئر ایک ہاتھ میں پکڑے وہ انہیں کچھ خاص نہیں لگی تھی بلکہ وہ انہیں ایک بچی ہی لگی جس کی واجبی شکل مسز منور کو اپنے خوبصورت بیٹے کے لیے پسند نہیں آئی تھی لیکن وہ شوہر اور بیٹے کے آگے مجبور تھیں ۔

آو بیٹا بیٹھو یہاں ۔

مسز منور حیرت سے نکلتی اسے اپنے قریب بلانے لگی وہ مسکراتے ہوئے ان کے قریب بیٹھی ۔

رحمٰن صاحب اپنی بیٹی کو دیکھنے لگے جو مسز منور کی باتوں کے جواب دے رہی تھی جبکہ صفورا بیگم انہیں چائے کے ساتھ باقی لوازمات پیش کر رہی تھیں۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ڈیڈ میں جاوں !

Support@classicurdumaterial.com

وہ بور ہوتی رحمٰن صاحب سے بولی تھی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

جی بیٹے جاو ۔

رحمٰن صاحب نے اسے جانے کی اجازت دی ۔

وہ نیچے آئی جہاں حاجب سے اسکا ٹکراو ہوا تھا ۔

وہ اسے گھورنے لگا ۔

اب اگر مجھے گھورا نا تو آنکھیں نکال کر ہاتھ میں دے دوں گئی کسی کا بولا ہوا جملہ وہ تھوڑی رد و بدل سے بولتی ہوئی حاجب کو وہ سخت زہر لگی تھی ۔

نکال کر دیکھاو میں تمہیں اس دنیا سے ہی اٹھوا دوں گا ۔

حاجب نے نفرت سے کہا۔

خرد رحمٰن نے تم جیسے بہت سے دیکھیں ہیں جاو جاکر کر دیکھاو دھمکی نا دو ۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی باہر نکل گئی پیچھے حاجب غصے سے سیڑیوں کی ریلنگ پر مکے برساتا رہ گیا ۔

ہائے !

مانی سرعت سے اسکے قریب آتا مسکرا کر بولا تھا۔

بائے !

وہ سنجیدگی سے کہتی مخالف سڑک کی طرف مڑ گئ۔

وہ بنا مائنڈ کیے اسکے ساتھ چلنے لگا۔

مجھے تم اچھی لگی اس لیے تم سے بات کر لیتا ہوں ۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

بڑی مہربانی آپکی لیکن مجھے آپ کہہ کر مخاطب کرو یہ بہتر ہو گا تمہارے لیے ورنہ ۔

وہ اسے دھمکی دیتی ہتھیلی کا مکہ بنا کر اس پر پھونک مارنے لگی جس پر مانی ہنسا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

تم دوسری لڑکیوں سے الگ ہو

وہ ابھی کچھ اور کہتا

جب خرد کا مکہ اسکی بولتی بند کر گیا تھا۔

آپ کہو سمجھے تم میرے بڑے بھائی یا دوست نہیں جو تم تم کر رہے ہو۔

وہ غصے سے ناک کے نتھے پھیلا کر کہتی ہوئی سڑک سے نیچے اتر گئی پیچھے وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسکی پشت دیکھتا رہا بھلا ایسے کب اس نے سوچا تھا وہ تو اسے آج پرپوز کرنے والا تھا لیکن وہ تو اسکے تم کہنے پر ہی اسے مکہ مار گ ؔی تھی اگر پرپوز کر دیتا تو نجانے وہ اسکا کیا حال کرتی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ سوچتا ہوا واپس پلٹ گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

گھوم پھر کر وہ پھر اس حویلی کے دروازے کے سامنے تھی ۔

اسے اس حویلی میں عجیب سی کشش محسوس ہوتی تھی ۔

وہ غور سے حویلی کو دیکھنے لگی ۔

حویلی کی ساری دیواریں سیاہ تھیں جیسے بہت پہلے آگ لگی ہو ,

وہ غور سے دیکھتی اپنا چھوٹا سا کیمرہ نکال چکی تھی وہ چھپکے سے ارد گرد دیکھتی حویلی کی تصویریں بنانے لگی ۔

یہ لڑکی نہیں سدھرے گئی ۔

دور کھڑا انسان غصے سے بڑبڑایا تھا۔۔

وہ دو تین تصویریں بنا کر خوش ہوتی پلٹی تھی جب وہ چیخ مارتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی ۔

منہ پر ہاتھ رکھے وہ ٹک ٹک اسے دیکھنے لگی جو فل بلیک سوٹ میں بلیک ہی نقاب کیے نیلی آنکھوں سے اسے گھورتا وہ اسے ڈرا گیا تھا ۔

وہ کافی اونچا لمبا تھا وہ بھی لمبے قد کی تھی لیکن اسے وہ سر اٹھا کر ہی دیکھتی تھی ۔

م مم میں نے کوئی تصویر نہیں بنائی میں تو یہاں سے گزر رہی تھی کالے بھوت جی پلیزز مجھے مت کھائیے گا مجھ میں گوشت کم اور ہڈیاں زیادہ ہیں ۔

وہ چھوٹا سا کیمرہ پینٹ کی پاکٹ میں جلدی سے گھساتی اس سے تیز تیز لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جے نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ اسکے سینے سے ٹکرائی تھی ۔

مجھے ہڈیاں پسند ہیں ۔

اسکے سرد لہجے پر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی ۔

میں آئندہ یہاں نہیں آوں گئی اور میں گھر جا کر پکس بھی ڈیلیٹ کر دوں گئی ۔

خرد اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے اس سے بولی تھی جواباً وہ اسے گھورتا رہا ۔

کالے بھوت جانے دیں نا ورنہ ایک مکہ مار کر دانت توڑ دوں گئی ۔

وہ زیادہ دیر اپنی فطرت پر قابو نہیں رکھ سکی تھی ۔

مارو مکہ !

وہ اسکے قریب آتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا ۔

خرد گھبرائی تھی ۔

وہ پیچھے ہٹتی حویلی کے دروازے سے لگ گئی تھی ۔

میں بلیک بیلٹ ہوں تمہارے دانت ٹوٹ جائیں گئے پھر لوگوں کو کیسے کھاو گئے ۔

وہ معصومانہ لہجے میں بولتی اسے دھکا دیتی بھاگی تھی۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ گھساتا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا ۔

وہ ایسی بھاگی تھی کہ ایک بار بھی پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا اس نے ۔

.....

اوئے کون ہو تم !

اور اندر کہاں چلے آرہے ہو ۔

مرحا جلدی سے جھولے سے اٹھتی اسے گھور کر بولی تھی ۔ جو تیز تیز قدموں سے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا

وہ گلاسز اتارتا اسے دیکھنے لگا ۔

کیا ہے پہلے کبھی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی جو گھورے جا رہے ہو ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحا کمر پر ہاتھ رکھتی اکڑ کر بولی ۔

ایکسیوزمی میں یہاں !

اوئے انگریز کے بچے اردو بولو مجھے نہیں پسند یہ انگلش ونگلش۔

وہ اسکے سامنے تن کر کھڑی بولی تھی ۔

مجھے خرد رحمٰن سے ملنا ہے ۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا بولا تھا۔

مرحا نے اسے پاوں سے لے کر سر تک دیکھا ۔

خرد سے کیوں ملنا ہے کہی تم اسکی شکایت لے کر تو نہیں آئے ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی ۔

میں روبن ہوں اسکا فرینڈ !

وہ اکتائے ہوِے لہجے میں بولا تھا ۔

آئی ڈی کارڈ دیکھاو میں کیسے یقین کر لوں تم اسکے فرینڈ ہو ۔

وہ آئی برو اچکاتے ہوئے بولی ۔

تو آئی ڈی کارڈ سے کیسے پتا چلے گا کہ میں خرد کا فرینڈ ہوں ۔

وہ بھی اسے گھورتے ہوئے بولا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روبن !

خرد اوپر بالکنی سے بولی تھی ۔

روبن نے مرحا کو جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر اسے ہاتھ ہلایا تھا ۔

مرحا نے منہ بسور کر پیر پٹخا پھر اپنے جھولے کی طرف بڑھ گئی ۔

وہ اسکی پشت کو گھورنے لگی جو کافی ہینڈسم تھا وہ اب خرد کے گلے مل رہا تھا جس کی پک کسی دور کھڑے انسان نے بنائی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

تم نے تو مجھے سپرائز کر دیا ہے ایسے اچانک آکر۔۔

خرد نے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

میں تمہیں سپرائز ہی تو کرنا چاہ رہا تھا مائے ڈارلنگ ۔

روبن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

خرد جواباً کھل کر مسکرائی ۔

میری کزن+ فرینڈ سے ملو مرحا ۔خرد مرحا کو پاس آتے دیکھ کر اس کا تعارف روبن سے کروایا۔۔جس پر مرحا نے اسے گھورا جواباً روبن نے بھی اسے زبردست گھوری سے نوازا تھا۔

خرد اس نے مجھے گھورا ہے اسکی بھی پٹائی کرو نا پلیززززز۔

مرحا نے اس سے التجا کی تھی جس پر خرد اور روبن اسے حیرت سے دیکھنے لگے ۔

مرحا یار میرا فرینڈ بہت شریف ہے وہ کسی لڑکی کو نہیں گھورتا ۔

خرد نے اپنے فرینڈ کی جلدی سے سائیڈ لی ۔

دیکھا! تم اپنے اس انگریز فرینڈ کو دیکھ کر مرحا کو بھول گئی نا ۔

مرحا خفگی سے کہتی ہوئی منہ بسور کر اندر چلی گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

یار اس لڑکی کی مجھ سے کیا دشمنی ہے ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روبن نے خرد سے حیرت سے پوچھا ۔

خرد مسکرائی !

وہ مجھے کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرسکتی نا اسکی بھی میں اکلوتی فرینڈ ہوں اور اگر اب تم نے میری مرحا کو گھورا تو سچ میں تمہاری پٹائی کر دوں گئی ۔

خرد نے اسے مکہ دیکھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے دھمکی دی ۔

ہاہاہا !

یار تم کب بڑی ہو گئی !

روبن نے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے اندر لیجاتے ہوِے پیار سے پوچھا۔

میں بڑی ہی ہوں مائے ڈیئر ۔

جواباً وہ خفگی سے بولی تھی ۔

موٹو یار !

چلو نا میرے ساتھ شاپنگ پر ،

خرد نے اس سے ریموٹ چھینتے ہوئے پیار سے کہا۔

نہیں تم اپنے اس انگریز دوست کو لے جاو سچ ہوچھو تو ایک آنکھ نہیں بھایا وہ مجھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مرحا نے سر جھٹکتے ہوئے خفگی سے کہا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کہی سے جلیبنے کی بو آرہی ہے !

کیا موٹو تمہیں بھی آرہی ہے۔

خرد نے مصنوعی بو سونگھتے ہوئے اسے چڑایا ۔

جی نہیں میں کوئی جیلس ویلس نہیں ہوں ، کیونکہ میں جانتی ہوں تم مجھ سے زیادہ محبت کرتی ہو ۔

مرحا نے منہ بسور کر کہا۔

اچھا چلو نا میرے ساتھ شاپنگ پر ۔

خرد نے اسکی کلائی پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔

چینج تو کر لینے دو کیا مجھے نائٹ ڈریس میں لے کر چلو گئی ۔

مرحا نے کلائی چھڑاتے ہوئے کہا۔

اچھا چینج کر آو میں باہر ویٹ کر رہی ہوں ۔

خرد کہتے ہوئے باہر نکل گئی ۔

آپ کون !

ماہ رخ نے اس ہینڈسم شخص کو دیکھتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا ۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے خرد کا ویٹ کر رہا تھا جب انجانی آواز پر وہ ماہ رخ کی طرف پلٹا ۔

میں روبن ہوں ! خرد رحمن کا فرینڈ کل ہی امریکہ سے آیا ہوں ۔

روبن نے موبائیل پر انگلیاں چلاتے ہوئے ماہ رخ کو سنجیدگی سے جواب دیا ۔

او !

ماہ رخ نے سر ہلایا ۔

میں ماہ رخ ہوں خرد کی کزن ۔

ماہ رخ نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے مسکرا کر اپنا تعارف کروایا۔

آئی نو ماہ رخ !

وہ خرد کو آتے دیکھ کر بولا ۔

خرد کے پیچھے سی گرین سوٹ میں مرحا بھی تھی جو نیٹ کے ڈوپٹے سے الجھتی چلی آرہی تھی ۔

ہائے ماہ رخ !

خرد نے اسے ہاتھ ہلایا پھر جلدی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ۔

ماہ رخ نے بھی جواباً اسے ہاتھ ہلایا ۔

ارے کیا یہ انگریز کی شکل والا بھی ہمارے ساتھ جائے گا ۔

مرحا نے کھڑکی میں جھکتے ہوئے آہستہ آواز میں خرد سے پوچھا جس پر خرد نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا ۔

اسے ساتھ لینا ضروری تھا ۔

مرحا غصے سے بڑبڑاتی ہوئی پیچھے بیٹھی ۔

روبن نے گھور کر اسے دیکھا ۔

موٹی !

وہ بھی غصے سے بڑبڑایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ تو مرحا نے سنا نہیں تھا ورنہ اسکے بال نوچ ڈالتی ۔

ماہ رخ منہ بنائے انہیں جاتا دیکھنے لگی مجھے ایک بار جھوٹے منہ نہیں پوچھا کہ تم بھی چلو ہمارے ساتھ ۔

ماہ رخ غصے سے بولتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

یہ کیا تماشا ہے رحمٰن کیا اب ہمارے گھر جوان انجان لڑکے دندناتے پھریں گئے ہمارے گھر جوان بچیاں ہیں اوپر سے ہمارے جاننے والے کیا سوچیں گئے ۔

تقی صاحب غصے سے بولے ۔

وہ میری بیٹی کا دوست ہے بھائی صاحب وہ اس گھر میں آسکتا ہے اور ایک ماہ پہلے جب حاجب کا فرینڈ یہاں دس دن رہ کر گیا تھا تب آپکو خیال نہیں آیا تھا جوان بچیوں اور اپنے جاننے والوں کا ۔۔

رحمٰن صاحب نے کافی غصے سے کہا انہیں تقی صاحب پر بہت غصہ تھا پہلے رشتہ مانگا پھر جھٹ سے انکار بھی کر دیا ۔

تقی صاحب حاجب کو دیکھنے لگے جبکہ وہ لب بھینچے رحمٰن صاحب کو دیکھ رہا تھا ۔

اسی نے تو تقی صاحب کو خرد کے دوست کے خلاف بھڑکایا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چاچو میں ایک لڑکا ہوں میرا فرینڈ میل ہی ہو گا نا کہ فی میل ہمارے گھر کی عورتوں کو کس نے اجازت دی وہ غیر مردوں کو دوست بناتی پھریں اور انہیں گھر تک لے آئیں معاف کریئے گا آپکو اپنی بیٹی پر نظر رکھنی چاہیئے ناکہ دوسروں سے الجھنا ۔

حاجب نے غصہ ضبط کرتے ہوئے رحمٰن صاحب سے سنجیدگی سے کہا ۔۔

رحمٰن صاحب نے سنجیدگی سے باپ بیٹے کو دیکھا پھر لب بھینچتے ہوئے بنا کچھ کہے کمرے سے نکل گئے ۔

حاجب پیچھے سے مسکرایا ۔

خرد نے کھل کر شاپنگ کی تھی ساتھ مرحا کو بھی کچھ شرٹ دلائیں اور زبردستی روبن کو بھی ایک شرٹ دلائی ۔

یار میں اپنے پیسوں سے خریدوں گا ۔

روبن نے خفگی سے خرد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

سر پھار دوں گئی اب اگر انکار کیا تو !

وہ غصے سے ناک چڑھا کر کہتی رنگ برنگے لٹکے سٹالر دیکھنے لگی ۔

وہ شاپنگ کمپلیٹ کر کے فوڈ کارنر میں لنچ کرنے آئے تھے ۔

نہیں یار میں نہیں کھاوں گا مجھے ابھی بھوک نہیں ،

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سنجیدگی سے کہتا مرحا کو دیکھنے لگا جو دو سینڈوچ ہڑپ کر چکی تھی اب کولڈرنک سے بھی بھرپور انصاف کر رہی تھی ۔

نہیں کھانا تو میں کھا لیتی ہوں ہم مسلمان ہیں اور ہم کھانے کو ویسٹ نہیں کرتے ۔

وہ اسکے آگے سے سینڈوچ کی پیلٹ اٹھاتی اس پر احسان کرنے والے انداز میں سینڈوچز کھانے لگی تھی ۔

روبن نے حیرت سے اسے دیکھ کر خرد کو دیکھا جو ہلکی مسکان سے روبن کو ہی دیکھ رہی تھی ۔

روبن نے حیرت سے آئی برو اچکائے ۔

جواباً وہ کندھے اچکا کر رہ گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

واٹ آپ نے بنا مجھ سے پوچھے میری شادی طے کردی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد نے حیرت سے صفورا بیگم سے پوچھا۔

بکواس بند رکھو خرد!

ایسے فیصلے ماں باپ ہی کرتے ہیں باہر تمہیں بھیجا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہم نے تمہیں کھلی چھوٹ دی دے ہے۔

صفورا نے غصے سے کہا۔

نو نو مما میں بالکل بھی شادی نہیں کروں گئی شادی میرے جیسی لڑکی کے لیے نہیں بنی ۔

خرد نے سنجیدگی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

تو کیا ساری عمر تمہیں گھر بٹھا رکھیں تمہارے ڈیڈ ہاں کر چکیں ہیں کل لڑکا تم سے ملنے آئے گا اور اگر تم نے کوئی بد تمیزی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

صفورا غصے سے کہتی ہوئی پلٹیں۔

تو کیا آپ نے انہیں بتایا آپکی بیٹی ایک قاتل ہے اس نے قتل بھی کسی اور کا نہیں اپنے ماموں کا کیا ہے اور جیل بھی آتی جاتی رہتی ہے اور سب سے بڑی بات تو کہ میں آپ !

شٹ اپ خرد زبان بند ورنہ کاٹ کر باہر پھینک دوں گئی ہمارے لاڈ پیار نے تمہیں بیگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

صفورا نے تھپڑ سے اسکی بولتی بند کرتے ہوئے غصے سے کہا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مما یہ سچائی آپ کب تک لوگوں اور خود سے چھپاتی رہیں گئی آپ غصے سے مجھے مارتیں ہیں پھر خود کو تکلیف پہنچاتی ہیں کیوں کرتیں ہیں آپ ایسا۔

خرد انکے سامنے آتی ہوئی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔

تب تک چھپاوں گئی تک زندگی ہے سمجھی! اور زبان اتنی ہی کھولا کرو جتنی ضرورت ہو کیوں بھول جاتی ہو اس گھر میں کوئی تمہارا سگا نہیں۔

وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی پلٹ گئیں ۔

خرد گہری سانس لیتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی ٹیڈی بیئر گود میں رکھتی وہ سنجیدہ تھی ۔

خرد ڈارلنگ تم ایک بار اس لڑکے سے مل لو ہو سکتا ہے وہ تمہارے لیے بیسٹ ہو۔۔

روبن نے اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے کہا۔

یار میں شادی نہیں کرنا چاہتی مطلب مجھے چڑ ہے ایسے پابند ہو کر رہنا شوہر کہے تو اٹھ جاو شوہر کہے تو سو جاو میں اس رشتے کو نہیں نبھا سکتی ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

یار انکل تمہارے لیے کوئی ایسا ویسا لڑکا تھوڑے نا چنے گئے وہ یقیناً بیسٹ ہو گا ۔

روبن نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ّوہ جواباً منہ بسور کر رہ گئی ۔

وہ ڈیٹھ بنی اپنی سائیکل پر بیٹھی حویلی کو دیکھ رہی تھی جس کے درخت اور پودے آج ساکت تھے۔

لگتا ہے وہ جن گھر پر نہیں ہے ۔

وہ ہولے سے خود سے بولی ۔

پھر ہونٹ بھینچتی ارد گرد دیکھتی ہوئی حویلی کے ڈور کے پاس آئی۔

وہ حیرت زدہ رہ گئی حویلی کا دروزہ آج کھلا ہوا تھا ۔

وہ حیرت سے دروازہ دھکیلتی ہوئی اندر آئی ۔

ڈر سے تھوک نگلتی وہ اپنی سوکس سے تیز دھار والا چاقو نکال چکی تھی ۔

چوکنا انداز میں وہ چلتی ہوئی حویلی کی پچھلی سائیڈ آئی ۔۔

کھڑکی سے کسی کا سایا دھوپ میں پڑھتا ہوا نظر آیا تھا اسے ۔

یہ بھوت تو آج گھر پر نہیں تھا نا پھر یہ کون ہے شاید کوئی چور ہو ۔۔

وہ لب کاٹتی ہوئی خود سے بڑبڑائی ۔

لیکن چور کو بھلا اس سڑی ہوئی حویلی سے کیا ملے گا ۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی اس کے پاس آ چکی تھی ۔

کسی کے ہاتھ دیکھ کر وہ وہی ساکت ہوئی ۔

دھوپ میں سفید چمکتے ہاتھ اسے ٹھٹھکا گئے تھے بھلا اتنے گورے ہاتھ بھی کسی کے ہو سکتے ہیں ہاتھ کی پشت پر کالا تل اس ہاتھ کی خوبصورتی میں اضافہ تھا ۔

اسکی دھڑکنیں منتشر ہوئیں تھیں ۔

بھلا کسی کا دل کسی کے ہاتھ دیکھ کر بھی ڈھڑک سکتا ہے ۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی دل ہی دل میں بڑبڑائی ۔

سر وہ لڑکی آپ سے کچھ قدم کی دوری پر ہے ۔

جیمی کی آواز کان میں لگائے بلیو توتھ سے اسے سنائی دی تھی ۔

وہ ہنسا بڑی سست سروس ہے تمہاری میں اسکی موجودگی سے بہت پہلے سے آگاہ ہوں ۔

اس نے سرد لہجے میں کہتے ہوئے بلیوتوتھ کان سے نکال کر دور پھینکا ۔

وہ سرعت سے اسکے سامنے آئی تھی اور اس نے اسی سرعت سے اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑکی سے اندر کھینچا تھا ۔

وہ چیختی ہوئی اسکے بیڈ پر گری تھی ۔

وہ اسکا منہ اپنے مظبوط ہاتھ میں ڈبوچتا اسے بیڈ پر ہی کھڑا کر چکا تھا ۔

ایک بار کا کہا سمجھ نہیں آیا تھا جو اپنی ٹانگیں تڑوانے چلی آئی ہو ۔۔

وہ غرایا تھا ۔

وہ آنکھیں پھیلاتی اسے دیکھنے لگی ۔

م م م وہ بولنے کی کوشش کرنے لگی تھی لیکن منہ تو اس نے ڈبوچ رکھا تھا ۔

وہ غصے کو قابو کرتا اسے بیڈ پر پھر سے گرا چکا تھا ۔

آپکا نام کالا کس نے رکھا جبکہ آپکا نام تو سفید بھوت ہونا چاہیئے تھا نا ۔

کیا !!!!

اتنی سنجیدہ سچویشن میں بھی ایسی بات کی توقع صرف خرد رحمٰن سے ہی کی جا سکتی تھی ۔

واٹ دا ہیل !

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

وہ غصے سے اسے پکڑتا اس پر پھنکارا تھا جب وہ اس سے کلائی چھڑاتی بیڈ سے کود چکی تھی اور اب ہاتھوں کو ماہر فائٹر کی طرح کرتی اس سے لڑنے کو تیار تھی ۔

جبکہ وہ گہری سانس بھر کر اسے دیکھنے لگا تھا۔

ڈرتی تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں سوائے اپنے ڈیڈ کے بھوت ہو تو کیا بچی کو ڈراو گئے اپنی حد میں رہو ورنہ خرد کا مکہ تمہارے دانت زمین پر گرا دے گا پھر شکار تو دور کسی کو کاٹ بھی نہیں سکو گئے ۔۔

وہ غرور سے بولی تھی ۔

افففف وہ کمر پر ہاتھ رکھے سخت بیزار ہوا تھا اسکی فضول گوئی سے ۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہارے دانت توڑ دوں گا ۔

وہ سرد لہجے میں اس پر پھنکارا تھا ۔

دیکھو سفید بھوت جی اصل میں میں ایک ڈاکو مینٹری فلم بنا رہی ہوں جس میں پرانے اسطرح کی حویلی کو دیکھایا جائے گا تو آپ مجھے اس حویلی میں گھوم پھر لینے دیں نا ۔

لیکن وہ دوسرے ہی پل چونکی ۔

کمرے پر تو اب اس نے دھیان دیا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرہ بہت ہی کشادہ تھا جس کی دیواروں پر وائٹ پینٹ کیا گیا تھا چاروں طرف کھڑکیاں تھیں جس پر وائٹ ڈوری والے پردے ہوا سے اوڑ رہے تھے وائٹ بڑا سا بیڈ، جہازی سازی وائٹ صوفہ ڈریسنگ ٹیبل جس پر ہر طرح کی پرفیومز رکھی ہوئی تھی ایک دروزہ بند تھا شاید وہ واش روم کا تھا۔

بیڈ کے اوپر لٹکتا وائٹ جھومر کمرہ تو کسی محل سے کم نا تھا کمرے کی ایسی سجاوٹ تو اس نے آج تک نہیں دیکھی تھی --

باہر سے جلی ہوئی خوفناک حویلی اندر سے ایسی ہو گئ اس نے تو خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا۔

پورا منہ کھولے وہ گھوم پھر کر پورا کمرہ دیکھتی اسکے ایکسپریشن ایسے تھے کہ وہ خود بھی کمرے کو دیکھنے لگا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہو گیا جائزہ اب نکلو یہاں سے اور کمرے کا زکر اگر کسی سے کیا تّو جان سے مار دوں گا۔

وہ اسے کندھے سے پکڑ کر کھڑکی تک لاتا اس پر پھنکارا تھا۔

لیکن وہ تو گردن پیچھے کی طرف موڑے کمرے کو ہی دیکھتی جا رہی تھی۔

ایک منٹ پلیزز!

خرد نے اس سے التجا کی تھی۔

وہ ہونٹ بھینچ کر رکا ۔

میں ساری رات نہیں سو پاوں گئی قسم سے نہیں سو پاوں گئی آپ بتادیں کیا راز ہے یہ ورنہ آپ میری ٹانگیں توڑیں یا دانت یا ہاتھ میں آتی رہوں گئی جب تک میں اس حویلی پر پوری طرح ریسرچ نا کر لوں ۔۔

وہ کندھا اس سے چھڑاتی ڈیٹھ لب وہ لہجے میں بولی۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا ۔

وہ آنکھوں میں سرد پن لیے اسے دھمکی دیتی نظروں سے دیکھنے لگا تھا جس پر وہ ٹھٹھکی ایسی آنکھوں سے ملتی جلتی آنکھیں وہ پہلے بھی کہی دیکھ چکی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میرے تین تک گننے سے پہلے اگر تم یہاں سے غائب نا ہوئی تو میں تمہیں اس بار سچ میں کھا جاوں گا ۔۔

اسکے سرد لہجے پر وہ اسے دیکھتی کھڑکی میں بیٹھی ۔

ویسے میں اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں تم بھوت نہیں ہو میں جان گئی ہوں آج ۔

وہ اسے تپاتی ہوئی کھڑکی سے کود کر باہر کی طرف بھاگ گئی تھی ۔

پیچھے وہ دانت پیستا رہ گیا ۔

افففففف اس لڑکی کا کیا کروں میں !

وہ نقاب اتار کر پھینکتا غصے سے بڑبڑایا_____

خرد تمہیں اگر لگتا ہے کہ تمہارے ڈیڈ تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتے تو تم اس رشتے سے انکار نہیں کرو گئی ۔ ۔

وہ اس سے سنجیدگی سے بولے تھے جو انکی گود میں چڑی بیٹھی تھی بلیو سلیو لیس شرٹ نیچے وہ لمبی سلیوز والی ہائی نیک پہنے ہوئے تھی بلیو ہی جینز میں وائٹ دو پونیاں کیے وہ اپنی بیٹی کو غور سے دیکھتے پریشان تھے ۔

خرد انکے پریشان چہرے کو دیکھتی سر ہلا گئی پھر انکے سر پر سر رکھ گئی ۔

ڈیڈ پلیززز آپ پریشان مت ہوا کریں آپکی بیٹی ہے نا آپکو جو بھی ٹینشن ہے آپ مجھ سے کہیں چٹکیوں میں سولو کروں گئی ۔

وہ انکے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتی ہوئی بولی ۔

وہ جواباً اسے اپنی بانہوں میں لے گئے ۔

سامنے بیڈ پر صفورا بیگم نائٹ کریم ہاتھوں پر لگاتی باپ بیٹے کو چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہیں تھیں ۔

وہ اس مار لیتی اس پر چلا لیتی تھیں کیونکہ انہیں ڈیپریشن میں بہت غصہ چڑتا تھا لیکن بعد میں وہ خود کو تکلیف دینے سے گریز نہیں کرتی تھیں ۔

خرد آپنی مما کے پاس آو بچے ۔

صفورا نے اسکی طرف بانہیں پھیلائیں ۔

وہ مسکراتی ہوئی دوڑ کر انکی گود میں بیٹھی ۔

میری بیٹی بڑی ہو گئی ہے لیکن گود میں بیٹھنے کا شوق اسکا ابھی بھی نہیں گیا ۔

رحمٰن صاحب نے سنجیدگی سے کہا تھا ۔

جس پر وہ صفورا کے سینے پر سر رکھتی مسکرائی ۔

میری بیٹی !

وہ اسکا سر چومتی بھرائے ہوئے لہجے میں بولیں۔

میں آج آپ دونوں کے پاس سووں گئی ۔

وہ جلدی سے درمیان میں تکیہ درست کرتی ہوئی بولی تھی ۔

ایک منٹ میں اپنا کیوٹو لے آوں ۔

وہ کہتی ہوئی ٹیڈی بیئر لینے بھاگی ۔

بعد میں وہ دونوں میاں بیوی سنجیدہ ہو گئے ۔

وہ انکے جینے کی وجہ تھی اسکے وجود سے انکی بے رنگ زندگی میں رنگ تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا ۔

رحمٰن صاحب نے صفورا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں تسلی دی جس پر وہ سر ہلاتی انکے کندھے پر سر رکھ گئی ۔

نو رومینس ٹائم آپکی بیٹی اندر آ چکی ہے ۔

وہ کمرے میں آتی ہوئ ء مسکرا کر بولی تھی ۔

جس پر وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے ۔

اور وہ انکے پاس چڑتی ہوئی لیٹ گئی ۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

https://www.classicurdumaterial.com/

روبن نے جھٹ اسے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا جب وہ چیختے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹک گئی تھی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مما! مر گئی آپکی سوتیلی بیٹی ___

وہ کمر پر ہاتھ رکھے چلائی تھی ۔

روبن نے حیرت سے اسے زمین پر لیٹے دیکھا جو کمر پر ہاتھ رکھے اونچے اونچے واویلے کر رہی تھی ۔

خنادر اور حاجب بھاگ کر اسکے قریب آئے تھے کیونکہ ماریہ اور عالیہ کسی فوتگی میں گئیں ہوئیں تھیں ۔

کیسے گری !

خنادر اسے اٹھاتے ہوئے فکر مندی سے بولا ۔

بھائی میں سیڑیاں اتر رہیں تھی کہ یہ اچانک سے میرے سامنے آگیا اور میں گر گئی ۔

وہ اسکی طرف اشارا کرتی روتے ہوئے بولی ۔

کیا وہ اتنا ہی خوفناک تھا جو تم ڈر کر گر پڑی ۔

خنادر اسے صوفے پر بٹھاتا سنجیدگی سے بولا۔

بھائی یہ مزاق کا ٹائم نہیں ہے اس نے مجھے پکڑا پھر نیچے گرا دیا اسے ماریں بلکہ اسے بھی گرائیں تاکہ اسے پتا چلے گر کر کیسا فیل ہوتا ہے ۔

وہ بھائی سے لاڈ سے بولی ۔

روبن دانت پیستا اور اسے کوستا ہوا باہر نکل گیا ۔

یہ انگریز تو ہوتے ہی بے حس ہیں ۔

حاجب نے اسے پانی دیتے ہوئے روبن پر تبصرہ کیا ۔

جبکہ خنادر اسے اٹھا کر اسکے کمرے میں لے گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic Urdu Material

وہ ہائے ہائے کرتی مصنوعی سا رو رہی تھی ۔

عجیب لڑکی ہے ایک سیڑی سے بھی کم فاصلے پر گری ہے اور شور ایسے مچا رہی تھی جیسے ساتویں آسمان سے گری ہو بہانے باز کہی کی۔

وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا۔

تم یہ ڈریس پہن کر آہان سے ملنے جاو گئی ڈھنگ سی لڑکیوں والی ڈریسنگ کرو ۔

وہ بلیک شرٹ جو ہائی نیک ٹائپ بنی ہوئی تھی جس پر وائٹ بڑے بڑے بھالو بنے ہوئے تھے ہاف سلیوز تھیں اور نیچے کھلا بلیک فلیپر پہنے وائٹ سنیکر دو پونیاں کیے وہ آج لڑکے سے ملنے جا رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مما اب میں ایسی ہی ہوں اور ایسے ہی ملنے جاوں گئی مجھ سے نہیں پہنے جاتے لڑکیوں والے کپڑے اور ہاں میں اکیلی نہیں جاوں گئی ۔

اس نے ناک سکوڑ کر کہا۔

تو کس کے ساتھ جاو گئی ۔

صفورا نے حیرت سے پوچھا ۔

میرا مطلب ہے اپنا کیوٹو بھی لے کر جاوں گئی۔

تاکہ وہ مجھے اکیلی سمجھ کر میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش نا کرئے ۔

اس نے صفورا بیگم کے پاس آتے ہوئے راز دارانہ لہجے میں کہا۔

جس پر صفورا بیگم سر پیٹ کر رہ گئیں ۔

انہوں نے اسے دس سال کی عمر میں ہی امریکہ اپنی بہن کے پاس بھیج دیا تھا پھر پانچ سال بعد وہ دو سال تک اسٹریلیا رہی پھر وہ تین سال استنبول میں رہی وہ پاکستان میں بہت کم رہی تھی اسے عام لڑکیوں کی طرح ہوشیاریاں وغیرہ نہیں آتیں تھیں وہ جو منہ میں آتا وہی اگلے بندے کے منہ پر مار دیتی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ انکا گال چومتی ہوئی اپنا ٹیڈی بیئر بیڈ سے اٹھاتی باہر نکل گئی ۔

وہ ڈرتی تھی اپنی بیٹی کی معصومیت سے ۔

وہ پریشان سی اسکے بکھڑے ہوئے کپڑے اٹھانے لگیں وہ کمرہ بہت پھیلاتی تھی سب چیزیں فرش پر پڑی ہوئیں تھیں گھر داری کا اسے کچھ اتہ پتہ نا تھا ۔

اہان نے چمکتی آنکھوں سے اندر آتی شخصیت کو مسکرا کر دیکھا پھر کھڑا ہوا ۔

خرد برے برے منہ بناتی اہان کے پاس آئی ۔

ہیلو آئی ایم آہان منور!

اہان نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

میں خرد!

وہ اتنا کہتی اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو زرا سا ٹچ کرتی ہاتھ واپس لے گئی ۔

آہان نے غور سے اسکی ڈریسنگ کو دیکھا پھر اسکے چہرے کو جو کسی بھی میک اپ سے پاک تھا

۔

صاف گندمی رنگت بھرے بھرے ہونٹ چھوٹا سا ناک بڑی بڑی سیاہ آنکھیں جن میں ایک الگ سی چمک تھی ۔

بیٹھو !

آہان اسے بٹھاتا خود اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھا۔

آپ کہیں !مجھے نہیں پسند کوئی مجھے تم، توں کر کے بلائے ۔

وہ ناک سکوڑ کر بولی ۔

جس پر آہان منور نے اسے حیرت سے دیکھا تھا ۔

میں کافی بڑا ہوں تم سے اس لیے تم کہہ کر بلا سکتا ہوں تمہیں ۔

آہان نے شاطر مسکان سے اسکی طرف جوس کا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

بڑے کا مطلب یہ نہیں وہ توں توں کرتا رہے آپ مجھے آپ کہیں گے تو مجھے اچھا فیل ہو گا ورنہ !

وہ تیکھے لب ولہجے میں کہتی ہوئی چپ ہوئی ۔

ورنہ !

آہان نے ہلکی مسکان سے پوچھا، اسے وہ لڑکی کافی دلچسپ لگی تھی ۔

خرد ٹھٹھکی !

سامنے ہی چیئر پر وہ بیٹھا کسی آدمی سے کوئی بات کر رہا تھا دھیان خرد کی طرف نہیں تھا چہرے پر بلیک نقاب اوڑے وہ سامنے بیٹھے شخص پر غصے سے برس رہا تھا ۔

خرد حیران ہوئی نظر اسکے ہاتھوں پر گیں جن پر بلیک تل اسے اپنی جانب کھینچتا ہوا محسوس ہوا تب ہی اس نے چونک کر خرد کو دیکھا تھا پھر اسکے ساتھ بیٹھی شخصیت کو دیکھ کر وہ ہونٹ بھینچتا اسے گھورتا رہ گیا ۔

آہان نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا نقاب کیے انسان کو بے تاثر نظروں سے دیکھ کر اس نے خرد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گیا ۔

خرد نے چونک کر اپنے ہاتھ پر اسکے ہاتھ کو دیکھا وہ انجانے میں اسکے ہاتھ کا موازنہ اسکے ہاتھ سے کرنے لگی تھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی نظریں اسکے ہاتھ پر گئیں جو ٹیبل پر مٹھی کے سے انداز پر رکھے ہوئے تھا ۔

خرد نے جلدی سے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا ۔

خرد کو وہ چپکو انسان زہر لگا تھا ۔

آہان ہلکی مسکان لبوں پر سجائے خرد کے چہرے کو دیکھنے لگا جبکہ خرد نے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک سرد پن واضع نظر آیا تھا اسے ۔

آہان اس سے اسکی سٹڈی کے مطلق پوچھنے لگا جس کے جواب وہ بے دلی سے دے رہی تھی ۔

وہ آدمی اس سے خاکی لفافہ لیتا ہوا باہر نکل گیا ۔

اسکی نظریں اب خرد پر تھیں جس پر خرد کو حیرت ہوئی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ لب بھینچتا وہی بیٹھا رہا ۔

تب ہی آہان کو فون پر ایمرجنسی طور پر بلایا گیا کے آفس کی پچھلی سائیڈ آگ لگ گئی ہے وہ بوکھلاتا ہوا وہاں سے نکلا تھا ۔

نقاب پوش کے چہرے پر سرد مسکان پھیلی تھی ۔

خرد نے کندھے اچکائے ۔

ُھر اپنے کیوٹو کو دوسری چیئر سے اٹھا تی وہ اسکے قریب آئی ۔

وہ ہونٹ بسورتی اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھی وہ شاید جانتا تھا وہ اسکے قریب ضرور آئے گی۔

یہ میرے ریلٹیو تھے !

خرد نے کیوٹو کو گود میں رکھتے ہوئے اسے بتایا ۔

وہ بنا کچھ کہے آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا ۔

تب ہی اسکے فون پر نمبر چمکا تھا ۔

ہاں !

نہیں بس مار کر چھوڑ دو خبیث انسان بار بار فون مت کیا کرو جاہل کبھی خود کی بھی عقل سے کام لے لیا کرو ۔

اس نے درشت لہجے میں کہتے ہوئے فون رکھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

تم یہ نقاب کیوں اوڑھے رکھتے ہو کیا مجرم ہو پکا مجرم ہو اور پولیس کے ڈر سے منہ پر ماسک لگائے رکھتے ہو ۔

اس نے اسکے نقاب کو گھورتے ہوئے کہا۔

جس پر وہ ماتھے پر بہت سے بل لیے اٹھتا

وہ باہر نکل گیا تھا ۔

خرد نے حیرت سے نیچے گرا کارڈ دیکھا ۔

وہ ارد گرد دیکھتی جلدی سے نیچے گرا کارڈ اٹھا گئی تھی ۔

بلیک کارڈ پر سنہری کلر کے الفاظ چمک رہے تھے ۔

وہ کارڈ بیگ میں رکھتی باہر نکل آئی ۔

وہ بلیک گلاسز لگاتا گاڑی میں بیٹھ رہا تھا ۔

سڑو انسان دیکھتا ایسے ہے جیسے میں نے اسکا لمبا چوڑا ادھار دینا ہے ۔

خرد بڑبڑاتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی ۔

ڈرائیور اسکے بیٹھتے ہی گاڑی وہاں سے نکال لے گیا ۔

روبن یہ کیا ہوا تمہیں !

خرد کیوٹو کو بیڈ پر رکھتی حیرت سے اسے دیکھتی ہوئی بولی جس کے چہرے پر چوٹوں کے نشان واضع تھے ۔

خرد ڈارلنگ پتا نہیں کون لوگ تھے گاڑی سے نکلے مارپیٹ کر کے چلے گئے نا پیسے مانگے نا کوئی چیز چھینی بھلا میرے سے انکی کیا دشمنی تھی یار ۔

روبن حیرت سے بولا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کیا انکی یہ مجال کے خرد کے دوست کو پیٹیں تم مجھے انکی شکلیں بتاو ایسی پٹائی کروں گئی کہ یاد رکھیں گئے باسٹرڈز بس میں کسی سکیچ بنانے والے کو بولاتی ہوں تم انکی شکلیں ٹھیک سے بتانا پینٹر کو میں ابھی ڈاکٹر کو فون کرتی ہوں ۔

خرد کہتی ہوئی اٹھی ۔

ڈاکٹر کو فون کر چکا ہے خنادر ۔

روبن نے ہونٹوں سے خون صاف کرتے ہوئے اس سے کہا۔

تم ٹینشن نا لو بس انکی موت اب میرے ہاتھوں میں ہے ۔

خرد نے زور سے مکہ ہتھیلی پر مارتے ہوئے غصے سے کہا ۔

روبن نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

.....

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ڈیڈ وہ بہت عجیب تھا بار بار فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا ۔

خرد نے زمین پر پیر پٹختے ہوئے بچوں جیسے لہجے میں کہا۔

بیٹا وہ میچور ہے اپنا بہت بڑا بزنس ہے اسکا نا صرف یہاں آوٹ آف کنٹری بھی ہے اور سب سے بڑی بات آپ شادی کے بعد بھی پاس ہی رہیں گئیں ہمارا جب دل چاہے گا آپ سے

مل لیا کریں گئے ایک سٹریٹ کے فاصلے پر تو انکا گھر ہے اور میرے جاننے والے ہیں بہت اچھے لوگ ہیں ۔

رحمٰن صاحب نے چائے پیتے ہوئے اسکے جھنجھلائے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے ریلکس والے انداز میں کہا۔

وہ جواباً منہ بسور کر رہ گئی ۔

اچھا پھر میرا فرینڈ میری کنٹری دیکھنا چاہ رہا ہے ہم چار پانچ دن تک مری کی طرف جائیں گئے ۔

وہ انکی گود میں بیٹھی ہوئی لاڈ سے بولی ۔

ہم مطلب !

انہوں نے آئی برو اچکا کر پوچھا۔

ہم مطلب میں مرحا اور روبن بس تین ہی ۔

وہ انکے کندھے پر سر رکھتی مسکرا کر بولی ۔

خرد اگر تم نے کسی کو مارا یا گالی گلوچ کی تو میں اس بار تمہیں ضمانت پر رہا نہیں کرواوں گا بہت مشکل سے تو یہ رشتہ ملا تھا وہ یہ رشتہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے ۔

اوکے !

اس نے منہ بسور کر کہا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہائے !

وہ گہری سانس لیتا اسکی کلائی کو پکڑتا اسے کرسی پر بٹھا چکا تھا ۔

کیوں آئی ہو یہاں !

وہ چاقو نکالتا اس سے سرد لہجے میں بولا ۔

آپ سے یہ کہنے کے میں جا رہی ہوں آپ ریلکس سے انداز میں رہ سکتے ہیں بنا مجھے سے ڈرے میرا مطلب ہے میری ڈسٹربنس کے ۔

وہ جلدی سے بولتی ہوئی اسے غصہ دلا گئی ۔

وہ ایک دم پلٹتا اسکی گردن پر چاقو رکھ چکا تھا جس پر خرد نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

جس کا چہرہ اسکے چہرے کے بہت قریب تھا۔

وہ مسکرائی !

خرد رحمٰن چاقو سے نہیں ڈرتی بلکہ یہ تو اس کے پسندیدہ کھلونے ہیں ۔

خرد نے سپاٹ انداز میں کہا ۔

جس پر وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا۔

وہ چاہ کر بھی اس لڑکی کو کوئی نقصان کیوں نہیں پہنچا پا رہا تھا وہ خود پر غصہ تھا ۔

وہ اسے جھٹکے سے کرسی سے اٹھاتا اسکی کلائی پکڑتا اپنے ساتھ لیجانے لگا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

وہ اسے کھینچتا ہوا حویلی کے دروازے سے باہر دھکا دے چکا تھا ۔

دفع ہو جاو یہاں سے ورنہ تم میرا وہ روپ دیکھو گئ جس سے تم ابھی واقف نہیں ہو گیٹ آوٹ فرام ہیئر ۔

وہ درشت لہجے میں کہتا ہوا لوہے کا دروازہ بند کر گیا ۔

وہ خود پر حیرت زدہ تھی وہ بہت کم لڑکوں سے بات کرتی تھی اسکا ایک ہی دوست تھا روبن!

وہ بھی اس لیے کے اس نے ہر قدم میں خرد رحمٰن کا ساتھ دیا تھا وہ دوسرے مردوں سے الگ تھا۔

لیکن اس انسان میں پتا نہیں کیا مقناطیسی کشش تھی کہ وہ خود کو چاہ کر بھی اس سے بات کرنے سے روک نہیں سکتی تھی ۔

یہ کون ہے !

وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی پلٹ گئ ۔۔

وہ کھڑکی میں کھڑا بنا نقاب کے اسکی پشت کو دیکھتا رہا ۔

وہ ڈھلوان چڑتی اوپر سڑک پر آئی ۔

سائیکل ایک ہاتھ سے پکڑے وہ چلتی جا رہی تھی لیکن چہرے پر آفسردگی تھی ۔

ایک گاڑی بہت تیزی سے اسکے پاس سے گرزتی آگے جا کر رکی تھی ۔

ٹھاہ

ٹھاہ

ٹھاہ

گاڑی سے نقاب پوش آدمیوں نے اس پر گولیوں کی برسات کر دی تھی ۔

وہ سائیکل کی دوسری طرف جھکتی دھک دھک کرتے دل سے بیٹھی ۔

بیگ ٹٹولا لیکن پسٹل نہیں تھی اس میں ۔

اسے آج پسٹل بیگ میں رکھنا یاد نہیں رہا تھا ۔

وہ چیخی تھی کیونکہ ایک گولی اسکے پیر کے قریب سے گزری تھی ۔

وہ اسے اپنے قریب کھینچتا ان پر گولیاں کی بوچھاڑ کر چکا تھا ۔

خرد حیرت سے سر اٹھاتی اسے دیکھنے لگی ۔

جو نقاب کیے ایک ہاتھ سے اسے خود سے لگائے دوسرے سے پر فائرنگ کھولے ہوئے تھا ۔

خرد کے چہرے پر خوف سے پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے ۔

وہ تو سرعت سے نیچے بیٹھ گئی تھی ورنہ انکا ارادہ اسے گولیوں سے بھوننے کا تھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک پونی آگے تھی تو دوسری پیچھے وہ بکھڑے بالوں سے اسکے سینے پر سر رکھے اسے دیکھ رہی تھی جو ایک پسٹل پھینکتا دوسرا نکال چکا تھا۔

وہ آدمی گاڑی بھگانے والے تھے جب اسکی گولی گاڑی کے ٹائر اوڑا گئ ء تھی۔

گاڑی جھٹکا کھاتی رکی تھی۔

وہ اسے خود سے الگ کرتا گن ہولڈر سے دوسری گن نکالتا بھاگتا ہوا انکے قریب آیا تھا۔

ہونٹ بھینچے وہ انہیں باہر نکالتا ہوا کسی ماہر کی طرح انہیں بہت بری طرح پیٹنے لگا تھا۔

خرد نے حیرت سے دنگ نظروں سے اسے دیکھا وہ بہت مہارت سے ان چار لوگوں کو مار رہا تھا بلکہ اس نے آج تک کسی کو ایسے لڑتے نہیں دیکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کس نے بھیجا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ایک کا منہ ڈبوچتے وہ غصے سے بولا تھا۔

وہ ہولے سے بولا تھا۔

وہ لب بھینچتے اسکا سر گاڑی کے شیشے پر مار چکا تھا۔

وہ چاروں سڑک پر پڑے تھے وہ انکی حالت بہت بری کر چکا تھا بس انہیں جان سے مارنے کی کسر رہ گئی تھی۔

وہ گن کو ہولڈر میں رکھتا بہت پیاری چال چلتا اس کے قریب آرہا تھا ۔

وہ نیم وا ہونٹوں سے اسے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ رہی تھی ۔

وہ اس سے ایک قدم کے فیصلے پر رکا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے اسکا ہاتھ پکڑتا چلا تھا ۔

کب سے حملے ہو رہے ہیں تم پر ۔

جب میں پانچ سال کی تھی ۔

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

تم ایسے کیسے لڑ لیتے ہو ۔

وہ اسکا چھپا ہوا چہرہ دیکھتی بولی تھی ۔

تم نہیں آپ !

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

لیکن تم بھی تو مجھے تم کہتے ہو تم پہلے آپ کہو پھر میں بھی تمہیں آپ کہوں گئ ۔

وہ بھولپن سے بولی تھی ۔

وہ حیرت سے اسکی بات سنتا رکا تھا۔

واٹ !

وہ یہی بول سکا تھا ۔

ہاں تو عزت دو اور عزت لو ,

وہ کندھے اچکاتی بولی تھی ۔

وہ اسے کھینچتا ہوا اپنے سامنے لے آیا تھا جس کے چہرے پر مٹی لگی ہوئی تھی تو سر پر بھی مٹی جے نشان تھے ۔

ایک پونی کہی گر گئی تھی شاید ایک طرف سے بال کھلے ہوئے تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

آئندہ اگر مجھے تم کہا تو زمین میں گاڑ دوں گا ۔

وہ غصے سے بولا تھا۔

وہ جواباً ناک سکوڑ کر اسے دیکھنے لگی جو اسے اسکے گھر کے دروازے کے سامنے چھوڑتا مغرور چال چلتا اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

سوری آج کافی چھوٹی قسط ہے لیکن آج طبیعت خراب ہے اس لیے چھوٹی اپی سے گزارا کر لیں ۔

شکریہ

#spiritual_soul

پیاری پک کے لیے

مِرحا سیڑیاں اترتی سامنے سے آتے روبن پر زور سے گری تھی جس پر روبن بوکھلاتا ہوا دور ہوا مرحا جو اس کے سہارے پر تھی دھڑام سے نیچے گری تھی پورے شیرازی ہاوس میں مرحا کی چیخ گونجی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

انسپکٹر اشعر نے مسکرا کر اسے دیکھا جو اسے اپنے گھر کے باہر دیکھ کر تذبذب کا اشکار ہوئی تھی ۔

افففف یہ پھر آگیا!

خرد خود سے بڑبڑاتی ہوئی انسپکٹر اشعر کے قریب آگئی ۔

کیا کام ہے میرے ڈیڈ آوٹ آف کنٹری گئے ہیں جب آئیں گئے تب آنا ابھی ہم کوئی پیسہ نہیں دیں گئے تمہیں ۔

خرد نے ناک کے نتھے پھیلاتے ہوئے غصے سے اسے چلتا کیا۔

آپ سے کس نے کہا میں یہاں پیسوں کے لیے آیا ہوں ۔

انسپکٹر اشعر نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔

تو پھر !

خرد نے آئی برو اچکا کر پوچھا۔

آپ کو وارن کرنے آیا ہوں مجھے کل پھر آپکی کمپلین آئی ہے آپ نے دو لڑکیوں کو کافی دن پہلے پیٹا ہے ۔

اگر یہ خبر میں آپکے ڈیڈ کو دوں تو !

انسپکٹر اشعر نے ہلکی مسکان سے پوچھا۔

جس پر وہ خوف سے سفید پڑی تھی ۔

سنو انسپکٹر اگر میرے ڈیڈ کو تم نے بتایا تو قسم کھاتی ہوں تمہاری وہ حالت کروں گئی کہ یاد رکھو گئے دور رہو مجھ سے اور میرے کارناموں سے ورنہ اگلی باری تمہاری !

خرد نے غصے سے اسے دھمکی دی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

-

پولیس کو سرعام دھمکی واوا!

کیا آپ جانتی ہیں ایک پولیس والے کو دھمکی دینے کے جرم میں گرفتار کر سکتا ہوں میں آپکو

-

اشعر نے مسکرا کر اسے تپایا۔

کر کے تو دیکھاو ۔

خرد پھنکاری تھی۔

کیا چاہتے ہو ۔

خرد نے سنجیدگی سے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ سے ایک فیور چاہیئے ۔

اشعر نے اسکے قریب آتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

کیسا فیور ۔

اشعر نے مسکرا کر ایک تصویر جیب سے نکال کر اسکی طرف بڑھائی ۔

خرد نے الجھتے ہوئے تصویر اسکے ہاتھ سے پکڑی ۔

تصویر دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی۔

تصویر میں وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا بلیک نقاب بلیک ہی گلوز ہاتھوں پر چڑھائے بالوں کی چھوٹی سی پونی کیے وہ گاڑی میں اپنے مغرورانہ انداز میں بیٹھ رہا تھا۔

جانتی ہیں اسے ،

اشعر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ چپ رہی !

اسے کل آپ کے ساتھ ہوٹل میں دیکھا گیا ہے یہ انسان ایک کرمنل ہے آج تک یہ ہمارے ہاتھ نہیں آیا نا اس کا چہرہ کسی نے دیکھا ہے اگر تم

آپ کہو !

خرد نے بیچ میں ہی اسے ٹوک دیا تھا ۔

اشعر چپ ہوا پھر مسکرا کر سر ہلاتا ہوا بولا ۔

اگر آپ اسے پکڑنے میں ہماری مدد کریں تو میں آپکو کبھی پریشان نہیں کروں گا بلکہ آپ کے جو سارے چھوٹے چھوٹے کارنامے ہیں انہیں آپ کے ڈیڈ تک پہنچنے نہیں دوں گا ۔

اشعر نے اسے کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

وہ ہونٹ بھینچتی چپ رہی پھر اشعر کو دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں اسے نہیں جانتی نا میں نے اسے کبھی دیکھا ہے آپ کو اس کے خلاف ثبوت چاہیئے تو خود اکٹھے کریں مجھے کیوں پریشان کر رہے ہیں ۔

خرد سپاٹ انداز میں بولی۔

اس کی اور آپ کی پکس ہیں ہمارے پاس ۔

اشعر نے سنجیدگی سے اسے یاد دلایا ۔

خرد تھوک نگلتی گہرا سانس خارج کر کے رہ گئی ۔

سوری میں کسی پکس کو نہیں مانتی ویسے بھی ایسی پکس تو بنائی جا سکتی ہیں آج کل کونسا یہ مشکل کام ہے ۔

اور دوسری بات سنا ہے آپکا بیٹا تین سال کا ہے اور وہ کونسے بورڈنگ سکول میں پڑھتا ہے میں اچھے سے جانتی ہوں انسپکٹر صاحب اور یہ دھمکی نہیں میری وارننگ سمجھیں اگر میرے ڈیڈ کو پتا چلا تو اپنے بیٹے کو بھول جائیے گا آپ جانتے ہیں مارپیٹ چاقو سے کھیلنا اور سب سے اہم بات خون شرابا کرنا مجھے کتنا پسند ہے تو دور رہیئے گا مجھ سے اس بار تو چھوڑ رہی ہوں آپکو اگلی بار کہوں گئی بھی نہیں سیدھا اٹیک ۔۔

مسکرا کر کہتی ہوئی بنا اس کا فق ہوتا چہرہ دیکھتی وہ مین گیٹ دھکلیتی ہوئی اندر آ گئی ۔

انسپکٹر اشعر نے دانت پیسے ۔

اندر آتی وہ گہرا سانس لیتی بیڈ پر بیٹھ گئی ۔

کیا وہ خطرناک انسان ہے ؟

ہاں خطرناک تو وہ لگتا ہے خلیے سے ۔

کیوٹو کو گود میں بٹھاتی وہ خود سے بولی ۔

ہائے ڈارلنگ !

روبن اسکے پاس آتا ہوا بولا۔

روبن مجھے لگتا ہے ہم رات کو ٹریول کے لیے نکلیں ۔

خرد نے اپنی پونیاں ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

جیسے تم کہو !

روبن نے مسکرا کر کہا۔

تب ہی مرحا روم میں آئی ۔

بھائی کی شادی فکس کر دی گئی ہے رانیہ (خالہ کی بیٹی) سے ۔

مرحا نے منہ بسور کر کہا ۔

اس میں پریشانی کی کیا بات ہے ۔

خرد نے کندھے اچکاتے ہوئے پوچھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میری بھی کردی ہے مما پاپا نے اس گنجے ڈاکٹر سے ۔

سیریسلی خرد کیا اب میرے لیے گنجا ہی رہ گیا تھا ۔

وہ روہانسے لہجے میں بولی ۔

جس پر خرد نے تاسف سے ہونٹ بھینچے جبکہ

روبن کھڑکی میں کھڑا اپنی فرینڈ سے بات کر رہا تھا ۔

میں بات کروں انٹی سے ۔

خرد نے پوچھا۔

نہیں یار امی نہیں مانیں گئی وہ تو بس میری شادی کرنا چاہتیں ہیں چاہے لڑکا بہرہ ہو یا کانا ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

اچھا چھوڑو اس بات کو تم ایسا کرو جم سے چھٹیاں لے آو تو شام تک نکلتے ہیں ۔

خرد نے اسکا دھیان بٹایا ۔

ہاں بس جا رہی تھی ۔

مرحا آفسردگی سے کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئ۔

خرد نے روبن کو غور سے دیکھا جس کا سارا دھیان فون پر تھا ۔

وہ شاید اپنی منگیتر میکی سے بات کر رہا تھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

تب ہی دور ہو کر کھڑا تھا۔

افففف یہ دل اتنا پریشان کیوں ہے ۔

وہ ٹیڈی بیئر پر ہٹھوڑی رکھتی الجھے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔

پہلے کونسا جم آ کر تم نے تیر مار لیئے ہیں جو چھٹیاں مانگنے آئی ہو۔۔

بلال نے کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے سے کہا۔

مرحا نے دانت پیسے ۔

جواب دینا پسند کریں گئی آپ ۔

بلال نے اسے خاموش دیکھ کر طنز سے پوچھا۔

سر آپ مجھے چھٹیاں دیں مجھے گھر جا کر پیکینگ بھی کرنی ہے ۔

مرحا نے واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے اسے حکم دینے والے انداز میں کہا

۔

بلال نے گھور کر اسے دیکھا ۔

جاو بی بی اور ہم پر جا کر احسان کرو۔

بلال نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

مرحا نے گھور کر اسے دیکھا ۔

ہاں احسان تو میں کرتی رہتی ہوں آپ پر بھی کیا۔

وہ بھی ہاتھوں سے اشارا کرتی ہوئی باہر نکل گئی ۔

پیچھے بلال نے گہری سانس لی پھر دوسرے لوگوں کی طرف بڑھا۔۔

٬٬

وہ تینوں شام کے 4 بجے نکلے تھے ۔

گاڑی روبن چلا رہا تھا خرد اسکے ساتھ جبکہ مرحا پیچھے بیٹھی نیند کے مزے لے رہی تھی ۔

خرد کھڑکی سے باہر دیکھتی اس پرسرار بندے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب انکی گاڑی کے سامنے ایک دم سے ایک گاڑی رکی تھی ۔

روبن نے ایک دم گاڑی کو بریک لگایا ۔

خرد نے حیرت سے چار پانچ آدمیوں کو گاڑی سے باہر آتے دیکھا ۔ مرحا بھی جھٹکا لگنے سے جاگ گئی تھی ۔

باکر نکلو !

اسلحہ بردران نے خرد کی طرف کا ڈور کھولتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔

خرد اچنبے سے انہیں دیکھتی ہوئی باہر آئی ۔

روبن بھی جلدی سے باہر نکلا اور مرحا بھی ۔

کون ہو تم لوگ اور کیا چاہتے ہو ۔

روبن نے تیکھے پن سے ان سے پوچھا ۔

دیکھ لڑکے اگر زندگی چاہتا ہے تو پیچھے ہٹ جا ورنہ تمہیں مارنے میں ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہو گئی ۔

پہلے والا آدمی غرا کر بولا اور خرد کی کلائی پکڑتا گاڑی کی طرف بڑھنے لگا ۔

خرد حیرت و ساکت سی انکے ساتھ خود کو کھینچتا ہوا دیکھنے لگی ۔

روبن نے زور سے انکے ہاتھ سے خرد کی کلائی کھینچی ۔

چھوڑو اسے اور یہاں سے آئیے ہو وہی لوٹ جاو تو بہتر ہو گا تم لوگوں کے لیے ۔

روبن بھی ان پر پھنکارا ۔

تیری تو ۔

انہوں نے بندوق کی نال زور سے اسکے سر پر ماری ۔

مرحا پھٹی پھٹی آنکھوں سے روبن کا بہتا ہوا خون دیکھنے لگی وہ بھاگ کر خرد کے گلے لگی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد نے ہونٹ بھینچ کر روبن کو دیکھا جس کے سر سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا ۔

وہ ہونٹ بھینچتی نیچے جھکی سوکس سے جدید پسٹل نکالتی وہ ان پر تان چکی تھی ۔

تمہاری یہ ہمت تم میرے دوست کو مارو ۔

خرد پھنکار کر کہتی پسٹل سے گولی چلا چکی تھی جو اس آدمی کے بازو کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ ۔

خرد بھاگو یہاں سے ہم ابھی انکا مقابلہ نہیں کرسکتے ۔

روبن سر پر ہاتھ رکھتا خرد کی کلائی کھینچتا ہوا بولا تھا ۔

مرحا بھی خرد کی کلائی کھینچتی بھاگی تھی ۔

جب ایک گولی تیزی سے خرد کے آر پار ہونے لگی تھی جب اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا ۔

اسکا ہاتھ گولی چیر گئی تھی ۔

خرد سمیت روبن مرحا پلٹے ۔

وہ انکے آگے ڈھال بن کر کھڑا تھا ۔

خرد نے ساکت نگاہوں سے اسکی ہتھیلی سے نکلتا ہوا خون دیکھا آج اس پر دو جان لیوا حملے ہوئے تھے ۔

اور یہ شخص کسی سائے کی طرح اسے بچانے پہنچ جاتا تھا آخر یہ کون تھا۔

جے کے ساتھی انہیں دیکھنے لگے تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

باقی سب ابھی بھی حیرت زدہ تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے ۔

وہ لب بھینچتا اسکی کلائی پکڑتا سامنے کھڑی گاڑی کی طرف بڑھا تھا ۔

جیمی انہیں مارنا مت انہیں میرے اڈے پر لے کر چلو ۔

وہ سرد لہجے میں اسے حکم دیتا ہوا آگے بڑھا۔

روبن اور مرحا بھی اسکے پیچھے آئے تھے جب وہ پلٹا تھا ۔

میرے پیچھے اگر تم دونوں آئے تو تم دونوں کے لیے میری ایک ہی گولی کافی ہو گئی ۔

انہیں سرد لہجے میں وہ دھمکی دیتا خرد کو لیے آگے بڑھا تھا ۔

چھوڑو میرا ہاتھ میں کہی نہیں جاوں گئی تمہارے ساتھ ۔

خرد نے کلائی چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے چیخ کر کہا ۔

اسکا نکلتا خون خرد کی کلائی رنگنے لگا تھا ۔

تم کون ہو اور ہم کیوں تمہارے ساتھ خرد کو بھیجیں ۔

روبن نے سرد لہجے میں اس سے پوچھا۔

جواباً وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے ناک پر مکہ مار گیا تھا ۔

روبن دو تین قدم پیچھے ہوا تھا ۔

وہ ناک پر ہاتھ رکھے کراہ کر رہ گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روبن !

خرد چلائی تب تک وہ اسے اٹھا کر گاڑی میں بٹھاتا سب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا ۔

روبن اور مرحا گاڑی کے پیچھے بھاگے تھے لیکن گاڑی پل میں انکی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی

۔

انکل کو فون کرو !

روبن تکلیف ضبط کرتا مرحا سے بولا جس کے ہاتھ میں موبائیل فون تھا ۔

وہ سر ہلاتی جلدی جلدی رحمٰن شیرازی کا نمبر ڈائل کرنے لگی تھی

پسینہ صاف کرتی وہ فون اٹھائے جانے کا ویٹ کرنے لگی ۔

چاچو میں مرحا چاچو پلیز آپ آجائیں خرد کو کوئی اٹھا کر لے گیا ہے چاچو پلیز جلدی آئیں ۔

مرحا نے روتے ہوئے انہیں بتایا پھر جگہ کا بتاتی فون بند کر گئی ۔

روبن کی نیلی آنکھیں مسکرائیں تھیں ۔

کھولو مجھے ورنہ تمہارا قیمہ بنادوں گئی ۔

خرد چلائی جو اسے کرسی پر رسیوں سے باندھ چکا تھا ہاتھ پر وائٹ باندھی پٹی خون سے رنگ چکی تھی ۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں کیا چاہتے ہو مجھ سے ۔

وہ چلائی تھی اسکی پشت پر ۔

وہ جواباً بنا کوئی جواب دیئے پلٹ گیا ۔

کھولو مجھے میں چھوڑوں گئی نہیں تمہیں ۔

وہ رسیوں سے جدو جہد کرتی چلائی پر وہ کان میں روئی ڈالتا ہوا باہر نکل گیا ۔

کیا اس حملے میں شیرازی کا ہاتھ ہے ۔

وہ فون کان سے لگاتا اپنے آدمی سے بولا ۔

نہیں سر یہ حملہ شیرازی نے نہیں کروایا اور پولیس انوولو ہو چکی ہے آپ کو ڈھونڈ رہی پولیس رحمٰن شیرازی نے ساری فورس اکٹھی کر لی ہے ۔

اسکے آدمی نے اسے تازہ رپورٹ سے آگاہ کیا ۔

وہ سر ہلاتا فون کان سے ہٹا گیا تب ہی جیمی اسکے پاس آیا ۔

سر بدقسمتی سے دو مارے گئے اور دو بھاگ گئے ہیں ۔

جیمی نے شرمندگی سے سر جھکائے اسے بتایا ۔

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا پھر ہونٹ بھینچتا اسے لگاتار چار تھپڑ مار گیا تھا جس سے جیمی کے ہونٹ سے خون چھوٹ گیا تھا منہ ہی منہ میں انہیں گالیاں دیتا وہ باہر نکل گیا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مولوی کو لے کر آو آدھے گھنٹے میں مجھے مولوی ادھر چاہیئے ۔

وہ اس سے کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھنے لگا ۔

لیکن سر مولوی کیوں ۔

جیمی حیرت سے بولا ۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو ۔

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا اندر آیا جہاں وہ رسیوں کو دانتوں سے کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میری باندھی رسی کبھی کسی سے نہیں کھلی خرد رحمٰن ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

دیکھو مجھے جانے دو میں اب کبھی تمہاری حویلی اور تمہارے سامنے نہیں آوں گئی بس اس دفعہ جانے دو ۔

خرد نے بے چارگی سے کہا۔

وہ مسکرایا لیکن آفسوس وہ دیکھ نہیں سکی اگر اسکی خوبصورت مسکراہٹ دیکھ لیتی تو سب کچھ ہار دیتی ۔

ایک شرط پر جانے دوں گا ۔

وہ اسکے قدموں میں بیٹھتا ہوا بولا۔

کیسی شرط !

خرد نے ہنوز رسیوں کو جھٹکتے ہوئے اس سے پوچھا ۔

تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہوگا ۔

وہ اسکے کان کے پاس ہونٹ کرتا ہوا بولا تھا ۔

خرد سٹل ہوئی ۔

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی ۔

نکاح کرنا ہوگا ورنہ تمہارے باپ کو

وہ چپ ہوا ۔

کیا مطلب ہے تمہارا ۔

وہ لرز کر بولی ۔

آپ بولو ۔

وہ پھنکارا تھا ۔

کیا کہہ رہے ہو میں نہیں سمجھی ۔

وہ نا سمجھی سے بولی تھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چوبیس سال کی ہو گئی ہو اور نکاح کا مطلب نہیں سمجھتی ۔

مطلب یہ کہ یہ تصویر دیکھو ۔

اس نے ایک تصویر اسکے سامنے کی

جس میں رحمٰن صاحب پولیس کی وین کے پاس کھڑے تھے لیکن چونکنے کی وجہ ایک آدمی تھا جو پک میں تھا جس پر سرخ مارکر سے گول دائرہ بنایا گیا تھا جس کے ہاتھ میں چھوٹا سا پسٹل تھا وہ رحمٰن صاحب کی مخالف سائیڈ پر کھڑا تھا اسکے پسٹل کا رخ رحمٰن صاحب کی طرف تھا.

خرد رحمٰن نے ساکت نظروں سے تصویر کو دیکھا.

یہ میرا آدمی ہے ابھی بھی وہی ہے میرے ایک اشارے کی دیر اور رحمٰن صاحب !

وہ کہتا ہوا چپ ہوا ۔

کیا چاہتے ہو !

کافی دیر بعد وہ بولنے کے لائق ہوئی تھی ۔

مطلب یہ جیسا میں کہتا ہوں ویسا کرو ورنہ میں دھمکی نہیں عمل سے کام لیتا ہوں ۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا ۔

وہ اسے دیکھتی سر ہلا گئی تھی وہ ایک بار یہاں سے نکلنا چاہتی تھی پھر اس سے نمٹ لے گئی

وہ ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دل ہی دل میں خود سے بولی تھی ۔

وہ اسکے قدموں میں سے اٹھتا باہر نکل گیا اور وہ پیچھے دانت پیسے پھر سے رسیوں سے جدو جہد کرنے لگی ۔

انسپکٹر اگر میری بیٹی مجھے نا ملی تو تمہاری اس فورس کو آگ لگا دوں گا ۔

رحمٰن صاحب بڑے آفسر پر پھنکارے تھے ۔

گھر میں کسی کو نہیں پتا تھا کہ خرد غائب ہے رحمٰن صاحب نے ان دونوں کو بتانے سے منع کر دیا تھا ۔

جس پر مِرحا بہت مشکل سے مانی تھی ۔

ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں رحمٰن صاحب کل تک کوئی نا کوئی سراغ لگا لیں گئے ہم ۔۔

ڈی جی آئی نے رحمٰن صاحب سے بے بسی سے کہا تھا ۔

صفورا بیگم اپنے میکے گئی ہوئی تھیں ۔

جبکہ حاجب آوٹ آف سٹی تھا۔

رحمٰن صاحب نے سب فورس کو پریشان کر رکھا تھا وہ گھر نہیں آئے تھے ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ۔

مولوی صاحب نے تیسری بار خرد سے پوچھا تھا ۔

نہیں !

وہ غصے سے بولی تھی ۔

مولوی صاحب نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا پھر اس

نقاب پوش کو جس نے مسکراتی آنکھوں سے خرد کو دیکھ کر موبائیل پر کوئی نمبر ڈائل کیا تھا ۔

خرد کا سارا دھیان اس پر تھا ۔

ہاں منیب شوٹ کر د !

مجھے قبول ہے قبول ہے قبول ہے ۔۔

وہ اتنی تیزی سے بولی تھی کہ مولوی حیران رہ گیا جبکہ وہ نقاب پوش نیلی پر کشش آنکھوں سے مسکرایا ۔

کچھ دیر ہی میں وہ اسکے نکاح میں تھی ۔

وہ فون کان سے لگاتا کسی کو جلدی آنے کا کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

خرد نے گھور کر اپنے سر پر مسلط جیمی کو دیکھا ۔

آئے سنو مجھے پانی دو ۔

خرد نے اسے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

جیمی سر ہلاتا ہوا پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں کے پاس کر گیا ۔

ایڈیٹ جاہل انسان کیا اب میں ملازموں کے ہاتھ سے پانی پیوں گئی ۔

خرد اس پر پھنکاری ۔

جیمی شرمندہ سا ہوتا پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں سے دور کر گیا ۔

میرے ہاتھ کھولو میں اپنے ہاتھوں سے پیوں گئی ۔

خرد نے گردن اکڑا کر اسے حکم دیا ۔

لیکن سر کا حکم ۔۔۔

ارے بھاڑ میں گیا تمہارے سر کا حکم خلق میں کانٹے اگ آئیں ہیں پیاس کے مارے ہاتھ کھلو ورنہ ۔

وہ اسے خشمگیں نظروں سے دیکھ کر کہتی ہوئی بولی تھی ۔

جیمی گہری سانس بھرتا اسکے ہاتھ کھولنے لگا ۔۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ مسکراتی آنکھوں سے ہاتھوں کو بند کر کے کھولنے لگی ۔

جیمی نے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا ۔

جسے تھامتی وہ ہونٹوں سے لگا گئی ۔

پانی کا گلاس ایک ہی سانس میں خالی کرتی وہ گلاس دور پھینک گئی تھی جس پر جیمی نے حیرت سے اس نک چڑی لڑکی کو دیکھا۔

جیمی اسے باندھنے لگا تھا جب وہ سرعت سے ٹانگ اسکے پیٹ میں مار گئی جیمی حیرت سے نیچے گرا تھا ۔

ایک ہی پل میں دروازے کے پاس کھڑے آدمی بھی اندر آگئے ۔

وہ کسی ماہر فائٹر کی طرح سب سے پوری آرہی تھی جبکہ وہ بے چارے اسے مار نہیں سکتے تھے ۔

وہ سب کو بری طرح پیٹتی جلدی سے موبائیل پینٹ کی پاکٹ سے نکال کر انکی پکس بناتی باہر بھاگی تھی۔

یہ کوئی ڈیرہ تھا شاید بھینسیں گائیں وغیرہ بندھی ہوئیں تھی باہر ۔

آس پاس زمینیں اور جنگلات بھی تھے ۔

وہ جنگل کی طرف تیز قدموں سے بھاگی تھی ---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کہاں ہے وہ لڑکی !

وہ اپنے جلالی موڈ میں آچکا تھا۔

بوّس وہ بھاگ گئی ہے ہمیں اس نے بہت مارا ہے اور جاتے جاتے ہماری پکس بھی بنا کر لے گئی ہے ۔

جیمی نے ہونٹ سے خون صاف کرتے ہوئے غصے سے کہا ۔

وہ آنکھیں سکیڑے اپنے آدمیوں کو گھورتا رہا پھر وہ غراتا ہوا ان پر برسا تھا وہ اچھے سے انکی دھلائی کرتے ہوئے اس بے وقوف لڑکی کے پیچھے بھاگا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ پیچھے دیکھتی ہوئی بھاگ رہی تھی وہ جتنا تیز بھاگ سکتی تھی بھاگ رہی تھی حسب معمول دو پونیاں کیے ہوئے جو کہ الجھ سی گیئں تھیں لمبی جیکٹ پہنے جو کہ اس کے گھٹنوں تک تھی وہ ایک دم سے رکی تھی کیونکہ وہ اس کے سامنے تھا ۔

خرد گہرے گہرے سانس لیتی صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اتنی تیز بھاگ کر بھی اسکی قید سے نکل نہیں سکی تھی ۔

بھاگ لیا ! ہو گیا شوق پورا چلیں اب مسز ۔

وہ تمسخرانہ لب و لہجے میں بولا تھا ۔

میرے ڈیڈ تمہیں چھوڑیں گئے نہیں اور میں بھی تمہیں وہ مار ماروں گئی کہ یاد رکھو گئے تم ابھی خرد رحمٰن کو نہیں جانتے ۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی ہانپ کر بولی تھی ۔

وہ جواباً بنا کسی ایکسپریشن کے اسے دیکھتا رہا ۔

پھر اسے کھینچ کر اپنے سامنے کیا وہ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی ہونٹ بھینچے ہوئے تھی وہ جواباً اپنے کوٹ کو دیکھتا مسکرایا ۔

ایک شرط پر جاو سکتی ہو تم یہاں سے ۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا سرد لہجے میں بولا تھا ۔

کیا ؟

وہ حیرت سے بولی تھی ۔

اگر تم مجھے شوٹ کردو تو ۔

وہ تمسخرانہ لب و لہجے میں اسکے چہرے کے نقوش کو غور سے دیکھتا ہوا بولا تھا ۔

وہ حیرت زدہ سی اسکی طرف دیکھتی سر ہلاتی پسٹل کے لیے اسکی طرف ہاتھ پھیلا گئی تھی ۔

وہ جواباً مسکرایا تھا۔

وہ حیرت زدہ سی اسکی طرف دیکھتی سر ہلاتی پسٹل کے لیے اسکی طرف ہتھیلی پھیلا گئی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ جواباً مسکرایا تھا ۔۔

وہ دو تین قدم اسکے قریب آیا تھا ۔

خرد اپنی جگہ پر جمی رہی ۔

بلیو آئز میں ایک انوکھی سی چمک تھی ۔

وہ آہستہ سے پسٹل کو اسکی ہتھیلی پر رکھ گیا ۔

خرد نے پسٹل پکڑ کر اس میں گولیاں چیک گولیاں فل تھیں ۔

چلاو گولی !

وہ بولا تھا ۔

خرد بنا گھبرائے اسکے سینے کی طرف پسٹل تان گئی تھی ۔

آئی ایم ویٹنگ ۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا ۔

خرد پہلی بار گھبرائی تھی ۔

مجھے جانے دو ورنہ ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دوں گئی ۔

خرد نے لب بھینچ کر کہا۔

جاو !

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ صرف اتنا بولا تھا ۔

کیا تم ڈر گئے ہو ۔

خرد حیرت سے بولی ۔

ہاہاہا !

اسکا اونچا قہقہ پورے جنگل میں گونجا تھا۔

ہاں میں ڈر گیا ہوں تمہارے ہاتھ میں لرزتی پسٹل کو دیکھ کر ہاں میں ڈر گیا ہوں تمہارے چہرے پر ننھے پسینے کے قطرے دیکھ کر ہاں میں ڈر گیا ہوں مسز آپ کی دھمکی سے ۔۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے بولا تھا۔

وہ اسکی پسٹل پینٹ کی پاکٹ میں اڑستی ہوئی سڑک کی طرف دوڑی تھی ۔

وہ دھیمے قدموں سے اسکے پیچھے چلنے لگا ۔

خرد روڈ پر آتی گہرے گہرے سانس لینے لگی ۔

دور سے آتی پولیس کی وین کو دیکھ کر وہ سڑک کے درمیان میں آ گئی تھی۔۔

پولیس کی گاڑی نے اسے دیکھ کر بریک لگائے اور جلدی سے ساری فورس باہر آئی ۔

وہ دور درختوں کے جھرمٹ میں کھڑا اسے پولیس سے بات کرتا ہوا دیکھ رہا تھا ۔

پولیس کے سوال پر اس نے کندھے اچکائے تھے ۔

وہ مسکرایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

گاڑی میں بیٹھتی اسکی نظریں اس پر گئیں تھیں جو دو انگلیوں سے اسے پتا نہیں کیا اشارا کر گیا تھا۔

خرد کون تھا وہ ۔

رحمٰن صاحب نے اس سے پوچھا جو چینج کیے انکے روم میں تھی صفورا ابھی میکے سے نہیں آئی تھی ۔

پتا نہیں ڈیڈ میں نہیں جانتی پتا نہیں کون تھا کچھ دیر کمرے میں بند رکھ کر چھوڑ دیا ۔

وہ نظریں جھکائے ان سے بولی تھی ۔

رحمٰن صاحب اسے کندھے سے لگاتے سر ہلا گئے ۔

خرد انکے سونے کے بعد باہر بالکنی میں آئی ۔

صبح ہونے والی تھی ۔

دور کہی سے اذان کی آواز پر اس نے ہاتھ پر باندھا رومال جلدی سے سر پر اوڑھا تھا ۔

وہ ٹھٹھکی اسکی رنگ میں چھوٹا سا سرخ خون کا دھبہ لگا ہوا تھا ۔

وہ انگوٹھی آنکھوں کے سامنے کرتی کتنی ہی دیر رنگ کو دیکھتی رہی ۔

میں کیوں نہیں بتا دیتی سب کو اسکے بارے میں ۔

لیکن پھر میں اسکے بارے میں پتا کیسے لگا سکوں گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

افففف یہ کیا مسٹری ہے آخر کون ہے وہ کہاں سے آیا ہے میرے بارے میں اسے کیسے پتا لگ جاتا ہے ۔

وہ سوچتی ہوئی مرحا کے روم میں آئی ۔

جو کچھ دیر بعد اس سے ملنے کے بعد سوئی تھی ۔

وہ وہاں سے ہوتی باہر گارڈن میں آئی بلیو شرٹ وائٹ پینٹ وائٹ ہی جیکٹ دو پونیاں وائٹ ربین پر بنی باریک لڑیاں جو اسکے کانوں تک آتیں تھیں وہ ہوا سے اڑتی خرد کو بہت بھلی لگتیں تھی ۔

وہ وائٹ سنیکرز پہنے باہر نکل آئی تھی ۔

باہر دور تک کوئی نہیں تھا ۔

ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی اندھیرا چھٹ رہا تھا ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے چلتی جا رہی تھی ۔

پہاڑ کے دامن پر آ کر وہ رکی یہ ایک چھوٹی سے جھونپڑی تھی ۔

جس میں ایک بوڑھی مائی رہتی تھی وہ ایک دو بار پہلے بھی یہاں آ چکی تھی ۔

میں خرد اندر آجاوں کیا ؟

اس نے پردہ اٹھاتے ہوئے مائی سے اجازت لی ۔

آجاو بیٹا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے مسکرا کر اسے اندر آنے کی اجازت دی ۔

وہ انکے پاس چارپائی پر بیٹھی ۔

بیٹا چائے پیوں گئی ۔

مائی نے پیالی میں چائے ڈالتے ہوئے اس سے پوچھا۔

نہیں ! مما کہتی ہیں چائے پینے سے رنگ کالا ہو جاتا ہے ۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مائی جواباً سر ہلاتی مسکرائیں ۔

بیٹا دو دن سے تم کیوں نہیں آئی ۔

مائی نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ایسے ہی !کیا آپ نے مجھے مس کیا۔

وہ مسکرا کر ان سے بولی ۔

مس وس تو میں نہیں جانتی بیٹا ہاں یاد تمہیں کیا تمہاری میٹھی میٹھی باتیں یاد کیں ۔

مائی مسکراتے ہوئے بولی۔

آپ نے نماز پڑھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مائی نے پوچھا۔

خرد سر جھکاتی شرمندگی سے سر نفی میں ہلا گئی ۔

وہ جواباً سر ہلاتی اس کا ہاتھ پکڑ کر مٹکے کے پاس لے آئیں ۔

خرد حیرت سے انکے ساتھ کھینچتی چلی آئی ۔

وضو کرنا آتا ہے ، آتا ہے تو کرو ۔

خرد نے نفی میں سر ہلایا ۔

مائی نے اسے وضو کروایا پھر اسے نماز سکھائی ۔

وہ نماز ادا کرتی ان سے قران پاک کی تلاوت سننے لگیں ۔

وہ سورج کی روشنی پھوٹنے پر وہاں سے نکل آئی دل کو کہی بہت سکون آیا تھا اللہ کے زکر سے

۔

وہ رکی وہ ایک دم سے اسکے سامنے آیا تھا ۔

باہر مت نکلا کرو ۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

کیوں نا نکلوں تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے کرمنل اور گواہ تم کرتے ہو چوری چوری نکاح تم کرتے ہو پتا نہیں کتنی لڑکیوں سے نکاح کر رکھا ہوگا قتل تم کرتے ہو اور بھوت بھی ہو میرے پیچھے کیوں پڑے ہو ،

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نہیں مانتی وہ نکاح میں تو اہان منور۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے مضبوط ہاتھ میں اسکے چلتے ہونٹ جکھڑے تھے ۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

سفید ہاتھ پر کالا تل جو سورج کی روشنی میں خوب چمک رہا تھا ۔

اسکی نظر اسکے ہاتھ سے ہوتی ہوئی اسکی آنکھوں پر گیئں بڑی بڑی بلیو آنکھیں مڑی ہوئی پلیکیں

وہ ایک سحر زدہ کر دینے والا انسان تھا۔

اگر اب تمہاری زبان یا تمہیں اس باسٹرڈ کے ساتھ اکیلے کہی دیکھا تو جان سے مار دوں گا ، سمجھی یا نہیں ۔

وہ سرد لہجے میں اسکا چہرہ اپنے چہرے کے بہت قریب کر گیا تھا ۔

خرد نے اپنا چہرہ اسکے ہاتھوں سے آزاد کروانے کی کوشش کی جو کہ ناممکن تھا ۔

تم کس کی بیوی ہو ۔

وہ اسے اب کندھوں سے تھامتا ہوا بولا تھا۔

اسکے سرد لہجے پر وہ گھبرائی تھی ۔

وہ اسے دیکھتی رہی لیکن بولی کچھ نا ۔

خرد رحمٰن تم کس کی بیوی ہو ۔

وہ چلایا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

اسکی آواز ویران وادی میں دور تک گونجی تھی ۔

تمہاری زبردستی کی بیوی ہوں چھوڑو اب میری جان.

وہ ناک چڑہا کر اسے جواب دے گئی تھی ۔

جس پر اسکے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکان چمکی تھی ۔

وہ سر ہلاتا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا چلا تھا ۔

خرد اسے دیکھتی ہوئی چلنے لگی تھی ۔

ایک بات تو طے تھی خرد کو اسکی موجودگی میں کوئی ڈر خطر نہیں ہوتا تھا ۔

وہ اسے اسکی سٹریٹ میں چھوڑتا واپس پلٹ گیا ۔

خرد دھیمے قدموں سے چلتی اپنے دروازے کے پاس آئی ۔

ہائے خرد رحمٰن !

مانی کی آواز پر وہ رکی ۔

کیسی ہیں آپ !

وہ اسکے تمیز سے بلانے پر مسکرائی ۔

آئی ایم ویل اور تم ۔

میں بھی ٹھیک ہوں ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگر میں آپکو آپ کہوں کیا تب آپ میری فرینڈ بن سکتیں ہیں ۔

مانی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

وہ مسکرائی ۔

نہیں مانی میرے دو ہی دوست ہیں اور مزید کی خرد رحمٰن کو ضرورت نہیں ۔

وہ کہتی ہوئی پلٹ گئی ۔

مانی نے مایوس نظروں سے اسکی پشت دیکھی ۔

جو اندر چلی گئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آج سے دس دن بعد کی ڈیٹ فکس کی ہے مما لوگوں نے ۔

مرحا نے ٹی وی دیکھتے ہوئے اسے بتایا ۔

تم اگر اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو مجھے بتا دو میں اس سے انکار کروا دوں گئی ۔

نہیں خرد میں تھک گئی ہوں لوگوں کے سامنے آآکر پھر ریجیکشن سے میں اب مما کو اور پریشان نہیں کرنا چاہتی خیر ہے میں اسے اپنا نصیب سمجھ کر قبول کر چکی ہوں اور نصیب سے بھی کوئی بھلا بھاگ سکا ہے یقیناً اللہ کی اس میں کوئی بہتری ہی ہو گئی ۔۔

مرحا نے وائٹ تاروں والا دوپٹہ کھولتے ہوئے اس سے کہا۔

خرد اسے مسکرا کر دیکھتی رہی اسکی باتیں اسکے سر پر سے گزر گئیں تھیں ۔

یہ دوپٹہ دیکھو !

کیسا ہے ۔

مرحا نے دوپٹہ پورا کھول کر پوچھا ۔۔

واوا بہت ہی پیارا دوپٹہ ہے یار کہاں سے لیا۔

خرد نے دوپٹے کو چھوتے ہوئے اس سے پوچھا۔

باریک دوپٹہ جس پر ستاروں موتیوں اور تسل سے کام کیا گیا تھا سفید دوپٹہ پر سنہری کلر کا کام کیا گیا تھا اور بہت ہی نفاست سے کیا تھا ۔

یہ آج ہی پارسل سے آیا ہے پتا نہیں کس کا ہے میں نے سب سے پوچھ لیا ہے یہ کس کا پارسل ہے لیکن سب نے پارسل کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا ہے شاید غلطی سے ڈلیور ہو گیا ہے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحا نے دوپٹہ خرد پر اوڑتے ہوئے اسے بتایا ۔

کیا! پھر یہ کس آرڈر تھا اتنا مہنگا دوپٹہ ہے واپس کردو نا ۔

خرد نے دوپٹہ کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا۔

کیسے واپس کروں اس پر پتا وتہ کچھ نہیں لکھا ۔

مرحا اسے اشتیاق سے دیکھتی ہوئی بولی جس کی گندمی رنگت پر سنہری کام سے سجا دوپٹہ بہت کھلا تھا ۔

یار یہ دوپٹہ تمہارے لیے بنا ہے تم رکھ لو اسے ۔

مرحا نے جلدی سے کہا۔

ُتا نہیں کس کا ہے میں کیسے رکھ لوں ۔

خرد نے تذبذب سے کہا۔

ارے رکھ لو نا کونسا ہم نے چوری کیا ہے ۔

مرحا نے دوپٹہ شاپر میں ڈال کر اسے دیتے ہوئے کہا۔

خرد نے سر ہلا کر شاپر پکڑ لیا ۔

میری مہندی پر اوڑھنا ۔

مرحا نے مسکرا کر کہا۔

خرد جواباً سر ہلاتی مسکرائی ۔

اچھا مما آگئی ہیں میں مل لوں ۔

خرد صفورا کی آواز سن کر کہتی ہوئی باہر بھاگی ۔

مرحا نے اسکی پشت کو محبت پاش نظروں سے دیکھا ۔

مرحا کو وہ لڑکی بہت عزیز ہو گئی تھی ۔

روبن نے اس کا ہاتھ پکڑا ۔

یار میں کتنا پریشان تھا بھلا اس خبیث انسان کی تم سے کیا دشمنی ہے ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روبن نے فکر مندی سے پوچھا۔

پتا نہیں سب کی مجھ سے کیا دشمنی ہے کون لوگ ہیں اور کیا چاہتے ہیں مجھ معصوم سے ۔

وہ بڑبڑا کر رہ گئی جس پر روبن نے الجھ کر اسے دیکھا پھر سرہلایا۔

میکی آ رہی ہے پاکستان !

روبن نے مسکرا کر اسے بتایا۔

افففف اس نک چڑی کو کیوں بلا لیا ہے اسے کونسا کوئی چیز پسند آتی ہے ۔

خرد نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

جس پر روبن نے اسے خفگی سے دیکھا۔

ہاں تو سچ ہی بول رہی ہوں شکل کیا دے دی ہے اللہ نے اپنے سامنے کسی کو کچھ سمجھتی ہی نہیں تمہیں بھی وہ پسند نہیں کرتی جس دن تم سے اچھا اسے ملا تمہیں چھوڑنے میں دیر نہیں کرئے گئی وہ---

خرد نے ناک چڑھا کر روبن کو آئنہ دیکھایا۔

وہ ایسی نہیں ہے ڈارلنگ !

روبن نے منہ بسور کر میکی کا دفع کیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے تاسف سے اسے دیکھا۔۔

انہی دنوں گھر میں مسز نوید رشتہ لے کر آئی تھی مانی کے لیے ماہ رخ کا۔۔
جس پر ماریہ بیگم پھولے نہیں سما رہی تھیں ۔

اب دیکھ لو عالیہ میری بیٹی کی قسمت ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ رشتوں کی لائنیں لگ گئی ہیں۔
مسز نوید کا بیٹا امریکہ میں سیٹل ہے اور دیکھو نا ماہ رخ مرحا سے بھی چھوٹی ہے خرد سے بھی رشتے پھر بھی اسی کے لیے آتے ہیں ۔۔
ماریہ بیگم ان دونوں کو مسکرا کر بتا رہی تھی صفورا اور عالیہ چپ بیٹھی بس ماریہ کی شوخیاں سن رہی تھیں ۔

میں نے تو تقی صاحب سے کہہ دیا ہے جانچ پرت کر کہ ہاں کریں گئے آخر بیٹی کا معاملہ ہے
۔

اب دیکھو آگے کیا ہوتا ۔۔
ماریہ بیگم چائے کا کپ منہ سے لگاتی بولیں ۔

اللہ ماہ رخ کے نصیب اچھے کرئے ۔

عالیہ بیگم نے خلوصِ دل سے کہا۔

میری بیٹی کی قسمت اچھی نہیں بہت اچھی ہو گئی آخر خاندان میں اسکا ثانی بھی تو کوئی نہیں۔۔۔

ماریہ بیگم نے غرور سے کہا ۔

شادی کے دن قریب تھے اس لیے آج کل گھر میں خوب رونق تھی رحمٰن صاحب نے ڈیسائیڈ کیا تھا کہ مرحا کی مہندی پر وہ خرد اور اہان کی انگیجمنٹ انوس کریں گئے ۔۔۔۔

خرد اس دن کے بعد سے باہر نہیں گئی تھی ۔

جبکہ آج صبح سے مرحا اسے بازار لے جانا چاہ رہی تھی ۔

اوکے چلتی ہوں چینج کر لینے دو ۔۔۔

وہ بنا اٹھے آنکھیں بند کیے اس سے بولی کیوٹو بھی سینے سے لگا رکھا تھا ۔

اچھا سوئے سوئے ہی تم چینج کر لو گئی ۔

مرحا نے اس پر طنز کیا جو پھر سے نیند میں چلی گئی تھی۔

اچھا نا اٹھ رہی ہوں ۔۔

وہ ڈھلی ہوئی پونیاں ٹائٹ کرتی حمار آلود لہجے میں بولی ۔

خرد برے برے منہ بناتی واش روم میں چلی گئی فریش ہونے کے بعد چینج کرتی وہ اسکے ساتھ مال میں تھی ۔

مال میں خوب رش تھا ۔

مرحا اپنے لے کافی سوٹ پسند کر چکی تھی لیکن خرد تھی کہ اسے اپنے ٹائپ کے کپڑے پسند نہیں آرہے تھے ۔

خرد شادی میری ہے نا کہ تمہاری ۔

مرحا نے اسے گھور کر یاد دلایا ۔

ہاں آئی نو بٹ میں اب ایسے ہی تو دیکھ کر نہیں لے لوں گئی پہلے پہن کر چیک کروں گئی پھر لوں گئی ۔

خرد نے ناک چڑھا کر کہا۔

ساری شاپنگ کمپلیٹ کر کے وہ فوڈ کارنر آئیں ۔

یار جلدی سے بہت سارا کھانا آرڈر کردو میری تو بھوک کے مارے جان نکل رہی ہے ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مرحا نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دہائی دی ۔

خرد نے مسکرا کر مینیو کارڈ دیکھا ۔

وہ کھڑکی کے پاس بیٹھے شخص کو منہ بناتے ہوئے دیکھنے لگی ۔

وہ براون آنکھوں میں قہر لیے ایک شخص پر برس رہا تھا۔

بڑی بڑی داڑھی جس میں اسکے نقوش نا نظر آنے کے برابر تھے ۔

خرد نے اسکے خلیے کو برا سا منہ بنا کر دیکھا ۔

کھاو نا !

مرحا نے اسکی پلیٹ میں بریانی ڈالتے ہوئے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

خرد سر ہلاتی بریانی کا چمچ منہ میں ڈالنے لگی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

لیکن پھر چمچ رکھتی وہ ٹھٹھکی ۔

وہ آدمی سامنے بیٹھے شخص سے کوئی بھاری لفافہ لے رہا تھا۔

خرد کے چونکنے کی وجہ حد سے گورے ہاتھوں میں بلیک چمکتا تل تھا ۔

یہ تل !

وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئی ۔

ہوتے ہوں گئے ہزاروں لوگوں کی ہاتھ کی پشت پر تل لیکن یہ تل جو اسکی ہاتھ کی پشت کے بالکل درمیان تھا وہ یہ ہاتھ لاکھوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی ۔

وہ براون ڈاڑھی والا کھڑا ہوا تھا جب وہ اچانک سے اپنے چہرے کے آگے میگزین کر گئی ۔
اس آدمی کے جانے کے بعد وہ بیگ کندھے پر رکھتی اٹھی ۔
مرحا تم گھر جاو میں بس گھر پہنچتی ہوں ایک کام نبٹا کر ۔۔
وہ کہتی ہوئی باہر بھاگی جبکہ مرحا پیچھے ارے ارے کرتی رہ گئی ۔۔

وہ آدمی بلیک چشمہ لگاتا تیز قدموں سے چلنے لگا تھا ۔
وہ چہرے پر ماسک لگاتی اسکے پیچھے دھیمے قدموں سے بڑھنے لگی ۔
وہ ہمیشہ بیگ میں ماسک رکھتی تھی سمیل دھول مٹی وغیرہ سے بچنے کے لیے ۔۔
ّوہ آدمی بنا ارد گرد دیکھے سامنے کی طرف دیکھتا ہوا چلتا جا رہا تھا ۔۔
خرد بھی چھتی چھپاتی اسکے پیچھے تھی ۔
لیکن اسکی آنکھیں تو بلیو تھیں جبکہ اسکی براون ۔۔
وہ خود سے بڑبڑائی تھی ۔
وہ آدمی ایک تنگ گلی میں مڑ گیا تھا جو کافی سنسان تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ بھی پسٹل کو ہاتھ میں لیتی اس گلی میں مڑ گی --

گلی لمبی اور بہت تنگ تھی وہ ایک گھر کا تالہ کھولتا اندر چلا گیا ۔

خرد بھاگ کر دروازے کے پاس آئی لکڑی کا دروازہ کافی پرانا لگتا تھا

۔

وہ ہونٹ بھینچتی پیر پٹخ کر رہ گئی لیکن دروازے کو اندر سے شاید بند نہیں کیا گیا تھا ۔

وہ دروازے کو آہستہ سے کھولتی پسٹل کے ٹریگر پر انگلی رکھتی اندر آئی --

یہ ایک کشادہ سا کمرہ تھا جو دھول مٹی سے اٹا ہوا تھا ۔

وہ آدمی مرر کے سامنے کھڑا چشمہ اتار رہا تھا خرد موبائیل نکالتی کیمرہ آن کرتی اسے کیپچر کرنے لگی --

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ سر سے بگ اتار چکا تھا پونی میں قید بال اسے کے شک کو یقین میں بدل گیا تھا ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ وگ اتارتا نجانے کیوں پر مسکرایا تھا ۔

اب اس نے آنکھوں سے براون لینز نکال کر ٹیبل میں رکھی ڈبی میں ڈالے تھے ۔

وہ دھک دھک کرتی اسکی ڈاڑھی اترنے کی منتظر تھی ۔

ہاتھوں پر پٹی بھی باندھی تھی جس پر اس نے پہنا گلوز اتار دیا تھا ۔

افففف یہ تو بھوت ہی ہے ۔

یہ شخص کوئی پہیلی ہے شاید ۔

وہ خود سے بڑبڑائی ۔

وہ مرر میں دیکھتا اپنی شرٹ اتار چکا تھا ۔

افف یہ شرٹ اتارنے کی بجائے ڈاڑھی کیوں نہیں اتار رہا ۔

وہ غصہ ہوئی تھی اس پر ۔

باڈی بلڈر کی طرح بنائی گئی باڈی پر وہ ایک جیکٹ چڑھا رہا تھا ۔

افف یہ نہیں اتارے گا یہ سڑی ہوئی ڈاڑھی --

وہ پیر پٹختی ہوئی واپس پلٹنے لگی تھی---

https://www.classicurdumaterial.com/

میرا چہرہ نہیں دیکھو گئی ۔

Support@classicurdumaterial.com

اسکی پیچھے سے آتی آواز پر وہ ساکت رہ گئی تھی --

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرا چہرہ نہیں دیکھو گئی !

اسکی پیچھے سے آتی آواز پر وہ ساکت رہ گئی تھی ۔

چچ چچ بنا چہرہ دیکھے جاو گئ۔

اسکی آواز میں اب کی دفعہ غصے کی آمیزش شامل تھی ۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی باہر کی طرف دوڑ لگا گئی تھی ۔

وہ بنا پیچھے دیکھے بھاگتی جا رہی تھی ۔

جب اس نے اسکی کلائی پکڑی تھی ۔

وہ اسکی کلائی ایک جھٹکے سے پکڑتا اسے اپنے بے حد قریب کھینچ گیا تھا ۔

خرد ہانپتی ہوئی اسکے سینے سے لگی تھی ۔

کیوں آئی ہو میرے پیچھے ۔

وہ سخت لہجے میں بولا تھا ۔

م م میں تمہارے پیچھے نہیں آئی میں تو یہاں سیر کرنے آئی تھی کہ تم مجھے دیکھے ۔

وہ بوکھلاہٹ پر قابو پاتی جلدی سے بولی ۔

یہاں آپکو پارک نظر آرہی ہے ۔

وہ طنز سے بولا تھا ۔

وہ جواباً اس گھڑی کو کوس کر رہ گئی جب وہ اسکے پیچھے آئی تھی ۔

دیکھو مجھے جانے دو ورنہ پولیس کو بلا لوں گئی ۔

وہ دھمکی پر اتری آئی تھی۔

اچھا انسپکٹر اشعر کو !

وہ آئی برو اچکا کر بولا تھا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کون انسپکٹر اشعر میں کسی اشعر وشعر کو نہیں جانتی ۔

وہ اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی ناک چڑھا کر بولی ۔

وہ جواباً طنزیا مسکرایا ۔

لیکن ڈاڑھی ہونے کی وجہ سے وہ اسکی مسکراہٹ نہیں دیکھ سکی تھی ۔

اگر تم نے مجھے نا جانے دیا تو میں انسپکٹر اشعر کو کال کر دوں گئی انہیں تو ویسے بھی تم چاہیئے

وہ تو فوراً دوڑیں چلے آئیں گئے ۔

خرد نے دونوں ہاتھوں سے کلائی چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

کون انسپکٹر اشعر میں کسی انسپکٹر اشعر وشعر کو نہیں جانتا ۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد حیرت سے اسے دیکھنے لگی ۔

مجھے تمہاری شکل دیکھنی ہے ۔

وہ اسکی ڈاڑھی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے ضدی لہجے میں بولی تھی ۔

وہ اسکا ہاتھ راستے میں ہی تھام چکا تھا ۔

کیوں دیکھنی ہے شکل ۔

وہ سرد لہجے میں اسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا تھا۔

خرد نے ہونٹ بھینچ کر اسے گھورا جس کی نیلی آنکھیں اسی پر جمی ہوئیں تھیں ۔

زبردستی کے شوہر ہو میرے ! مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا پورا پورا حق ہے اور اگر تم نے نا دیکھائی تو میں تمہیں شوٹ کردوں گئی ۔

وہ بھی چلا کر بولی تھی۔

وہ اسکے قد سے کافی چھوٹی تھی ۔

وہ اسکی کمر کو پکڑتا ہلکا سا اسے اوپر اٹھا گیا تھا جس سے اب وہ اسکا چہرہ باآسانی دیکھ سکتا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد کی بولتی بند ہوئی ۔

نیچے اتارو مجھے ۔

وہ پیر اِدھر اُدھر مارتی ہوئی غصے سے بولی۔

آئندہ میرے پیچھے آو گئی۔

وہ اسکا چہرہ بالکل اپنے چہرے کے قریب تر کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا ۔

ہاں کروں گئی ۔

وہ ضدی لہجے میں بولی ۔

جس سے وہ اسے اور قریب کر گیا اب وہ سخت گھبرائی تھی اسکے ڈاڑھی سے جو اسکے چہرے سے مس ہوئی تھی ۔

میرے پیچھے آوں گئی خرد احمد ۔

وہ اب کی دفعہ پھنکارا تھا ۔

وہ اسکی آنکھوں میں تیرتے سرخ ڈورے دیکھ کر گھبرائی ۔

نہیں آوں گئی نہیں آوں گئی جان چھوڑو میری پیچھے ہی پڑ گئے ہو مجھے کیا پتا تھا تم جان سے ہی چمٹ جاو گئے تم ہو ہی بھوت وہ بھی خوفناک بھوت ۔

وہ ہاتھ پیر مارتی چلا کر بولی تھی جس سے اسکے ہونٹوں سے اوپری سطح سے تھوڑی سی ڈاڑھی سرکی تھی ۔

خرد نے حیرت سے اسکے ہونٹ دیکھے جو اسکے بہت قریب تھے ایسے ہونٹ اس نے آج تک کسی کے نہیں دیکھے تھے گلابی کٹاو والے ہونٹ جو بندے کو اپنے سحر میں بری طرح گرفتار کر سکتے تھے ۔

وہ اسے ایسے ہی اٹھائے لے کر چلنے لگا جبکہ وہ ابھی بھی حیرت سے اسے کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جس پر سرکی ڈاڑھی وہ ٹھیک کر چکا تھا لیکن خرد نے ہلکی سی مسکان اسکے ہونٹوں کے کناروں پر دیکھ لی تھی ۔

وہ اپنی سحرزدہ شخصیت سے آگاہ تھا ۔

ّٹھاہ ٹھاہ ٹھاہ ۔

وہ جو اسکی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا ۔

گولیوں کی آواز پر وہ خرد کو اٹھائے ہی نیچے جھکا ۔

خرد ایک دم اسکے سینے سے لگی تھی ۔

وہ پسٹل ٹٹولنے لگا جو کہ وہ شاید اندر چھوڑ آیا تھا ۔

لیکن تب ہی اس نے خرد کی پاکٹ سے جھانکتے چھوٹے سے پسٹل کو دیکھا ۔

اس نے خرد کی پاکٹ سے جھٹ پسٹل کھینچا ٹریگر پر انگلی رکھتا وہ ان پر جوابی کاروائی کرنے لگا تھا ۔

لیکن اسکے پاس ہتھیار نہیں تھے جبکہ انکے پاس ہتھیاروں کی بھرمار تھی وہ خرد جو سینے سے لگائے بھاگا تھا ۔

وہ تنگ گلی میں اسے ٹھائے بھاگتا کبھی پلٹ کر ان پر وار بھی کردیتا جبکہ وہ لگتار ان دونوں فائر کر رہے تھے جسے وہ اپنی مہارت کی بنا پر بچ رہا تھا ۔

مسلہ یہ تھا اسکے ساتھ خرد تھی ورنہ وہ ان لوگوں سے اچھے سے نمٹ سکتا تھا ۔

خرد کی بانہوں نے اسکی چوڑی پشت کو اپنی بانہوں میں جھکڑا ہوا تھا ۔

وہ ایک ہاتھ سے اسکی پشت اپنی بازو میں لیے دوسرے سے پسٹل سے ان پر فائر کر رہا تھا ۔

پسٹل میں گولیاں ختم ہو چکیں تھیں ۔

خرد ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی ۔

ریلکس میں ہوں !

وہ کہتا ہوا دوسری تنگ گلی میں مڑا ایک گھر میں گھستا وہ اندر سے کنڈی چڑہاتا ایک دوسرے دروازے میں گھسا ۔

باہر سے شاید دروازہ توڑا جا رہا تھا۔۔

وہ اُس دروازے سے باہر کھلے میدان میں آگیا تھا ۔

وہ اسے نیچے کھڑا کرتا کان میں بلیو توتھ فٹ کرنے لگا ۔

جیمی جلدی سے غنی سٹریٹ آو ن کے آدمی میرے پیچھے ہیں اور ہتھیار وغیرہ میرے پاس نہیں پانچ منٹ میں تم مجھے ہینل جنگل میں ملو ۔۔

وہ کہتا ہوا بلیو توتھ کان سے نکالتا اسکی طرف مڑا جو حیرت سے ارد گرد پھیلے جنگل کو دیکھ رہی تھی ایک دم تنگ سے کھلے میں کیسے وہ بھی ایک دروازے سے ۔

وہ تجسس سے سوچتی ہوئی گھوم گھوم کر دیکھنے لگی ۔

اس بارے میں بعد میں سوچیئے گا پہلے کہی چھپ جائیں ۔

میں کیوں چھپوں ۔

خرد نے غصے سے پوچھا۔

پھر مرنے کے لیے تیار ہو جائیں کیونکہ وہ دروازہ توڑ چکے ہیں۔

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے بے تاثر لہجے میں کہا۔

کہاں چھپوں !

وہ جلدی سے ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی ۔

جس پر اسکی آنکھیں ایک پل میں مسکرائیں تھیں ۔

وہ اس کی کلائی پکڑتا ایک مکان کی طرف آیا پرانا سا مکان تھا وہ!

جس کا چھت لکڑی کا تھا اوپر گھاس وغیرہ اگ آیا تھا ۔

وہ نیچے سے اسکی تانگوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے اوپر اٹھا گیا ۔

اوپر کود جاو ۔

وہ بولا ۔

خرد بنیڑے کی منڈیر کو پکڑتی اوپر چھت پر چڑ گئی ۔

نیچے لیٹ جاو جب تک میں نا کہوں اوپر مت اٹھنا ورنہ کچا کھا جاوں گا تمہیں ۔

خرد منہ بسور کر نیچے لیٹی ۔

تب تک بھاگتے قدموں کی آواز کافی نزدیک آ چکی تھی ۔

وہ سرعت سے اس مکان کے پاس سے ہٹتا چوڑے تنے والے درخت کے اوپر چڑھا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

وہ دس آدمی تھی جو اب وہاں آچکے تھے اور اب بندوقیں سیدھی کیے چونکنا انداز میں ارد گرد دیکھ رہے تھے ۔

بوس میں آچکا ہوں لیکن ن کے آدمی ہیں کیسے آپ تک سامان پہنچاوں ۔

جیمی بلیو توٹھ سے بولا تھا۔

وہ جواباً سنجیدگی سے نیچے کودا تھا جس سے سب آدمی اسکی طرف مڑے تھے ۔

وہ اس سے پہلے اسے اپنی گولیوں سے بھونتے وہ نیچے لیٹتا ایک کی ٹانگ ہاتھ میں لے کر اسے نیچے گرا چکا تھا اس سے کلاشنکوف چھینتا وہ اس گولی سے اوڑا چکا تھا ۔

وہ دوسرے آدمی کی گولی سے بچتا نیچے ہوا پھر اپنی طرف آتی گولی سے وہ بچتا اوپر ہوا اور انہیں اپنی گولیوں سے بھوننے لگا وہ سب ایک درخت کے پیچھے ہوتے اس پر فائر کی برسات کر چکے تھے ۔

جیمی بھی اب اسکا ساتھ دینے لگا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

افففف یہ کہاں پھنس گئی ہوں میں مما سچ کہتی ہیں میں ہوں ہی کم عقل ۔

وہ گھاس پر لیٹی منہ بسور کر بولی کان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی کیونکہ گولیوں کی آوازوں نے اسکا سر درد کر دیا تھا ۔

وہ زرا سا سر اونچا کرتی اسے دیکھنے لگی ۔

وہ

پسٹل میں گولیاں ڈال رہا تھا ۔جبکہ جیمی انکا مقابلہ کر رہا تھا ۔

وہ چونکی ایک آدمی چھپتا چھپاتا اسکے پیچھے پہنچ گیا تھا ۔

وہ پسٹل کے ٹریگر پر ہاتھ رکھتا اسکے سر کا نشانہ لے چکا تھا ۔

جزیل پیچھے دیکھو ۔

وہ چونکتا ہوا پیچھے ہوا پھر نیچے بیٹھتا اس کے وار کو خالی لوٹا دیا تھا اس نے۔

وہ گولی سیدھی جیمی کی ٹانگ پر لگی تھی جیمی کراہتا ہوا نیچے بیٹھا۔

وہ لب بھینچتا اس آدمی سے بندوق چھینک کر اسک سر لگاتار درخت پر مارنے لگا پھر اسکے سرپر فائر کرتا وہ اپنے طرف آتی گولی سے نیچے جھکتا بچ گیا تھا ۔

وہ اس آدمی کو اپنے وار سے ہلاک کر چک تھا وہ اب اسکی طرف متوجہ ہوا جو پھر سے چھت پر لیٹ چکی تھی۔

وہ گہری سانس لیتا جیمی کے پاس آیا ۔

جیمی تم پچھلی سائیڈ سے یہاں سے نکلو ۔

اس نے سپاٹ انداز میں اسے مخاطب کیا ۔

لیکن سر آپ

جیمی ٹانگ پر ہاتھ رکھے اس سے بولا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جیمی ان سے میں نمٹ لوں گا تم نکلو یہاں سے ۔

جیمی سر ہلاتا لیٹتا ہوا وہاں سے نکلا ۔

وہ لوگ شاید خرد کو چھت پر دیکھ چکے تھے اب انکا رخ چھت کی طرف تھا ۔

بے وقوف لڑکی!

وہ دانت پیستا مکان کی طرف بھاگا.

خرد نیچے کودو جلدی ۔

اس نے بھینچی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کیا ۔

خرد سر اوپر کرتی اسے دیکھنے لگی جو ہاتھ بڑھائے اسے نیچے کودنے کا کہہ رہا تھا وہ بنا ایک پل کی دیری کیے اسکی بانہوں میں کودی تھی۔

وہ اسے کیچ کرتا نیچے کھڑا کرتا درخت کی مظبوط شاخ کے پیچھے آئے ۔

کیوں بولی تھی ۔

وہ غصے سے بولا ۔

احسان کا تو زمانہ ہی نہیں رہا،

ایک تو میں نے تمہاری جان بچائی اوپر سے تم مجھے ہی باتیں سنا رہے ہو۔۔

وہ غصے سے بولی ۔

ویسے یہ لوگ کون ہیں اور تم سے کیا دشمنی ہے انکی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ تجسس سے اسکے کندھے سے کمر اٹکائے ہوئے بولی ۔

وہ جواباً ان پر جوابی کاروائی کرتا اسکی کلائی پکڑتا ڈھلوان جگہ کو دیکھتا اسے بانہوں میں کستا نیچے کودا ۔

وہ حیرت زدہ سے اسکی طرف دیکھتی رہی ۔

ان لوگوں کے مذید ساتھی آچکے تھے اسکے پاس فلحال اسلحہ کی قلت تھی ایسے میں وہ انکا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا

وہ وہاں سے ہوتے گیلی مٹی پر گرے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

تم میری ٹانگیں تڑوا کر رہو گئے میری ہی قسمت ماری جو تمہارے پیچھے چلی آئی ۔

وہ معصومانہ انداز میں دہائی دے گئی ۔

مجھے کس نام سے پکارا تھا ۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولا ۔

وہ ٹھٹھکی ۔

میرا نام کیسے جانتی یو۔

وہ اسے دیکھتا ہوا سرد لہجے میں بولا ۔

ت ت می میں تو نہیں جانتی تمہارا نام میں بھلا کیسے جانوں گئی ہاں یاد آگیا نکاح کے وقت سنا تھا ۔

وہ جلدی سے سر پر ہاتھ مارتی ہوئی بولی ۔

اس وقت مولوی نے میرا نام ہاف بولا تھا جو تم نے پکارا وہ نہیں بولا تھا ۔

وہ اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے سرد لہجے میں بولا تھا ۔

خرد لاجواب ہوئی ۔

ُپھر تھوک نگلتی ارد گرد دیکھنے لگی ۔

کانی نظر سے اسے بھی دیکھ لیتی جس کا دھیان اس پر ہی تھا ۔

وہ گولی کی آواز پر اسکی کلائی پکڑ کر پانی میں کود گیا ۔

خرد اس سے پہلے چلاتی وہ اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گیا ۔

وہ اسے دیکھتی رہی کچھ پل بعد وہ اسے پکڑتا پانی سے باہر آیا ۔

وہ زور زور سے کھانسنے لگی تھی جبکہ وہ نارمل تھا ۔

وہ لوگ شاید اوپر سے دیکھ کر چلے گئے تھے اب خاموشی تھی ۔

وہ چشمے کے پاس بیٹھتا اسے دیکھنے لگا جو بھیگے کپڑوں سے اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی ۔

وہ ہونٹوں پر انگلیاں رکھے ہوَے تھی ۔

وہ سرد مسکراہٹ سے اپنی ڈاڑھی ٹھیک کرنے لگا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

اب کیا فائدہ میں نے تمہارا چہرہ دیکھ لیا ہے اور میں اب تمہارا چہرہ پولیس کو دوں گئی ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

آئی ڈونٹ کیئر ۔

وہ جواباً اسے بانہوں میں لیتا ہوا بولا۔

اس نے اپنی پیشانی اسکی سرد پیشانی سے جوڑی ۔

خرد گھبرائی ۔

خرد کیا تم نے میرا چہرہ دیکھا ہے ؟

وہ سرد لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا ۔

پتا نہیں اسکے لہجے میں کیا تھا جس پر وہ میکانکی انداز میں سر نفی میں ہلا گئی ۔

گڈ گرل !

وہ بولا تھا ۔

خرد کو اچانک سے ہی اپنے سارے جسم میں خارش ہونے لگی تھی ۔

وہ خارش کرتی سخت پریشان ہوئی ۔

جزیل احمد !

وہ اسے اسکے گھر کے دروازے کے پاس چھوڑتا پلٹا تھا جب اسکے شرارتی لہجے پر وہ رکا ۔

میں تمہارا چہرہ انسپکٹر اشعر کو بتاوں گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسکرا کر بولی تھی ۔

وہ بنا پلٹے رکا ۔

شوق سے مسز !

وہ کہتا ہوا تیز قدموں سے چلتا سامنے سے آتی بلیک پجارو میں بیٹھ کر اسکی نظروں سے پل میں دور ہوا تھا۔

خرد اسکے جانے کے بعد بھی کافی دیر وہاں کھڑی رہی ۔

اب بندے کو اتنا خوبصورت بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ دوسرا احساس کمتری میں ہی مبتلا ہو جائے ۔۔

وہ غصے سے بڑبڑاتی ہوئی اندر آگئی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کہاں تھی تم !

پورے تین گھنٹوں سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں اوپر سے چچی نے پوچھ پوچھ کر ناک میں دم کیا ہوا ہے ایک منٹ یہ تمہارے کپڑے گیلے کیوں ہیں ۔

مرحا نے بولتے ہوئے اچانک سے اسکے گیلے کپڑے دیکھ کر اچنبے سے پوچھا۔۔

راستے میں سوئمنگ پول سے سوئمنگ کر کے آرہی ہوں تم بھی چلنا بڑا مزا آتا ہے ۔

وہ کپڑے نکال کر کہتی ہوئی واش روم میں گھس گئی ۔

ہیں راستے میں کونسا سوئمنگ پول ایجاد ہو گیا ہے ۔

مرحا نے حیرت سے سوچا ۔

پھر کندھے اچکاتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی ۔

خرد کپڑے چینج کر کے فریش ہوتی کمبل میں گھس گئی ساتھ ٹیڈی بیئر کو بھی لٹا لیا ۔

بالوں کی پونیاں ڈھیلی ہو چکیں تھیں وہ آج اتنی تھک گئ تھی کہ بالوں میں کنگھی تک نہیں کر سکی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اس نے آنکھیں موندی لیکن یہ کیا بند آنکھوں کے پیچھے کسی کے مسکراتے ہوئے ہونٹوں کی جھلک اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گیا تھا ۔

https://www.facebook.com/classicurdumaterial

ہیں یہ بھوت اب نیند میں بھی آنے لگا ہے پکا یہ بھوت ہے کیسے لڑ رہا تھا اور اتنی گولیاں برسی اسے ایک بھی نہیں لگی آخر یہ انسان چیز کیا ہے پتا لگانا ہوگا وہ حویلی کسی کے ہے یہ کیوں وہاں رہ رہا ہے اور سڑی عادت والا میرے پیچھے کہاں سے پڑ گیا ہے ۔

وہ ایک دم سے بیٹھتی خود سے بولے جا رہی تھی ۔

وہ ناک منہ چڑھائے حاجب کو دیکھ رہی تھی جو طنزیا نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ۔

خرد یہاں آو ،

رحمٰن صاحب کے لہجے میں سرد پن محسوس کرتی وہ دھیمے قدموں سے انکی طرف آئی ۔

جی ڈیڈ !۔

وہ حاجب کو گھورتی ان سے بولی ۔

یہ شخص کون ہے اور تم اسکے ساتھ کیوں بیٹھی ہوئی ہو ۔

انہوں نے ایک تصویر اسکے سامنے کرتے ہوئے اس سے سرد لہجے میں باز پرس کی ۔

وہ تصویر کو دیکھنے لگی جس میں وہ نقاب کیے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ بول رہی تھی ۔

وہ پریشان ہوئی ۔

ڈیڈ یہ انسان تو مجھے اس دن ریسٹورینٹ میں ملا تھا اسکا وائلٹ گھم ہو گیا تھا تو میں نے ڈھونڈنے میں اسکی ہیلپ کی اور اس نے مروت میں مجھے چائے کی پیشکش کی جسے۔۔

جسے تم نے خوشی سے منظور کر لیا ہے نا خرد صاحبہ ۔

حاجب اسکی بات کاٹ کر آگے سے طنز سے بولا ۔

وہ اسے دیکھتی رحمٰن صاحب کو دیکھنے لگی جو اسے ہی گھور رہے تھے ۔

نہیں ڈیڈ میں نے انکار کر دیا تھا یہ تو میں اسکے شکریہ پر مینشن ناٹ کہہ رہی تھی ۔

انتہائی معصوم لہجہ اپناتے ہوئے اس نے اپنی صفائی پیش کی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد ایسے کرمنل ٹائپ اور مشکوک آدمیوں سے دور رہا کرو ورنہ اس بار پھر سے آوٹ آف کنٹری بھیج دوں گا ۔

وہ غصے سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔

خرد نے پریشانی سے انکی پشت دیکھی ۔

پھر اسے جو نیچے گری ہوئی تصویر اٹھا رہا تھا۔

ویسے یہ تو ابھی ٹریلر ہے میں وہ دن لاوں گا جس دن چاچو تمہیں اس گھر سے دھکے مار مار کر نکالیں گئے پھر تو میرے ایش، انتظار کرو میرے وار کا ۔

وہ کمینی مسکراہٹ سے اس سے کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا ۔

وہ لب بھینچے اسکی پشت دیکھتی روبن کے کمرے کی طرف بڑھی ۔

روبن صوفے میں دھنسا ہوا سامنے چلتی ایل ڈی پر ہارر موی دیکھ رہا تھا۔

وہ اسکے ساتھ بیٹھ گئ ۔

کیا ہوا مائے ڈارلنگ !

وہ اسکا پریشان چہرہ دیکھتا ہوا فکرمندی سے بولا۔

ڈیڈ نے ڈانٹا ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ارے یار اس میں پریشانی کی کیا بات ہے ماں باپ تو ڈانٹے رہتے ہیں تم تو خوش قسمت ہو جس کے ماں باپ زندہ ہیں تمہیں ڈانٹتے اورپیار کرتے ہیں ۔

روبن حسرت سے بولا۔

میں حاجب کے سامنے ڈانٹنے پر غصہ ہوں بعد میں ڈانٹ لیتے بلکہ دو چار تھپڑ مار لیتے لیکن میرے دشن کے سامنے تو نا ڈانٹتے نا۔

وہ منہ بسورے بولی ۔

وہ جواباً مسکراتے ہوئے اسکے سر پر چپٹ لگاتا اسے ادھر ادھر کی باتیں سنانے لگا۔

خرد نے حیرت سے نیچے گرا بلیک ماسک دیکھا یہ ماسک تو جزیل کے پاس تھا پھر اسکے پاس کیسے کیونکہ اسکے ماسک پر ہمیشہ بڑے بڑے جھلی خروف میں وائٹ کلر کا J لکھا ہوتا تھا اس ماسک میں بھی بالکل ویسے ہی j لکھا ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ ماسک کہاں سے لیا ۔

خرد نے نیچے سے ماسک اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

وہ فق ہوتے چہرے سے اسکے ہاتھ میں قید ماسک کو دیکھ رہا تھا ۔

وہ جلدی سے کھڑا ہوتا اسکے ہاتھ سے ماسک پکڑ چکا تھا ۔

یہ ماسک یہ تو مجھے کل بازار جاتے وقت راستے میں گرا ملا تھا تو میں نے اٹھا لیا مجھے اچھا لگا تھا

۔

وہ بھوندی سے دلیل دیتا مسکرایا ۔

وہ جواباً سر ہلاتی اسے دیکھتی رہی ۔

لیکن اس ماسک میں ایسے کیا تھا جو تمہیں اچھا لگا ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

ارے چھوڑو نا تم ماسک واسک کو چلو باہر بالکنی میں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں ۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا اس سے کہتا ہوا زبردستی خرد کو بالنکی میں لے گیا۔

بیٹا چائے وغیرہ لاوں یا لنچ کرو گئے ۔

صفورا بیگم نے خوشی سے چمکتے ہوئے چہرے سے اس سے پوچھا۔

ارے انٹی بس چائے پلا دیں اور خرد کو بلا دیں دراصل مم چاہ رہیں تھیں میں خرد کی پسند کی رنگ لوں ایسے سائز وغیرہ کا بھی مسلہ نہیں ہوگا ۔

اہان نے مسکرا کر صفورا کو بتایا جو اسکی موجودگی کا سبب جاننا چاہ رہیں تھیں ۔

ارے بیٹا کیوں نہیں میں ابھی خرد کو بلاتی ہوں ۔

خرد !

خرد !

انہوں نے بیٹھے بیٹھے ہی اسے پکارا ۔

جو انکی تیسری پکار پر کمرے سے باہر آئی تھی ۔

یس موم آپ نے بلایا ۔

وہ ٹیب پر گیمز کھیلتی ان سے مصروف سے انداز میں بولی۔

اہان سے ملو اور یہ ٹیب کو بند کرو ۔

انہوں نے دانت پیستے ہوئے خرد سے ٹیب چھین کر اسکی توجہ اہان منور پر دلوائی ۔

وہ بیزار سا منہ بناتی اہان کو دیکھنے لگی جو کھڑا ہوتا اس کی طرف ہاتھ بڑھا گیا تھا۔

ارے یہ کہاں سے ٹپک پڑا ہے اسے تو میں بھول ہی چکی تھی ۔

وہ زیرے لب بڑبڑائی ۔

خرد بیٹا چینج کر آوں اہان بیٹا تمہیں جیولر شاپ پر لے جانا چاہ رہا ہے تاکہ تم اپنی پسند کی رنگ لے لو۔

صفورا نے بنا اسکے بیزار منہ کو کوئی اہمیت دیئے ہلکی مسکان سے کہا۔

لیکن امی رنگ کیوں پسند کروں اسکے ساتھ جا کر ۔

وہ بھولپن سے بولی ۔

تم دونوں کی انگیجمنٹ ہے مرحا کی مہندی پر اب جاو ٹائم ویسٹ مت کرو جا کر چینج کر آو۔

انہوں دانت پیس کر خرد سے کہہ کر اسے آرڈر دیا۔

اہان اسکے چہرے کو دیکھتا طنزیا مسکرا رہا تھا ۔

آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial

وہ برے برے منہ بناتی پیر پٹخ کر چینج کرنے چلی گئی ۔

ابھی بچی ہے نا تو کوئی بات زیادہ دیر تک زہن میں نہیں رکھتی ۔

انہوں نے مسکرا کر اپنی بیٹی کی طرف داری کی جس پر اہان نے مسکرا کر سر ہلایا ۔

جیسے کہو ہو فکر نا کریں میں ہینڈل کر لوں گا ۔

سوری اس دن مجھے اچانک سے جانا پڑا اصل میں کسی نے مجھے جھوٹ کہا کہ میری کمپنی میں آگ لگ گئی ہے جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا پھر میں ایک دن کے لیے آوٹ آف سٹی چلا گیا تو ملاقات نہیں ہو پائی ۔

وہ گاڑی ڈرائیور کرتا خرد کو بتا رہا تھا جو گود میں اپنا کیوٹو رکھے مصنوعی مسکان سے اسکی بات سن رہی تھی کیونکہ صفورا بیگم نے اچھے سے سمجھا کر اسے اہان کے ساتھ بیجھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اٹس اوکے ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جواباً بولی ۔

وہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے اسکا سراپا دیکھتا مسکرایا ۔

وہ وائٹ ٹروزر پر پرپل کلر کی فل سلیوز والی شرٹ پہنے پرپل کلر کے ہیئر بینڈ سے دو پونیاں بنائے بیزار سا منہ بنائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ ایک کائیا انسان تھا وہ اسکا بیزار موڈ بھانپ چکا تھا ۔۔

آگئی شاپ باہر آو!

وہ گاڑی سے اترتا اس سے بولا ۔

جو ہنوز گاڑی میں جمی بیٹھی تھی ۔

گہری سانس خارج کرتی وہ باہر آئی ۔

وہ اسے لیے جیولری شاپ میں آیا ۔

سیلز مین نے ان کے آگے طرح طرح کی رنگز کا ٹرے رکھ دیا تھا ۔

چلو پسند کرو !

آہان نے کولڈرنک پیتی خرد سے کہا جو آتے جاتے لوگوں کا پورا پورا ایکسرا کر رہی تھی ۔

مجھے کوئی شاپنگ سینس نہیں ہے۔

وہ ناک چڑھا کر بولی جس پر آہان منور نے اسے گھورا ۔

چلو پسند تو کرو آجائے گا سینس بھی ۔

وہ زبردستی اسکی توجہ رنگز پر کرواتا دانت پیس کر بولا۔

خرد نا چاہتے ہوئے بھی رنگز دیکھنے لگی ۔

جو سب سے برے ڈیزائن کی رنگ تھی اس نے جان بوجھ کر وہ پسند کی ۔

آہان نے اسے سپاٹ انداز نظروں سے دیکھا۔

یہ رنگ پیاری ہے یہ والی نہیں ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دوسری رنگ اٹھاتا ہوا بولا ۔

ہاتھ لاو پہن کر چیک کروں سائز وغیرہ ۔

وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

میں خود !

خرد رحمٰن ہاتھ آگے لاو ۔

آہان نے سرد لہجے میں اسے مخاطب کیا ۔

خرد نے نا چاہتے ہوئے بھی ہاتھ اسکی طرف بڑھا دیا تھا۔

آہان ہلکی مسکان سے اسکا ہاتھ تھامنے ہی لگا تھا جب ایک ہاتھ نے سرعت سے آہان منور کے ہاتھ کو راستے میں روکا تھا ۔

آہان نے اپنے سامنے کھڑے بوڑھے انسان کو دیکھا جس کے سفید بال اسے بوڑھا بتاتے تھے بڑی بڑی ڈاڑھی آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے وہ بزرگ آہان کو دیکھ رہے تھے ۔

کیا لگتی ہے یہ تمہاری،

بزرگ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

آپ سے مطلب آپ اپنا کام کریں ۔

آہان نے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے ترش لہجے میں کہا ۔

جبکہ خرد رحمٰن لاپرواہی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی ۔

بات یہ ہے کہ یہ میری شاپ ہے یہاں ہاتھ پکڑنا یا لڑکیوں سے فری ہونا مجھے ہسند نہیں اگر یی تمہاری بیوی ہے تو پکڑ سکتے ہو ہاتھ ادروائز نہیں ۔

بزرگ نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا ۔

آہان نے گہرا سانس لیا ۔

یہ میری ہونے والی منگیتر ہے میں اسے رنگ پہنا کر بس چیک کر رہا تھا ۔

آہان نے کندھے اچکاتے ہوئے بے تاثر لہجے میں کہا۔

اچھا تو یہ مسلہ ہے تم مجھے انگوٹھی دو میں پہنا کر تمہارا کام کر دیتا ہوں بزرگ نے کہتے ہی اسکے ہاتھ سے رنگ پکڑی اور خرد کا ہاتھ پکڑ کر دائیں ہاتھ کی انگلی میں رنگ ڈال دی ۔

او یہ تو کھلی ہے بیٹا تم یہ ٹرائے کرو یہ تم پر سوٹ کرلے گئی ۔

بزرگ نے کہتے ہی بنا آہان کو دیکھائے اسکی انگلی سے رنگ نکال کر دوسری ڈال دی ہاں بیٹا یہ پوری ہے یہ تم اس کے لیے لو ۔

بزرگ کہتے ہی سیدھا ہوا جبکہ خرد اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر اسے سہلانے لگی کہ بزرگ نے بہت سخت گرفت رکھی تھی اسکے ہاتھ پر ۔

علی یہ رنگ پیک کر دو صاحب کو ۔

بزرگ کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

جبکہ آہان حیرت زدہ سا رہ گیا کہ یہ کیا تھا جو ہوا تھا۔

رنگ پکڑ کر پیمنٹ کرتا وہ دونوں باہر آئے ۔

او گاڑی کا ٹائر پینکچر ہو گیا وہ بھی ایسے اچانک سے کیسے ۔

اہان گاڑی کے ٹائر کو دیکھتے ہوئے افسوس سے بولا ۔

خرد نے بیزار سا منہ بنایا پیچھے سے وہ مکہ بنا کر اسے مارنے کے اشارے کر ہی رہی تھی جب وہ ایک دم پلٹا ۔

وہ کبھی مکہ دیکھتی تو کبھی اسے ۔

پھر سارے دانتوں کی نمائش کرتی

مسکرا کر اسے دیکھتی ہاتھ کو کھول کر بند کرنے لگی ۔۔

ہاتھ کی ایکسر سائز کر رہی تھی ۔

خرد نے جلدی سے وضاحت دی ۔

جبکہ وہ سر ہلاتا ڈرائیور کو فون کرنے لگا جب خرد کے ہونٹوں پر کوئی ہاتھ رکھتا اسے وہاں سے لے گیا تھا ۔

آہان نے پلٹ کر دیکھا تو خرد غائب!

وہ گھوم گھوم کر دیکھنے لگا لیکن خرد کا کہی نام و نشان نا ملا ۔

عجیب لڑکی ہے بتا تو دیتی!

گاڑی کا ٹائر کیا پنکچر ہوا میڈیم جھٹ سے غائب ہو گئی ایڈیٹ کہی کی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ غصے سے کہتا گاڑی کا ویٹ کرنے لگا۔

خرد نے اسے بوڑھے بابا کو دیکھا ۔

اس ٹھرکی بوڑھے کی یہ مجال جوان لڑکی کو کڈنیپ کر لایا ہے تیری تو ۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی اس بابے پر جھپٹی پہلے تو اسکا چشمہ نکال کر پھینکا پھر زور سے لات اس بوڑھے وجود کے پیٹ پر ماری ۔

ہیں یہ بوڑھا میرے وار سے گرا کیوں نہیں جوانی میں خوب گھی کھِایا ہو گا ٹھرکی تیری بیٹی کی عمر کی ہوں تمہیں شرم نا آئی ۔

وہ سامنے چپ چاپ کھڑے وجود پر غصے سے برسی ۔

وہ وجود ہنوز کھڑا اس پر نظریں جمائے دیکھتا رہا ۔

خرد کو خوب غصہ چڑا

شرم وغیرہ گول کر پی گئے ہو بابا جی نظریں نیچی رکھو ورنہ نکال کر تمہارے ہاتھ میں دے دوں گئی ۔

وہ اس خاموش اور ڈیٹھ وجود پر چیخی ۔

اللہ اللہ اتنا بے شرم بابا ۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھتی اس پر پھنکاری ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

اب تجھے چکھاتی ہوں مزہ پہلے تمہاری عمر کا لحاظ کر رہی تھی لیکن اب نہیں ۔

خرد غصے سے کہتی ہوئی اس پر لگاتار مکے پر مکہ برسانے لگی ۔

پیٹ اور سینے پر لیکن وجود تھا کہ اپنی جگہ پر جما رہا ۔

خرد ہانپ کر رہ گئی لیکن بوڑھے وجود میں زرا برابر فرق نا آیا ۔

ارے بوڑھے کس مٹی سے بنے ہو ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

پھر غصے سے پلٹی جب وہ اسکی کلائی پکڑتا اسے اپنی طرف کھینچ گیا ۔

خرد حیرت سے اسکے سینے سے لگی تھی ۔

کیوں اس آہان منور کے ساتھ باہر آئی ۔

وہ سرد لہجے میں بولا جس پر وہ حیرت سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی ۔

جب کہا تھا اس آہان منور کے ساتھ مت آنا جانا تو کیوں نکلی اسکے ساتھ ،

اب کی دفعہ وہ اسکی کمر اپنے مظبوط ہاتھوں میں جھکڑتے ہوئے بھینچے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

خرد حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس بابا کو دیکھنے لگی ۔

بابا جی آپکی آواز تو اس کالے بھوت سے ملتی ہے ۔

وہ اس سے اپنا آپ چھڑاتی حیرت سے بولی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

منہ بند ؛

وہ اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتا بولا ۔

اسکے ہاتھوں کو دیکھ کر وہ پہچان گئی تھی ۔

اسکی آنکھوں میں واضع شرارت ناچی ۔

دیکھیں بابا جی اگر اتنی ہی پسند آ گئی ہوں تو ٹھیک ہے کر لیتی ہو تم سے بھی نکاح ایک سے کیا ہوا ہے ایک اور سے کرلیتی ہوں ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

جس پر بابا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

واٹ !

وہ پھنکارا ۔

ہاں تو اور کیا وہاں سے اٹھا لائے ہو یہاں سینے سے لگائے کھڑے ہو تو پسند آگئی ہوں اسی لیے نا ۔

وہ آہستہ سے اسکی ڈاڑھی چھوتی سنجیدگی سے بولی ۔

وہ حیرت کی زیادتی سے اسے خود سے پراں ہٹا گیا

یہ کیا بکواس ہے ۔

بزرگ غرا کر بولا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ارے میں تو تمہارے فائدے کی ہی بات کر رہی ہوں اور تم ہو کے غصہ کر رہے ہو ۔

وہ پھر سے اسکے قریب آتی ہوئی نرم لہجے میں بولی ۔

خرد بی بی شرم کرو !

وہ اسکا ہاتھ سینے سے ہٹاتا غصے سے بولا۔

شرم ورم نہیں آتی مجھے ۔

وہ اسکی ڈاڑھی کو انگلیوں سے سلجھاتے ہوئے نیچے والے ہونٹ کو دانتوں میں دباتی بے شرمی سے بولی ۔

وہ اسکی کلائی کھینچتا اسے اپنے اتنے نزدیک کر گیا کہ وہ حیرت سے اسکی ڈاڑھی کو اپنے ہونٹوں سے مس ہوتا محسوس کرنے لگی ۔

بڑا شوق چڑھا ہے بابا سے عشق کا ابھی اتاروں تمہارے سر پر چڑھا عشق ۔

وہ اسے تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہوئے سرد لہجے میں بولا ۔

خرد سخت گھبرائی۔

م م میں تو مزاق کر رہی تھی ۔

وہ بس یہی بول سکی آس پاس دکانیں تھیں جو کہ اس وقت بند تھیں اس لیے ان دونوں کے علاوہ

وہاں کوئی نہیں تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد بی بی اپنی حرکتیں درست کر لو ورنہ میں اچھے سے سدھارنا جانتا ہوں ۔

وہ اسکے بھرے بھرے ہونٹوں کو انگلی سے چھوتا سرد لہجے میں بولا ۔

خرد جھٹ سے پیچھے ہوتی سیدھی طرف جاتی سڑک کی طرف بھاگی تھی ۔

وہ بھی اسکے پیچھے آہستہ آہستہ قدموں سے چلنے لگا ۔

خرد بلیک پجارو میں بیٹھو ۔

وہ پیچھے سے دھیمے قدموں سے چلتا اونچا بولا تھا ۔

وہ جلدی سے اپنے پاس رکتی بلیک پجارو میں بیٹھی تھی ۔

گاڑی اسکے بیٹھتے ہی نکل گئی تھی ۔

خرد بے ساختہ پیچھے پلٹی تھی ۔

دور کھڑا انسان پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ گھسائے کھڑا تھا ۔

خرد سیدھی ہوتی اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئ جس نے دھڑک دھڑک کر ایک الگ ہی شور مچایا ہوا تھا۔

آج مرحا کی مایوں تھی وہ خوش نہیں تھی تو غمگین بھی نہیں تھی ۔

وہ پیلے کلر کی کمیض شلوار میں اوپر گرین ڈوپٹہ اوڑھے بنا کسی بھی میک یا جیولری کے وہ سادہ چہرے سے پیلے سرخ پھولوں سے سجے جھولے پر بیٹھی تھی ۔

ہونٹوں پر ایک دھیمی سی مسکان تھی ۔

وہ ڈاکٹر زبیر سے مل چکی تھی جو شکل کے تو اچھے لیکن تھوڑے سے گنجے تھے ۔

ڈاکٹر زبیر نے مرحا سے کوئی بات نہیں کی تھی جس پر مرحا نے بھی انہیں مخاطب نہیں کیا ۔

خرد رحمٰن کو غائب کردو ہمیشہ کے لیے !

کوئی فون میں سفاک لہجے میں بولا تھا ---

خرد تیار ہو کر باہر آئی ۔

جس پر صفورا اور مرحا نے سر پیٹ لیا ۔

وہ فیروزی شارٹ فراک جو گھٹنوں سے کافی اوپر تھی جس کی سلوز ہاف تھیں ۔

نیچے وائٹ پینٹ پہنے وائٹ ریبنز میں دو پونیاں باندھے وہ کندھے پر وائٹ سنہری کام سے سجا دوپٹہ رکھے ہوئے تھی ۔

خرد رحمٰن کسی ویٹر سے ٹکرائی تھی جو اس کے کندھے سے کندھا مس کرتا اسکے پاس سے گزر گیا ۔

خرد نے گھور کر اس لوفر ویٹر کو گھورا پھر ۔

مرحا کے قریب گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support @classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کسی کی بندوق کی نال کا نشانہ خرد رحمٰن تھی ۔

خرد یہ کپڑے شادی اور تقریوں وغیرہ پر نہیں پہنے جاتے جو میں تمہارے روم میں ڈریس رکھ کر آئی تھی وہ کیوں نہیں پہنا ۔

صفورا بیگم نے راستے میں ہی اس ایک سائیڈ لے جاتے ہوئے غصے سے باز پرس کی ۔

امی میں نے وہ کپڑے پہنے تھے لیکن چینجنگ روم میں دو بار گری اب میرا کیا قصور میں نہیں پہن سکتی اگر یہاں گرتی تو کتنی بے عزتی ہوتی آپکی ڈیڈ کی میری ۔

وہ جواباً منہ بسور کر منمنا کر بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

افف خرد کیا کروں میں تمہارا وہ دیکھو ماہ رخ کو تم سے ایک سال چھوٹی ہے لیکن پہنے اوڑھنے کا اتنا سلیقہ ہے کہ سب رشک کرتے ہیں اس پر اور ایک تم ہو جس سے ڈریس کہری تک نہیں ہوتے تمہاری ساس آئے گئی تو کیا کہے گئی جاو ڈریس پہن کر آو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔

صفورا بیگم نے بھینچے ہوئے لہجے میں اسے سمجھایا ۔

جو اکڑ کر کھڑی تھی جیسے کہہ رہی ہو یہ بات تو میں آپکی نہیں مانوں گئ ء ۔

خرد کیا کہہ رہی ہوں میں ۔

صفورا نے دانت پیس کر اپنی ڈیٹھ بیٹی کو پکارا ۔

مما میں یہی کپڑے پہنوں گئ۔

وہ پیر پٹخ کر کہتی ہوئی مرحا کے قریب آئی جس کے چہرے پر تاریک سایا چھایا ہوا تھا۔

مرحا کیا ہوا یار !

خرد نے پریشانی سے پوچھا ۔

ڈاکٹر زبیر مایوں پر نہیں آئے ۔

مرحا نے منہ بسور کر کہا۔

ارے ڈاکٹر ہے ڈاکٹروں کو سو کام ہوتے ہیں پریشان مت ہو انجوائے کرو اور کرنے دو ۔

وہ مسکرا کر بولی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

چھوٹی سی سرخ روشنی کا دائرہ اسکے سینے پر ہوا تھا تب ہی ویٹر کو ٹھوکر لگی تھی اور کولڈرنک کے گلاس خرد کی گود میں گرے تھے ۔

اییی !

وہ حیرت سے اٹھتی ہوئی بولی ۔

مرحا بھی مسکرا اسے دیکھنے لگی جس کے بالوں پر بھی کولڈرنک گری تھی ۔

جاہل انسان اندھے ہو پہلے ایک بار ٹکرائے پھر سے مجھ پر ہی گرے آنکھیں نوچ لوں گئی تمہاری !

میرا نیو ڈریس خراب کر دیا اندھے لوفر نظرباز انسان۔۔

وہ چیخ کر بولی سب اسکی طرف متوجہ ہو چکے تھے ۔

ویٹر جواباً سر جھکائے کھڑا رہا ۔

خرد ہو جاتی ہے غلطی تم چینج کر آو ۔

مرحا نے اسے ریلکس کیا ۔

ارے یہ انسان بہت کمینہ ہے یہ پہلے بھی مجھ سے ٹکڑایا تھا ابھی بھی میرے پر ہی کیوں گرا مرحا یا ماہ رخ پر کیوں نہیں گرا ۔

وہ تپ کر بولی ۔

ایڈیٹ انسان دفع ہو جاو مجھے نظر مت آنا اب ۔

ایڑھیاں اٹھا کر اسکے گال پر جھانپڑ مارتی تپ کر کہتی ہوئی وہاں سے نکل گئی باقی سب بھی اپنی اپنی باتوں پر دوبارہ لگ گئے ۔

خرد بڑبڑ اتی ہوئی ہال میں آئی جب حاجب سیڑھیاں اترتا کف لنکس لگاتا ہوا اسکی طرف آیا ۔

او کرمنل میڈیم کا سوٹ تو داغدار ہو گیا چچ سو سیڈ ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ منہ بنا کر کہتا خرد کو سخت برا لگا ۔

تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو ورنہ کرمنل بننے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گئ ۔۔

وہ منہ ناک چڑہا کر کہتی ہوئی وہاں سے نکل گئ ۔

تمہارے پر بہت جلد کاٹوں گا اور اس گھر سے بھی آوٹ ہی سمجھو خود کو ۔

وہ زہریلے لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا ۔

سارے کپڑوں کا ستیاناس کر دیا ہے ایڈیٹ انسان نے ۔

وہ کمرے کا دروازہ بند کرتی غصے سے بولی ۔

لیکن کھڑکی میں کھڑے روبن کو دیکھ کر وہ چونکی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

روبن تم میرے روم میں کیا کر رہے ہو ۔

Support@classicurdumaterial.com

خرد حیرت سے بولی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ گھبرا کر پلٹا ۔

وہ اصل میں تمہارے کمرے کی کھڑکی گارڈن میں کھلتی ہے تو باہر کا نظارہ کر رہا تھا ۔

تم کیوں چلی آئی تقریب سے ۔

وہ حیرت سے بولا۔

یار کپڑے خراب ہو گئے ہیں وہی چینج کرنے آئی تھی ۔

ابھی چینج کر کے پھر جاوں گئ تم باہر جاو میں چینج کر لوں پھر اکٹھے ہی باہر چلتے ہیں ۔

خرد نے کپڑے نکالتے ہوِے اس سے کہا ۔

نہیں خرد میں ایک کام سے جا رہا ہوں کل اٹینڈ کروں گا فنکشن ۔

وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

خرد کندھے اچکاتی ہوئی واش روم میں گھس گئی.

شاور لے کر اندر آتی وہ ٹھٹھکی تھی۔

اسی ویٹر کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ حیران کم حیرت زدہ زیادہ رہ گئی ۔

تمہاری یہ جرات تم میرے کمرے میں قدم رکھو تم ایسے باز نہیں آو گئے ٹھہرو زرا تم ۔

خرد !

اسکی پکار پر اسکے چلتے لب ساکت ہوئے ۔

اب کی دفع اس نے گھور کر اسے دیکھا ۔

بلیک ماسک لگائے ویٹر کے ڈریس میں وہ کوئی اور نہیں جزیل احمد تھا۔

تم یہاں کیسے آئے !

خرد جلدی سے دروازہ بند کرتی حیرت سے بولی۔

خرد کم ہیئر ،

وہ دونوں بانہیں اسکی طرف پھیلاتا بہت نرم لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد حیرت سے اسے دیکھتی اپنی جگہ جمی رہی ۔

خرد کم ہیئر ۔

وہ ہنوز بانہیں بڑھائے نرم لہجے میں بولتا خرد کا دل زوروں سے دھڑکا گیا تھا ۔

وہ ایک ٹرانس سے کیفیت میں چلتی اسکے قریب آئی ۔

جزیل اسے بانہوں سے تھامتا اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔

خرد نے حیرت سے خود کو اسکی بانہوں میں قید دیکھا ۔۔

خرد آج باہر مت نکلنا کمرے میں رہو کوئی بہانہ بنادو لیکن باہر مت آنا ۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔

کیوں میں تو نکلوں گئی اور میری کزن کی تقریب ہے میں بھلا کیسے نا جاوں ۔

وہ کہتے ہوئے ٹھٹھکی اسکے بازو سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر ۔

تمہارے بازو سے یہ خون کیسا نکل رہا ہے کیا ہوا ہے تمہیں ۔

خرد حیران ہوتی ہوئی بولی ۔

اسے چھوڑو خرد تم میری بات غور سے سنو ۔

کمرے سے باہر نہیں آنا اندر رہنا ہے اور دوسری بات تم کل صبح مجھے میری حویلی میں ملو میں انتظار کروں گا صبح 6 بجے تمہارا ۔

وہ دھیمے سے کہتا ہوا اسے تھوڑا سا اوپر اٹھا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے گھور کر اسے دیکھا ۔

میں تمہاری نوکر تھوڑی ہوں میں خرد رحمٰن ہوں سنتی سب کی ہوں لیکن کرتی اپنی ہوں ۔۔

وہ ناک چڑہا کر بولی ۔

افففف کیا کروں میں اسکا.

وہ غصے سے بڑبڑایا ۔

وہ تپا تھا اسکے بچپنے سے ۔

خرد بات سنو میری غور سے ۔

وہ اسکا چہرہ اپنے مظبوط ہاتھوں میں لیتا ہوا اسکے چہرے پر جھک کر بولا۔

تمہاری جان کو خطرہ ہے میں اسی لیے یہاں آیا ہوں ورنہ میری جان کو اور بھی بہت کام ہیں مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے میں اور یہاں نہیں رک سکتا تم یہاں سے باہر نہیں نکلو گئی ۔

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا پلٹا تھا جب وہ سرعت سے اسکی مظبوط کلائی جھکڑ گئی ۔

وہ رکا !

تمہیں کیسے پتا اور یہ لینز بلیک کیوں لگائے ہیں تمہیں کوفت نہیں ہوتی روپ بدل بدل کر مجھے تو تمہیں دیکھ کر ہی کوفت !

وہ سرعت سے کلائی چھڑاتا غصے سے وہاں سے نکل گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کتنا مغرور انسان ہے یہ !

میری بات بھی پوری نہیں سنی میں کوئی فالتو بولتی ہوں جو میری کوئی سنتا ہی نہیں ۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی اپنا پسٹل اپنی پاکٹ میں ڈالتی باہر نکل آئی ۔۔

میری بات سنی جو میں اسکی بات مانوں ۔

وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی تھی ۔

خرد ادھر آو بیٹا !

صفورا نے اسے آواز لگائی انکے پاس مسز منور (اہان کی ماں). کھڑی تھی ۔

وہ گہری سانس لیتی انکے قریب آئی

ہیلو انٹی !

مروت سے مصنوعی مسکان سے وہ بولی ۔

وعلیکم اسلام بیٹا !

انہوں نے آگے سے کافی شرمندہ کر دیا تھا تھا اسے ۔

وہ ناقدانہ نظروں سے اسکے سراپے کا جائزہ لے رہیں تھی ۔

جو کھلے وائٹ فلیپر اوپر شارٹ بلیک فراک پہنے ہوئے تھی بال حسب معمول دو پونیاں میں قید تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ارد گرد کتنی پیاریاں اور فیشن ایبل لڑکیاں تھیں اور ایک یہ تھی پوری نمونہ پتا نہیں انکے شوہر اور بیٹے کو اس میں کیا پسند آیا تھا ۔

وہ لب بھینچ کر سوچ کر رہ گئیں ۔

خرد ان سے ایکسیوز کرتی ہوئی مرحا کے پاس آ گئی ۔

سپوٹ لائٹ کا دائرہ پھر سے خرد پر بنا تھا ۔

ٹریگر پر دباو بڑھا تھا جب وہ ایک دم سے نیچے جھکی تھی ۔

افف میرا بریسلیٹ گر گیا تھا ۔

وہ بریسلیٹ اٹھاتی مرحا سے بولی ۔

خرد کل مہندی پر ڈانس ہوگا ماہ رخ اور مینا (کزن) کریں گئی ۔

مرحا نے اسے ایکسائیٹڈ سے انداز میں بتایا بھائی اور رانیہ بھی کریں گئے ۔

مرحا نے اشتیاق سے اسے بتایا ۔

جبکہ وہ مسکراتے ہوئے دور کھڑے ویٹر کو دیکھ رہی تھی جو سرد نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا

۔

وہ لب بھینچ کر مسکرائی اسے اس کو چڑانا بڑا مزہ دیتا تھا ۔

آج صبح سے ہی گھر میں خوب رونق تھی مرحا پارلر گئی ہوئی تھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جبکہ خرد نیند پوری کر رہی تھی وہ صفورا کے دو تین بار جگانے پر بھی نہیں اٹھی تھی ۔

صبح چھ بجے میں تمہارا حویلی انتظار کروں گا ۔

کسی کے کہے الفاظ اسے اچانک سے ہی یاد آئے تھے ۔

وہ سر پر ہاتھ مارتی اٹھی ۔

بنا چینج کیے اور نا ہی الجھیاں پونیاں سنوارے وہ نائٹ ڈریس پر گون چڑھاتی سنیکرز پہن کر پسٹل پاکٹ میں رکھتی باہر بھاگی کہاں اس نے چھ کہا تھا اور کہاں اب گیارہ بج رہے تھے ۔

وہ سب سے چھپتی چھپاتی سائیکل اٹھا کر باہر لے آئی ۔

سائیکل دوڑاتی وہ حویلی کے دروازے کے سامنے تھی سائیکل وہی چھوڑے دروازے کے پاس آئی جو کہ کھلا ہوا تھا ۔

دروازہ دھکیلیتی وہ اندر آئی حویلی میں ہو کا راج تھا سارے میں خاموشی سی چھائی ہوئی تھی ۔

وہ برے برے منہ بناتی حویلی کی پچھلی سائیڈ آئی ۔

خرد کے ہونٹ اچانک سے ہی مسکرائے تھے جو نقاب کیے بنا شرٹ کے باہر لون میں بیٹھا جیمی سے کوئی فائل پکڑ رہا تھا ۔

خرد کو دیکھ کر جیمی وہاں سے نکل گیا جبکہ اس نے گھور کر نیٹ کی سلیوز سے اسکے جھانکتے بازو دیکھے ۔

وہ دھیمے قدموں سے چلتی اسکے قریب آئی ۔

وہ نظریں اسکے وجود پر جمائے اسے دیکھتا رہا ۔

مجھے کیوں گھورے جا رہے ہو۔

وہ اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھتی ہوئی بولی ۔

وہ بنا کچھ کہے اسے دیکھتا رہا ۔

میں نے صبح چھ بجے کا کہا تھا اور دوسری بات جب میں نے کہا تھا کمرے سے باہر مت نکلنا تو کیوں نکلی ۔

وہ اس پر پھنکارا جس پر وہ سہمی ۔

میں کیا اب اپنے گھر فنکشن کا بھی اٹینڈ نا کرتی ۔

وہ منمنائی تھی ۔

خرد رحمٰن کیوں بات تمہارے زہن میں نہیں بیٹھتی کیوں اپنی جان کی دشمن ہو ۔

وہ اسے ایک دم کھینچتا ہوا سرد لہجے میں بولا ۔

خرد کو وہ بہت آرام سے اپنے گھٹنے پر بٹھا چکا تھا ۔

خرد حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جس کی نیلی آنکھوں میں ایک الگ سے ہی رنگ تھے اسکے لیے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد میری بات سنو اکیلی کہی نہیں جاو گئی یہاں جاوں کسی کے ساتھ جاو گئی دوسری بات جو بھی مشکوک دیکھے اسے گولی سے اوڑا دو ۔

وہ اسکے الجھے بکھڑے بالوں کو دیکھتا ہوا نرم لہجے میں بولا ۔

سچ میں اڑا دوں !

خرد نے شرارت سے تصدیق چاہی ۔

ہاں !

وہ فقط یہی بولا۔

خرد نے جھٹ سے پسٹل نکال کر اسے کے ماتھے پر رکھی ۔

سب سے زیادہ تو تم مجھے مشکوک لگتے ہو تمہں اڑا دوں ۔

خرد نے پسٹل کے ٹریگر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا ۔

وہ مسکرایا لیکن خرد نہیں دیکھ سکی ۔

میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم جزیل احمد کو اڑا دو ۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا ۔

خرد نے گہرا سانس لیا پھر اٹھ کر پودوں کے پاس آئی ۔

تم کون ہو اور یہ حویلی کس کی ہے ۔

وہ مضطرب لہجے میں بولی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اٹھتا اسکے قریب آیا ۔

یہ حویلی آیت احمد کی ہے ۔

وہ اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

یہ کون ہے !

خرد نے حیرت سے پوچھا ۔

آج سے ٹھیک دس دن بعد میں تمہیں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا اور اسی دن تمہیں اس حویلی کے اندر لے کر چلوں گا ۔

وہ اسکے سراپے کو دیکھتا ہوا بولا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جو وائٹ سلک کی شرٹ جو سلیو لیس تھی وائٹ ہی سلک کا پجامہ اوپر گلابی کلر کا نیٹ کا گون تھا جو پیروں تک آتا تھا وہ جلدی میں گون کے بٹن بند کرنا بھول گئی تھی شاید۔

وہ اسکے سراپے کو دیکھتا ہوا اسکے قریب آیا ۔

ایسی ڈریسنگ میں تم اب مجھے نظر آئی تو کچا کھا جاوں گا ۔

وہ سرد لہجے میں بولا ۔

خرد نے جلدی سے گون کے بٹن بند کرنے چاہے جب وہ اسکا ہاتھ گون سے ہٹاتا خود اسکے بٹن بند کرنے لگا ۔۔

خرد کو اسکی انگلیوں سے عجیب سا کرنٹ لگا وہ پیچھے ہونے لگی تھی جب وہ گون پکڑتا اسے اپنے اور نزدیک کر گیا ۔

وہ اسکے بٹن بند کرتا اسے دیکھنے لگا ۔

آئندہ اختیاط کرنا ۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا

وہ جلدی سے پیچھے ہوئی ۔

خرد اسے دیکھتی الٹے قدم پیچھے ہوتی جلدی سے وہاں سے بھاگئی تھی ۔

وہ کافی دیر وہاں کھڑا رہا پھر پلٹ کر چیئر پر بیٹھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحا کی تو آج چھب ہی نرالی تھی ۔

وہ ریڈ شرارے گرین کرتی میں لمبے بالوں کی چوٹی کیے ان میں پھول پروئے ہوئے تھی پنک لپسٹک میں پھولوں کا زیور پہنے وہ جھولے پر بیٹھی سب کو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی ۔

میں کہہ رہی ہوں میں یہ ڈریس نہیں پہنوں گئی تو نہیں پہنوں گئی ۔

وہ بیڈ پر پڑی گرین فراک کی طرف اشارا کرتی ہوئی بولی --

خرد اگر تم نے یہ ڈریس نا پہنا تو میرے سے کبھی بات نا کرنا ۔

صفورا بیگم نے کافی غصے سے کہا ۔

پہنا دیں پھر مجھے سے نہیں ایسے ڈریس پہنے جاتے ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

صفورا بیگم نے جلدی سے ڈریس پکڑا اور اسے لیے واش روم کی طرف بڑھیں --

آدھے گھنٹے میں وہ باہر تھیں ۔

خرد کو دیکھ کر سب مسکرانے لگے تھے جس پر صفورا بیگم شرمندہ سی ہوئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ گھٹنوں تک آتی فراک نیچے ریڈ چوڑی دار پجامہ پہنے ایک کندھے پر ریڈ سادہ ڈوپٹے رکھے وہ ریڈ ربینز سے دو پونیاں بنائے ہوئے تھی صفورا بیگم نے اسے کتنا ڈانٹا منع کیا لیکن اس نے دو پونیوں پر کوئی کمپرمائز نا کیا ۔

صفورا بیگم جانتی تھی وہ کتنی ڈیٹھ ہے اس لیے انہیں مانتی ہی بنی --

وہ بنا کسی کی ہنسی پر کنفیوذ ہوئے مرحا کے پاس آئی ۔

بہت پیاری لگ رہی ہو ۔

مرحا نے اسے دیکھ کر مسکرا کر کہا--

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو یار ۔

وہ کھلے دل سے بولی ۔

تب ہی ماہ رخ اور مینا ڈانس کرنا شروع کر چکیں تھیں ۔

پورے گارڈن میں میوزک کی تیز آواز گونجی تھی ۔

وہ دونوں بہت مہارت سے ڈانس کے سٹیپ لے رہیں تھیں ۔

یار میرا بھی دل کر رہا ہے ڈانس کرنے کو ۔

وہ انہیں دیکھتی حسرت سے بولی ۔

میں مما سے پوچھ کر آتیں ہوں ۔

مما میں بھی ڈانس کر لوں ۔

خرد صفورا کے پاس آتی ہوئی اشتیاق سے بولی۔

نہیں بیٹا آپکو نہیں آتا گر جاو گئی آپ ۔

صفورا نے نرم لہجے میں اسے منع کیا۔

نہیں گرتی آپکی بیٹی ڈونٹ وری!

وہ کہتی ہوئی بنا انکی سنے مینا اور ماہ رخ کے پاس آگئی جو ڈانس کے ہلکے ہلکے سٹیپس لے رہیں تھیں ۔

وہ انکے ساتھ کھڑی ہوتی انہیں غور سے دیکھنے لگی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

پھر ہلکے ہلکے پیر اور ہاتھوں کو حرکت دینے لگی --

روبن نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھاما تھا خرد مسکرائی ۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ ہلکے ہلکے سٹیپ لینے لگا تھا ۔

خرد مسکرائی وہ یہ سب بہت انجوائے کر رہی تھی ۔

دور کھڑے ویٹر نے دانت پیسے تھے ۔

مینا اور ماہ رخ نے ایک دوسرے کو کوئی اشارا کیا تھا جس پر مینا نے سر ہلا کر خرد کے پیر میں پیر پھنسایا تھا جس سے وہ منہ کے بل فرش پر گرنے لگی تھی جب وہ سرعت سے اسے تھام گیا تھا کیونکہ وہ اسی طرف آرہا تھا وہ ایک کائیا انسان تھا مینا اور ماہ رخ کو دیکھ چکا تھا اشارا کرتے ہوئے وہ ہر چیز پر نظر رکھنا جانتا تھا ۔

خرد اسکے کندھے کو تھامتی کھڑی ہوئی انہیں کسی نے نہیں دیکھا تھا سوائے روبن اور ماہ رخ نے یا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اندر آتے آہان نے جو کوٹ کے بٹن بند کرتا اسی طرف آرہا تھا ۔

خرد گہرے گہرے سانس لیتی اسے دیکھنے لگی ۔

بہت شوق ہے ڈانس کا ۔

وہ بھینچے لہجے میں بولا تھا۔

خرد نے بھولپن سے جلدی سے سر ہلایا۔

وہ اسے سیدھا کھڑا کرتا دوسری طرف چلا گیا۔

ہائے خرد رحمٰن !

آہان نے اسے مخاطب کیا۔

ہائے !

خرد نے بنا مروت کے کہا۔

میرے ساتھ ڈانس کا شوق پورا کر سکتیں ہیں آپ۔

نہیں اب مجھے ایسا بھی کوئی شوق نہیں ڈانس کا۔

خرد پونیاں ٹھیک کرتی مغرور لہجے میں بولی۔

Classic Urdu Material
کلاسک اردو میٹیریل
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آنٹی خرد کو کہیں نا میرے ساتھ ڈانس کرئے یہ شاید آپ کی اجازت کی منتظر ہے۔

آہان نے طنز سے اپنی طرف آتی صفورا سے کہا۔

بیٹا کر لو ڈانس۔

صفورا نے اسے تنبیہی لہجے میں کہا۔

مما مجھے نہیں !

صفورا خرد کے نا کرنے سے پہلے ہی اسکا ہاتھ آہان کے ہاتھ میں رکھ چکی تھی وہ یہ رشتہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی ۔

خرد نے غصے سے آہان منور کو دیکھا جس کے ہونٹوں پر طنزیا مسکراہٹ بہت واضع تھی ۔

وہ خرد کا ہاتھ تھام کر اسے ڈانس فلور پر لایا ہی تھا جب لائٹ بند ہوئی تھی ایک دم سے پورے گارڈن میں اندھیرا چھایا تھا ۔

پانچ منٹ کے بعد پھر سے پورا گارڈن روشنیوں سے چمکا تھا ۔

آہان نے اپنے ہاتھ پر دھرے ہاتھ کو مسکرا کر دیکھا پھر اسے

وہ جھٹ سے اپنا ہاتھ کھینچ گیا کیونکہ وہ خرد نہیں مینا تھی ۔

مینا بہت اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

آہان نے چونک کر سارے گارڈن میں نظر دوڑائی لیکن خرد رحمٰن اسے کہی نہیں دیکھی ۔

خرد نے حیرت سے اسے دیکھا جو اسے اٹھائے اوپر چھت پر لے آیا تھا ۔

وہ سرد نظروں سے خرد کو دیکھ رہا تھا ۔

ڈانس کا شوق چڑا تھا اس آہان منور کے ساتھ ۔

ویٹر ہو اپنی اوقات میں رہو ہاں ڈانس کا شوق تو مجھے واقع چڑا تھا ۔

وہ لب دانتوں میں دباتی مسکرا کر بولی ----

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کر گیا۔

جب خرد نے اسے ہلکی مسکان سے دیکھا۔

میری ایک شرط پوری کرو!

مجھے اپنا دیدار کراو۔

وہ اسکے نقاب کو دیکھتی سنجیدگی سے بولی۔

اور اگر نا کرواوں تو!

جزیل احمد سرد آواز میں بولا۔

تو میں اس آہان کو مسکرا کر دیکھوں

وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی جب وہ اپنے چہرے سے ایک جھٹکے سے ماسک اتار کر ہوا میں اچھال چکا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماسک دور اچھالتا وہ اسکی طرف غصے سے بڑھا تھا۔

خرد سارا منہ کھولے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے انتہائی حسین انسان کو دیکھ رہی تھی۔

جس کے نقوش انتہائی حسین تھے سفید رنگ نیلی آنکھیں براون بال اسے فارنر ظاہر کرتے تھے.

نا تو کانوں میں بالیاں تھیں نا ہی بال بڑے بڑے تھے،

خرد تو ملکوں ملک گھومی تھی وہ دعوے سے کہہ سکتی تھی ایسا حسین مرد اس نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا ۔

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

جبکہ خرد بے یقینی سے اسے دیکھے جا رہی تھی ۔

ہو گئ تسلی کر لیا دیدار یا ابھی باقی ہے ۔

وہ سرد لہجے میں دانت پیس کر بولا تھا ۔

تم انسان نہیں ہو سکتے اتنے پیارے انسان نہیں ہوتے ۔

وہ کچھ دیر بعد حیرت سے بولی تھی ۔

وہ جواباً بیزار تاثرات لیے اسے دیکھتا رہا ۔

وہ اسکی طرف بڑھتا اسے خود سے بہت قریب کر گیا تھا۔

خرد جزیل احمد میرا کارڈ کہاں ہیں جو تمہیں اس دن ریسٹورینٹ میں گرا ملا تھا ۔

وہ سرد لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔

خرد نے اسے گھورا خلانکہ اسکی ایسی روعب دار پرسنلٹی تھی کہ اسکے ساتھ کام کرنے والے اسکی طرف دیکھ کر بات نہیں کرتے تھے اس کی پرسنلٹی میں ایک رعب تھا۔ لیکن یہ لڑکی اس پر نا تو اسکی گھوری اس پر کام کرتی نا ڈانٹ ڈپٹ ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ مجھے گرا ہوا ملا تھا ۔

اور گری ہوئی چیز جسے ملے وہ اسکی ملکیت ہوتی ہے ۔

خرد بھی ایک ایک لفظ چبا کر بولی ۔

خرد میرا کارڈ مجھے واپس کرو میرا کارڈ تمہارے اس گھر میں کسی کے ہاتھ لگ سکتا ہے جو تمہارے لیے مشکلات پیدا کر دے گا سو میرا کارڈ دو ورنہ !

وہ دانت پیس کر بولتا آخر میں اسے دھمکی دیتا اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بہت قریب کر گیا تھا۔

ورنہ !

خرد نے آئی برو اچکا کر پوچھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسکی خوبصورتی سے کچھ متاثر نظر نہیں آرہی تھی وہ اسے نارمل طریقے سے دیکھ رہی تھی جو جزیل احمد کو پسند آئی تھی ورنہ لڑکیاں تو اس کے گرد شہد کی مکھیوں کی طرح منڈلاتی تھیں ۔

خرد اپنے نام کی طرح ہی انوکھی تھی ۔

ورنہ ایک بھوت انسان کو پورا نگل سکتا ہے ۔

وہ اس کی پونیاں کستا ہوا بے تاثر لہجے میں بولا۔

کوئی نہیں تم بھوت نہیں ہو تم انسان ہو اور ویسے بھی تم مجھے نہیں کھا سکتے میرے میں ہڈیاں زیادہ ہیں گوشت کم ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

خرد میری بات سنو تم کسی سے میرے بارے میں بات نہیں کرو گئی اپنے فرینڈز سے بھی نہیں اور نا ہی ہمارے نکاح کا کسی کو بتاو گئی ۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا سیڑھیاں اترنے لگا چہرے پر ماسک لگاتا وہ خرد کو بہت اچھا لگا تھا۔

جلدی سے میرا کارڈ نکالو ۔

وہ اسے اسکے کمرے میں لاتا ہوا بولا۔

خرد اسے گھورتی ہوئی واش روم کی طرف بڑھ گئی ۔

وہ بھی اسکے پیچھے آیا ۔

خرد دھونے والی پینٹ کی پاکٹ ٹٹولنے لگی کیونکہ اس نے کارڈ اسی ٹروزر میں ڈالا تھا ۔ وہ جھاڑنے لگی لیکن کارڈ ہوتا تو ملتا نا اس پر جزیل احمد کا نام تھا اور بھی بیت کچھ لیکن خرد اپنی نالائقی میں وہ کارڈ شاید گھم کر چکی ۔

نہیں مل رہا !

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے روہانسے لہجے میں کہا۔

وہ جواباً اسکے ہاتھ سے پینٹ پکڑ کر خود پاکٹس کو ٹٹولنے لگا پھر دوسری تیسری اسکی سب جینز پینٹ چیک کر لیں لیکن کارڈ نا ملا ۔

خرد بی بی کارڈ یہاں نہیں ہے کہاں رکھا تھا سوچو لاسٹ بار تمہارے واش روم میں کون آیا تھا ۔

وہ غصے سے بولا۔

خرد گلا تر کرتی اسے دیکھنے لگی جو غصے سے اسی کی طرف متوجہ تھا ۔

میں ہی آئی تھی بعد میں پتا نہیں ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

آففففف خرد جزیل کیا کروں میں تمہارا ایک کارڈ تک تم سے سنبھالا نہیں گیا خون پی جاوں گا میں تمہارا اگر میرے بارے میں کسی کو کچھ پتا چلا تو ۔

وہ کافی غصے سے بولا تھا تبھی باہر دروازے پر دستک ہوئی ۔

دونوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ۔

باہر کون ہے ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد !

وہ چونکی یہ آواز تو اسکے ڈیڈ کی تھی ۔

ڈیڈ ہیں تم کھڑکی سے نکل جاو ۔

وہ اسے گھورتا ہوا باہر کھڑکی کی طرف آیا لیکن یہ کیا کھڑکی تو شاید کسی نے باہر سے بند کر دی تھی ۔

کوئی جان چکا ہے میرے بارے میں ۔

وہ سپاٹ انداز میں بولا ۔

خرد کا دل زوروں سے دھڑک اٹھا۔

اب کیا ہوا گا ۔

باہر سے اب بہت سے لوگوں کی ملی جلی آوازیں آنے لگی تھی ۔

ریلکس رہو تم دروازہ کھولو۔

کیا تم پاگل ہو سب تمہارے بارے میں پوچھیں گئے تو میں کیا کہوں گئ ۔

وہ پریشانی سے بولی ۔

ڈونٹ وری میں ہوں نا تم دروازہ کھولو ۔

وہ مکہ بناتا کھڑکی کی طرف آیا وہ چاہتا تو ایک جھٹکے سے کھڑکی توڑ سکتا تھا لیکن ایسے تو سب کو شک ہو جاتا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کھڑکی کو دیکھتا ہوا دروازے کے پاس آیا ۔

دروازہ کھولو۔

وہ اسے کہتا ہوا دروازے کے پیچھے ہوا ۔

خرد سر ہلاتی ہوئی دروازہ کھول چکی تھی ۔

دروازہ کھلتے ہی رحمٰن صاحب صفورا مرحا تقی صاحب اور حاجب اندر آئے ۔

بیٹا کون تھا کمرے میں حاجب کہہ رہا تھا تمہارے کمرے سے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں ۔

وہ فکرمندی سے بولے ۔

نہیں تو ڈیڈ میں تو سونے لگی تھی میں واش روم تھی اس لیے دروازہ کھولنے میں دیر ہو گئی۔

وہ حاجب کو گھورتی ہوئی بولی ۔

پھر اسے دیکھا ۔

حاجب کمرے میں تو کوئی نہیں ۔

صفورا بیگم غصے سے بولی ۔

چاچی پتا نہیں لیکن خرد کی چلانے کی آواز اور کسی مرد کی آواز آئی تو میں پریشانی سے آپ سب کو بولا لایا۔۔

حاجب کمرے میں نظر دّوڑاتے ہوئے بولا۔

پھر واش روم کی طرف بڑھا لیکن واش روم میں کوئی ہوتا تو نظر آتا نا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic Urdu Material/

بیٹا آپ باہر آو تھوڑی دیر کے لیے !

رحمٰن صاحب نے غصے سے حاجب کو دیکھتے ہوئے خرد کو مخاطب کیا۔

وہ جو دروازے کی طرف آنے لگا تھا رحمٰن صاحب کے غصے کو دیکھتا ہوا باہر نکل گیا۔

مرحا بھی اسے باہر بلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

وہ جلدی سے دروازہ بند کرتی دروازے سے ٹیک لگا گئی۔

وہ آہستہ سے اسکی طرف آیا۔

تم کون ہو اور مجھے کیوں ہر بار بچاتے ہو۔

وہ اچانک سے اسکے سامنے آتی ہوئی بولی تھی۔

وہ جواباً ہلکا سا مسکرایا تھا۔

ماسک کی وجہ سے وہ دیکھ نا سکی اسکی پیاری مسکراہٹ۔

خرد جزیل احمد اس کا جواب میں تمہیں بہت جلد دوں گا ابھی ٹھیک وقت نہیں آیا۔

وہ اسکے بیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

کم از کم اتنا تو بتا دو ماسک کیوں لگاتے ہو۔

وہ اسکے پاس کھڑی ہوتی تجسس سے بولی۔

نظر نا لگے اس لیے !

وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد دانت پیس کر رہ گئی ۔

اتنے بھی کوئی حور پرے نہیں ہو ایک عام سی شکل ہے تمہاری!

میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں کبھی دیکھا مجھے لوگوں سے چہرہ چھپاتے ہوئے یا نظر لگتے ہوئے ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی غصے اور فخر سے گردن اکڑا کر بولی ۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکا جائزہ لیتا ہوا کھڑا ہوا ۔۔

کنفیڈنس ہونا اچھی بات ہے لیکن خوش فہمی میں رہنا انسان کے لیے فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دہ ہوتا ہے ۔

اور آج تمہارا ایک امتحان ہے اگر اس میں پاس ہوئی تو تمہارے لیے میرے پاس ایک گفٹ ہو گا اور اگر ناکام ہوئی تو سزا ۔

کونسا امتحان !

وہ اچنبے سے بولی ۔

جواباً

وہ مسکرا کر دروازہ کھولتا ہوا باہر نکل گیا ۔

ہیں کیا یہ پہلے مجھے بد صورت کہہ رہا تھا خود ہو گئے تم بد صورت تمہاری ماں تمہاری بہن تمہاری بیوی!

نہیں بیوی شاید خوبصورت ہی ہو۔۔

وہ کہتے ہوئے جلدی سے سر نفی میں ہلاتی بولی

ُغصے سے دروازہ بند کرتی چینج کرنے واشروم میں چلی لگی ۔

وہ جیسے ہی گارڈن میں آئی صفورا بیگم اسے غصے سے دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گئی ۔

وہ میڈیم چینج کر آئی تھی سکن شارٹ فراک نیچے بلیک جینز پہن آئی تھی ۔

رحمٰن صاحب اسے تھامتے سٹیج پر لے آئے وہ حیرت سے انہیں دیکھتی آہان کو دیکھنے لگی جو طنزیا مسکان سے اسکا ہونق چہرہ دیکھ رہا تھا ۔

خرد کو خطرے کی گھنٹیاں کہی آس پاس بجتی محسوس ہوئیں ۔

اٹینشن ایوری بڈی !

رحمٰن صاحب کی اونچی آواز پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے ۔

میں آج یہاں ایک اناونس کرنا چاہتا ہوں اپنی اکلوتی بیٹی کے بارے میں ۔

خرد نے انہیں چونک کر دیکھا۔

حاجب نے لب بھینچ کر معصوم چیرے والی بلا کو گھورا ۔

خرد پریشانی سے رحمٰن صاحب کو دیکھتی اہان کے والدین کو دیکھنے لگی ۔

جو مسکراتے ہوئے رحمٰن صاحب کی بات کی تصدیق کر رہے تھے۔

میں اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی منور شیرازی کے بیٹے اہان شیرازی سے طے کرتا ہوں ہم اپنی رشتے داری اور مضبوط کرنے جا رہے ہیں آج انگیجمنٹ کی ایک چھوٹی سی رسم کریں گئے آپ سب لوگوں کی موجودگی میں ۔۔۔

منور صاحب انکے سیکنڈ کزن تھے۔۔

رحمٰن صاحب اپنے بھائیوں کو تو بتا چکے تھے اور آج سارے خاندان کو بھی بتا تھا ۔

اس لیے سب ہی راضی تھے ۔

مسز منور نے منہ بناتے ہوئے پرس سے انگھوٹھی نکال کر آہان کو پکڑائی ۔۔

آہان نے رنگ تھام کر خرد کی طرف ہاتھ بڑھایا ۔

جو پریشانی سے سامنے کھڑے ویٹر کے لباس میں اسے دیکھ رہی تھی ۔

خرد ہاتھ آگے کرو ۔

صفورا بیگم نے خرد کو ٹوکا ۔

خرد نے آہان کے ہاتھ میں رنگ دیکھی پھر اگلے ہی پل اسکی طرف بڑھا دیا ۔

آہان نے ہاتھ تھاما ہی تھا جب خرد لہرا کر نیچے گری تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

آہان سمیت سب نے شاکس سے نیچے گری بے ہوش ہوئی خرد کو دیکھا۔

سب پریشانی سے خرد کے ارد گرد ہوئے تھے

دور کھڑا ویٹر مسکرایا تھا ۔

خرد پاس ہوگئی تھی اس امتحان

میں !

وہ الٹے قدم چلتا وہاں سے نکل گیا۔

حنادر خرد کو اٹھاتا اندر لایا رحمٰن صاحب نے جلدی سے ڈاکٹر کو فون کیا ۔

ڈاکٹر کے زکر پر خرد نے صبر کے گھونٹ بھرے ۔

حنادر بیٹا اسے اٹھا کر کمرے میں لے چلو۔

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر چھوٹا سا بیگ پکڑے حمود کی ہمراہی میں اندر آئے ۔

خرد اس ماسک والے کو کوس کر رہ گئ ء ۔

آپ سب باہر جائیں مجھے چیک کرنا ہے انہیں ۔

لیڈی ڈاکٹر نے سب کو اسکے ارد گرد دیکھ کر سب کو مخاطب کیا سب سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے ۔

صفورا پریشانی سے اسکی پیشانی چومتی باہر نکل گئ ۔

آپ آنکھیں کھول سکتیں ہیں مجھے سر نے بھیجا ہے ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ڈاکٹر کی مسکراتی آواز پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں ۔

خرد نے حیرت سے ڈاکٹر کو دیکھا

کیا مطلب ہے تمہارا میں سچ میں بے ہوش ہوئی تھی ابھی ہوش میں آئی ہوں بات سنو باہر جا کر سب سے کہنا خرد بے ہوش ہو گئی تھی اور اسے ٹینشن وغیرہ سے دور رکھا کریں اور اسکی ہر بات مانا کریں

میم مجھے سر J نے بھیجا ہے انہوں نے مجھے سمجھا دیا ہے جو کہنا ہے باہر ۔

خرد نے گھور کر اس ڈاکٹر کو دیکھا ۔

ہاں ٹھیک ہے لیکن یہ ضرور کہنا انہیں ٹینشن سے دور رکھا کریں اور اسکی باتیں بھی مانا کریں ورنہ مکہ مار کر تمہارے دانت توڑ دوں گئی ۔

خرد نے دھمکی دینا فرض سمجھا۔

جبکہ ڈاکٹر نے اسے گھور کر دیکھا۔

ڈاکٹر نے بایر جا کر سب کو ریلکس کر دیا کہ بی پی لو گیا تھا اس لیے وہ بے ہوش ہو گئی تھی

۔

جس پر رحمٰن صفورا اور مرحا نے شکر کا کلمہ پڑھا ۔۔

آج حنادر اور مرحا کی برات تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

مرحا اور رانیہ صبح سے ہی پارلر چلی گئی تھی تیار ہونے ۔

مما کونسا ڈریس پہنوں ۔

وہ صفور کے پاس آتی ہوئی منہ بسور کر بولی ۔

یہ والا ڈریس نہیں یہ والا پہنو میں اپنے مال سے خرید کر لائی ہوں اپنی بیٹی کے لیے اور یہ آپ آسانی سے کیری بھی کر سکتیں ہیں ۔

صفورا پیکٹ سے ایک ڈریس نکالتی ہوئی اس سے بولی۔

مما میں آپکے کہنے پر پہن لیتی ہوں لیکن اگر گر گئی تو اس کی زمہ دار آپ ہوں گئ ۔

وہ منہ بسور کر کہتی ڈریس لے کر واش روم گھس گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ماریہ نے مسکرا کر اپنی بیٹی کی پیشانی چومی جو پنک لہنگا کرتی پہنے بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑے ماتھا پٹی لگائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔

https://www.facebook.com/classicurdumaterial

تمہیں نعمان کیسا لگا بیٹا ۔

ماریہ نے اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے پوچھا۔

جس پر ماہ رخ نے ناک چڑھایا ۔

مما مجھے نہیں پسند وہ اسکی ہائٹ چھوٹی ہے ۔

ماہ رخ نے لپ سٹک ڈارک کرتے ہوئے ناز سے کہا۔

کہاں چھوٹا ہے بیٹا تم سے تو بڑا ہی ہے ۔

ماریہ بیگم نے اسے گھور کر باور کروایا جس کی ہائٹ درمیانی ہی تھی ۔

افففف مما سوچوں گئی پھر جواب دوں گئی ۔۔

ماہ رخ کہتی ہوئی مرر کے آگے آئی ۔

مما آج آپکی بیٹی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا دیکھنا آپ بلکہ دلہنیں بھی نہیں ۔۔

ماہ رخ نے اپنا باغور جائزہ لیتا ہوئے مغرور سے لب و لہجے میں کہا۔

یہ بات تو سچ ہے میری جان بس تمہارے لیے کوئی تمہارے جوڑ کا لڑکا مل جائے ۔

ماریہ نے اسکی بلائیں لیتے ہوئے محبت سے کہا جس پر ماہ رخ ناز سے مسکرائی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

چٹاخ

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ خفاظت کرو گئے تم میرے بعد اسکی !

جزیل اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارتا غصے سے بولا۔

وہ!

بکواس بند کرو ایڈیٹ !

وہ غصے سے بولا ۔

آئندہ اگر اسے کوئی کھڑوچ بھی آئی تو تمہاری خیر نہیں ۔

اس نے سامنے کھڑے وجود کو غصے سے وارننگ دی ۔

جس پر سامنے کھڑے وجود نے منہ بسورا ۔

روبن ٹھٹھک کر وہی رکا ۔

جو سامنے سے چلی آرہی تھی ۔

وہ ٹی پنک شرارے اوپر گھٹوں تک آتی سی گرین موتیوں کے کام والی شرٹ پہنے جس کے بازو کہنوں تک تھے بالوں کی پیچھے سادہ سی پونی پنائے بنا کسی میک اپ اور جیولری کے اچھی لگ رہی تھی وہ دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیوں ڈالے ہوئے تھی بس یہی اسکا گہنا تھا ۔

کیسی لگ رہی ہوں!

وہ اسکے سامنے گھومتی ہوئی بولی ۔

پوری جوکر !

روبن ہنسی دباتا ہوا بولا ۔

تم ہوگئے جو کر اور وہ تمہاری میکی ہو گئی جو کر جو چلتی پھرتی لپ سٹک کی دکان ہے ۔

وہ غصے سے بولی۔

روبن نے اسکی چلتی زبان کو گھورا ۔

ویسے یی سینڈل کہاں سے لیئے ۔

روبن نے اسکے کھوسے کو دیکھتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چاہیئے تو پہن لو آئی ڈونٹ مائنڈ ۔

وہ طنز سے بولی ۔

تمہارے پاس مائنڈ ہو گا تو مائنڈ کرو گئی نا ! ڈارلنگ ویسے یہ میں اپنے لیے نہیں مہک کے لیے پوچھ رہا تھا اسے گفٹ کروں گا تم آج پہن کر اتار کر اچھی طرح سے صاف کر کے مجھے دے دینا میں مہک کو گفٹ کروں گا ۔

روبن نے موبائیل پر آتے میسج کا جواب لکھتے ہوئے خرد سے کہا۔

میری جوتی تمہیں صاف کر کے دیتی ہے میرا دل کرتا ہے تمہاری میکی کو بھوت والا بنگلے میں چھوڑ دوں ویسے بات سنو میں ہرگز تمہاری شادی اس ککی باندری سے نہیں ہونے دوں گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ غصے سے ناک چڑھا کر بولی ۔

Support@classicurdumaterial.com

روبن نے اسے گھورا ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کیوں پسند آگیا ہوں میں تمہیں ۔

روبن نے شرارت سے پوچھا ۔

ارے شکل دیکھو اپنی کیا سوٹ کرتے ہو تم خرد رحمٰن کے ساتھ ۔

خرد نے فخر سے گردن اکڑا کر اسے آئنہ دیکھانا چاہا

روبن نے زور سے اسکی پونی کھینچی پھر پونی کھینچ کر رکا نہیں بلکہ بھاگ گیا۔

پتا تھا نا خرد سے پٹے گا اس لیے بھاگ گیا ڈرپوک کہی کا ۔۔

وہ غصے بڑبڑاتی ہوئی دلہن والے روم کی طرف آئی ۔

واوا یار کیا لگ رہی ہو ۔

خرد نے مرحا کی بلائیں لیتے ہوئے کہا جو واقعے بہت خوبصورت لگ رہی تھی ریڈ لہنگے میں ریڈ ہی ڈارک لپسٹک ہیوی میک اپ سے وہ واقعے پہچانی نہیں جا رہی تھی

۔

خرد دل بہت گھبرا رہا ہے یار ۔

مرحا پریشانی سے بولی ۔

کیوں گھبرا رہا ہے یار چیل کرو برات تو ویسے بھی آنے والی ہے ہمارے گنجے دلہے نے وہ پہنے ہو گئی نا جو دلہے سر پر پہنتے ہیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

پگڑی کہنا چاہ رہی ہو تم شاید ۔

https://www.facebook.com/Classic

مرحا بجھے دل سے بولی ۔

ہاں وہی !

خرد ہنسی ،

آدھے گنٹے بعد ڈاکٹر زبیر کے گھر والوں کا فون آگیا تھا کہ وہ نہیں آئیں گئے کیونکہ ڈاکٹر زبیر اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر چکے تھے اور گھر سے غائب تھے۔

یہ خبر سارے خاندان پر بجلی بن کر برسی تھی.

سب پریشان ہو گئے تھے ۔

اب کون کرئے گا شادی میری بیٹی سے۔

عالیہ بیگم روتے ہوئے بولی ۔

خرد دکھی دل سے مرحا کو دیکھ رہی تھی جو سپاٹ چہرے سے بت بن کر بیٹھی تھی.

وہ لب بھینچے سب کو روتا ہوا دیکھنے لگی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

یہ سب رو کیوں رہے ہیں ۔

روبن اسکے قریب آتا حیرت سے بولا ۔

ڈاکٹر زبیر کے گھر والے برات لے کر نہیں آئے گے وہ بھاگ گیا ہے باسٹرڈ انسان ایک بار میرے ہاتھ لگ جائے پھر تم دیکھنا اسے قبر تک پہنچا کر ہی چین سے بیٹھوں گئ ۔

خرد نفرت سے بولی ۔

او پھر اب کیا ہو گا ۔

روبن آفسوس سے بولا ۔

اب آنٹی ماریہ کہہ رہیں تھیں اس کا بیاہ تو اب کہی نہیں ہو پائے اگر آج نا ہوا تو !

خرد لب کاٹتی ہوئی بولی ۔

چچچ بہت برا سسٹم ہے یہاں کا ۔

روبن منہ بناتے ہوئے بولا۔

خرد چونکی پھر اسے سر تا پیر دیکھنے لگی ۔

پھر مسکرائی ۔

وہ اسکی مسکراہٹ سے تھوڑا مشکوک ہوا ۔

روبن تم کتنی محبت کرتے ہو مجھ سے ۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتی ہوئی بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

او میڈیم اپنی حد میں رہو کرتا ہوں محبت تم سے لیکن پاکیزہ والی!

ہینڈسم ہوں لیکن شرم کرو یار ماحول تو دیکھو تم تو میری پرسنلٹی پر مر ہی گئی ہو ---

روبن حیرت سے بولا۔

ایڈیٹ تم نے میرا ٹیسٹ ایسا سمجھا ہوا ہے تم نے!

میری بات سنو اور اگر تم نے میری بات نا مانی تو آج اسی وقت میں تم سے اپنی دوستی توڑتی ہوں۔

وہ دھمکی دیتی اسے کھینچتی ایک کونے میں لے گئی ۔

روبن نے اسے ساکت نظروں سے دیکھا ۔

دور سے وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے نظر آرہے تھے ۔

لیکن تھوڑی دیر بعد وہ اسے منانے میں کامیاب ہو گئی تھی ۔

اس نے جیسے ہی سب سے بات کی سب نے بہت سے اختلاف اٹھائے لیکن عالیہ نے غور سے دور کھڑے ہینڈسم نوجوان کو دیکھ کر ہاں کردی ۔

وہ قتل کر دینے والی نظروں سے اماں بی بنی خرد کو گھور رہا تھا ۔

خرد نے سب کو منا کر ہی دم لیا تھا ۔

مرحا وقار ولد وقار علی آپ کا نکاح ابراز احمد ولد شہریار احمد کے ساتھ سکہ رائج الوقت بیس لاکھ روپے طے پایا ہے !

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ---

مولوی صاحب اسکے پاس ایک گھنٹے بعد آئے تھے وہ حیرت سے اپنے ماں باپ کو دیکھنے لگی --

عالیہ نے اسے قبول ہے کہنے کا اشارا دیا۔

وہ ضبط کے گھونٹ بھرتی بنا اپنے ہمسفر کو جانے قبول ہے کہہ گئی تھی ---

سب کے مرجھائے چہرے پھر سے ہرے ہو گئے تھے --

سر آپکے گیسٹ آئیں ہیں باہر انکے قریب کافی لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں --

ملازم نے جنید شیرازی کے کان میں اسے اطلاع دی ---

https://www.classicurdumaterial.com/

سر آپکے گیسٹ آئیں ہیں باہر سب انکے ارد گرد اکٹھے ہو گئے ہیں --

Support@classicurdumaterial.com

ملازم نے جنید شیرازی کے کان میں کہا جنید شیرازی جلدی سے سر ہلاتا ہوا ہال کی طرف تیز قدموں سے بڑھا۔

مرحہ کسی سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی وہ چپ تھی ہونٹ ساکت تھے تو نظریں جھکی ہوئیں

۔

خرد کافی دیر اسے کے پاس بیٹھی اسے ریلکس کرتی رہی لیکن مرحہ کچھ نا بولی وہ ساکت سی بیٹھی رہی نا کسی کو دیکھتی نا کسی سے کوئی بات کرتی --

خرد گہرا سانس لیتی باہر آئی جب جب اسکی ٹکر ماہ رخ سے ہوئی ۔

افف کبھی دیکھ کر بھی چل لیا کرو سارے بال خراب کر دیئے میرے ۔

ماہ رخ بالوں کو سنوارتی ہوئی بولی ۔

خرد نے بیزار نظروں سے اسکے ڈارک میک میں چھپے چہرے کو دیکھا ۔

تم اتنا میک اپ تھوپ کر تھکتی نہیں ہو ۔۔

خرد نے آنکھیں سکیڑ کر اس سے پوچھا۔

یہ نیچرل بیوٹی ہے مس خرد تم کیا جانو نیچرل بیوٹی ۔

ماہ رخ منہ بناتے ہوئے تنک کر بولی ۔

جھوٹ مت بولو ماہ جتنا تم میک اپ کرتی ہو اتنا میں کروں تو کوئی پری لگوں ویسے پری تو میں اب بھی ہوں لیکن تم اتنا میک اپ کر کے بھی پری نہیں بلکہ ماہ رخ ہی لگتی ہو ۔۔

خرد اسے سناتی ہوئی اسے کندھا سے کندھا مارتی اسکے قریب سے گزر گئی ۔

جبکہ ماہ رخ نے جلدی سے پرس سے ایک چھوٹے سائز کا مرر نکالا

وہ اپنا چہرہ ہر اینگل سے دیکھتی بے چین تھی ۔

اتنی خوبصورت تو لگ رہیں ہوں یہ تو جلتی ہی رہتی میری بیوٹی سے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ماہ رخ مرر بیگ میں رکھتی غصے سے بولی ۔

خرد اپنے دھیان میں کسی وجود سے زور سے ٹکرائی تھی۔
خرد نے سنبھل کر سر اوپر اٹھایا تو اپنے سامنے کھڑے اہان منور کو دیکھ کر جھٹ سے اس سے الگ ہوئی ۔
شرم نہیں آتی تمہیں یوں لڑکیوں کو پکڑتے ہوئے گر رہی تھی نا مر تو نہیں رہی تھی جو جھٹ سے کمر کو پکڑ لیا آئندہ اگر پکڑا تو ہاتھ توڑ دوں گئی ۔
وہ اسے غصے سے سناتی ہوئی اسکے قریب سے گزر گئی ۔
جبکہ آہان منور اپنی طرف متوجہ لوگوں سے شرمندہ ہوا پھر دانت پیس کر اسکی پشت کو دیکھنے لگا جو اسکے دشمن کو دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی ۔۔
خرد آنکھیں پھاڑے سٹیج پر کھڑی ہستی کو دیکھنے لگی ۔
ہونٹوں پر ہاتھ رکھے وہ بے یقینی سے جنید صاحب کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی ساتھ رحمٰن صاحب بھی تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

بلیک ٹو پیس سوٹ بلیک گلاسز گریبان میں اٹکائے مظبوط کلائی میں گولڈ کی چمکتی ہوئی واچ باندھے وہ کوئی اور نہیں جزیل احمد تھا خرد حیرت زدہ رہ گئی جب ماہ رخ کو اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے دیکھا۔

افففف یہ اسان یہاں کیوں آگیا اور اگر اس نے ڈیڈ کو بتا دیا تو۔

خرد بے چینی سے انگلیاں مڑورتے ہوئے بڑبڑائی۔

نہیں بتائے گا خرد اس نے تمہیں خود منع کیا تھا کسی کو بھی بتانے سے۔۔

خرد نے خود کو تسلی دی۔

خرد رحمن اپنی نظروں کو لگام دو تمہاری شادی مجھ سے ہونے والی ہے اور مجھے برداشت نہیں تم میرے دشمن کو یوں آنکھیں پھاڑے دیکھو ویسے بھی اتنا کوئی خوبصورت نہیں وہ جو اپنی جگہ پر جم گئی ہو۔۔

آہان منور کی طنزیہ آواز پر وہ اسکی طرف پلٹی۔

تم سے مطلب میں جیسے مرضی دیکھو ابھی شادی ہوئی نہیں اس لیے میں جس چاہے دیکھ سکتی ہوں اور دوسری بات وہ خوبصورت تو ہے اور تیسری بات وہ تمہارا دشمن ہے میرا نہیں۔

وہ طنز سے بولتی ہوئی پھر اسے دیکھنے لگی جو واچ پر ٹائم دیکھتا ان سے اجازت لے رہا تھا۔

جنید صاحب سر ہلاتے اسے نیچے لے کر اترے تھے۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد کا دل دھڑکا وہ اسی کی طرف ہی آرہا تھا ۔

خرد سے تھوڑے قدم کی دوری پر اس نے آنکھوں پر گلاسز لگائے تھے ۔

وہ اسکے پاس سے بنا اسے دیکھے کسی ہوا کے جھونکے کی طرح گزرا تھا ۔

خرد بے ساختہ پلٹی لیکن وہ تیز قدموں سے باہر نکل گیا تھا ۔

مجھے دیکھا تک نہیں مغرور انسان نے !

خرد دل میں غصے سے بڑبڑائی ----

خرد رحمٰن چلا گیا ہے وہ --

اہان نے اسے گھورتے ہوئے مخاطب کیا --

جس پر وہ سنبھلی ۔

میں اسے نہیں سامنے لگی واچ پر ٹائم دیکھ رہی تھی --

خرد جلدی سے کہتی ہوئی صفورا بیگم کے قریب چلی گئی ۔

جبکہ آہان منور طنز سے اسکی کلائی پر نفیس سے باندھی واچ کو دیکھتا دانت پیس کر رہ گیا پھر پلٹ کر رحمٰن صاحب کی طرف بڑھا۔

ابھی رخصتی رہنے دیں مجھے تھوڑا وقت دیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial

کوئی ضرورت نہیں وقت دینے کی میرا مطلب ہے رخصتی میں دیری کی، تم دونوں ایسے ایک دوسرے کو جلدی سمجھ سکو گئے ۔

خرد اسکے بولنے سے پہلے ہی جلدی سے اسکی بات کاٹتی ہوئی بولی ۔

روبن نے دانت پیسے جبکہ ماریہ بیگم اور صفورا بیگم نے خرد کی ہاں میں ہاں ملائی ۔

خرد شاطر مسکراہٹ سے روبن کو دیکھنے لگی ۔

آنٹی بہت امیر ہے آپکا سن ان لاء اسکی بہت سے فیکٹریاں ہیں امریکہ اور جرمن میں ۔

وہ ماریہ بیگم کو سناتی عالیہ بیگم سے بولیں ۔ماریہ بیگم نے حیرت سے روبن جو دیکھا ۔

رخصتی ساتھ ہی ہوجائے تو بہتر ہے بیٹا ایسے میں کسی کو کوئی بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب کی دفعہ وقار صاحب بولے تھے ۔۔۔

روبن گہری سانس خارج کرتا سر ہلا گیا ۔

خرد مسکرائی وہ بہت خوش تھی اپنے دونوں فرینڈ کے لیے ۔۔

مرحہ نے حیرت سے اپنے ساتھ بیٹھتے روبن کو دیکھا ۔

وہ تو کوئی اور سمجھی تھی یہ کیا ہوا تھا اسکے ساتھ ۔

اسکی شادی اس انگریز سے کیسے ہو سکتی تھی بھلا ۔

روبن نے غصے سے مرحہ کو دیکھا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے جا رہی تھی ۔

مما یہ تو انگریز ہے نا مطلب غیر مسلم پھر میری شادی اس سے کیسے کردی آپ لوگوں نے ۔

مرحہ حیرت سے عالیہ سے بولی ۔

موٹو ابراز مسلمان ہے بس اسکی لک انگریزوں والی ہے اور روبن اِسکا نیم ہے جو کہ اسکے فرینڈ نے رکھا ہوا ہے کیونکہ ابراز کا مشکل نیم انہیں بولنا نہیں آتا تھا تو وہ اسے روبن کہنے لگے اس لیے آہستہ آہستہ سب اسے روبن کے نام سے ہی جاننے لگے۔۔

مرحہ کو خرد نے تفصیل سے بتایا ۔

جو شاک سی سب کو دیکھتی رہ گئی ۔

پھر رخصتی کا شور اٹھا تو مرحہ کو سب روبن کے عارضی کمرے میں چھوڑ آئے ۔

خرد اسکے پاس بیٹھی اسے سمجھاتی رہی ۔

جواباً وہ ناراض نظروں سے خرد کو دیکھتی رہی ۔

خرد مجھے تم۔ سے ایسی امید نہیں تھی تم نے مجھے زبردستی اس انگریز شکل والے کے پلے باندھ دیا نا ہوتی شادی میں کوئی مرے نہیں جا رہی تھی شادی کے لیے تم نے ایسا کر کے مجھے میری نظروں میں دو کوڑی کا کر دیا ہے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

مرحہ نے آنسو روکتے ہوئے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

خرد گھبرائی ۔

مرحہ پلیز مجھے غلط مت سمجھو میں نے جو کیا ٹھیک کیا یہ لوگ ایسے ہی رشتے ڈھونڈتے تمہارے لیے گنجے شادی شدہ جو مجھے نا منظور تھے یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر سر انجام دیا ہے مجھے تم دونوں ہی بہت عزیز ہو میں تم دونوں کے لیے اچھا ہی سوچوں گئی بے فکر رہو آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور روبن اس لپ سٹک کی دوکان کا پیچھا چھوڑ دے گا ۔

خرد اسے سمجھاتی آخر میں دل میں بولی ۔

خرد مجھے اکیلا چھوڑ دو !

مرحہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی سپاٹ لہجے میں بولی ۔

خرد منہ بسورتی ہوئی باہر نکل گئی ۔

یہ روبن کہاں گیا افف گاڑی بھی نہیں لگتا ہے باہر نکل گیا ہے لنگور۔

خرد غصے سے بڑبڑائی ۔۔

روبن رات ڈیڈھ بجے کمرے میں آیا وہ بھی خرد نے کالز کر کر کے اسے پاگل کر دیا تھا !اسکے دھمکی بھرے میسج پڑھ کر اسے آنا پڑا۔ ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

وہ دھیمے قدموں سے روم میں آیا ۔

مرحہ کمرے میں نہیں تھی ۔

وہ سکون کی سانس لیتا اپنے بیڈ پر گرا ۔۔

لیکن یہ سکون تھوڑے وقت کا ہی اسے نصیب ہوا ۔

خرد مرحہ کی کلائی کھینچتی اسے اندر لے آئی ۔

مرحہ تماشا مت بناو اپنے رشتے کا اب اسی کمرے میں رہو جب تک روبن کوئی پیارا سا تمہارے لیے گھر نہیں لے لیتا ۔

خرد زبردستی مرحہ کو روم میں لاتی ہوئی بولی جو اپنے کمرے میں چلی گئی تھی وہ تو خرد نے اس کے کمرے کی جلتی بجھتی لائٹ دیکھ لی تھی وہ اسے کھینچ کھانچ کر روبن کے عارضی روم میں لے آئی تھی ۔

روبن نے دانت پیس کر اماں بی بی کو دیکھا ۔۔

روبن اب میری معصوم فرینڈ تمہارے زمے داری ہے مجھے شکایت نہیں ملنی چاہیئے ۔۔

وہ مرحہ کو زبردستی روبن کے ساتھ بٹھاتی ہوئی روم سے بھاگ گئی ۔

مرحہ گہری سانس لیتی ہوئی لب بھینچ گئی ۔

میں جانتی ہوں میں تمہیں پسند نہیں تمہیں خرد نے مجبور کیا ہے اس شادی کے لیے ، مجھے بھی تم پسند نہیں مجھے سڑی شکل والے لوگ نہیں پسند ۔

مرحہ نے سپاٹ انداز میں کہا جس پر روبن نے گھور کر اس موٹی کو دیکھا ،جیسے مجھے تو تمہاری شکل بہت پسند ہے ۔

روبن واش روم کی طرف جاتا غصے سے بڑبڑایا۔

مرحہ تکیہ درست کرتی بیڈ کے درمیان میں لیٹ گئی ۔

روبن نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

او ہیلو میڈیم آپ اٹھنا پسند کریں گئی میرے بیڈ سے !

یہ میرا بیڈ ہے آپ جہاں چاہے سوں لیکن ایک بیڈ پر میں تمہارے ساتھ نہیں سوں گا ۔۔

روبن نے اسکی طرف آتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

جس پر مرحہ نے اس بد لحاظ کو گھورا۔۔

میں بھی تمہارے ساتھ سونے کے لیے مری نہیں جا رہی تم کہی اور سو جاو میں تو یہی سوں گئی اور اگر بیڈ پر آئے تو میری ایک ٹانگ ہی کافی ہو گئی تمہارے لیے ۔

مرحہ نے بنا کسی لحاظ کے اسے سنایا ارر اسکا تہہ کیا ہوا کمبل اوڑھ کر سوتی بن گئی ۔

روبن کمر پر ہاتھ رکھے حیرت زدہ رہ گیا یہ ہو کیا رہا تھا اسکے ساتھ ۔۔۔:

وہ گہری سانس لیتا ہوا صدمے سے خود سے بڑبڑایا۔۔۔

پھر کاوچ پر بیٹھتا مہک کے بارے میں پریشانی سے سوچنے لگا۔۔

خرد صبح ہوتے ہی واک کے لیے باہر نکل گئی ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کوئی انگلش سونگ گنگنا رہی تھی ۔

کانوں میں ہینڈ فری تھے ۔

وہ اپنے دھیان میں تھی جب اس ماسک مین کو دیکھا جو رات کے حلیے سے الٹ تھا بالوں کی چھوٹی سی پونی بنائے وائٹ ماسک پہنے وہ بلیک شرٹ میں بلیو جنیز میں وہ رف سے حلیے میں تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔

https://www.facebook.com/classicurdumaterial

خرد کو رات کا منظر یاد آیا جب وہ اسے کیسے اگنور کیے گزرا تھا۔

وہ لب بھینچتی ہوئی اسکے قریب سے انجان بن کر گزر گئی ۔

وہ نیلی میں ایک مسکراہٹ لیے اسکے پیچھے بڑھا۔

میرے پیچھے مت آنا میں نہیں جانتی تمہیں ۔

اپنے پیچھے قدموں کی آواز سن کر وہ تنک کر بولی تھی ۔

وہ جواباً اسکے پیچھے چلتا رہا جیسے وہ اس سے نہیں کسی اور سے مخاطب ہو ۔

کم سنتے ہو کیا !

کیا کہا ہے میں نے میرے پیچھے مت آنا لیکن ڈیٹھوں کی طرح چلے آ رہے ہو تم میں شرم ہے یا نہیں --

وہ غصے سے اسکی طرف پلٹتی ہوئی بولی ۔

وہ جواباً اسکے قریب رکا ۔

آپ بدلا اتارنا بھی جانتی ہیں ۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا --

خرد ساکت ہوئی !

(تم نے بدلہ لیا ہے میرے بیٹے سے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گئی تم نے میرے جوان بیٹے کو موت کی گھاٹ اتار دیا ہائے اللہ اس نے کتنا بیانک بدلہ لیا ہے میرے بیٹے سے --)

خرد کے چاروں طرف کسی کے کہے الفاظ گردش کرنے لگے تھے ۔

وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھتی کہی پیچھے چلی گئی تھی ۔

اپنے ہاتھوں کپڑوں میں خون دیکھتی وہ چلائی ۔

میں نے اسے مار دیا --

وہ بڑبڑائی --

جزیل حیرت سے اسے تھام چکا تھا ۔

وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی پھٹی پھٹی نظروں سے --

تم بھی مجھے مارو گئے میں تمہارا بھی خون کردوں گئی ۔

وہ اسکے سینے پر سر رکھتی عجیب طرح کے لہجے میں بولی تھی ۔

خرد چپ !ایک دم چپ کیا ہوا ہے

وہ اسے جھنجھورتے ہوئے بولا ۔

وہ ایک دم سنبھلی ۔

کچھ نہیں ہوا اور تم دور رہو مجھ سے رات کیسے ماہ رخ سے ہاتھ ملا رہے تھے اور مجھے دیکھ کر اگنور کردیا ہاو کڈ یو ڈو ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی غصے سے بولی ۔

وہ الجھی نظروں سے اسکا کچھ دیر پہلے کا رویہ سوچ رہا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد تم ٹھیک ہو !

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا فکرمندی سے بولا۔

وہ ایک لمحے کے لیے چپ ہوئی پھر اسے دیکھتا رہی ۔

خرد کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ ۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔

وہ سر جھکا کر کھڑی رہی ۔

وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتا رہا پھر اسکا ہاتھ تھام کر چلنے لگا وہ بھی اسکے ساتھ چلتی رہی وہ اسے اپنی بلیک گاڑی میں بٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ ہر بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ۔

خرد چپ چاپ اسکے چہرے کو دیکھتی رہی ۔۔

وہ اسے حویلی میں لیے آیا ۔

جیمی ناشتہ لاو ۔

وہ باہر گارڈن میں بیٹھتا ہوا جیمی کو آرڈر دے گیا ۔۔

جیمی سر ہلاتا ہوا چلا گیا ۔

خرد تم نے سجاد علی کو کیوں مارا تھا ۔

وہ اسے پانی دیتا سپاٹ انداز میں بولا ۔

اس نے میرے ساتھ زیادتی کی تھی جب میں آٹھ سال کی تھی اور جب میں دس سال کی ہوئی تو میں نے اسے چاقو سے مار دیا ایک سال جیل رہی اسکی بعد ملک در ملک ۔۔

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی اسے پتھر کا کر گئی تھی ۔

وہ لڑکی کیا تھی! کون کہہ سکتا تھا اسے دیکھ کر کہ اسکے ساتھ اتنا کچھ ہو چکا ہے ۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

کیا مطلب !

وہ درزیدہ لہجے میں بولا ۔

مطلب یہ میرا ریپ ہوا تھا ۔

وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی اسکے سامنے پڑا جوس کا گلاس اٹھا گئی ۔

وہ صدمے سے دو تین قدم پیچھے ہوا ۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا وہ بالکل سپاٹ تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ تو پتا کر رہا تھا خرد نے کیوں قتل کیا تھا اس سجاد شیرازی کا وہ تو خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا اس کی عزیز ہستی اتنا سب کچھ سہہ چکی ہے۔

https://www.facebook.com/Classic-Urdu-Material/

خرد جوس کے گونٹ لیتی اسے دیکھنے لگی ۔

کیا تم اب مجھے چھوڑ دو گئے !

خرد نے مسکراہٹ سے پوچھا۔

حو ہلنے تک کے قابل نہیں رہا۔تھا اسے دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا یہ انسان بڑے بڑے مجرموں کو موٹ کی گھاٹ اتار چکا ہے ۔

اسکے الفاظ جزیل احمد پر بجلی بن کر برسے تھے ۔

وہ تیز قدموں سے باہر کی طرف بھاگا تھا ۔

خرد ایک۔ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی اسکے پیچھے دو تین قدن دوڑی پھر رک گئ ء ۔

آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا ۔

وہ آنسو ایک جھٹکے سے پونچھتی دھیمے قدموں سے چلتی باہر نکل گئی تو وہی ہوا جس کا اسے خدشہ تھا ۔

وہ چھوڑ گیا تھا اسے اسکی سچائی جان کر بنا کچھ کہے سنے ۔

وہ سپاٹ چہرے سے چلتی گئ۔

وہ آج تک روئی نہیں تھی ۔وہ سمجھتی تھی رونے سے انسان کمزور ہوتا ہے ایسا اسکے نانا کہتے تھے جو خرد سے بہت پیار کرتے تھے ۔

نانا! ہاں وہ آگے ہوں گئے کینڈا سے ۔

وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی جلدی سے گھر کی طرف دوڑی ۔

اسد شیرازی اسکے نانا تھے جو بائی پاس کروانے اکینڈا گئے تھے وہ جب سے ہاکستان آئی تھی وہ باہر تھے شاید وہ آ گئے ہوں --

گھر میں ابھی تک صبح کے اثار نظر نہیں آرہے تھے رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے ابھی تک کوئی بھی جاگا نہیں تھا مہمان بھی ابھی تک یہی تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دھیمے قدموں سے چلتی صفورا بیگم کے کمرے میں آئی وہ دونوں سو رہے تھے ۔

خرد بیڈ پر چڑتی انکے درمیان میں جگہ بناتی لیٹ گئی ۔

پھر رحمٰن صاحب کے سینے سے لگتی آنکھ بند کر گئی ۔

رحمٰن صاحب چونکے ایسے تو وہ تب گلے لگتی تھی جب وہ سخت پریشان ہوتی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا وہ اپنی پریشانی کسی سے شیئر نہیں کرتی تھی۔

رحمٰن صاحب اسے بانہوں میں لیتے اس پر کمبل ٹھیک سے اوڑھنے لگے ۔۔

اس نے ساری رات جاگتے سوتے گزاری تھی ۔

وہ گردن مسلتا نیچے سے اٹھا بیڈ خالی تھا واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی ۔

وہ لب بھینچتا بیڈ پر دراز ہوا ۔۔

تب ہی مرحا واش روم سے باہر آئی ۔

وہ وائٹ کھدر کے سوٹ میں ملبوس تھی ۔

روبن کو بیڈ پر دیکھ کر ہونٹ چڑھائے ۔

میرا لیے یہی ہی رہ گیا تھا پوری دنیا میں اسکی تو شکل ہی مجھے زہر لگتی ہے ۔

وہ خود سے بڑبڑائی ۔۔

تمہاری شکل بھی مجھے شہد نہیں یقیناً زیر ہی لگتی ہے میں خود حیران ہوں پوری دنیا میں یہ توپ اللہ کو میرے لیے ہی ملی تھی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی اونچی بڑبڑاہٹ پر وہ اٹھ کر بیٹھتا جواباً جل بھن کر بولا ۔

مرحہ حیرت سے اسکی چلتی زبان کو دیکھنے لگی۔۔

شرم نہیں آتی لڑکی کو توپ بولتے ہوئے ۔

مرحہ نے غصے سے پوچھا۔

توپ کو توپ ہی بولا جاتا ہے مس مرحہ وقار ۔

وہ تپ کر بولا ۔

افففف تم نے تو عورتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے زبان درازی میں ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی غصے سے بولی

اور دوسری بات کوئی گھر ڈھونڈو مجھے نہیں طعنے سننے کہ شادی کے بعد بھی میکے میں پڑی ہے کیا فائدہ ہوا اسکی شادی کر کے اس لیے آج ہی کوئی میری شان کے مطابق گھر ڈھونڈو چاہے عارضی ہے یہ رشتہ لیکن لوگوں کو باتیں بنانے کا میں موقع نہیں دینا چاہتی تم تو پتا نہیں کیسے انسان ہو باتیں سن لو گے لیکن میں کسی کی باتیں نہیں سنتی ۔۔

مرحہ اچھا خاصا اسے جھاڑتی ہوئی کمرے سے نکل گئی ۔

پیچھے وہ حیرت سے منہ کھولے اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا جو جاتے جاتے دروازہ خاصا زور سے بند کر گ ؔی تھی ۔۔

مما جنید انکل نے جس سے میرا تعارف کروایا تھا وہ کتنا خوبصورت تھا میں اسے دیکھ کر رہ نہیں سکی پاس چلی گئی تو جنید چاچو نے میرا اسے سے تعارف کروا دیا مما کتنا پیارا بولتا ہے وہ اور اوپر سے پرسنلٹی اففففف اور دیکھنے کا انداز !

مما آپکی بیٹی کا دل لے اوڑا ہے وہ میں تو فدا ہی ہو گئی اس پر ۔۔

ماہ رخ نے ماریہ کی گود میں سر رکھے آنکھیں میچتے ہوئے رات کے منظر کو یاد کرتے ہوئے ماریہ کو بتایا۔

ماریہ نے اسے گھورا ۔

افف سدھر جاو ماہ رخ وہ بہت بڑا بزنس مین ہے اور تمہارے چاچو بتا رہے تھے ان سے ڈیل کرنے کے لیے وہ سالوں سے اسکے پیچھے ہیں اب جا کر وہ مانا ہے تم سے شادی کے لیے کیسے مان سکتا ہے وہ !

ماریہ نے اسے اٹھاتے ہوئے خقیقت سے آشنا کیا ۔

میں نہیں جانتی اس کو دیکھنے کے بعد میں کسی اور کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتی پوری رات میں سوئی نہیں اسکا چہرہ نگاہوں میں گھمتا رہا ہے ۔

مما آپ چاچو سے بات کریں نا شاید وہ مان جائے ۔

ماہ رخ بے تابی سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

افف ماہ رخ پاگل ہو گئی ہو تم اب میں تمہارے چاچو سے یہ سب باتیں کرتی ہوئی اچھی لگوں گئی کیا۔

تیار ہو کر باہر آو ناشتہ کر لو۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

افف وہ انسان تو میری آنکھوں میں ہی بس گیا ہے اسے کیسے بھول سکتی ہوں ہرگز نہیں وہ ماہ رخ کا ہے۔۔

ماہ رخ بیڈ پر گرتی بالوں کی لٹ کھینچتی ہوئی بولی ۔۔

سارے کمرے کا خشر نشر کر دیا تھا اس نے۔

خرد !

وہ گھٹنوں کے بل گرتا خلق کے بل چلایا تھا آواز میں چھپا درد دروازے کے باہر کھڑے جیمی نے بھی شدت سے محسوس کیا تھا۔

تمہارے ساتھ یہ سب کرنے والا کاش وہ زندہ ہوتا! تو پوری دنیا دیکھتی اسے کتوں کی موت مرتے ہوئے۔۔

افففف میں کیا کروں میں کیسے اس انسان کو تکلیف پہنچاوں جو تم نے سہی محسوس کی میں کچھ نہیں کر سکا میں کچھ کرنے کے قابل ہی نہیں رہا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ خرد سے مخاطب ہوتا چلایا تھا ۔۔

وہ وائٹ جینز میں بلیک ڈھیلی شرٹ جس کے بازو کٹ والے تھے شرٹ پر بڑے بڑے وائٹ بٹن لگے ہوئے تھے دو پونیاں کیے وہ اس گھر کے دروازے کے سامنے کافی دیر سے کھڑی تھی لیکن دروازہ نوک کرنے میں اسے بہت سی ہمت چاہیئے تھی ۔۔

اس گھر میں اس نے بہت ازیت سہی تھی ۔

وہ گہری سانس لیتی ڈور نوک کر گئی ۔

کافی دیر بعد دروازہ کھلا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

سامنے اسی سالہ ایک بزرگ ہاتھ میں چھڑی لیے کھڑے تھے ۔

وہ مسکراتے ہوئے انکے پر نور چہرے کو دیکھنے لگی ۔

کیسی ہے میری بچی !

وہ مسکرا کر بولے ۔

میں ٹھیک ہوں آپ سے ملنے کا دل کیا تو چلی آئی آپ کینڈا سے آگے لیکن مجھے بتایا تک نہیں

۔

خرد نے لاڈ سے ان سے شکواہ کیا تھا۔۔

آو باہر چلیں یہاں سب جاگ گئے تو سب غصہ کریں گئے تمہاری موجودگی سے ۔

وہ اسکی کلائی تھامتے اسے باہر لے کر نکل گئے۔۔

وہ پارک میں بیٹھے اسے دیکھنے لگے جس کا چہرہ آج انہیں کچھ مرجھایا ہوا سا لگا تھا۔

کیا ہوا بچے آپ اتنی پریشان کیوں ہیں ۔۔

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے ۔۔

پریشان تو نہیں ہوں نانا جی بٹ میں سوچتی ہوں کہ اس دنیا میں خرد رحمن کا کوئی اپنا ایسا ہے جو اسکا بپت اپنا ہو ۔

وہ انکا ہاتھ تھامتی ہوئی بولی ۔

وہ مسکرائے ۔

بیٹا اللہ ہے نا اسکے ہوتے ہوئے یہ عارضی سہارے نہیں ڈھونڈنے چاہیئے اسکا ساتھ مانگنا چاہیئے جو ابدی ہے ۔

انہوں نے اسکا چہرہ باغور دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

وہ مسکرائی ہاں اسکا سہارا ابدی ہے پتا ہے کیا نانا جی میں چاہتی ہوں اپکی بیٹی کے کوئی ناز نخرے اٹھائے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا پکا کر کھلائے اس کی ڈھیر ساری بے تکی باتیں سنے

۔

وہ مسکرا کر شرارت سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جواباً مسکرائے ۔

ایسے ہی مسکراتے رہا کرو یقین کرو آپ مسکراتی کھلکھلاتی ہوئی اچھی لگتیں ہیں ۔

وہ محبت سے بولے ۔

آپ مما کو مت بتانا میں آپ سے ملنے آئی تھی وہ خوامخواہ غصہ کریں گئی ۔۔

خرد نے آئس کریم خریدتے ہوئے کہا۔

کیا آپ نا کہتی تو میں صفورا کو آپ کے بارے میں بتاتا ۔۔

وہ سنجیدگی سے بولے ۔

وہ جواباً آئس کریم کی بائٹ لیتی نفی میں سر ہلا گئی ۔

وہ اسے آئس کریم کھاتے دیکھنے لگے ۔

سجاد تم نے خرد کی زندگی خراب کردی نفس کے بہکاوے میں آکر ۔۔

وہ تاسف سے بولے ۔۔

سجاد انکے بھائی کا بیٹا تھا صفورا کا رضاعی بھائی ۔۔

نانا ایک بائٹ ۔

وہ آئس کریم انکے ہونٹوں کے قریب کرتی شرارت سے بولی ۔

وہ جواباً مسکراتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگا گئے ۔

جس پر وہ کھلکھلائی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دور گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا وجود اسکی شرارت پر ہنسا تھا۔

خرد خدا کرئے تم ایسے ہی کھلکھلاتی رہو !۔

دل سے دعا دی تھی اسنے ۔

لیکن کچھ دعائیں دیر سے قبول ہوتیں ۔

روبن دوسری سائیڈ سے گزرنے لگا تو وہ شرارت سے اسی سائیڈ ہوجاتی ۔

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ جان چھوڑو میری جا رہا ہوں تمہارے اس گھر سے ایک دو دن تک ۔

روبن نے غصے سے کہا۔

افف اتنا غصہ !

اتنا غصہ کرنے سے رنگ کالا پڑ جاتا ہے مائے سویٹ بس اب غصہ تھوکو اور میری فرینڈ مرحہ کو وہ ساری خوشیاں دو جس پر اسکا حق ہے ۔

خرد نے اسکا گال کھینچتے ہوئے لاڈ سے کہا۔

خرد رحمٰن شادی کر لی ہے یہ کافی نہیں ہے اپنے مشورے اپنے پاس رکھو --

روبن تنک کر کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

خرد نے اسے گھورا جو گاڑی سٹارٹ کرتا گھر سے نکل گیا --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ منہ بناتے ہوئے ابھی تھوڑا آگے بڑھی ہی تھی جب اسکا پیر کسی کے پیر سے الجھا تھا اور وہ منہ کے بل سیڑیوں پر گری تھی ۔

حاجب مسکرایا ۔

خرد منہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی اٹھی !

اس کے دانتوں کے درمیان سے خون نکلنے لگا تھا ۔

چچچ زور سے لگی کرمنل بی بی کو ۔

حاجب مصنوعی تاسف سے بولا ۔

خرد اسے سپاٹ نظروں سے دیکھتی ایک دم سے اسکی طرف بڑھی ۔

وہ اسکا سر پکڑتی زور سے کرسٹل کے بھاری گلدان پر مار چکی تھی ۔۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ حاجب کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

چچچ نوٹی بوائے کو زور سے لگی ۔۔

وہ اسکے ماتھے سے نکلتا ہوا خون دیکھ کر ویسے ہی انداز میں بولی جیسے وہ بولا تھا ۔

خرد تیری یہ ہمت تم میرے بیٹے کو مارو اب گھر پر غنڈا گردی شروع کر دی ہے تم نے، آخر کب تک ہم تمہاری حرکات کو در گزر کرتے رہیں گئے ۔۔

ماریہ چلا کر بولی ۔

آپ اپنے بیٹے کی حرکات کو سدھاریں پہلے میرے پر بعد میں آئیے گا ۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد آستین سے منہ سے خون خشک کرتی غصے سے بولی۔۔

تمہاری یہ جرات ایک تو غنڈا گردی کرتی ہو اوپر سے زبان چلاتی ہو ۔۔

وہ غصے سے بولتی اس پر ہاتھ اٹھا گئی تھی لیکن خرد انکا ہاتھ درمیان میں ہی روک چکی تھی ۔

خرد رحمٰن پر اسکے ماں باپ کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں اٹھا سکتا مائی ڈیئر چچی ۔۔

وہ انکا ہاتھ جھٹک کر کہتی ہوئی حاجب کی طرف آئی جو اسے قہر بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ۔

آئندہ اگر ایسی حرکت کی تو تمہارا وہ حال کروں گئی کہ یاد رکھو گئے ۔۔

وہ اسے غصے سے کہتی گھر سے ہی باہر نکل گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

درزیدہ نظروں سے آس پاس سے گزرتی ہوئی گاڑیاں کو دیکھتی وہ سڑک پر ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھی ہوئی تھی ۔۔

جب کوئی اچانک سے اس کے قدموں میں بیٹھا تھا ۔

وہ اپنے گھٹنوں پر دھرے ہاتھ کو دیکھ کر چونکی پھر سر اٹھا گئی جو ماسک لگائے اپنی نیلی آنکھوں میں اسکے لیے ڈھیروں پیار لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ اسے دیکھتی رہی جواباً وہ بھی اسے دیکھتا رہا ۔

آیت احمد گھر چلیں !

وہ دھیمے نرم لہجے میں بولا تھا وہ بنا اسے کے پکارے نام پر غور کیے اسے دیکھتی رہی ۔

خرد رحمٰن آئی ایم سوری میں اپنا وعدہ نبھا نہیں سکھا میں تمہارا خیال نہیں رکھ سکا ۔۔

وہ اسکا ہاتھ آنکھوں سے لگاتا سر جھکائے دھیمے لہجے میں بولا ۔

خرد نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی جو اس بیٹھی ہوئی کو ہی اپنی بانہوں میں اٹھا کر چلنے لگا تھا

۔۔

خرد اسے دیکھتی رہی۔۔

وہ اسے جھرنے کے پاس بٹھاتا خود اسکے قدموں میں بیٹھا ۔

تم کون ہو تم نے کس سے وعدہ کیا تھا میرے خیال رکھنے کا ۔

خرد نے سپاٹ لہجے میں اس سے پوچھا۔

خود سے کیا تھا میری گڑیا !

وہ تھوڑی دیر بعد خود پر قابو پاتا ہوا بولا ۔

خرد مسکرائی ۔

تم تو مجھے چھوڑ گئے تھے نا.

خرد نے سپاٹ انداز میں اس سے پوچھا۔

خرد رحمٰن کو جزیل احمد کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہ بات یاد رکھنا ۔۔

وہ مظبوط لہجے میں بولا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد تمہیں تیرنا آتا ہے ۔

وہ پانی کو دیکھتا ہوا بولا ۔

نہیں بس کوشش کر لیتی ہوں ۔۔

وہ پانی کو دیکھ کر کندھے اچکا کر بولی ۔

وہ ایک پل میں مسکرایا ۔

پھر اسے اٹھاتا پانی میں پھینک چکا تھا ۔

خرد چلائی تھی ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے پانی میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے دیکھ رہا تھا ۔

بچاو میں تمہیں چھوڑوں گ ۔ ئ نہیں !

وہ ہاتھ مارتی چلائی تھی ،

وہ جواباً سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا ۔

خرد اگر زندگی پیاری ہے تو تیر کر آو کیسی لڑکی ہو تم تمہیں تو تیرنا تک نہیں آتا چچ مجھے یہ امید نہیں تھی خرد رحمٰن سے ۔۔

وہ آفسوس سے بولا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد اسے غصے سے دیکھتی ہاتھ مارتی بڑی مشکل سے پانی کے اندر جانے سے بچتی وہ کنارے تک آئی تھی ----

گہرے گہرے سانس لیتی وہ کنارے کو تھام گئی تھی --

وہ اکڑو سٹائل سے اسکے سامنے بیٹھا ۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکے پانی سے تر کپڑے اور بال دیکھنے لگا --

خرد غصے سے اسکا گریبان کھینچتی اسے پانی میں کھینچ گئی وہ چاہتا تو وہ اسے کھینچ نہیں سکتی تھی لیکن وہ بڑے آرام سے اسکے کھینچنے پر پانی میں گرا تھا ۔

وہ پانی میں کہی گھم ہوا تھا ۔

خرد نے حیرت سے اس جگہ کو دیکھا جہاں وہ گھم ہوا --

خرد نے نظریں اِدھر اُدھر دوڑائیں لیکن وہ نا ملا لیک پھر وہ ڈر کر پیچھے ہوئی وہ ایک دم سے اسکے بہت قریب سے پانی میں سے نکلا تھا ۔

خرد ڈر سے اسے دیکھتی رہی جس کے بھیگے بال اسکی آنکھوں تک آرہے تھے ۔

خرد رحمٰن ایسے تیرا جاتا ہے ۔

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے نرم لہجے میں بولا--

مجھے تیرنا آتا ہے لیکن تم میری جان لینا چاہ رہے تھے تم تو دعا مانگ رہے ہو گئے یہ ڈھوب جائے مر جائے باہر نکلے ہی نا وغیرہ وغیرہ لیکن خرد رحمٰن کسی کے مارنے سے نہیں مرے گئی --

وی غصے سے اسکا ماسک کھینچتے ہوئے بولی ۔

چہرے پر ہلکی بڑھی ہوئی بیرڈ تھی تو ہونٹ بھینچے ہوئے اس شخص کے چہرے پر پانی کے قطرے اسے موتیوں کی طرح لگے تھے ۔

وہ سر جھٹکتی ہوئی سنبھلی ۔

ّمریں خرد رحمٰن کے دشمن حرد احمد ہزاروں سال جئے خوش رہے آباد رہے --

وہ اسکا منہ چومتا ہوا شدت بھرے لہجے میں بولا ۔

خرد بھوکھلائی ۔

وہ پیچھے ہونا چاہتی تھی لیکن ہو نا پائی ۔

وہ اسے کَس کر پکڑے ہوئے تھا ۔

خرد رحمٰن تمہیں تیرنا آنا چاہیئے انسان کو وہ سارے کام آنے چاہیئے جو اسکی جان بچا سکیں میں ہمیشہ تو تمہارے ساتھ نہیں ہوتا تمہیں پانی میں تیرنا سیکھنا ہو گا خرد تم جزیل احمد کی بیوی ہو جو ہر کام میں مہارت رکھتا ہے وہ اپنی بیوی میں بھی ہر مہارت دیکھنا چاہتا ہے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکا چہرہ اپنے سفید ہاتھوں میں تھامے اسے مظبوط لہجے میں سمجھا رہا تھا جواباً وہ اسے سر اٹھائے دیکھتی رہی ۔

خرد آیم پروڈ آف یو !

وہ کہتا ہوا اسے اوپر اٹھا گیا خرد کے نقوش اسکے چہرے سے مس ہوئے تھے وہ اسے ایسے ہی تھامے پانی سے باہر لایا ۔

خرد جلدی سے نیچے اتری ۔

شرم نہیں آتی ایسے بیودہ حرکتیں کرتے ہوئے ۔۔

خرد غصے سے بولی ۔

بالکل بھی نہیں ۔

وہ شرٹ اتار کر جھاڑیوں پر ڈالتا بڑے ریلکس انداز میں بولا۔۔

خرد نے اسکے کسرتی وجود کو گھورا ۔

میرے سارے کپڑے بھیگو دیئے اور خود نواب صاحب اپنے کپڑے اتار کر سوکھانے لگ گئے ہیں ۔

آپ بھی اتار دیں سکھا دوں گا تمہارے بھی ۔

وہ اسکی بڑبڑاہٹ سنتا مسکراتے ہوئے لہجے میں بولا ۔۔

خرد بھوکھلاتی ہوئی خوامخواہ اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ّوہ مسکرِایا ۔

خرد تم مجھے اتنی پیاری کیوں لگتی ہو !

وہ اسکا گال کھینچتا ہوا بے بس سے لہجے میں بولا ۔

جس پر وہ ٹھٹھکی ۔

لیکن مجھے تو تم اچھے نہیں لگتے ۔

وہ کندھے اچکاتی ہوئی مغرور انداز میں بولی ۔

ہاہاہا !

اسکا زندگی سے بھرپور قہقہ ہوا میں گونجا تھا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد اپنی جگہ ٹھٹھک کر رہ گئی بھلا اتنے خوبصورت انداز میں بھی کوئی ہنس سکتا ہے ۔۔

وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گئی ۔۔

وہ ہنسی کنٹرول کرتا بلیو توتھ میں آتی جیمی کی آواز کی طرف متوجہ ہوا ۔۔

بوس شیرازی آپ سے ملنا چاہتا ہے ۔۔

آرہا ہوں آدھے گھنٹے میں !

اس نے کہتے ہی بلیو توتھ بند کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا ۔۔

خرد منہ بسورے اپنے بالوں کی الجھی بکھڑی پونیاں ٹھیک کر رہی تھی ۔

خرد گھر چلیں !

وہ اس کے قریب آتا ہوا بولا وہ شرٹ پہن چکا تھا ۔

ہاں !

وہ اسکے اپنی طرف بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتی ہوئی بولی ۔

پھر سینے پر ہاتھ باندھتی وہ لاپرواہی سے اس سے آگے چلنے لگی ۔

وہ اپنے بڑھے ہوئے خالی ہاتھ کو دیکھ کر دھیمے سے ہنسا ۔

منہ پر دوسرا ماسک لگاتا وہ اس کے ہم قدم ہوا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

.....

آپ نے ابھی تک میرا کام کیوں نہیں کیا جبکہ میں تمہیں پورے بیس کروڑ دینے کو راضی تھا

۔

شیرازی نے لب بھینچ کر اس سے کہا جو اسی پر نظریں جمائے کرسی کو آہستہ آہستہ گھماتا اسے سنجیدگی سے دیکھا رہا تھا چہرے پر ہنوز بلیک ماسک تھا ۔

مسلہ یہ ہے مجھے کسی اور نے بھی آفر کی ہے پچیس کروڑ کی ۔

وہ بھاری آواز میں پرسوچ انداز میں بولا۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں کیا کسی اور نے بھی اس لڑکی کو مارنے کی تمہیں آفر کی ہے ۔

شیرازی نے حیرت سے پوچھا۔

آہہہ اس لڑکی کو نہیں تمہیں مارنے کے لیے مجھے پچیس کروڑ کی آفر کی گئی ہے مسٹر آہان شیرازی ۔۔

آہان اسکے منہ سے اپنا نام سنتا حیرت زدہ ہوا۔

کس نے آفر کی ہے !

وہ غصے سے بولا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ہاہاہا!

Support@classicurdumaterial.com

شیرازی صاحب اپنے کلائنٹ کا نام میں کسی دوسرے کو نہیں بتاتا تم جانتے ہو یہ سب ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ قہقہ لگاتا ہوا بولا ۔

آہان شیرازی کے چہرے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے چمکے پھر وہ غصے سے کھڑا ہوا ۔

جس نے تمہیں آفر کی ڈھونڈ نکالوں گا میں اسے ، پھر اسے مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا ۔

وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتا کہتا ہوا باہر نکل گیا ۔

پیچھے وہ نقاب اتارتا پرسراریت سے مسکرایا ۔

موٹو یار کیا اب تم دونوں مجھ معصوم سے ناراض ہی رہو گئے۔

خرد تاسف سے اسے منانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

رہنے دو ! تم نے مجھے زبردستی کسی کے متھے مار دیا ہے وہ جب جب مجھے دیکھتا ہے غصے سے گھورتا ہے اوپر سے میرے ساتھ بیڈ پر نہیں چھوٹے سے صوفے پر سویا

جیسے میں تو مری جا رہی تھی اسے بیڈ ہر سولانے کے لیے --

مرحہ نے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے --

اسکی یہ جرات میری دوست کو گھورے اسکا تو میں قیمہ بنادوں گئی تم بس یہ کرنا تم اسے محبت سے دیکھنا پھر وہ بھی تمہیں محبت پیار سے دیکھے گا ۔

خرد نے صوفے سے اٹھ کر کمرے کے چکر لگاتے ہوئے اسے سمجھایا۔

رہنے دو اسے پیار سے دیکھتی ہے میری جوتی ۔

مرحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

افففف تم دونوں ہی عجیب ہو اب میں کیا کہہ سکتی ہوں --

ویسے جو باتوں سے نا مانے اسے میں ہاتھوں لاتوں سے سمجھاتی ہوں ۔

وہ ہتھیلی پر مکہ مارتی روبن کو دیکھ کر بولی --

مکے تمہیں نہیں مجھے بھی مارنے آتے ہیں کیا ہوا جو بلیک بیکٹ نہیں ہوں تو! ہاتھا پائی کرنا میں بھی خوب جانتا ہوں --

روبن نے بھی اسے دھمکی سے نوازا ۔

روبن میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں میری دو باتیں سنو اگر اب تم نے مرحہ کو گھورا یا بیڈ کی بجائے صوفے پر سوئے تو یاد رکھنا خرد رحمٰن تمہیں بھگا بھگا کر مارے گئی !

دوسری بات اب تم دونوں کی اگر مجھے کوئی شکایت ملی تو اس دن میری کٹ سے تم دونوں کو کوئی نہیں بچا سکتا ۔

وہ کہتی ہوئی دونوں کو دیکھنے لگی جن کے منہ پورے کے پورے کھلے ہوئے تھے ۔

روبن نے گھور کر مرحہ کو دیکھا جو اسکی باتیں تو اسے بتا گئی تھی لیکن اپنی چھپا گئی تھی میسنی چغل خور کہی کی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

روبن غصے سے بڑبڑایا ۔

Support@classicurdumaterial.com

سیم ٹو یو !

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ خرد کو دیکھتی اسکی بڑبڑاہٹ کے جواب میں آہستہ سے بڑبڑائی ۔۔

روبن اسے گھورتا ہوا کمرے سے واک آوٹ کر گیا۔

مرحہ مسکرائی بچو آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔

وہ مزے سے دل ہی دل میں بڑبڑائی ۔۔

جبکہ خرد نے اسے تیکھے چتونوں سے دیکھا۔

جس پر اس نے مظلوم سی شکل بنائی ۔؛

••§§§§§§••§§§§§§§••§§§§§§§§••

یہ آج کچن میں اتنی رونق کیوں ہے --

خرد نے ایپل کی بائٹ لیتے ہوئے ماہ رخ سے پوچھا جو چہرے پر بلیچ کیے ہاتھوں کا مینی کیو کر رہی تھی --

تمہیں بتانا ضوری نہیں سمجھتے ہم ۔

ماہ کو اس پر بہت غصہ تھا وہ سر جو پھاڑ چکی تھی اسکے پیارے بھائی کا۔

نا بتاو سڑی شکل والی ویسے بھی بہت تیز زرائعے ہیں نیرے کچھ ہی منٹوں میں پتا لگا لوں گئی

۔

وہ کہتی ہوئی اسکے پاس رکی پھر جو اس نے اتنی محنت سے بلیچ چہرے پر لگائی تھی ٹشو پکڑتی اسکے آدھے چہرے سے بلیچ ٹشو سے پھونچتی اوپر بھاگ گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماہ نے بت بنے اپنے چہرے کو دیکھا جس پر آدھی بلیچ غائب تھی --

خرد یو بچ تمہیں نہیں چھوڑوں گی میں اس کا بدلہ تو تمہیں چکانا پڑے گا --

ماہ صوفے سے اٹھتی چیخ کر غصے سے بولی --

وہ جواباً پلٹ کر اسے ہوائی کس دیتی اوپر اپنے پورشن میں گھم ہو گئی۔ ۔

آج ماریہ چچی عالیہ چچی کچن میں ایک ساتھ کوکنگ کر رہیں ہیں کوئی خاص وجہ ۔

ایپل کھاتے ہوئے اس نے صفورا بیگم سے تجسس سے پوچھا۔

اللہ جانے یا وہ جانے ۔

صفورا بلش لگاتی مصروف سے انداز میں بولی ۔

میں اور رحمٰن آج منور بھائی کی طرف ڈینر پر انواٹڈ ہیں دس نو بجے تک ہم آجائیں گے پیچھے سے تمہاری کوئی شکایت نا ملے مجھے سمجھی ابھی میں مال جاوں گئی وہی سے ہی منور کی طرف چلی جاوں گئی۔۔

صفورا نے بیگ کندھے پر رکھتے ہوئے اسے وارن کیا ۔۔

وہ جواباً ایپل کھاتی انکے بیڈ پر دراز ہو گئی ۔

افففف تم کب بڑی ہو گئی جوتے تو اتار لیتی بیڈ پر لیٹنے سے پہلے۔۔

صفورا نے سر پیٹ کر اپنی ڈیٹھ بیٹی سے کہا۔

اب تو گندا ہو گیا نا میں نہیں اتار رہی ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

صفورا بیڈ پر بیٹھتی اسکے جوتوں کے تسمے کھولتی اسکے پیروں سے نکال کر سیدھی ہوئی ۔

بلینکٹ بھی مجھے پر ڈال دیں نا ۔

منہ چلاتی ان سے بولی ۔

وہ جواباً گہری سانس لیتی اس پر کمبل اوڑھتی ٹک ٹک کرتی ہوئی باہر نکل گئی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

وہ نرم تکیے میں منہ دیتی آنکھیں موندھ گئیں ابھی دوپہر کے چار ہی بجے تھے ۔

••••••••••••§§§§§§§§§•••••••••

کمرے میں آتی مرحہ زور سے اس سے ٹکرائی جو کبڈ کی طرف جا رہا تھا مرحہ کی اچانک ٹکر پر اس پر چڑ دوڑا۔ ۔

کیا آنکھیں ادھار پر دے رکھیں ہیں میڈیم نے یا مجھ سے ٹکرانے میں بڑا مزہ آتا ہے اب یہ بھی جا کر خرد میڈیم سے چغلی کر دینا چغل خور ۔۔

وہ ماتھا مسلتا غصے سے بولا ۔

وہ جواباً کمر پر ہاتھ رکھتی ناک سکوڑے اسے دیکھتی رہی ۔

تم سے ٹکرانے میں مزہ ارے تمہاری تو میں شکل بھی ان دیکھوں مجبوری میں دیکھتی ہوں ورنہ کہاں میں گندمی رنگت کی حامل پیاری لڑکی اور کہاں تم پھیپنے نقوش کا حامل نقلی انگریز ۔۔

وہ بھی جواباً کونسا اس سے کم تھی ۔

نقلی انگریز پھیپنے نقوش !

وہ حیرت سے بڑبڑایا ۔

ہاں اور دوسری بات تم میں کونسا لال ہیرے جوڑے ہیں جو تن سے ٹکرانے میں مجھے مزہ آتا ہے ارے تم کیا ہینڈسم ہو ہینڈسم تو میرے سر بلال ہیں تمہارا تو صرف سفید رنگ ہے وہ تو سارے ہی ہینڈسم ہیں ۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

غصے سے کہتی وہ واشروم میں گھس گئی ۔

افففف اتنا کچھ سنا گئی یہ مجھے اور میں سنتا رہا بہت لڑاکا ہے یہ تو اور یہ سر بلال کون ہے ۔

مرر میں خود کو غور سے دیکھتا وہ پرسوچ انداز میں بڑبڑایا۔ ۔

••••••••••§§§§§§§§§••••••••••••

خرد کی رات آٹھ بجے آنکھ کھلی کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ۔

وہ ارد گرد غور سے دیکھتی سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ آن کر گئی اب کمرے میں مدھم سی روشنی تھی ۔

بہت بھوک لگ رہی !

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی خود سے کہتی باہر ڈائننگ ہال کی طرف بڑھی ۔

سیڑیوں پر وہ سرعت سے رکی !

سامنے ہی بلیک ٹو پیس سوٹ میں کوئی اور نہیں جزیل احمد تھا ۔

جو ڈائننگ ٹیبل کی چیئر پر بیٹھا جنید صاحب کی کوئی بات سن رہا تھا چہرے پر سنجیدگی برقرار تھی

۔

جزیل احمد کی چیئر کے بالکل سامنے والی چیئر پر ماہ رخ بیٹھی تھی جو پنک فراک بلیک چوڑی دار پچامہ بالوں کو سٹریٹ کیے پنک لپ سٹک لگائے بڑی نفاست سے اسکی پلیٹ میں میکرونی ڈال رہی تھی ۔

وہ حیرت سے لب بھینچتی دیوار پر لگے بڑے سے مرر میں خود کو دیکھنے لگی ۔

دو پونیاں جن میں سے سارے بال باہر تھے کھلا براون ٹروزر وائٹ ڈھیلی شرٹ پہنے وہ بڑے عام سے حلیے میں تھی ۔

وہ انہی قدموں پر واپس اوپر کی طرف بھاگی ۔

کبڈ سے بلیک جینز پنک شرٹ جس کے بازو بڑے کھلے سے بنے ہوئے تھے آگے موتی لگے ہوئے تھے شرٹ کے گلے پر بھی موتی لگے ہوئے تھے ۔۔

وہ کپڑے لیتی جلدی سے واش روم کی طرف بڑھی ۔

چینج کر کے بال کھولے ان میں جلدی جلدی کنگی کرتی انہیں دو پونیوں میں قید کیا چہرے پر فئیرنس کریم لگاتی وہ جلدی سے صفورا بیگم کا لپ گلو ہونٹوں پر پھیر گئی یہ ایک نیچرل کلر کی شیڈ تھی جو اس کے بھرے بھرے ہونٹوں پر بہت سوٹ کی تھی ۔

https://www.classicurdumaterialgroup/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جلدی جلدی شوز ریک میں سے پنک سینڈل نکالتی ان میں پیر ڈالتی باہر بھاگی ۔

آج میرے مما ڈیڈ گھر پر نہیں تھے تو مجھے کسی نے کھانے پر بولایا ہی نہیں اس لیے کہتے ہیں اپنے ماں باپ اپنے ہی ہوتے ہیں ۔

وہ سب کو مخاطب کرتی روبن کے ساتھ پڑی خالی چیئر پر بیٹھ گئی اور پھر میکرونی کی وہ پلیٹ اٹھالی جو ماہ نے بڑے پیارے سے جزیل احمد کے آگے رکھی تھی اس نے ابھی میکرونی کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

ماریہ بیگم اور ماہ نے غصے سے اسے دیکھا ۔

نہیں بیٹا نمی گئی تھی تمہیں بولانے تم سو رہی تھی اس لیے ڈسٹرب نہیں کیا ۔

ٰعالیہ بیگم نے نرم لہجے میں اس سے کہا جس پر اس نے منہ بسورا پھر اسے دیکھا جو سر جھکائے بڑی نفاست سے فورک سے روسٹ چیکن کھا رہا تھا ۔

مرحہ کی پلیٹ تو کھانے سے پُر تھی ۔

وہ سر جھکائے کھانا کھانے میں پوری طرح محو تھی ۔۔

خرد نے اسے دیکھا جو عالیہ کو مزید کھانا ڈالنے سے منع کر گیا تھا ۔

میں خرد رحمٰن اور آپ !

وہ خود ہی اسے مخاطب کر گئی تھی ۔

جزیل احمد !

وہ اسے زرا سا دیکھتا اپنا تعارف کروا گیا ۔۔

ماہ نے اسے گھورا لیکن ماہ کی گھوری بھلا خرد پر کیا اثر ڈال سکتی تھی ۔

کیا کرتے ہیں آپ !

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مزید بولی

خرد چپ کر کے کھانا کھاو ۔

جنید نے غصے سے اسے ٹوکا ۔

میں اپنا بزنس کرتا ہوں ۔

وہ بڑے نرم لہجے میں اس سے بولا ۔

لیکن پہلے تو کبھی آپ کو اِدھر نہیں دیکھا ۔

جنید ماہ رخ حاجب عالیہ نے لب بھینچے جنید نے نظروں ہی نظروں میں اسے چپ رہنے کا اشارا کیا ۔

جسے وہ بڑے آرام سے اگنور کر گئی ۔۔

ابھی ہی تو ہم بزنس پارٹنر بنے ہیں مس خرد رحمٰن ،

وہ پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتا ہوا بولا ۔

ماہ رخ نے اس مغرور انسان کو حیرت سے دیکھا اس کے مخاطب کرنے پر تو وہ کچھ نہیں بولا تھا لیکن اب کیسے اس کے بے تکے سوالوں کے جواب دے رہا تھا ۔

چپ رہو مائے ڈارلنگ !

روبن نے اس کے پیر پر پیر مارتے ہوئے کہا ۔

ماہ مجھے زرا وہ کباب اور رائتہ پلیٹ میں ڈال دو کھانا سرو کرنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے ماہ کو مخاطب کیا جو گال پر ہاتھ رکھے اسکے شوہر کو بڑی محویت سے دیکھ رہی تھی ۔

ماہ نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

ماہ یار آپ سے ہی کہہ رہی ہوں ڈال دیں !

وہ طنزیا مسکان سے بولی ۔

ماہ نا چاہتے ہوئے بھی ہونٹوں پر مصنوعی مسکان سجاتی اسے کباب اور رائتہ پلیٹ میں ڈال کر پکڑا گئی ۔۔

ٹھینکس !

وہ پلیٹ پکڑتی مسکرا کر بولی جس پر ماہ نے اور عالیہ نے اسے دل میں جی بھر کوسا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا آپ شادی شدہ ہیں !

وہ کباب منہ میں ڈالتی اس سے بولی !

خرد اگر کھانا کھا لیا ہو تو کمرے میں چلی جاو !

جنید نے اسے سپاٹ لہجے میں مخاطب کیا ۔

جبکہ وہ پانی پیتا ہلکا سا مسکرایا تھا جو کسی نے نہیں دیکھی تھی سوائے روبن کے ۔۔

نہیں ابھی تو کھانا سٹارٹ کیا ہے میں نے ۔۔

خرد لا پرواہی سے بولی اور آپ نے بتایا نہیں آپ کی شادی ہوگئی یا نہیں ۔

خرد روبن کی پلیٹ سے کھیرے کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈالتی ہوئی بولی ۔

نہیں ہوئی مس خرد رحمٰن ،

وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا جس پر ماہ کی باچھیں کھلی تھیں ۔

جبکہ خرد نے دانت پیسے ۔

ارے اتنی عمر ہو گ ۔ی ہے آپکی لیکن ابھی شادی نہیں ہوئی !کیا آپ کو کسی نے لڑکی دی نہیں یا آپ نے کروائی نہیں ۔

وہ آئی برو اچکاتی ہوئی بولی ۔

افففف یہ لڑکی !

جنید صاحب دانت پیسنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرسکتے تھے جبکہ باقی سب اسکی کنورسیشن کو انجوائے کر رہے تھے ماہ ، عالیہ حاجب اور جنید کو چھوڑ کر ۔۔

نہیں میں انٹرسٹڈ نہیں شادی میں ۔

وہ نیپکن سے ہونٹ صاف کرتا ہوا بولا ۔۔

او میں بھی نہیں ہوں لیکن کرنی پڑے گئی مجھے ! اپنے کزن آہان سے شادی آپ شاید جانتے ہوں اسے وہ بھی آپکی طرح بہت بڑا بزنس مین ہے اور ہینڈسم بھی ۔

وہ پانی کا گلاس فنش کرتی بڑے مغرور انداز میں بولی ۔

اب دانت پیسنے کی باری جزیل احمد کی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ سب کھانا کھا کر ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے ۔

میری ماہ چائے بہت ہی زبردست بناتی ہے ماہ جاو تم چائے بنا کر لاو ۔ماریہ نے کہتے ہی ماہ رخ کو مخاطب کیا۔

جی !

وہ کہتی ہوئی اٹھی ۔

لیکن چچی ماہ رخ کو تو میں آج تک کچن میں نہیں دیکھا ۔

موبائیل پر گیمز کھیلتی خرد نے بھولپن سے پوچھا۔

جس پر وہ آج اسے دل میں ہی کوس سکتی تھی ۔

وہ ہلکا سا مسکرائی ۔

جبکہ جزیل کے چہرے پر بہت سنجیدہ سے تاثرات تھے ۔

ماہ اسے گھورتی ہوئی کچن میں چلی گئی --

جبکہ وہ اسے دیکھنے لگی جو کوئی فائل پکڑے جنید اور تقی صاحب سے سنجیدگی سے بات کر رہا تھا

۔

مغرور انسان !

وہ موبائل پر انگلی مارتی غصے سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

تب ہی ماہ رخ چائے لے آئی ۔

اس نے بڑی نزاکت سے جزیل احمد کو چائے پیش کی ۔

سوری آئی ڈونٹ لائیک ٹی ۔

وہ موبائیل پر آئی کال رسیو کرتا ہوا لاپرواہی سے بولا ۔

ہاہاہا!

خرد کا قہقہ بڑا بے ساختہ تھا کیونکہ ماہ کا منہ تو دیکھنے لائق تھا ۔

سب نے ناگواری سے اسے دیکھا ۔

سوری!

کامیڈی فلم دیکھ رہی تھی تو ہنسی نکل گئی کنٹرول نہیں ہوئی ۔۔

وہ اسے گھورتا ہوا کال سننے کے لیے ایک طرف ہو گیا ۔۔

وہ کال سنتا پلٹا تھا جب سامنے سے موبائیل میں مصروف حاجب کو اس طرف آتا ہوا دیکھا ۔

حاجب اسکے پاس سے گزرا جب اسنے اچانک سے اسکے جوتے میں اپنا جوتا پھنسایا تھا جو موبائیل میں بری طرح مگن تھا اس لیے وہ بڑے بے ساختہ انداز میں نیچے فرش کا حصہ بنا تھا ۔

سب نے حیرت سے حاجب کو نیچے گرا دیکھا ۔

جس کا ماتھا بڑے زور سے زمین پر بجا تھا زخم کچا ہونے کی وجہ سے وہی سے پھر سے خون رسا تھا ۔

سوری لگی تو نہیں !

ماریہ اور تقی صاحب نے بھاگ کر اسے اٹھایا جب اس نے بڑے لاپرواہ سے انداز میں پوچھا ۔

نہیں !

حاجب نے مروت سے کہا۔

خرد نے آنکھوں میں ہلکی سی نمی لیے اسے دیکھا۔

وہ سب سے جانے کے لیے اجازت لے رہا تھا ۔

وہ اجازت لیتا بڑی مغرور چال چلتا وہاں سے نکل گیا ۔

وہ موبائیل پینٹ میں اڑستی باہر نکل گئی کیونکہ سب حاجب کی طرف متوجہ تھے ۔

وہ جانتا تھا وہ اسکے پیچھے ہے ۔

وہ جان بوجھ کر موبائیل نیچے گرا گیا ۔۔

خرد جلدی سے نیچے جھکی موبائیل اٹھانے وہ بھی سرعت سے ایک گھٹنے پر وزن ڈالتا نیچے بیٹھا

۔

خرد رحمٰن میرے پیچھے آنے کی کوئی خاص وجہ ۔

اس نے دھیمے سے اس سے پوچھا۔

میں تمہارے پیچھے نہیں آئی کھانا کھا کر میں واک کرتی ہوں ۔۔

وہ بھی دھیمے لہجے میں بولی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

روبن بالکنی میں کھڑا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا ۔

او اچھا تو پھر مس رحمٰن واک کر لیں آپ ۔

وہ موبائیل اٹھا کر کہتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا جہاں ڈرائیور ڈور کھولے کھڑا تھا وہ بڑے سٹائل سے گاڑی میں بیٹھتا اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

خرد کا اچانک ہی دھیان اوپر کھڑے روبن پر گیا ۔

میں تو اسکا موبائیل اٹھا کر دے رہی تھی ۔

وہ خوامخواہ ہی اسے اپنی صفائی پیش کر گئی ۔

کیا میں نے پوچھا کہ پورے پانچ منٹ تک نیچے بیٹھی موبائیل کو پکڑتی خرد رحمن سے !

مجھے لگتا ہے موبائیل فرش سے چپک گیا ہو گا اس لیے اسے اٹھانے میں اتنی دیر لگ گئی ۔

وہ طنز کرتا ہوا بالکنی سے ہٹتا کمرے میں چلا گیا ۔

خرد دانت پیستی رہ گئی ۔

ہاتھ لگو تم زرا میرے بچو تم کافی دن سے پیٹے جو نہیں ہو میرے ہاتھوں سے اس لیے بڑے طنز کرنے آگے ہیں تمہیں --

وہ منہ بناتی ہوئی بڑبڑائی--

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

رات کیا بکواس کی ہے تم نے گیسٹ کے سامنے جانتی ہو وہ کتنا بڑا بزنس مین ہے کافی عرصے سے ہم اس سے ڈیل کرنا چاہ رہے تھے اب جا کر کہی مانا ہے وہ ،

اور تم فالتو باتیں لے کر بیٹھ گئی اگر وہ ڈیل کینسل کردیتا تو ۔

جنید نے صبح صبح ہی اسے جھاڑ دیا تھا ۔

جنید بچی ہے اسے نہیں پتا ہو گا !

رحمٰن صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی کو سنجیدگی سے ٹوکا۔

بچی ہے یہ!

اور یہ بچی ہی رہے گئی بھائی صاحب آپکے لیے کل اس نے میرے بیٹے کا سر پھاڑ دیا ہے ماہ سے لڑائی کی ہے اوپر سے میینرز بالکل بھی نہیں ہیں اس میں ماہ نے گیسٹ کو کھانا سرو کیا لیکن اس میڈیم نے مہمان کے آگے سے کھانا اچک لیا اسکی کس کس بات سے در گزر کریں ہم کل سے میرا بیٹا سر درد سے کراہ رہا ہے ۔

ماریہ بیگم نے انتہائی غصے سے رحمٰن صاحب سے اسکی شکایت کم کوسا زیادہ ۔

خرد سر جھکائے ہاتھ آگے باندھے کھڑی تھی باپ کا خیال تھا ورنہ انکی باتیں سنتی اسکی جوتی ۔

رحمٰن صاحب نے اسے سنجیدگی سے دیکھا جس کا چہرہ انتہائی معصومیت کی نشان دہی کر رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا یہ سب باتیں اس کے متعلق نہیں کسی اور کے متعلق کی جا رہیں ہوں۔۔

خرد کیا سن رہا ہوں میں !

رحمٰن صاحب نے اس سے سرد لہجے میں باز پرس کی ۔

ڈیڈ انکے بیٹے اور بیٹی نے پہلے مجھے چھیڑا تھا میں نے کچھ نہیں کیا انکے بیٹے کا سر بھی میں نے نہیں پھاڑا وہ ٹھوکر کھا کر گرا تھا اس لیے اسکا سر پھٹا تھا دوسری بات انکی بیٹی نے مجھے گالیاں دیں تھی برا بھلا کہا تو آگے سے میں نے بھی سنا دیں میرا تو کوئی قصور نہیں ڈیڈ !

سر جھکائے معصومانہ انداز میں کہا گیا ۔

ماریہ اور ماہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو بات کہہ کر رکی نہیں تھی بلکہ رونے کی ایکٹنگ کرتی باہر بھاگ گئی ۔

آپ سب میری بیٹی کا پیچھا چھوڑ دیں تو بہتر ہو گا آپ سب کے لیے ۔۔

رحمٰن صاحب چائے کا کپ پکڑ کر کھڑے ہوتے ان سب سے سرد لہجے میں کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔۔

افففف دیکھا کتنی بڑی جھوٹی لڑکی ہے یہ سب باپ کی شے پر کرتی ہے کونسا کسی نے کچھ کہنا ہے اسے ۔۔

ماریہ نے تقی صاحب کے آگے چائے کا کپ رکھتے ہوئے جلے دل سے کہا ۔

آپ سب سے آپ کے ہی طریقے سے نمٹوں گئی مائے ڈیئر چچی ۔

وہ پاکٹس سے میں ہاتھ ڈالے مسکراتے ہوئے خود سے کہہ رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

پسٹل نکال کر چیک کرتی وہ ویسے ہی پسٹل کا نشانہ لینے لگی تھی جب سامنے اچانک سے ایک بڑا سا کتا آگیا ۔

کتا !

ایک بار اسے مسز نینی کے کتے نے پنڈلی پر بہت زور سے کاٹا تھا جس کا ابھی بھی نشان تھا اسکی پنڈلی پر ۔

مما جی ڈوگی آگیا ۔

وہ پسٹل وہی پھینکتی چلاتی ہوئی بھاگی کتا اسے چلاتے اور بھاگتا دیکھ کر اسے کے پیچھے بھاگا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ہائے یہ تو پیچھے ہی ہے --

Support@classicurdumaterial.com

وہ پیچھے کی طرف دیکھتی اور زور سے بھاگنے لگی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکا گرا ہوا پسٹل کوئی طنزیہ مسکان سے اٹھا گیا تھا۔

ڈیڈ بچائیں کہاں ہیں آپ دونوں !

وہ دوڑتے ہوئے چیخی تھی ۔

کتا ہنوز بھونکتا ہوا اسکے پیچھے تھا کہاں چھپوں وہ کہتے ہی کالونی کے ایک گھر کے کھلے دروازے سے جھٹ سے اندر داخل ہو گئی اور جلدی سے گیٹ لاک کردیا ۔

دروازے سے ٹیک لگائے وہ گہرے گہرے سانس لینے گئی ۔

کتا باہر بھونک رہا تھا ۔۔۔

آپ بتائیں میں کیا کروں وہ ایک کو میرے سر پر بٹھا چکی ہے دوسری ایئر پورٹ پر میرا ویٹ کر رہی ہے میں کیا کروں کیسے نکلوں اس مصیبت سے ۔

وہ دھیمے قدموں سے چلتی اندر آنے لگی تھی جب کھلے گلاس ڈور سے کسی کی جھنجھلائی ہوئی آواز آرہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

یہ آواز تو وہ پہچانتی تھی ۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ سرعت سے آگے آئی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سامنے اوپن ایریا کچن کا منظر صاف نظر آرہا تھا ۔

ایک وجود جو شرٹ اتارے کچن میں کھڑا اپنے لیے کافی پھینٹ رہا تھا دوسرا شلف پر بیٹھا بول رہا تھا ۔

اس نے بے ساختہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا ۔

اپنے مسلے خود ہینڈل کرنا سیکھو ۔

سنجیدہ سی با رعب آواز گونجی تھی ۔

آپ کا ہی دیا ہوا مسلہ ہے یہ اب آپ ہی نکالیں گئے مجھے اس مسلے سے ۔

شلف پر بیٹھا وجود تنک کر بولا تھا ۔۔

ابراز جاو میرا سر نا کھاو !

وہ جھنجھلایا تھا ۔

ہاں اب تو آپ ایسا ہی کریں گئے میرے ساتھ میرے لیے گھر دیکھیں کوئی! اور دوسری بات آپ کا دماغ میں نہیں آپکی بیوی کھاتی ہے اور بہت اچھی طرح سے کھاتی ہے ۔

وہ تنک کر بولا !

ابراز منہ بند کرو اور نکلو یہاں سے میرے آرام کا ٹائم ہے یہ۔

کیسے بڑے بھائی ہیں آپ کبھی جو میری بات کو عزت دی ہو تو اُدھر وہ مارتی ہے اِدھر آپ ڈانٹتے ہیں میں کہاں جاوں معصوم انسان ۔

وہ دہائی دیتا ہوا بولا تھا ۔

خرد منہ پر ہاتھ رکھے ایک دم پلٹی ۔

وہ باہر کی جانب بھاگی تھی دروازہ کھولا ہی تھا اس نے جب سٹریٹ میں دم ہلاتے ہوئے کتے کو دیکھ کر اس نے سرعت سے دروازہ پھر سے بند کر دیا۔

وہ دروازہ بند کرتی اس سے ٹیک لگا گئی ۔

وہ کافی کا سپ لیتا چونکا پھر کافی لیے ہی باہر تیز قدموں سے آیا ۔۔

وہ ساکت ہوا !

خرد بھی اسے دیکھتی تیز قدموں سے اسکے پاس آئی اسکے ہاتھ سے بھاپ اڑاتی کافی کا مگ چھینتی اس کے پیروں میں ہی پھینک چکی تھی وہ قیمتی چپل پہنے ہوا تھا جس سے کافی کی ساری چھینٹیں اسے کے سفید پاوں پر گریں تھیں ۔

خود تو میڈیم جاگر شوز پہنے ہوئے تھی ۔

وہ غصے بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

جو سنجیدگی سے ہونٹ بھینچے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔

بھائی کون !

وہ کہتا ہوا اپنے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر چپ ہوا ۔

وہ میں ہاں مجھے جنید انکل نے ایک فائل دی تھی وہی دینے آیا تھا انہیں ۔

ابراز نے جلدی سے وہاں اپنی موجودگی کی وجہ بتائی ۔

گھر کے نوکر گھر کے سارے افراد مر گئے تھے جو انکل جنید نے تمہیں فائل دی جاو جاکر دے آو اور اتنے تم شریف کے فائل پکڑے چلے آئے دینے ارے تم جیسا بد لحاظ انسان تو پوری دنیا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic-Urdu-Material/

میں کہی نہیں دھوکے باز انسان تمہاری تو خیر نہیں اس بھوت کے ساتھ مل کر مجھے بے وقوف بنا رہے تھے ۔

وہ اسکا گریبان پکڑتی اس ہر پھنکاری تھی۔

مسٹر جزیل بچائیں مجھے اس سے !

وہ اس سے اپنا آپ چھڑاتا جزیل کے پیچھے چھپتا ہوا بولا۔

بھائی بولو بھائی تمہاری بکواس سن چکیں ہوں میں ،

وہ غصے سے دانت پیستی اسکی طرف بڑھی ۔

خرد میری بات سنو۔

وہ اسے تھامتا نرم لہجے میں بولا۔

ہاتھ چھوڑو میرا دھوکے باز انسان ابھی جا کر میں تم دونوں کی سچائی بتاتی ہوں ڈیڈ کو پتا نہیں کون ہو تم دونوں !

وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی لیکن سٹریٹ میں کھڑے کتے کو دیکھ کر بے ساختہ رکی۔۔

وہ آنکھیں سکیڑیں سٹریٹ میں گھموتے کتے کو دیکھ کر اسے دیکھنے لگا ۔

جاو خرد رحمٰن بتاو سب کو جا کر ۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔

جا رہی ہوں لیکن ابھی میرے پاوں میں درد ہے تھوڑا سکون آئے تو جاتی ہوں ۔

بھائی اسے روکیں بڑی خطرناک ہیں یہ دونوں سہیلیاں !

ابراز اسکے کان کے پاس بولا جس پر اس نے بیزاری سے اپنے بھائی کو دیکھا۔

جا رہی ہوں تم دونوں کو تو میں اب انسپکٹر اشعر کو دوں گی تم دونوں کہی terrorist تو نہیں --

وہ منہ پر ہاتھ رکھتی اچنبے سے بولی ۔

ہاں میں دہشت گرد ہوں اور یہ بھی دہشت گرد ہے کچھ اور جاننا ہے ۔

وہ اسکی کلائی پکڑ کر زبردستی اندر لاتا ہوا بولا۔

کیاااااا!

ابھی کے ابھی مجھے !

وہ ابراز کو دیکھ کر چپ ہوئی جو اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

کیا چاہتے ہو مجھ سے ۔

وہ سوکس سے چاقو نکالتی ہوئی بولی ۔

جزیل اسکی بات پر اسے تھام کر اپنے سینے کے قریب کر گیا ۔

خرد نے حیرت سے اسے دیکھا پھر ابراز کو دیکھ کر جلدی سے اپنا آپ اس سے آزاد کروانا چاہا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابراز گھر جاو !

اس نے اپنی نظریں خرد کے چہرے پر جماتے ہوئے اسے حکم دیا۔

لیکن بھائی یہ مجھے گھسنے نہیں دے گئی وہاں !

ابراز نے روہانسے لہجے میں کہا۔

خرد نے روبن کو دیکھ کر منہ ہی منہ میں اسے ہزاروں گالیوں سے نوازا۔

بھائی یہ مجھے گالیاں نکال رہی ہے۔

ابراز نے اسکی شکایت جبریل سے کی۔

آئی سے گیٹ آوٹ !

وہ سرد لہجے میں بولا جس پر روبن سرعت سے وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے دھوکے باز انسان تم تو ماسٹر مائنڈ ہو اور میں تمہیں ایک چھوٹا موٹا چور سمجھی تھی تم نے سالوں سے اپنے بھائی کو میرے پیچھے چھوڑا ہوا ہے آخر چاہتے کیا ہو مجھ معصوم سے ۔۔

خرد اسکے سینے پر زور سے مکہ مارتی ہوئی اس پر چلائی ۔

وہ جواباً اسے دیکھتا اسے زور سے سینے سے لگا گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے حیرت سے اسے دیکھا۔

میں چور ہی نہیں کرمنل بھی ہوں قتل وغیرہ بھی کرتا ہوں ۔

کتنے لوگوں کو قتل کر چکے ہو ۔

وہ اسکی باتت بیچ میں ہی کاٹتی ہوئی حیرت سے بولی ۔

تقریباً سو دو سو تک ۔

وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔

کیاااااا !

وہ حیرت سے بولی ۔

ابھی مزید کروں گا ڈیئر اور اب بہت جلد ایک اور قتل کرنے والا ہوں ۔

وہ اسکی ناک کو انگلیوں کی چٹکیوں میں لیتا سنجیدگی سے بولا ۔

کس کا !

خرد نے پسینے سے تر چہرہ لیے اس سے پوچھا۔

تمہارا !

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا ہوا اسکے چہرے پر جھکا ۔

کیاااا

وہ چیخی !

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

ہاں تمہارا کروں گا اگر تم نے اپنی زبان بند نا رکھی تو !

وہ اسکے ماتھے سے لے کر اسکے ہونٹوں تک ایک لکیر کھینچتا ہوا لاپرواہی سے بولا۔

تم مجھے مارو گے یعنی خرد رحمٰن کو --

وہ اسکے حیرت سے پوچھنے پر ہاں میں سر ہلا گیا۔

تم ہاتھ لگا کر دیکھاو تمہارے ہاتھ توڑ دوں گئی تمہاری بوٹی بوٹی کر کے چیل کوؤں کے آگے ڈال دوں گئی خرد رحمٰن کی جائیداد کے ہیچھے ہو نا تم !

وہ غصے سے بولی !

ہاں تمہاری جائیداد کے پیچھے ہوں !

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔

وہ حیرت سے اسے دیکھتی سر ہلا گئی ۔

تمہیں اپنی جائیداد سے ایک ٹھینگا نہیں دوں گئی باسٹرڈ۔

خرد رحمٰن زبان کو صاف رکھو !

وہ اسکا جملہ اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر روک گیا تھا ۔

کیوں رکھوں زبان پر لگام تمہارا قتل میرے ہاتھوں لکھا ہے ۔

وہ اس سے دور ہوتی ہوئی نفرت سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

افففففف انتہائی کند زہن لڑکی ہو تم !

وہ مسکراتے ہوئے لہجے میں بولا --

روبن ایئر پورٹ پر کھڑا میکی کے انتظار میں تھا جب وہ۔اسکی طرف ہاتھ ہلاتی دوڑ کر آئی ۔

وہ گرے چست پینٹ اوپر گرے ہی شارٹ شرٹ پہنے اوپر بلیک کوٹ پہنے بالوں کی اونچی ٹائٹ پونی بنائے سفید رنگت پر عام سے نقوش اس کی سفید رنگت کی وجہ سے بہت پیارے لگتے تھے وہ ایک پر کشش لڑکی تھی وہ ہونٹوں پر ہمیشہ ڈارک کلر کی لپسٹک لگاتی تھی جس کی وجہ سے خرد اسے لپ سٹک کی دکان کہتی تھی ---

کیسے ہو یہاں آکر تو تم مجھے بھول ہی گئے مائے بوائے --

میکی نے اسکے گلے لگتے ہوئے کہا۔

یار بس یہاں بہت زیادہ مصروف ہو گیا تھا اس لیے تم سے ڈیلی بات نہیں ہو سکی ۔

وہ اسکا بیگ پکڑتا مسکرا کر بولا۔

افف ایک تو پاکستان میں ڈسٹ بہت ہے ۔

میکی منہ پر ماسک لگاتی بیزار سے انداز میں بولی ۔

جس پر روبن مسکرایا۔

میں گھر پر رکوں گئی ہوٹل میں استعمال ہوئے روم میں میں نہیں ٹھہروں گئی ۔

وہ ٹشو سے منہ صاف کرتی نزاکت سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو پھر کہاں ٹھہراوں میں تمہیں، میں تو خود کسی کے گھر پر ٹھہرا ہوا ہوں ۔

وہ حیرت سے بولا ۔

میں نہیں جانتی میں گھر پر رہوں گئی --

وہ لاپرواہی سے بولی۔

جس پر روبن سر پیٹ کر رہ گیا ۔

مس مرحہ کچھ جلدی ہی خیال نہیں آگیا آپکو جم میں تشریف لانے کا ۔

بلال کمر پر ہاتھ رکھتا طنز سے بولا۔

سر بیمار ہو گئی تھی کل ہی ٹائیفڈ بخار اترا ہے ۔

مرحہ نے بھولی شکل بناتے ہوئے کہا۔

کیا ٹائیفڈ !

بلال حیرت سے بولا۔

جی سر !

وہ جواباً بولی ۔

حیرت ہے اتنا خطرناک بخار بھی آپکو دبلا نہیں کر پایا ۔

بلال حیرت سے بولا ۔

سر اگر آپکی پوچھ گیچھ ہو گئی ہو تو میں اپنا کام کروں --

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحہ طنز سے بولی ۔

اوکے کام۔کریں دھیان سے اپنا ۔۔

بلال سر جھٹک کر کہتا اندر چلا گیا ۔

پیچھے وہ منہ بناتی جھٹ سے چیئر پر بیٹھی ۔۔

زندگی تیرے رنگ ہزار۔

وہ منہ بناتے ہوئے بڑبڑائی۔

یہ کند زہن کسے بولا تم نے ہاں !

میں کند زہن نہیں ہوں اپنے پاس سے گزرتے انسان کو پہچان جاتی ہوں وہ کیسی نیت کا ہے تمہیں بھی تو پہچان گئی تھی کہ تم بھوت صفت انسان ہو اور بھوت ہی نکلے ۔۔

وہ چلا کر بولی ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتا رہا ۔

خرد میری کافی کس نے گرائی ہے باہر ۔

وہ بڑے آرام بھرے لہجے میں بولا۔

خرد چونکی یہ کیسا سوال تھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے گرائی ہے اور ہزاروں ایسی کافی تمہارے سر پر گراوں گئی سمجھے تن جانے دو ورنہ پولیس کو بولا لاوں گئی ۔

وہ تنک کر غصے سے بولی۔

خرد سامنے کچن ہے جاو اور میرے لیے کافی بنا کر لاوں صرف پانچ منٹ میں سر درد کردیا ہے تم نے میرا ---

وہ اسے حکم دیتا صوفے پر بیٹھا ---"

ہیں !

خرد نے حیرت سے اسکے آرڈر کو سنا ۔

تمہارے لیے کافی بناتی ہے میری جوت--

وہ سرعت سے اسکے ہونٹوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ گیا تھا۔

میرے ساتھ ایسی لینگوئج مت یوز کرنا ورنہ کچا کھا جاوں گا ہڈیوں سمیت ۔

اس کے سرد لہجے پر وہ گھبرائی ۔

مجھے جانے دو --

خرد اس سے بولی ۔

وہ گہری سانس لیتا اسے تھام کر صوفے پر بٹھا گیا ۔

میری بات دھیان سے سنو یارا --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میں تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دوں گا اور نا ہی تم پر کوئی آنچ آنے دوں گا بس کچھ وقت تک ویٹ کرو سب کچھ بتا دوں گا ۔

وہ اس پر جھکے گھمبیر لہجے میں بولا ۔

خرد اسکی شفاف نیلی آنکھوں میں دیکھتی رہی ۔

کچھ وقت دو مجھے پھر سب کچھ تمہارے سامنے ہو گا اور میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہچانا چاہتا یقین رکھو جزیل احمد پر--

وہ بڑے نرم لہجے میں بولا۔

خرد اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی جیسے ان نیلی آنکھوں نے اس پر کوئی سحر سا پھونک دیا ہو ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

خرد رحمن ابراز میرا چھوٹا بھائی ہے بس اتنا کافی ہے باقی سب کچھ بعد میں تفصیل سے بتاوں گا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ہنوز نرم لہجے میں بولا۔

اور تم جو مجھے قتل کرنے والے ہو ۔

وہ تاسف سے بولی ۔

وہ ہنسا۔

خرد رحمن کیا کبھی کوئی خود کو قتل کر سکتا ہے ۔

وہ اس سے پوچھ رہا تھا ۔

لیکن میں تمہاری نہیں اپنی بات کر رہی ہوں تم نے مجھے ابھی قتل کرنے کی دھمکی دی ہے ۔

وہ اسے دیکھتی غصے سے بولی ۔

وہ جواباً آفسوس سے اسے دیکھنے لگا وہ واقعی ایک کند زہن لڑکی ثابت ہوئی تھی اسکی نظروں میں

--

وہ سر نفی میں ہلاتا سیدھا کھڑا ہوا ۔

خرد جاو گھر !

وہ تیوری چڑہائے بولا۔

جارہی ہوں میں کونسا تمہارے اس شیش محل میں رکنا چاہ رہی ہو ں ۔

خرد کو بہت غصہ آیا یوں اسے گھر سے چلے جانے کا کہنا ۔

لیکن پہلے سٹریٹ میں کھڑے کتے کو بھگاو ۔

وہ چلا گیا ہے ۔

وہ کچن میں جاتا ہوا بھرے نارمل لہجے میں بولا ۔

ڈرتی نہیں ہوں میں اُس سے ،

بس یہ جانور مجھے اچھا نہیں لگتا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ چاقو سوکس میں ڈالتی ہوئی بہادر انداز اپناتے ہوئے بولی ۔

..I know

وہ کہتا ہوا اپنے لیے دوسری کافی بنانے لگا ۔۔

خرد اسکی چوڑی پشت کو دیکھتی باہر نکل گئی ۔۔

آخر کیا راز ہے اس انسان میں لیکن پتا نہیں کیوں میرا دل اس سے نفرت نہیں کر پاتا میں کیا کروں اس دل کا ۔۔

وہ چلتے ہوئے آفسوس سے بولی ۔

ماہ نے بڑے پیار سے جنید صاحن کے آگے چائے کا کپ رکھا ۔

جیتی رہو بیٹا !

وہ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولے ایک حسرت تھی جو انکے دل میں جاگی تھی انکی بھی تو ایک چھوٹی سے ایک دن کی بیٹی تھی جو انہوں نے خود ہی کہی گھما دی تھی ۔

وہ حسرت سے ماہ کو دیکھتے ہوئے سوچ بیٹھے تھے آج۔

ماہ مسکرا کر چلی گئی ۔

خرد نے مسکرا کر ماہ کو کندھا مارا ۔

بڑی خدمتیں ہو رہیں ہیں چاچو کی واوا کہی انہیں امپریس تو نہیں کرنا چاہ رہی !

وہ شرارتی انداز اپنائے ہوئے بولی ۔

جو نیلی آنکھوں والا یہاں آیا تھا نا بڑا جھوٹا ہے کیسے کہہ رہا تھا اس دن میں شادی شدہ نہیں لیکن وہ شادی شدہ ہے قسم سے میں ابھی اسے اسکی بیوی کے ساتھ دیکھ کر آئیں ہوں ۔

وہ فریج کھولتی بڑے نارمل لہجے میں بولی ۔

بکواس بند رکھو اور جھوٹ کم بولا کرو ۔

ماہ نے نفرت سے اسکی پشت دیکھتے ہوئے کہا ۔

یہ جھوٹ وغیرہ خرد نہیں ماہ بولتی ہے اور قسم اٹھوالو جس کے چاہیے وہ انسان شادی شدہ ہے اسکی بیوی نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ماہ سے اسکے نکاح میں ہے وہ تو میسنا ہے وہ کیوں بولے گا بیوی نے ساری پول کھول دی اسکی میرے سامنے ۔۔

وہ پیپسی کا کین کھول کر ہونٹوں سے لگاتی اسے بتاتی کچن سے نکل گئی ۔

پیچھے ماہ دھواں دھواں چہرہ لیے کھڑی رہ گئی ۔

اُسے تو لڑکیوں کو اپنے پیچھے لگانے کا بڑا شوق ہے لیکن میرے ہوتے تمہارا یہ شوق نہیں پورا ہو گا مائے ہسبنڈ ۔

وہ پیپسی پیتی منہ ناک چڑھا کر بولتی مرحہ کے روم میں آئی ۔

مرحہ بیڈ پر چٹ لیٹی ہوئی تھی ۔

ارے کیا ہوا یار ایسے کیوں لیٹی ہو ۔۔

خرد نے فکرمندی سے پوچھا۔

ارے مت پوچھو اس سر بلال نے آج مجھ سے کتنے بھاری بھاری ڈمبل اٹھائے ہیں یار میری تو بازو ٹوٹتے توٹتے بچی ہے۔۔

وہ منہ بسورے بولی ۔

اسے بس مجھے کہی نظر آنے دو پھر دیکھنا میں اس سے کتنے بھاری بھاری ڈمبل اٹھواتی ہوں تمہارا انتقام خرد لے گئی بے فکر رہو چلو اب باہر چلیں ونڈو شاپنگ کرتے ہیں پاکٹ منی تو ختم ہو گئی ہے اب ونڈو شاپنگ سے ہی گزارا کرنا ہو گا ۔

خرد نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا ۔

یار چینج تو کر لینے دو ۔

مرحہ منہ بناتے ہوئے واش روم میں گھس گئی ۔

وہ دونوں جوس کے سپ لیتیں ونڈو شاپنگ کر رہیں تھیں ۔

یار خرد وہ دیکھو کتنی پیاری ٹیل گون فراک ہے مجھے پیسے بھی نہیں لینے دیئے تم نے ورنہ لے لیتے ۔

وہ فراک لاکھ کی ہے اور تمہارے پاس بیس پچیس ہزار ہی ہونے تھے ۔

خرد نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔

جس پر مرحہ نے منہ بسورا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

ارے اب شوہر سے لیا کرو پاکٹ منی بہت مالدار ہے وہ کمینہ ۔

وہ غصے سے بولی ۔

خرد گالی نکالنے کی عادت کو سٹاپ کردو ورنہ شادی کے بعد شوہر سے مار کھاو گئی ۔

مرحہ نے ایک فراک کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اسے سمجھایا ۔

وہ کہی مجھ سے ہی ناپٹ جائے کوجا ۔

وہ تنک کر بولی ۔

افف ایسی ورڈنگ باہر کے ممالک میں رہ کر صرف خرد رحمٰن ہی بول سکتی ہے ۔

وہ جو اسے جواب دینے والی تھی ٹھٹھکی ۔

بلیک پینٹ شرٹ اوپر براون کوٹ پہنے بڑی بڑی ڈاڑھی بلیک چشمہ لگائے وہ اپنی پہچان دنیا سے تو چھپا سکتا تھا لیکن خرد رحمٰن سے نہیں ۔

خرد کی چونکنے کی وجہ اسکے ساتھ ایک لڑکی تھی جو شاپنگ کر رہی تھی اور وہ سر ہلا کر اسے خرید لینے کا کہہ رہا تھا ۔

لڑکی درمیانی شکل کی تھی خرد کی نظر میں حلانکہ لڑکی بہت پیاری شکل کی تھی وہ درمیانے قد کی حامل لڑکی کمر تک آتے بالوں کی مالک تھی ۔

او تو یہ لڑکیوں کو شاپنگ بھی کرواتا ہے اور پہچان بھی چھپاتا ہے ۔

مرحہ کونسی فراک پسند تھی تمہیں !

خرد نے اسے پر ہی نظریں جمائے مرحہ سے پوچھا۔

کیا فائدہ یار کونسا خرید سکتیں ہیں ہم ۔

تم خرید لو اور جو جو چاہیئے وہ بھی لے لو تم بھی کیا یاد کروں گئ کہ کس سخی سے پالہ پڑا تھا تمہارا۔۔

وہ کہتے ہوئے ارد گرد لٹکے کپڑے اتارنے لگی بنا دیکھے وہ جو جو سامنے آرہا تھا لیتی جا رہی تھی ۔

جبکہ مرحہ حیرت سے اسے دیکھتی خود بھی اپنے لیے وہ فراک لے بیٹھی تھی ساتھ میچنگ شوز بھی لے لو ۔

خرد نے مرحہ سے کہا۔

مرحہ خوش ہوتی اسے گال پر کس کرتی شوز کی شاپ پر بھاگی ۔۔

وہ کاونٹر پر سب سامان رکھتی بل کی لسٹ بنوانے لگی ۔

مرحہ بھی اپنی شاپنگ لیے چلی آئی ۔

ارے شوہر کے ہوتے بیوی تھوڑی نا پے کرتی ہے ۔

خرد نے بل واپس کاونٹر کو دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

جی کیا مطلب !

وہ لڑکا گھبرا کر بولا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ارے اپنی شکل دیکھی ہے تم نے تمہیں نہیں کہہ رہی وہ جو سامنے کھڑے ہیں نا لمبے قد والے بڑی بڑی ڈاڑھی والے وہ میرے شوہر ہیں انہوں نے کہا ہے جو چاہے خرید لو بل وہ پے کریں گئے تم ان سے پیسے خرد جزیل احمد سے نہیں ۔

وہ شاپنگ بیگ پکڑتی بنا مرحہ کے کھلے منہ پر توجہ دئے بولی ۔

لیکن میڈیم۔ایسے کیسے پہلے ہمیں ان سے تصدیق کرنی ہو گئی ۔

وہ لڑکا سنجیدگی سے بولا۔

تصدیق کے بچے مکہ مار کر دانت توڑ کر ہاتھ میں پکڑ ادوں گئی ۔

پیسے لے لینا کہنا خرد جزیل احمد کا بل ہے،ا پے کر دے گا اگر نا پے کی تو اس کارڈ پر فون کر دینا پیسے مل جائیں گئے ۔

خرد کہتی ہوئی کارڈ زبردستی اسکے ہاتھ میں دیتی بیگ پکڑتی باہر نکل گئی ساتھ مرحہ کا بھی بازو پکڑ کر کھینچتی اسے باہر لے گئی۔۔۔

ہاہاہا!

خرد قہقہ لگاتی سب کو اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کر گئی ۔۔۔

مرحہ کتنے کی شاپنگ کی ،

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی اس سے پوچھ رہی تھی ہونٹوں پر بہت شرارتی مسکان تھی ۔

ڈیڈھ لاکھ کی !

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

مرحہ شرمندگی سے بولی !

ڈفر تین لاکھ کی تو کرتی ۔

خرد آفسوس سے بولی ۔

اتنا بل بھائی میں نے تو صرف پچاس ہزار کی شاپنگ کی ہے ۔

رانیہ حیرت سے بولی ۔

دیکھائیں بل !

وہ بل رانیہ کے ہاتھ سے لیتا چونکا بل۔پورے آٹھ لاکھ کا تھا ۔

یہ کیا ہے ہاں !

وہ تیوری چڑھائے کاونٹر بوائے کی طرف بڑھا ۔

سر آپکی بیوی نے شاپنگ کی ہے یہ انہی کا بل ہے وہ جاتے جاتے کہہ گئی تھیں آپ سے بل لے لوں انہیں جلدی ہے ۔

لڑکے نے گھبراتے ہوئے کہا ۔

میری بیوی !

وہ حیرت سے بولا۔

لیکن انکی تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

رانیہ کاونٹر مین کو گھورتے ہوئے بولی ۔

کیا پرابلم ہے یہاں ۔

دوسرا لڑکا انکے قریب آتا ہوا بولا۔

سر انکی بیوی نے شاپنگ کی تھی جاتے جاتے کہہ گئیں تھیں انکے ہسبنڈ بل پے کریں گے

اب یہ کہہ رہے ہیں انکی شادی نہیں ہوئی ۔

وہ لڑکا روہانسے لہجے میں بولا۔

شہباز تم پورے ڈفر ہو پہلے صاحب سے تصدیق تو کرتے وہ لڑکی تمہیں چونا لگا گئی ہے ۔

دوسرا لڑکا غصے سے بولا ۔

سوری سر یہ نیا لڑکا ہے اس کچھ پتا نہیں تھا اور تم سٹی ٹی وی فوٹیج نکالو زرا ۔

اسکی کوئی ضرورت نہیں آئی ایم ہیئر ۔

پیچھے سے آتی آواز پر وہ سب اسکی طرف پلٹے ۔

جزبیل۔اسے دیکھ کر چونکا وہ کیسے نہیں سمجھا تھا ایسے کام تو صرف اسکی بیوی ہی کر سکتی ہے۔

وہ پر اعتماد چلتی انکے قریب آئی وہ شوز وال بیگ رہ گیا تھا میرا ۔

وہ سنجیدگی سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

مائے ڈیئر ڈارلنگ آپ پے کر دینا ۔

وہ سب کے سامنے اسکے گلے کا ہار بنتی لاڈ سے بولی ۔

پھر بنا شرمائے اسکا گال چوم گئی ۔

وہ حیرت زدہ سب کے سامنے شرمندہ ہوا سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے ۔

ڈارلنگ کیا یہ تمہاری نئ گرل فرینڈ ہے اچھا ہو گئ کوئی!

میں چلتی ہوں بل پے کردو اور انہیں ایکسٹرا پیسے بھی دینا انہوں نے بہت سر کھپایا ہے آپ سے ۔

وہ کہتے ہوئے بنا اسکے سرد تاثرات پر توجہ دیئے سب کی نظروں سے اوجھل ہو گئی ۔۔

رانیہ حیرت سے جزیل کو دیکھ رہی تھی جو ہونٹ بھینچے اس سے نظریں چڑائے کارڈ نکال رہا تھا پے کرنے کے لیے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحہ گاڑی ڈرائیو کرتی اسے بھی ایک آدھ گھوری سے نواز دیتی جبکہ وہ مزے سے کھڑکی سے باہر دیکھتی آئس کریم کھا رہی تھی ۔

کون تھا وہ !

مرحہ نے موڑ کاٹتے ہوئے اسے سے پوچھا۔

کون !

خرد نے لاپراوہی سے پوچھا۔

وہی جس کے کھاتے میں ساری شاپنگ ڈالی ہے اور جس کے گلے لگ کر گال پر کس کیا تھا۔

مرحہ نے سنجیدگی سے کہا۔

جبکہ خرد کی آئس کریم گرتے گرتے بچی تھی۔

گلے اور گال پر کس ایسے واحیات کام کیا خرد رحمٰن کر سکتی ہے ہرگز نہیں تم نے کسی اور کو دیکھا ہو گا۔

خرد نے کانفیڈینس سے خود کا دفاع کیا۔

جی نہیں گلاس ڈور سے تم صاف نظر آرہی تھی ایسے واحیات کام کرتے ہوئے نظر کمزور نہیں ہے میری تم ایسے ہی تو کسی کے گلے لگ کر کس نہیں کر سکتی ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔

مرحہ نے غصے سے کہا۔

وہ گھبرائی !

ہو ہی نہیں سکتا وہ کوئی اور ہو گئی! خرد ایسے بے شرموں والے کام نہیں کرتی ۔ میں ہنڈرڈ پرسنڈ شیور ہوں تم نے کسی اور کو دیکھا ہے۔

خرد نے بالوں کی پونیاں آگے کرتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بس کردو میں اپنی خرد کو پہچان سکتی ہوں اور دوسری بات اگر میری جگہ چاچو حاجب یا ماہ وغیرہ دیکھ لیتے تو کیا ہوتا سوچا ہے ۔

مرحہ نے گاڑی گیٹ سے اندر لاتے ہوئے کہا ۔

میں وہ تھی ہی نہیں تو سوچوں کیا ۔

ایسی ڈھٹائی کی امید صرف خرد رحمٰن سے ہی کی جا سکتی تھی۔۔

مرحہ نے تاسف سے اسے دیکھ کر سوچا جو گاڑی کی ڈگی سے اپنے شاپنگ بیگ نکال رہی تھی ۔

اتنی شاپنگ اتنے پیسے کہاں سے آئے تم دونوں کے پاس۔

ماہ نے حیرت سے انہیں لدے پھندے دیکھ کر پوچھا۔

خرد مسکرائی ۔

ماہ تمہارے اس نیلی آنکھوں والے کی جیب سے کی ہے۔۔

خرد مسکرا کر کہتی اوپر سیڑیاں چڑ گئی جبکہ مرحہ شرمندہ سی ہوتی اپنے روم میں چلی گئی ۔

اس لڑکی سے تو سیدھے جواب کی توقع کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے برابر ہے ۔

ماہ نے غصے سے سوچا۔۔

روبن سرعت سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اسے دیکھ کر ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے تیکھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مجھ معصوم کا کیا قصور بھائی کو گھورنا تھا نا جن کا یہ پلین تھا ۔

روبن سرعت سے بیڈ پر چڑتا ہوا بولا۔۔۔

تمہاری جب تک دھلائی نا کر لوں میرے ہاتھوں کو چین نہیں آئے گا اس لیے شرافت سے میرے ہاتھ آجاو ورنہ مار مار کر تمہارا بھرتا بنا کر کھا جاوں گئی ۔

وہ بیڈ کے پاس آتی غصے سے بولی ۔

مائے ڈارلنگ معاف کردو ورنہ میں بھی اس بار اپنے ہاتھوں کو روک نہیں سکوں گا ۔۔

روبن نے کہتے ہوئے آخر پر اسے دھمکی دی ۔

ٹھہر جاو تم زرا تمہارا تو میں خشر بگاڑتی ہوں ۔

وہ اسکی شرٹ کھینچ کر بولی ۔

وہ اسے کی گردن اپنے ہاتھوں میں ڈبوچ چکی تھی ۔

وہ اسے مکہ پر مار رہی تھی جب روبن نے اسکی پونیوں کو زور سے کھینچا خرد نے حیرت سے اپنے بالوں کو پونیوں سے آزاد ہوتے دیکھا پھر کیا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے پر پل پڑے وہ مکے گھونسوں سے ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے ۔

یہ کیا ہے !

مرحہ حیرت سے بولی ۔

وہ دونوں سرعت سے ایک دوسرے کے بال چھوڑ گئے تھے ۔

دونوں کے بکھڑے بال چہرے پر سرخ نشان وہ دونوں اب معصومیت سے مرحہ کو دیکھ رہے تھے ۔

یہ کسا منظر تھا کیا تم دونوں لڑ رہے تھے ۔

مرحہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے پوچھا۔

نہیں ہم بس پیار سے ایک دوسرے کا حال چال پوچھ رہے تھے ۔

روبن نے اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے تنک کر جواب دیا جس پر مرحہ نے اسے گھورا ۔

وہ مرحہ اس نے میرے پیسے دینے تھے تو بس وہی وصول کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ پونیاں ٹھیک کرتی ناک چڑھا کر بولی

Support@classicurdumaterial.com

اور دوسری بات اس دھوکے باز انسان سے دور رہنا کل کو کہی تمہارے پیسے نا لے کر بھاگ جائے ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد روبن کو گھور کر مرحہ سے کہتی ہوئی باہر نکل گئی ۔

روبن نے اسکی پشت کو گھور کر دیکھا پھر مرحہ کو دیکھ کر منہ بنایا ۔

اپنا منہ سیدھا ہی رکھو پہلے ہی کافی ٹیڑھا ہے ۔

خرد بیڈ شیٹ درست کرتی غصے سے بولی ۔

تم سے مطلب اگر ٹیڑھا ہے تو !

روبن نے اس سے گھور کر پوچھا۔

افففف میرا سر پہلے ہی درد ہے سو اپنی تیز زبان بند رکھو ۔

مرحہ کہتے ہی پاوں سے لے کر سر تک کمبل اوڑھ گئی ۔

روبن نے تیوری چڑھاتے ہوئے اپنے لیے نائٹ دریس نکالا۔۔

ایک تو میکی کو وہ بنا جزیل۔سے پوچھے اس کی گھر چھوڑ آیا تھا پتا نہیں جب جزیل اسے دیکھے گا تو اسکی کیا حالت کرئے گا ۔

اس نے دانتوں میں برش کرتا ہوئے سوچا ۔

افففف پھنسانے والے بھی تو وہی ہیں وہ نا کہتے تو میں یہ شادی کبھی نا کرتا ۔

وہ باہر آتا خود سے بڑبڑایا ۔

خرد سو رہی تھی جب اپنے اوپر سے زور سے کمبل کھینچنے پر اسکی آنکھ کھلی ۔

خرد نے اندھیرے میں کھڑے وجود کو آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھا جو ہاتھوں پر بلیک دستانے چڑھائے فل بلیک سوٹ میں ملبوس اسے تیکھی نظروں سے دیکھا رہا تھا بڑے بڑے بال اور ڈاڑھی غائب تھی چہرے سے چہرہ صاف تھا ۔

خرد نے تھوک نگل کر اسے دیکھا۔

وہ اسے کلائی سے پکڑ کر بیڈ پر ہی کھڑا کر چکا تھا۔

کیا حرکت کی تھی مال میں !

وہ سرد لہجے میں بولا۔

کونسی حرکت میں تو آج گھر سے ہی نہیں نکلی ۔

خرد خود پر چھائی گھبراہٹ پل میں دور بھگاتی بھولپن سے بولی ۔

وہ شکل کی بہت معصوم تھی جب جھوٹ بولتی تھی تو لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ لڑکی کبھی جھوٹ بھی بول سکتی ہے --

خرد تم دوسروں سے جھوٹ بول سکتی ہو لیکن مجھ سے نہیں کیا لینے گئی تھی مال اور اگر گئی تھی تو یہ کیسی حرکت تھی! ہاں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسکی کلائی کو جھٹکا دیتے ہوئے غصے سے بولا۔

میں کہہ رہی ہوں میں آج گھر سے نہیں نکلی تو نہیں نکلی اور مال میں تو ہفتے سے میں نے چکر نہیں لگایا کیا پتا جو تمہیں ملی ہو وہ کوئی میری ہم شکل ہو اس دنیا میں کچھ بھی ہو سکتا ہے !ویسے بھی مما کہتیں ہیں ایک شکل کے سات انسان ہوتے ہیں ۔

وہ کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی

بڑی معصومیت سے بولی ۔

خرد رحمٰن !

اس نے اسے جھٹکا دیتا ہوا تنبیہی لہجے میں پکارا تھا۔

میں جھوٹ نہیں سنوں گا تمہیں سمجھایا تھا نا کہ میں باہر جس بھی حلیے میں ہوں تم سامنے مت آنا پھر باز کیوں نہیں آئی ۔

وہ کافی غصے سے بولا تھا ۔رات کے بارہ بج رہے تھے ۔

میں آج بازار گئی ہی نہیں !

وہ پھر سے ڈھٹائی سے بولی ۔

خرد رحمٰن ایسی عادتیں کہاں سے اپنا لی ہیں تم نے ۔

وہ ضبط سے خود پر کنٹرول کرتا ہوا بولا۔

لوگوں سے !

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی ۔

خرد بات سنو !

وہ اسکی ناٹی کے بٹن بند کرتا ہوا بڑے نرم لہجے میں بولا۔

خرد اسکے لمس سے گھبرائی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے اور میں نہیں چاہتا میری خرد گناہ جیسے کام کرئے میں چاہتا ہوں وہ صاف دل کی رہے سچ بولے چاہے سچویشن کیسی بھی کیوں نا ہو ۔

اسکے بکھڑے بالوں کو سمیٹتا بڑے نرم لہجے میں بولا ۔

خرد اسکے سحر میں جھکڑ چکی تھی ۔

وہ اسے دیکھتی رہی ۔

آج جو تم نے حرکت کی ہے آئندہ مت کرنا میرے ساتھ میرے دشمن بھی ہوتے ہیں اور دوست بھی میں نہیں چاہتا میری طاقت کا کسی کو پتا لگے ۔

وہ اسے خود سے لگاتا ہوا بولا۔

طاقت !

خرد نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں تم میری طاقت ہو ۔

وہ جواباً بولا ۔

اور وہ لڑکی کون تھی جسے شلپنگ کروا رہے تھے !

(سوری کل غلطی سے اس لڑکی کا نام رانیہ لکھ دیا تھا حلانکہ اسکا نام ہانیہ تھا رانیہ تو مرحہ کی بھابھی کا نام تھا)

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی جیلسی بھرے لہجے میں بولا۔

کون لڑکی !

وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔

وہی جسے مال میں شاپنگ کروائی جا رہی تھی ۔

لیکن مجھے تو تقریباً ہفتہ ہو گیا ہے مال کا چکر لگائے ہوئے ۔

وہ آنکھیں سکیڑے بولا۔

افففف تم جھوٹ بول رہے نا تاکہ بتانا نا پڑے ۔

خرد زچ ہوتی ہوئی بولی ۔

بالکل بھی نہیں ہو سکتا ہے وہ میرا ہم شکل ہو اس دنیا میں ایک شکل کے سات لوگ ہوتے ہیں تو ہو سکتا ہے وہ میرا ہم شکل ہو۔۔

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

خرد کھلے منہ سے اسے دیکھے گئی مطلب کے وہ کیسے منکر سکتا تھا ۔

اب اگر تنگ کیا نا تو یاد رکھنا تمہارا ڈرلنگ ہسبنڈ تم سے کافی آگے ہے اور بڑا بھی ۔

وہ زچ کرتی مسکان سے بولا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد ہونٹ بھینچتی رہ گئی ۔

میں سونے لگی ہوں جہاں سے آئے ہو شرافت سے چلے جاو ورنہ چیخ مار کر سب کو جگا دوں گئی ۔

ہاہاہا !

تمہیں لگتا ہے تمہارا شوہر ان لوگوں سے ڈرتا ہو گا ۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا

ایک شرط پر جاوں گا پہلے میرے گلے میں بانہیں ڈالو پھر گال چومو جیسے مال میں تمہاری ہم شکل لڑکی نے چوما تھا ۔

وہ اسے اپنی طرف کھینچتا سرد لہجے میں بولا۔

کیا !!!!!

مجھے ایسی واحیات حرکتیں سخت نا پسند ہیں توبہ استغفار میں تو سوچوں بھی نا کیا اس لڑکی نے ایسی حرکت کی تھی تمہارے ساتھ ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی ۔

وہ جواباً سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا گھورے جا رہے ہو گھر میں ماں بہن نہیں ہے جو مجھے ایسی ویسی نظروں سے دیکھے رہے ہو

۔

وہ اسکی سپاٹ نظروں سے پزل ہوتی کندھے سے شرٹ ٹھیک کرتی تنک کر بولی۔۔

دنیا سدھر سکتی ہے لیکن خرد احمد نہیں ۔

وہ تاسف سے بولا۔

خرد نے ناک چڑھا کر اسے دیکھا ۔

وہ پلٹ کر کھڑکی میں آیا تھا ۔

نقاب تو پہن لو ۔

پیچھے وہ طنز کرتی اسکا گرا نقاب اسے پکڑا گئی ۔

وہ اس سے نقاب چھینتا غصے بھری نظروں سے اسے دیکھتا کھڑکی سے کود گیا۔۔

آیا بڑا مجھے سدھارنے والا تمہیں تو میں سدھاروں گئی بچو اور کیا خوب سدھاروں گئی ۔

خود پر اچھے سے کمبل سیٹ کرتی وہ غصے سے بولی ۔

مال والی لڑکی کے بارے میں نا بتانے کا غصہ تھا میڈیم جی کو ۔

سر بس تھوڑی سے انفو ملی ہے اس حویلی میں آج سے بیس سال پہلے بہت بھیانک آگ لگی تھی جس کے نتیجے میں اس حویلی کے سب افراد اس آگ میں جل کر مر گئے تھے ۔

اس وقت سے وہ حویلی بند ہے ۔

کسی نے فون میں سے کسی کو اس حویلی کے متعلق باخبر کیا تھا جس پر وہ وجود آفسردگی و غم میں ڈوب گیا تھا۔

مائی آپ مجھے مس کر رہیں تھیں نا !

وہ انکے ہاتھ سے روٹی کی پلیٹ پکڑتی ہوئی بولی ۔

ہاں یاد تو کیا میں نے تمہیں ۔

مائی مسکراتے لہجے میں بولی ۔

خرد مسکرائی ۔

میں آپکے لیے کچھ لائی ہوں گیس کریں کیا لائیں ہوں میں آپکے لیے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد آئی برو اچکا کر بولی ۔

مائی جواباً مسکرائی ۔

خرد انہیں دیکھنے لگی ۔

آپ نا بہت پیاری ہیں لیکن یہاں کیوں رہتی ہیں آپکا گھر کہاں ہے۔

خرد نے حیرت سے پوچھا ۔

نہیں بیٹا میرا کوئی گھر نہیں ۔

وہ جواباً آفسردگی سے بولی۔

او !

خرد بھی آفسردہ ہوئی ۔

اچھا آنکھیں تو بند کریں نا ۔

وہ انکی آنکھوں کو زبردستی بند کرتی شاپنگ بیگ میں سے ایک مہرون کلر کی شال نکال کر انکے کندھوں پر رکھی ۔

بیٹا کیوں اتنا تکلف کیا ۔

مائی اسکے چہرے کو غور سے دیکھتی ہوئی بولی ۔

ارے مائی شاپنگ کی تھی کسی کی جیب سے یہ شال آپکے لیے پسند آئی تو آپکے لیے لے لی ۔

خرد نے انکے کندھوں کو ہاتھوں سے تھامتے ہوئے پیار سے کہا۔

مائی جواباً اسے دیکھتی محبت سے اسکی پیشانی چوم گئی اسکے عام نقوش انہیں کسی سے ملتے جلتے لگتے تھے ۔۔

جزیل احمد گھر پر آتا ڈاڑھی اتار کر جیکٹ بھی اتار چکا تھا ۔۔

وہ شرٹ کے بٹن کھولتا کمرے کی طرف آیا جب کسی سے زور سے ٹکر ہوئی ۔

وہ وجود لہرا کر اس پر گرا تھا ۔

خرد سیڑیاں اترتی چونکی کیوں کے سامنے ہی انسپکٹر اشعر دو لیڈی آفسرز کے ساتھ کھڑا اسی ہی دیکھ رہا تھا پاس سب گھر کے آفراد تھے سوائے رحمٰن صاحب کہ اور صفورا کے کیونکہ وہ آج صبح ہی آوٹ آف کنٹری گئے تھے دس دن کے لیے ۔
رحمٰن صاحب تو بزنس کے سلسلے میں جبکہ صفورا مال کے لیے کچھ نئ ورائٹی لینے گئی تھی ۔
اشعر نے بھری طنزیہ مسکان سے اسے دیکھا۔
جبکہ گھر والوں نے غصے سے اسے دیکھا تھا
اب کیا کردیا ہے میں نے !
وہ حیرت سے سوچتی سیڑیاں اترنے لگی ---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ لوگ مجھے گھورے کیوں جا رہے ہیں !اور انسپکٹر جی آپ کو کوئی اور کام نہیں جو منہ اٹھائے یہاں چلے آتے ہیں تمہیں انسپکٹر کس نے بنایا ہے ہر وقت تو یہاں پائے جاتے ہو جیسے ساری دنیا کے مجرم اسی گھر میں موجود ہوں ۔

وہ گھر والوں کو ٹوک کر اشعر کی اچھی خاصی خبر لے گئی تھی جس نے کافی غصے سے اسے گھورا تھا۔

تم کل کہاں تھی ڈیڈھ دو بجے کے قریب ۔

تقی صاحب نے کافی غصے سے اس سے پوچھا۔۔

میں واک پر تھی ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی ۔

مس خرد ڈیڈھ دو بجے کونسی واک ہوتی ہے اور دوسری بات آپ زرا ہمیں اپنا لائسنس پسٹل تو دیکھائیں ۔

انسپکٹر اشعر نے طنز سے اسے مخاطب کیا۔ ،

جب جاگو تب سویرا انسپکٹر ! اور پسٹل کل کھو گیا تھا ۔

وہ سب کی گھورتی ہوئی نظروں کو اگنور کرتی ہوئی لاپرواہی سے بولی ۔۔

کیا یہ آپکا پسٹل ہے !

انسپکٹر اشعر نے اسکے سامنے لفافے میں قید پسٹل اسکی نظروں کے سامنے لہراتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

ارے یہ پسٹل انکے پاس کیسے آیا !

وہ لب بھینچتی دل ہی دل میں بولی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

نہیں میرا تو گرے کلر کا تھا جبکہ یہ تو بلیک کلر کا ہے ۔

وہ صاف مکرتے ہوئے بولی ۔

مس خرد رحمٰن یہ آپکا ہی پسٹل ہی آپ کے نام پر ہے دوسری بات اس سے کل کسی نشے کے عادی کو قتل کر دیا گیا ہے یہ اس قتل ہوئے شخص کے پاس سے ملا ہے اور اس پر آپکی فنگرپرینٹس ہیں ۔

انسپکٹر اشعر بھرپور طنز سے بولا

اس کا چہرہ فق ہوا تھا باقی سب بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے ۔

اب قتل کرنے کر دیئے شروع ہیں منہوس ماری کچھ تو ہماری عزت کا خیال رکھا ہوتا ۔۔

ماریہ فٹا فٹ غصے سے بولی جبکہ ماہ سینے پر ہاتھ باندھے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

مرحہ جم اور روبن گھر سے غائب تھا باقی جنید صاحب تو آفس تھے عالیہ اپنے کسی جاننے والے کی عیادت کے لیے گئی ہوئی تھی ۔

گھر میں صرف حاجب ماریہ ماہ اور تقی صاحب تھے مطلب کے ماریہ کا ہی گھرانہ گھر پر تھا خنادر اور رانیہ ہنی مون پر نکل چکے تھے کل کے ۔

باقی ینگ بوائے کالج یونی ورسٹی میں تھے ۔

چچ ایک قتل سے دل نہیں بھرا میری کرمنل کا جو اب نشئیوں کو بھی قتل کرنا شروع کر دیا ہے ۔

حاجب مصنوعی تاسف سے بولا۔

اب آپ کیا کہیں گئ ۔

انسپکٹر نے طنز سے پوچھا۔

تو اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے یہ قتل میں نے کیا ہے کوئی میری پسٹل کا استعمال بھی تو کر سکتا ہے میں نہیں مانتی آپکے جعلی ثبوتوں کو ۔

وہ غصے سے بولی ۔

شکر ہے آپ نے مانا تو صحیح کہ یہ پسٹل خرد رحمٰن کا ہے

اشعر طنزیہ مسکان سے بولا۔

ہاں میری ہے تو کہاں نا کھو گئ تھی اب سر درد نا کرو اور جاو یہاں سے آئے ہو ۔

خرد کافی بد تمیزی سے بولی ۔

اکیلے تو ہم کہی نہیں جائیں گئے آپکو لیے بغیر ۔

اشعر نے لیڈی آفسر کو اشارا کیا اسے ساتھ لے جانے کا ۔

خرد نے اپنی کلائی کو دیکھا جو لیڈی آفسر اپنے ہاتھوں میں لے چکی تھی ۔

باقی سب کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جزیل احمد نے سرعت سے اپنے سے اس وجود کو دور جھٹکا ۔

مہک نے حیرت سے اسے دیکھا بھلا اتنا حسن اس نے کب دیکھا تھا ۔

وہ اسے پہچان چکا تھا روبن کی گرل فرینڈ کو اس نے اسکی پکس دیکھ رکھی تھی ۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو اور ابراز کہاں ہے ۔

جزیل نے سرد لہجے میں پوچھا جس کی نظریں اسکے چوڑے سینے پر تھیں جزیل احمد نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا پھر شرٹ کے بٹن بند کرتا اسکی طرف متوجہ ہوا جس کی نظرِیں تو اسکے وجود پر ہی چپک گئیں تھی ۔

مس مہک علی اپنا سامان باندھو یہ میرا گھر ہے مجھے اپنے گھر میں کسی کی مداخلت پسند نہیں سو جہاں سے آئی ہو وہی چلی جاو تو بہتر ہو گا تمہارے لیے ۔

جزیل نے سرد لہجے میں کہا۔

او تو آپ روبن کے بھائی ہیں واوا آپ تو بہت خوبصورت ہیں میں آپ سے پہلے کیوں نہیں ملی مجھے ہمیشہ آفسوس رہے گا اس بات پر ۔

مہک اسکے قریب آتی ہوئی بڑے میٹھے لہجے میں بولی۔

ابراز نے یہ پسند کی تھی لڑکی جس کا کوئی کریکٹر ہی نہیں تھا۔

جزیل نے لب بھینچ کر سوچا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ لڑکی کو سرد نظروں سے دیکھتا فون پر روبن کا نمبر ڈائل کر چکا تھا جبکہ مہک کی نظرِیں اسکے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں ۔وہ خوبصورت چہروں کی دیوانی تھی ۔

جلدی گھر آو پانچ منٹ میں تم مجھے اپنے سامنے چاہیئے ۔

وہ سرد لہجے میں کہتا فون بند کر چکا تھا ۔

تب ہی اسکا فون بجا وہ چونکا

خرد کے گھر کے ملازم کا فون تھا۔

ہاں بولو !

کیا !

میں پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں تب تک انہیں وہی الجھائے رکھو ۔

وہ کہتا ہی فون ہاتھ میں لیے بنا مہک علی کو دیکھے وہ باہر بھاگا تھا رفتار بہت تیز تھی ۔

ارے سنیں تو !

مہک نے پیچھے سے اسے پکارا لیکن تب تک وہ گھر سے نکل چکا تھا ۔۔

کیا بات ہے ایسے کیوں بیٹھی ہو !

نکی نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

بس یار میرے دل کو سکون نہیں آتا ایسے لگتے ہے جیسے سب کچھ ختم ہونے والا ہے عجیب و غریب خواب آتے ہیں میں بہت پریشان ہوں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مایا نے بالوں میں ہاتھ الجھاتے ہوئے الجھے سے لہجے میں کہا۔

تم اتنا سوچا مت کرو یار یہ سب ٹینشن کی وجہ سے ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس گاڈ پر بھروسہ رکھو ۔

نکی نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دی ۔

وہ آج صبح بہت ہنگامہ کر کے گیا ہے کہتا ہے یا تو پیسے دو دن میں لوٹاو یا پھر اسے سے شادی کر لوں بینک والوں نے بھی قرضہ دینے سے انکار کر دیا ہے ۔۔

مایا نے بکھڑے سے لہجے میں کہا۔

ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا ۔

نکی نے گہرا سانس لیتے ہوِے اسے تسلی دی ۔۔

جس پر وہ لب بھینچتی آنے والے حالات کے بارے میں سوچنے لگی ۔

ڈارک نیلی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی تیر رہی تھی ۔

خرد پلٹ کر اپنے رشتوں کو دیکھتی انکے ساتھ کھینچتی چلی گئی ۔

چھوڑو مجھے ورنہ تمہاری جان لے لوں گئی ۔

خرد کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی غصے سے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

تقی صاحب کی فیملی بھی باہر اسکے پیچھے آئی ۔۔

اس سے پہلے وہ اسے زبردستی گاڑی میں بٹھاتے ایک گاڑی انکے درمیان حائل ہوئی تھی ۔

گاڑی سے نکلتی شخصیت کو دیکھ کر سب چونکے سوائے خرد کے ۔

ایک منٹ انسپکٹر اشعر !

وہ گلاسز اتارتا انسپکٹر اشعر کے قریب آتا سرد لہجے میں بولا۔

کیا مسلہ چل رہا ہے یہاں ۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بول تھا ۔

کچھ نہیں بس مس خرد رحمٰن کو ایک کیس کے سلسلے میں ہم تھانے میں لے کر جا رہے ہیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اشعر نے سنجیدگی سے جواب دیا ۔

Support@classicurdumaterial.com

چھوڑو اسکی کلائی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ لیڈی پولیس سے سرد لہجے میں بول تھا جس سے لیڈی آفسر اسکا ہاتھ چھوڑ گئی تھی ۔

خرد کلائی مسلتے ہوئے اسے دیکھنے لگی ۔

اریسٹ وارنٹ ہیں آپکے پاس ۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

نہیں لیکن ہمیں پوچھ گچھ کرنی ہے مس خرد سے قتل کا معاملہ ہے ایسے تو آئی گئی نہیں کرسکتے ہم ایسے ہی تو مجرم تک پہنچتے ہیں ہم ۔

اشعر نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا ۔

انسپکٹر اشعر چلے جاو اور اریسٹ وارنٹ بنوا کر لاو ایسے تو تم مس خرد رحمٰن کو لے کر نہیں جا سکتے ۔

وہ پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا اسے گھورتے ہوئے بولا۔

دیکھو تم !

اس سے پہلے اشعر کچھ کہتا وہ اسے کندھے سے تھامتا ایک طرف لے گیا ۔

ماہ وغیرہ کافی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے ۔

جزیل تم نہیں جانتے اس لڑکی کو یہ لڑکی بہت

بس ایک اور لفظ مت کہنا اگر زندگی پیاری ہے تو تمیز سے بات کرو اس کے متعلق اور دوسری بات آئندہ اگر خرد کے قریب آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور تمہاری بیوی کو بتانے میں مجھے ایک لمحہ لگے گا کہ ہمارے اشعر کی یہ پہلی نہیں دوسری شادی ہے --

وہ اشعر کو گھورتا ہوا بولا جس پر اشعر نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

پھر لب بھینچ کر اسے دیکھتا وہاں سے نکل گیا ۔

حاجب نے حیرانی سے پولیس کو جاتے دیکھا پھر لب بھینچ کر اس شخصیت کو ۔۔

خرد مسکرائی اسے دیکھ کر ۔

ّوہ بھی اسے دیکھ کر مسکرایا تھا ۔

ماہ نے حیرت سے دونوں کو دیکھا

پھر اپنی ماں کو جو ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی ۔

میں تمہارے ساتھ چلوں گئی یہ بہت برے لوگ ہیں ایک بار بھی اس لمبے منہ والے انسپکٹر کو نہیں روکا ۔

وہ لاڈ سے منہ بسور کر بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسکراتا ہوا وقار صاحب کی فیملی کے پاس آیا ۔

اصل میں مجھے جنید صاحب سے کام تھا کیا وہ گھر پر ہیں ۔

جزیل انکے قریب آتا سرد لہجے میں بولا ۔

شکریہ کی ضرورت نہیں یہ میرا فرض تھا ۔

وہ انکا کھلتا منہ دیکھ کر بولا ۔

جس پر تقی صاحب نے گہرا سانس لیا اور بولے ۔

نہیں جنید تو رات کو آئے گا تم آو چائے وغیرہ پی کر جانا ۔

تقی صاحب مروت سے بولے ۔

نو آئی ڈونٹ لائیک ٹی ۔

وہ کہتا ہوا پلٹ گیا گاڑی میں بیٹھتا باِہر نکل گیا ۔

وہ سب تینوں ماں بیٹا ماہ خرد کو گھورتے ہوئے اندر چلے گئے ۔

خرد مسکرا کر گھر سے باہر نکل گئ ۔

گاڑی دور کھڑی تھی ۔

وہ جھٹ سے بھاگتی ہوئی اسکی گاڑی کا ڈور کھول کر بیٹھی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکے بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ ہوتی کالونی سے باہر نکل گئ ۔

خرد میرا نمبر یہ ہے جب بھی کوئی مسلہ ہو مجھے انفو کردینا یا پھر مس کال کر دینا میں پہنچ جاوں گا ۔

جزیل نے بلیک کارڈ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

خرد آنسو لیے آنکھوں سے کارڈ پکڑتی اسکی سینے سے لگ گئ ء ۔

جزیل حیرت زدہ ہوا یوں اسے اپنے سینے سے لگے دیکھ کر پھر آہستہ سے اپنی بانہیں اسکے گرد حمائل کر گیا۔

پہلے میرے ڈیڈ ہوتے تھے آج وہ نہیں تھے تو مجھے لگا میں بالکل تنہا ہوں میرا دل بہت دکھا لیکن جب تمہیں دیکھا تو دل کو سکون سا آگیا ۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں اسکے سینے میں منہ دیئے بولی ۔

وہ اسے دیکھتا لب بھینچ کر اس انسان کے بارے میں سوچنے لگا جو اسکی خرد کو پھنسانا چاہ رہا تھا لیکن وہ جزیل کو نہیں جانتا تھا ۔

جزیل اسکا سر تھپکتا ہوا سوچ کر رہ گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا سوچا ہے تم نے میرے پرپوزل کے بارے میں ۔

جونی نے مایا کے سامنے آتے ہوئے کمینی مسکراہٹ سے پوچھا۔

پیسوں کا جیسے ہی بندوبست ہوتا ہے میں تمہیں تمہارے سارے پیسے لوٹا دوں گئی ۔

مایا نے سینے پر تھ باندھ کر سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

وہ نیلی شرٹ بلیک پینٹ نیلی شرٹ پر ہاف سلیوز والی بلیک جیکٹ پہنے ہوئے تھی جو اسکے لمبے قد پر بہت سوٹ کر رہا تھا نیلی آنکھوں نے جونی پر ایک احصار سا باندھ دیا تھا ۔

وہ نیلی آنکھوں والی ایک حسین لڑکی تھی جسے دیکھ کر کوئی بھی ٹھٹھک سکتا تھا۔

مجھے پرسوں دس بجے تک میری ساری رقم چاہیئے ادر وائز دوسرے اوپشن میں تمہیں سارا گھر خالی کرنا پڑھے گا۔

اور اگر گھر خالی نہیں کرنا چاہتی تو شادی کر لو مجھ سے قسم سے بہت محبت سے رکھوں گا تمہیں

۔

جونی نے اسکا سفید بلیک تل والا خوبصورت ہاتھ تھام کر محبت بھرے لہجے میں کہا۔

تمہیں تمہاری رقم مل جائے گئی آئندہ میرا ہاتھ مت تھامنا ۔

وہ اپنا ہاتھ کھینچی غصے سے کہتی ہوئی اسکے قریب سے گزر گئی ۔۔

جونی نے طنز سے اسکی پشت دیکھی بھلا وہ ایک دن میں ایک کڑور کا کیسے بندو بست کر سکتی تھی ۔

شوخ سی دھن لبوں پر سجاتا ہوا وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا ۔

وہ اسکے کندھے سے لگی سو گئی تھی ۔

جزبیل آہستہ سے اسے اپنے حویلی والے روم میں لے آیا ۔

اسے لٹاتا اس پر وائٹ کمبل اوڑھتا ہوا وہاں سے نکل کر کالونی والے گھر کی طرف ڈرائیور کو چلنے کا کہا۔

روبن اور مہک پہلے ہی لاونج میں پڑے پنک صوفے پر بیٹھے اسکے انتظار میں تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جزیل کو آتے دیکھ کر وہ جھٹ سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا ۔

کہاں تھے تم !

اسکا کندھا ہاتھ سے ڈبوچتا وہ سرد لہجے میں بولا۔

بھائی ایک پرانا دوست مل گیا تھا تو اسی ۔

تم جانتے ہو میں آج وہاں نا پہنچتا تو خرد اب تک پولیس سٹیشن میں ہوتی ایڈیٹ تمہیں وہاں کس لیے چھوڑا ہوا ہے اسکی خفاظت کے لیے لیکن تم ہمیشہ ایسے موقع پر مجھے غائب ملتے ہو ۔

وہ اونچی آواز میں اسے ڈانٹ رہا تھا جبکہ مہک علی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی کہ اب چہرے پر بڑی بڑی ڈاڑھی تھی نیلی آنکھیں براون تھیں وہ جان نہیں پا رہی تھی کہ یہ کون ہے اور روبن پر کیوں چلا رہا ہے ۔

بھائی ایم سوری میں آئندہ اسے اکیلا نہیں چھوڑوں گا بلکہ اپنے سینے سے لگا ۔

شٹ اپ ایڈیٹ پہلے پٹ چکے ہو نا مجھ سے اسے سینے سے لگانے کی وجہ سے ۔

وہ تنبیہی لہجے میں انگلی اٹھا کر اسے وارن کر گیا تھا ۔

بھائی آج تو تھوڑا خیال کر لیں میکی کیا سوچے گئی ۔

روبن آہستہ سے ممنایا ۔

اور دوسری بات کس کی اجازت سے تم اپنی میکی کو یہاں لائے تھے ۔

وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

بھائی ادھر آئیں زرا بات سنیں ۔

وہ اسے کھینچتا ہوا ایک طرف لے گیا جبکہ مہک منہ بنائے اس ڈاڑھی والے کو گھور رہی تھی جو جب سے آیا تھا بس چلائے جا رہا تھا۔

بھائی پلیززز اس کچھ دن تک یہاں رہنے دیں جیسے ہی کوئی انتظام ہوتا ہے اسے لے جاوں گا ! میں آپکی اور خرد کی بات مان کر مرحہ سے نکاح کر سکتا ہوں تو کیا آپ میری اتنی سی خواہیش نہیں پوری کر سکتے ۔

ہرگز نہیں یہاں سے لائے ہو اسے شرافت سے اسے وہی چھوڑ آو ۔

وہ اپنے بھائی کو گھورتا ہوا بولا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

بھائی آپ نا مانے تو جا کر خرد کو زور سے جھپی ڈالوں۔

تم باز کب آو گئے بغیرت انسان ۔

وہ اسکا گریبان جھنجھوڑتے ہوئے پھنکارا ۔

جب آپ میری بات مانیں گئے ۔

وہ بھی اپنے نام کا ڈیٹھ تھا@ ۔

اسے کہو جب تک یہاں ہے میرے سامنے مت آئے ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گا ۔

وہ سرد لہجے میں کہتا بائیں سائیڈ بنے کوریڈور کی طرف مڑ گیا ۔

افففف !

وہ گہری سانس لیتا میکی کی طرف آیا جو اسے ہی گھور رہی تھی ۔

دیکھو یہ بہت ڈراونے ہیں انکے سامنے پلیززززز مت آنا بہت مشکل سے مانے ہیں وہ تمہیں یہاں رکھنے پر ۔

روبن اسے اسکے کمرے میں لیجاتا ہوا بولا۔

جس پر میکی نے اسے گھور کر ایک ادا سے بال پیچھے جھٹکے ۔۔

افففف۔!

مرحہ ڈھرام سے نیچے سوئے ہوئت روبن پر گری تھی ۔

وہ صوفے پر سونے کی بجائے نیچے میٹرس بچھائے سو رہا تھا جب خود پر گرتے وجود سے وہ بھوکھلا کر اٹھا تھا ۔

مرحہ جلدی سے اسکے سینے سے پراں ہوئی ۔

کیا تکلیف ہے اب نیچے سو رہا ہوں تو یہاں آگئی سونے اتنا پسند آگیا ہوں کیا ۔

بکواس بند کرو سمجھے تم میں ہی کیا پسند کرنے کو نقلی انگریز ویسے بھی پا نی پینے اٹھی تھی تو اندھیرے میں تم سے الجھ کر گری ہوں ورنہ تمہارے جیسے تو میرے آگے پیچھے گھومتے ہیں جنہیں میں دیکھنا پسند نہیں کرتی ۔

وہ گردن اکڑا کر بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic Urdu Material/

جس پر روبن نے اسے حیرت سے دیکھا کہ آیا سچ ہے یا جھوٹ بول رہی ہے ۔

میں نے آج تک تمہارے پیچھے کسی کو نہیں دیکھا ہاں ایک بار کتے کو دیکھا تھا تمہارے پیچھے دوڑتے ہوئے ۔

وہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

منہ بند رکھو سمجھے اور میں کبھی پتلی نہیں ہوں گئی ایسے ہی رہوں گئی دوسری بات اب تو تمہارا پیچھا بھی نہیں چھوڑوں گئی اب مجھ موٹی کے ساتھ ہی گزارا کرنا۔

وہ میٹرس سے اٹھتے ہوئے بولی جس پر روبن نے صدمے سے اسے دیکھا۔

واٹ !

وہ حیرت سے بولا !

او یس ویسے بھی گزارا ہی تو کرنا ہے چلو تمہارے ساتھ ہی کر کوں گئی ۔

وہ منہ بنا کر کہتی بیڈ پر لیٹی تھی۔

جبکہ وہ صدمے سے بیٹھا رہ گیا۔ ---*

مایا نے حیرت سے آدمیوں کو اسکے گھر کا سامان باہر پھینکتے دیکھا --

اسکا چھوٹا بھائی جو صرف دو سال کا تھا نیچے گرا ہوا تھا۔

مِایا بھاگ کر اپنے بھائی کو اٹھاتی سینے سے لگا گئی تھی ۔

یہ کیا بد تمیزی ہے کون ہو تم لوگ میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ فون بیگ سے نکالتی ان پر پھنکار کر بولی ۔

اس کی ضرورت نہیں ڈارلنگ آج سے یہ گھر میرا ہے تو میں تمہارا پرانا سامان نکال رہا ہوں نیا لاوں گا نا ۔

جونی اندر آتا ہوا بولا ۔

مایا نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

جونی پلیز میں تمہاری رقم بہت جلد تمہیں لوٹا دوں گئی مجھے بس تھوڑی مہلت دے دو ۔

مایا التجا کرتی ہوئی رودی ۔

نا نا ڈارلنگ رونا مت اپنی ان حسین آنکھوں پر ظلم مت کرنا مائے سویٹ لیکن گھر تو تمہیں خالی کرنا ہی ہو گا پرپوزل دیا تھا تمہیں لیکن لگتا ہے تمہیں میرا پرپوزل پسند نہیں ۔

جونی مصنوعی تاسف سے بولا۔

ٹھیک ہے مجھے تمہارا پرپوزل قبول ہے !

وہ نا چاہتے ہوئے بھی اپنے بھائی کی خاطر اسکا پرپوزل ایکسیپٹ کر گئی تھی ۔

کیاااا

واوا یار کتنی بڑی خوشخبری دی ہے تم نے مجھے سامان رکھو اندر میری ہونے والی مسز کا ۔

جونی خوش ہوتا ہوا اپنے آدمیوں سے بولا۔

وہ اپنے بھائی کا سر چومتی رو دی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

یہ گھر جونی نے زبردست اسکی ماں سے اپنے نام کر وا لیا تھا یہ کہہ کر کہ مسٹر رابرٹ نے اس سے ایک کڑور کا قرض لیا تھا اسکی بھولی ماں نے سائن کر دیئے اسکی ماں ایک ماہ پہلے ہی اس دنیا سے چلی گیئں تھیں باپ کی تو ایک سال پہلے ہی نشے کی زیادتی کی وجہ سے موت ہو گئ تھی ۔

وہ دونوں بہن بھائی اب اس دنیا میں اکیلے رہ گئے تھے جونی کی کب سے نظر مایا پر تھی اب تو اسے موقع مل گیا تھا اسے بلیک میل کرنے کا ۔

خرد کی جب آنکھ کھلی تو رات کے دس بج رہے تھے ۔

کمرے میں مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی ۔۔

وہ کمرے کو دیکھتی حیرت زدہ رہ گئ ۔

کمرہ پہچان گئ تھی وہ ۔

وہ پیر نیچے رکھتی ارد گرد دیکھتی باہر کی طرف کھلتے دروازے کو کھول کر باہر آگئ ۔

باہر بڑا سا کوریڈور تھا ۔

وہ ننگے پاوں چلتی سیڑیاں اتر گئ ۔

سامنے ہی ایک بورڈ نظر آرہا تھا ۔

وہ بورڈ پر ہاتھ رکھتی لائٹ کو آن کر گئ ۔۔

وہ حیرت سے چاروں طرف گھوم کر دیکھنے لگی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کیونکہ حویلی بڑی بری طرح جلی تھی کالی سیاہ دیواریں کالا سیاہ فرش اوپر چھٹ بھی کالس سیاہ تھا۔

لیکن وہ کمرہ تو کہی سے جلا ہوا نہیں لگتا تھا ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

وہ ڈرتی ہوئی جلدی سے سیڑھیاں چڑنے لگی تھی جب ایک کمرے سے اسے مدھم سی روشنی آتی دیکھی ۔

وہ گھبراتے ہوئے دھیمے قدموں سے چلتی اس کمرے کی طرف آئی ۔

پسینہ صاف کرتی وہ دروازہ دھکیل گئی ۔

وہ صوفے پر بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے ہوئے تھا ۔

خرد اسے دیکھ کر چونک گئی ۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو اور میں یہاں کیسے آگئی ۔

وہ حیرت سے اسکے پاس آتی ہوئی بولی ۔

خرد !

وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اسے پکار گیا۔

ہاں !

وہ اسکے قریب آتی ہوئی بولی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد تم کون ہو !

وہ اسکے قریب آتا پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

کیا مطلب کون ہوں !میں خرد رحمٰن شیرازی ہوں --

وہ اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے حیرانی سے بولی ۔

اونہہ تم آیتِ مریم ہو

وہ اسکے ہونٹوں کو انگوٹھے سے چھوتے ہوئے بولا۔

یہ کیا بکواس ہے میں خرد رحمٰن ہوں ۔

وہ ناک چڑہا کر بولی ۔

یہ گھر پتا ہے کس کا ہے ۔

وہ اسکے اور قریب ہوتا ہوا بولا ۔

تمہارا ہو گا !

وہ غصے سے بولی --

اونہہ یہ گھر آیتِ مریم کا ہے جو اسکے نانو نے اسکے نام کیا تھا ۔

وہ ہنوز سنجیدگی سے بولا ۔

تو میں کیا کروں مجھے گھر چھوڑ کر آو !

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آیتِ مریم پتا ہے یہ گھر میں دوبارہ سے نیو کروا رہا ہوں ۔

وہ ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا۔

تو !

وہ ناک چڑھا کر بولی تھی ۔

اس کے ناک چڑھانے پر وہ مسکرایا ۔

میں نے کہا تھا نا تمہیں ایک سپرائز دوں گا لیکن تم پہلے آ گئی میں اس حویلی کو دوبارہ سے نیو کروا کر تمہیں یہاں لانا چاہتا تھا ۔۔

وہ ایک تصویر خرد کے سامنے کرتا ہوا بولا ۔۔

خرد نے وہ تصویر اسے دیکھتے ہوئے پکڑی ۔

تصویر میں ایک دو سال کی بچی تھی جو دو چھوٹی چھوٹی پونیاں کیے کسی کی گود میں بیٹھی تھی لیکن جس کی گود میں تھی اسکا چہرہ پک میں قید نہیں ہو سکا تھا۔۔

یہ کون ہے کیا تم جانتی ہو اسے ؟؟

وہ اسکے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے بولا۔

خرد نے حیرت سے اس تصویر کو دیکھا۔

پتا نہیں خرد نے غور سے تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

یہ آیتِ مریم ہے ہماری حویلی کی رونق تھی اس کے رونے ہنسنے سے ہماری حویلی مہکتی تھی پھر میری آیتِ مریم کو نظر لگ گئی میری آیت بیمار ہو گئی ہم آیت کو ہسپٹل لے کر گئے وہاں ہماری آیتِ مریم دو دن ہسپٹل لائزڈ رہی اور تیسرے دن وہ ہسپٹل سے غائب ہو گئی ۔۔

وہ دھیمے سے لہجے میں بولتا اسے اپنے سینے میں قید کر گیا ایسا کر کے شاید وہ اپنے چہرے پر چھائے تاریک سائے اس سے چھپانا چاہتا تھا۔

میری میری مت کہو، جس کی تھی اسکی کہو !

وہ میری میری کی گردان پر چڑی تھی جس پر وہ ہونٹ بھینچتا مسکرایا۔۔

وہ تو ازل سے میری تھی پھر کسی اور کی کیسے کہوں پاگل ۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

خرد کیا تم رحمٰن شیرازی کی بیٹی ہو ۔

وہ اسے کلائی سے تھامتا بائیں سائیڈ بنی کوریڈور کی طرف لے جاتا ہوا بولا۔

جس پر خرد ساکت ہوئی ۔

وہ اسکے ساتھ چلتی چپ رہی۔

کب پتا چلا تمہیں اس سچائی کا کہ تم رحمٰن شیرازی کی بیٹی نہیں ۔

وہ اسے کچن میں لاتا ہوا بولا۔

جب سے ہوش سنبھالا ہے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic-Urdu-Material/

وہ سر جھکاتے ہوئے بولی۔۔

وہ چولہا آن کرتا اس پر دیگچی میں پانی رکھنے لگا ۔۔

خرد کیا کبھی دل کیا اپنی سچائی جاننے کا کہ تم کون ہو تمہارے ماں باپ کون تھے !

وہ گرم پانی میں نوڈلز ڈالتے ہوا بولا۔

خرد نے سپاٹ چہرے سے اسکی پشت دیکھی جو بڑی مہارت سے کوکنگ کر رہا تھا۔

وہ ایک دم سے چیئر سے اٹھتی اسکے پشت سے جا لگی تھی ۔۔

مجھے نہیں جاننا کسی کو میں نفرت کرتی ہوں سب سے میں ناجائز تھ

خرد منہ بند !

وہ اسے اپنے سامنے کرتا ہوا غصے سے بولا۔

کیوں بند رکھوں میرا تو وجود ہی گناہوں سے لتھڑا ہوا ہے میں ایک ناجائز بچی تھی جس کی ماں اسے بیچ سنسان سڑک پر رکھ کر چلی گئی تھی ۔ پھر میرا ریپ ہوا اور دوسری بار کوشش کی گئی میں تو بہت ہی گندی بچی ہوں اور رہوں گئی۔۔

میں چھوٹی تھی جسے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا لیکن اسکی ماں باپ کے بعد اسے اندھیرے کمرے میں رکھا جاتا اسے ڈرایا جاتا تمہیں کیا لگتا ہے میں بہادر ہوں نہیں میں بہادر نہیں میں بھی ڈرتی ہوں اندھیرے سے ہوا کے تیز چلنے سے کیڑوں سے لیکن پھر میں نے خود پر ایک خول چڑھا لیا میں بظاہر بہادر بننے لگی لوگوں کو بلاوجہ پیٹنے لگی یہی تک نہیں بلکہ جان لیوا بھی

حملے کیا میں نے کچھ لڑکوں لڑکیوں پر جو مجھے تنگ کرتے مجھے ڈر لگتا تھا لڑکوں کی گندی نظروں سے لیکن میں بظاہر بہادر سی انکا مقابلہ کرتی میں بڑی نہیں تھی لیکن لوگوں نے مجھے بہت پہلے بڑا کردیا مجھے تاسف ترحم کی نظروں سے دیکھا جاتا --

میں پسٹل رکھتی ہوں چاقو رکھتی ہوں تو دوسروں کو ڈرانے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو یہ دیکھانے کے لیے وہ دیکھیں کہ خرد کتنی بہادر ہے ۔

وہ آنسو پونچھتی ہوئی بولی یہ آنسو وہ آج نہیں روک سکتی کہ یہ سالوں سے دل پر جمے ہوئے تھے جو جزیل کے آنچ دینے سے پگل چکے تھے --

جزیل ہونٹ بھینچے ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہا کہ ہلنے کی سکت نہیں تھی اس میں ۔

میں کبھی نہیں روئی کیونکہ مجھے لگتا تھا لوگ مجھے کمزور سمجھے گئے جزیل میرا دل سخت ہو چکا ہے میں کیا کروں تمہیں دیکھا تو لگا کوئی ایسا ہے جو میرے دل سے جوڑا ہے کہ دل تمہارے احساس سے دھڑکتا تھا تمہارے لمس سے پگلتا تھا میں نہیں جانتی تم کون ہو لیکن میں جب جب تمہیں دیکھتی ہوں ایسا لگتا ہے جیسے دنیا سے محفوظ ہو گئی ہوں ،میرا دل کرتا ہے تم سے شرارت کروں تمہیں تنگ کروں اتنا تنگ کروں کہ تمہاری ناک پر دم کر رکھوں --

وہ قہقہ لگاتی ہوں بولی تھی ۔

خرد !

وہ وہی کھڑا اسکی طرف اپنے بازو پھیلا گیا تھا ۔

خرد بنا دیر کیے اسکی بازوں میں سمائی تھی۔۔

وہ اسے خود میں قید کرتا سرخ چہرے سے خود پر قابو پا گیا۔۔

خرد رو رہی تھی کہ اسے کسی کا سچا سہارا ملا تھا۔

خرد میری بات سنو!

وہ۔اسے خود سے الگ کرتا اسکا چہرہ ہتھیلیوں میں تھام کر بولا۔

خرد مجھے معاف کردینا پلیزز۔

وہ اسکی بکھڑی لٹوں کو سنوارتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

خرد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

میں تمہارا خیال نہیں رکھ سکا نا تم اتنی اذیت میں رہی لیکن سکون میں تو میں بھی نہیں رہا خرد۔

وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

خرد جواباً اسے دیکھتی رہی۔

کیا تم میرے بہت اپنے ہو جو کھو گئے تھے بہت پہلے۔

وہ بھولپن سے بولی۔

ہاں بہت اپنا!

وہ دھیمے لہجے میں کہتا اسے پھر سے سینے سے لگا گیا۔

کیا میرا نام آیتِ مریم ہے ۔

وہ سر اوپر اٹھاتی ہوئی بولی ۔

وہ مسکرایا

ہاں ،

اور پتا ہے تمہارا نام کس نے رکھا تھا ۔

وہ۔اسے اٹھا کر شلف پر بٹھاتا ہوا بولا تھا۔

خرد نے سر نفی میں ہلایا ۔

جبریل احمد نے اپنی خرد کا نام رکھا تھا "آیتِ مریم "

وہ چولہا دوبارہ سے کھولتا ہوا بولا ۔۔

کیا آیتِ مریم جائز تھی ۔

وہ سر جھکاتے ہوئے بولی ۔

ہاں میری جان اور آئندہ ایسی بیکار باتیں مت سوچنا!

وہ نوڈلز میں مصالحہ وغیرہ ڈالتے ہوئے بولا ۔

تو پھر خرد رحمٰن کو کیوں لوگ ناجائز کہتے تھے ۔

وہ اسکی آستین کھینچتی ہوئی بولی ۔

لوگ جاہل ہیں نا وہ بس وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نظر آتا ہے ۔۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکے ہاتھوں سے آستین چھڑاتا ہوا بولا ۔

کیا آیتِ مریم کی ماں تھی باپ تھا ۔

ہاں ماں تھی جو بہت پیار کرتی تھی میری آیتِ مریم سے ۔

وہ نوڈلز شیشے کے باول میں ڈالتا ہوا بولا۔

وہ اسکے کھلتے منہ پر انگلی رکھ گیا ۔

اٹس ڈینر ٹائم تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا نا اور ہاں اب سے وہ اشعر تمہیں بالکل تنگ نہیں کرے گا ۔

وہ اسے اسی طرح اٹھائے چیئر پر بٹھاتا بڑے نرم لہجے میں بولا۔

تو کیا اب مار پیٹ کر لیا کروں !

بڑے معصوم سے لہجے میں اجازت لی گئی تھی جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا ۔

اونہہ !

وہ نفی میں سر ہلا گیا ۔

نہیں خرد کرلئے گئی خرد کے ہاتھ میں کھجلی ہونے لگتی ہے اگر زیادہ دن کسی کی دھلائی نا کرے تو ۔

خرد منہ کھولتی ہوئی بولی کیونکہ وہ ناڈلز سے بڑا فروک اسکے منہ کے قریب لے آیا تھا ۔

تم ابراز کو مار لیا کرنا نا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسکراتے ہوئے لہجے میں اسے نوڈلز کھلاتا ہوا بولا ۔

نہیں وہ بہت بد تمیز ہے آگے سے بال کھینچتا ہے اور کمر پر مکے مارتا ہے ۔

وہ ناک چڑھا کر بولی ۔

خرد وہ تمہارا بھائی ہے ۔

وہ مسکرا کر بولا ۔

مطلب !

وہ الجھے ہوئے لہجے میں بولی ۔

مطلب دودھ شریک کا بھائی رضاعی بھائی !

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ ہنوز اسے نوڈلز کھلاتا ہوا بولا ۔

Support@classicurdumaterial.com

واٹ !

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ حیرت سے اپنی جگہ سے اچھلتی ہوئی بولی ۔

تو کیا پھر آپ بھی بھائی لگے میرے ۔

اونہہ تمہیں کس نے کہا ابراز میرا بھائی ہے ۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا۔

تو !

وہ اچنبے سے بولی ۔

وقت آنے دو تمہیں خود ہی پتا چل جائے گا مائے آیتِ مریم ۔

وہ ٹشو سے اسکے ہونٹ تھپتھپاتا ہوا بولا ۔

وہ اٹھ کر کبنیٹ سے کافی کا سامان نکالنے لگا جبکہ خرد الجھی سی اسے دیکھتی رہی ۔

تم نے تو مجھے گنجا کردینا ہے ۔

خرد غصے سے بولی ۔

گنجی کیسے ہو گ ئی تم !

وہ مسکراتے لہجے میں بولا ۔

مطلب کے میں زیادہ سوچوں گئی تو میرے سارے بال جھڑ جائیں گئے نا ۔

وہ تاسف سے بولی ۔

اچھا ایسا کس نے کہا کہ زیادہ سوچنے سے انسان گنجا ہو جاتا ہے ۔

میں نے کہی پڑھا تھا نا ۔

خرد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

خرد تم نے کتنی کلاسیں پڑھیں ہیں ۔

وہ کافی پھینٹتے ہوئے بولا ۔

پوری بارہ !

وہ گردن اکڑا کر بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جواباً آئی برو اچکا کر اسے دیکھتا رہا ۔

کیا ہاں میں بہت لائق تھی پھر میرا پڑھائی سے دل اچاٹ ہو گیا تو چھوڑ دیا پڑھنا ۔۔

وہ ایسے بولی جیسے بہت فخر کی بات اسے بتا رہی ہو ۔

میں تمہارا ایڈمیشن کرواوں گا جب تمہیں پرمانٹلی اس حویلی میں لے آوں گا ۔۔۔

وہ اسے کافی کا مگ پکڑاتے ہوئے بولا ۔

اپنا کروا لو میں نہیں پڑھوں گئی ۔

وہ غصے سے بولی ۔

وہ جواباً اسے دیکھتا کافی پیتا رہا ۔

آو چھوڑ آوں تمہیں !

وہ شلف پر رکھی اپنی واچ اٹھا کر پہنتا ہوا بولا۔

میں نہیں جاوں گئی !

وہ ضدی لہجے میں بولی۔

آیتِ مریم گھر جانا ضروری ہے آپکا ابھی آپکا باہر رہنا سب کو بتاتیں بنانے کا موقع دے گا میں نہیں چاہتا میری خرد کو کوئی باتیں سنائے۔

میں آج یہاں تمہارے ساتھ رہوں گئی مجھے نیند نہیں آرہی میں کھیلنا چاہتا ہوں ۔

وہ شلف پر بیٹھی پاوں ہلاتے ہوئے بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد !

وہ حیرت سے بولا ۔

میں نے آج تک کوئی گیم نہیں کھیلا میں تمہارے ساتھ بیڈ منٹن کھیلنا چاہتی ہوں ۔

خرد نے اسے دیکھتے ہوئے ڈیٹھ پن سے کہا۔

واٹ !

وہ فقط یہی کہا سکا۔

مایا تم پاگل ہو گئی ہو تم جونی سے شادی کے لیے مان کیسے گئی وہ لڑکیوں سے کھیل کر انہیں پھینک دیتا ہے حیرت ہے تم نے یہ فیصلہ کیسے کر لیا۔

نکی غصے سے صرف یہی کہی ۔

جانتی ہوں لیکن میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جسے میں در در کی ٹھوکروں پر نہیں رکھنا چاہتی گھر بچانے کا صرف ایک یہی طریقہ ہے ۔

وہ سر جھکائے ہوئے بولی ۔

وہ اونچی پونی بنائے بلیک سلیوز لیس سکرٹ فراک پہنے ہوئے تھی ۔

افف اب کیسے سمجھاوں میں تمہیں وہ اچھا نہیں تمہارے لیے تم اتنی اچھی ہو تمہارے لیے تو تم جیسا اچھے دل کا شخص ہونا چاہیئے نا --

نکی تاسف سے بولی ۔

نکی پلیزز یار میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں اور ٹینس مت کرو اچھا چلتی ہوں اش اٹھ گیا ہو گا۔۔۔

وہ بیگ کندھے پر رکھتی کہہ کر اٹھی ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے نظریں جھکائے چلتی جا رہی تھی جب اسکا پیر سلپ ہوا وہ ایک عورت پر گری تھی جو خاصی موٹی تھی ۔۔

اس عورت نے غصے سے اسے پیچھے دھکا دیا جس پر وہ ایک دم نیچے گری تھی ۔

دیکھ کر نہیں چلتی چوری کی نیت سے ٹکرائی ہو گئی فولش گرل ۔۔

وہ عورت اپنا بیگ نیچے سے اٹھاتی غصے سے بولتی ہوئی چلی گئی ۔

مایا دبدبائی نظروں سے انہیں دیکھتی کیچر میں گرا اپنا بیگ دیکھنے لگی ۔

جس میں صرف کچھ یورو تھے۔۔

وہ چونکی سامنے ہی کسی نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا ۔

مایا نے سرعت سے ہاتھ کے مالک کی طرف نظریں اٹھائیں ۔

جہاں ایک خوش شکل نوجوان تغوڑا سا جھکا ہوا تھا ۔

میم اٹھیں پلیزز ۔

اسکی بھاری آواز پر وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اٹھی ۔

وہ اسے کھڑا کرتا اسکے بیگ کی طرف گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کیچر سے بیگ اٹھا کر اسے دیتا پلٹ کر چلا گیا۔

وہ بیگ سے ٹشو نکال کر بیگ کو پونچھتی اسے دیکھنے لگی جو تیز قدموں سے چلتا گاڑی میں بیٹھ کر اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

مایا گہری سانس لیتی دھیمے دھیمے قدموں سے چلتی گھر کو جاتی سڑپٹ میں مڑ گئی۔

یونان جیسے تیز رفتار ملک میں اسے آج دو مہینے ہوئے تھے نوکری کے لیے دھکے کھاتے ہوئے لیکن کوئی بھی اسکی کم تعلیم کو دیکھ کر اسے جاب پر نہیں رکھ رہا تھا۔

اش اٹھا ہوا تھا وہ بیڈ پر بیٹھا کھیل رہا تھا وہ بہت اچھا بچہ تھا اسے زرا تنگ نہیں کرتا تھا دودھ پیتا سو جاتا وہ تیکھے خوبصورت نقوش کا مالک تھا اپنی بہن سے زیادہ خوبصورت تھا وہ --

مایا کی جان اسی میں قید تھی۔

وہ اسے گود میں بٹھاتی چٹا چٹ چومنے لگی جس پر وہ کھلکھلا کر ہنسا تھا۔

اسے ہنستے دیکھ کر مایا بھی ہنسی تھی۔

خرد تم چوبیس سال کی میچور لڑکی ہو اب تم رات کے آٹھ بجے بیڈمنٹن کھیلنا چاہتی ہو ہاو سڑینج --

وہ تاسف سے ناک سکوڑ کر بولا۔

خرد جواباً اسے گھورتی رہی پھر اسکے کمرے میں موجود کھڑکی سے کود کر باہر نکل گئی۔

وہ بھی اسکے پیچھے آیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ پیدل ہی چلتی حویلی سے باہر آگئی ۔

وہ بھی نقاب کیے پاکٹس میں ہاتھ ڈالے دھیمے دھیمے قدموں سے اسکے پیچھے چلنے لگا ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے ایک پونی آگے کیے دوسری پیچھے چھوڑے وہ بھی دھیمے قدموں سے چل رہی تھی چہرے پر نارضگی والے تاثرات تھے۔۔ جانتی تھی وہ پیچھے ہی ہے ۔

خرد کتا !

جزیل کا یہ کہنا ہی تھا !

وہ چیخ مارتی ہوئی اسکے گلے میں بانہیں ڈال کر ٹانگوں کو اسکے ٹانگوں میں قینچی بناتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کہاں ہے کتا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سہمے ہوئے لہجے میں بولی ۔

خرد کے خوابوں میں !

وہ لب بھینچ کر بولا تھا ۔

خرد نے حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھا جو بلیک ماسک کے پیچھے تھا ۔

وہ ماسک کو اسکے پیشانی پر رکھ گیا تھا وہ اسکی پیشانی چوم رہا تھا ۔

مرحہ نے وائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا وہ مرر کے آگے کھڑی اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی سوٹ کی فٹنگ بہت تنگ تھی حلانکہ ناپ تو اسنے سہی دیا تھا ۔

لگتا ہے ون کے جی وزن بڑھ گیا ہے ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ---

ون کے جی نہیں تین چار کلو کہو --

وہ ٹاول سے بال خشک کرتا تنک کر بولا۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اسکی طرف پلٹی ۔

تمہارے گھر سے نہیں کھاتی اپنے باپ کے گھر سے کھاتی ہوں --

ویسے بھی تمہیں کیا تکلیف ہے کونسا مجھے اٹھا اٹھا کر تمہاری نازک بازوں ٹوٹ گئیں ہیں ۔

وہ بلش لگاتی ناک کے نتھے پھلاتے ہوئے بولی۔

اللہ نا کرئے میرے نصیب میں یہ دن آئیں۔

وہ کبڈ سے شرٹ نکالتا ہوا بولا ۔

میں خود ہی تمہاری نازک بازوں میں نہیں آنا چاہتی تمہارا تو دل کرتا ہی ہو گا ۔

وہ کان میں ٹاپس پہنتے ہوئے بولی ۔

ابراز نے اسے گھورا ۔

خیریت اتنی تیاری!

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ابرو اچکا کر بولا ۔

ہمارے سر بلال کا برتھ ڈے ہے ہم سب نے انکے لیے پارٹی ارینج کی ہے ۔

وہ بلیک ڈوپٹہ وائٹ فراک کے اوپر لیتی پلٹی سیدھے بالوں کو سٹریٹ کیے انکے اونچی پونی بنائے وہ لمبی سٹریپ والا بیگ کندھے پر ڈالتی پھر سے مرر کے اگے آئی لپ گلوز تیز کرتی وہ اسکے پاس سے گزر گئی ہاں کندھا مارنا نہیں بھولی تھی وہ ۔

ابراز دیر تک آنکھیں سکیڑے خالی کمرے کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا ہوا مرر کے آگے آیا۔۔

یہ سر بلال کا کچھ زیادہ ہی زکر کرتی ہے دیکھنا پڑئے گا یہ کون ہے سر بلال !

وہ بالوں میں کنگی کرتا دانت پیس کر بولا۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"""

Support@classicurdumaterial.com

مایا بھوکھلا کر جونی سے پیچھے ہوئی جو اسکے کمرے میں آچکا تھا اور پھر کھڑکی کے پاس کھڑی مِایا کو چھپکے سے بانہوں میں لیا گیا جس پر وہ غصے سے اس سے الگ ہوئی ۔۔

جونی اپنی حد میں رہو میری ساتھ ایسی گری ہوئے حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں ۔

وہ غصے سے بولی ۔

جس پر جونی طنز سے مسکرایا۔۔

مایا یار ایک دن ہی تو شادی میں رہ گیا ہے پھر بھی تو میرے پاس ہی آنا ہے نا ۔

وہ اسکے بال چھوتے ہوئے کمینی مسکراہٹ سے بولا ۔

مایا نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا ۔

تم اس لائیک ہی نہیں کہ مایا رابرٹ کے شوہر بنو مجھے نہیں منظور تم سے شادی جاو جو کرنا ہے کرو اب دفع ہوجاو یہاں سے، کردوں گئی تمہارا گھر خالی ۔

وہ نفرت سے اسکا مکرو چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔

نا نا مایا ڈارلنگ اب تم اس شادی سے نہیں منکر سکتی ورنہ اپنے لٹل پیارے بھائی کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گئی ۔

وہ اس سے ایک قدم پیچھے ہوتا ہوا بولا۔

مایا نے ساکت چہرے سے اسے دیکھا ۔

ہاں ڈارلنگ بس ایک کال اور تمہارا پیارا بھائی اس دنیا سے گھم ہاہاہا ---

وہ کہتا ہوا اسکی شکل دیکھ کر ہنسا ۔

رات کو ڈریس بھیجوں گا یہاں سے ساتھ ہی جائیں گئے چرچ !تیار رہنا اپنے بھائی کو بھی ساتھ لے جانا آئی ڈونٹ مائنڈ --

وہ کہتا ہوا اسکا بلیک تل والا ہاتھ تھام گیا پھر اسکے ہاتھ پر کس کرتا وہاں سے نکل گیا --

مایا ہونٹ بھینچے رودی -----

یہ چپکو کہاں سے آگیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ لاونج میں بیٹھے آہان منور کو دیکھ کر بڑبڑائی ---

آو خرد رحمٰن میں ایک گھنٹے سے تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا ۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا طنز سے بولا۔

کیوں کوئی خاص وجہ میرا انتظار کرنے کی--

وہ ناک سکوڑ کر بولی ۔

انکل نے تمہیں نہیں بتایا میں نے ان سے اجازت لی تھی آج رات پارٹی ڈینر کے لیے ---

وہ غصے سے اسکا چہرہ دیکھ کر بولا ۔

وہ ہونٹ بھینچتی رہ گئی رحمٰن صاحب کہہ چکے تھے اسے آہان کے ساتھ جانے کا.

نہیں تو انفیکٹ میری تو ڈیڈ سے کل سے بات تک نہیں ہوئی --

وہ مصنوعی اچنبے سے بولی ۔

واٹ لیکن انکل نے کہا تھا وہ تم سے بات کر چکے ہیں ۔

آہان نے اسے گھورتے ہوئے کہا ۔

پتہ نہیں پھر شاید میں بھول گئی ہوں میری نا یاداشت بہت کمزور ہے بادام کھاتی تھی تیز رکھنے کے لیے آج کل کھانے بند کر دیئے ہیں تو سب کچھ بھول جاتی ہوں مجھے لگتا ہے کچھ دن بعد میں یہ بھی بھول جاوں گئی کہ تم میرے دور پرے کے کزن یو --

وہ اسکے ارد گرد گھومتے ہوئے بولی --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آہان نے بہت غصے سے اسے دیکھا۔

تیار ہو کر آو پانچ منٹ میں ۔

وہ بہت ضبط سے بولا ۔

میں نہیں جاوں گئی تمہارے ساتھ --

وہ ڈیٹھ لہجے میں بولی۔

انکل کو فون کرتا ہوں آئی تھنک وہ تمہیں اچھے سے سمجھا سکتے ہیں --

وہ فون نکال کر بولا --

ایک منٹ چل رہی ہوں !

وہ غصے سے کہتی ہوئی اوپر کمرے کی طرف چلی گئی ---

پارٹی ہال میں ہر طرف رونق کا سیلاب تھا ---

آہان منور بلیک سوٹ میں تھا، جبکہ وہ جنیز کی بلیو فراک پر ریڈ ہاف سلیوز والی چھوٹی جیکٹ پہنے ہوئے تھی پاوّں میں ریڈ شوز ، دو پونیاں ریڈ ربن میں قید کی ہوئی تھیں بنا کسی میک اپ کے وہ منہ بنائے ارد گرد دیکھ رہی تھی --

یہ پارٹی بزنس ڈیل کے سلسلے میں تھی ۔

آہان تو ملنے ملانے لگا تھا لوگوں سے جبکہ وہ بیزار تاثرات لیے ہوئے تھی ---

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تب ہی وہ کھل اٹھی ۔

ہال کے دروازے سے آتی شخصیت کو دیکھ کر جو وائٹ شرٹ بلیک پینٹ بلیک کوٹ میں تھا کانوں پر بلیو توٹھ لگائے وہ کسی سے بات کرتا اندر آیا تھا پیچھے دو آدمی تھے اسکے ۔۔

نیلی آنکھیں خرد کو دیکھ کر سکڑیں تھیں ۔۔

مایا کو وائٹ ڈریس ڈلیور ہو گیا تھا ۔۔

وہ ڈریس پہن چکی تھی جونی کی بھیجی ہوئی پارلر والی اسے تیار کر کے جا چکی تھی ۔

وہ اونچا جوڑا کیے پیروں تک آتی وائٹ فراک جو سلیو لیس تھی ۔

کانوں میں وائٹ چھوٹے چھوٹے ٹاپس تھے ۔۔

وہ انتہا کی حسین لگ رہی تھی ۔۔

وہ آنسو لیے جلدی سے باہر کی طرف چونکنا انداز میں دیکھنے لگی ۔۔۔باہر کوئی بھی نہیں تھا وہ گہرا سانس لیتی

اش کو جلدی سے تھامتی باہر کی طرف دوڑی ۔۔

پاؤں کسی بھی چپل سے آزاد تھے ۔

وہ آش کو لیے بھاگتی ہوئی ٹیکسی رکوا کر بیٹھ چکی تھی جونی جیسے انسان سے وہ ہرگز شادی نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتی آنکھوں سے اس حسین لڑکی کو دیکھا پھر ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتا مسکرایا تھا ۔۔

*----------

مایا اش کا سر چومتی اسے سینے سے لگا گئی وہ بھی ٹکر ٹکر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ۔

گاڑی ایک دم سے روکی تھی ۔

مایا نے چونک کر باہر دیکھا رات کا اندھیرا چار سُو پھیل چکا تھا۔ روڈ کافی سنسان تھی ۔

گاڑی کیوں روکی ہے یہاں ۔

مایا نے غصے سے پوچھا ۔

لگتا ہے گاڑی میں کوئی فالٹ آگیا ہے دیکھنا پڑے گا وہ گاڑی سے اترتا ہوا ۔۔

مایا پریشان ہوتی ارد گرد دیکھنے لگی ۔

ہونٹ چباتے وہ اپنے بھائی کو دیکھنے لگی جو دوپہر سے بھوکھا تھا اسے بھوک تو بہت لگی ہو گئی ۔لیکن وہ تنگ نہیں کر رہا تھا اسکے ماں باپ کو بہت پیارا تھا اش انہوں نے اسکی پیدائش پر کافی خوشیاں منائیں تھی کہ انکا وارث جو آیا تھا اتنے سالوں بعد ۔وہ مایا سے 15 سال چھوٹا تھا ۔انکے خاندان میں ہر شخص کی نیلی ہی آنکھیں تھیں ۔۔اسکے بھائی کی گہری نیلی آنکھیں تھیں جو بھی اسے دیکھتا پیارا ضرور کرتا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ آنکھوں میں آئی نمی پونچھتی اپنے بھوکے بھائی کے براون بال چوم گئی ۔

لیکن تب ہی وہ چونکی ڈرائیور اسکے ساتھ بیٹھا تھا ۔

وہ سرعت سے ونڈو کے ساتھ لگی ۔

ڈرائیور بہت عجیب اور حوس لیے نظروں سے اسکے کھلے گہرے گلے کو دیکھ رہا تھا مایا سرعت سے اش کو اپنے سینے سے لگا کر کھڑکی کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔

پریشان مت ہو مجھے ٹائم تھوڑا دے دو پھر جہاں کہو گئی وہی چھوڑ آوں گا مجھے بس تمہارا کچھ وقت چاہیئے ۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑتا خباثت سے بولا ۔۔

وہ چیخ مارتی اپنا ہاتھ کھینچتی سرعت سے باہر نکلی ۔۔

ڈرائیور بھی جلدی سے باہر آتا اسکے راستے میں حائل ہو گیا ۔

نا نا ڈرالنگ مِانیک اپنا شکار کبھی جانے نہیں دیتا جب تک وہ اسکا شکار نا کر لے ۔۔

وہ اسکے ہاتھ سے اش کو لے کر دور پھینکتا غصے سے بولا ۔۔

اش!

پکی روڈ پر اسے اتنے زور سے پھینکا گیا تھا کہ اش کا سر پھٹ چکا تھا سر سے نکلتا خون سڑک کو بھیگونے لگا تھا ۔

مایا درد ناک چیخ مارتی اپنے درد سے روتے بھائی کی طرف بھاگی جب مِانیک اسکا ہاتھ تھام گیا ۔

اش !

وہ درد سے چیختی ہوئی مچلی تھی مانیک اسے گاڑی کے اندر بے دردی سے پھینک چکا تھا ۔

اش کی رونے کی آواز پورے ویرانِ میں گونجنے لگی تھی ۔۔

گہری نیلی آنکھیں خرد کو پارٹی میں دیکھ کر سکڑیں تھیں ۔

خرد ہونٹ بھینچتی مسکرائی ۔

وہ وہی رکا رہا پھر اپنی طرف آتے پارٹی اونرز کی طرف بڑھا ۔

پارٹی اونرز اس سے مصافحہ کرتا اسے اندر لے آیا ۔

مغرور انسان! بندا دیکھ کر سمائل ہی پاس کر دیتا ہے ۔

وہ غصے سے بڑبڑائی ۔۔۔

وہ ہلکی مسکان سے سر ہلاتا سب سے مصافحہ کر رہا تھا۔

وہ خرد کی گھورتی نظریں باخوبی اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا ۔۔۔

خرد !

آہان نے دور کھڑے اسے پکارا تھا۔

افففف یہ چپکو جان سے ہی چمٹ گیا ہے ۔

وہ اسے دیکھتی غصے سے بڑبڑائی ۔۔پارٹی میں جنید شیرازی اور حاجب شیرازی بھی تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد اسے اگنور کرتی جنید صاحب کے پاس آکر کھڑی ہو گئی --

پارٹی میں ہر طرح کی لڑکیاں، عورتیں تھی بولڈ فیشن ایبل سمپل لیکن سب سے یونیک تو خرد تھی جو چیونگم چباتی لوگوں کو دیکھ دیکھ کر ببل پھوڑ رہی تھی ۔

تب ہی پارٹی میں جوس کولڈرنک سروو ہونے لگیں --

وہ اورنج جوس کا گلاس اٹھاتی اسے دیکھنے لگی جو ہاتھ میں بلیک ڈرنک گلاس پکڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔

خرد نے اسے دیکھ کر ناک منہ چڑھایا آخر بدلہ بھی تو لینا تھا۔

پارٹی میں کپل ڈانس شروع ہو چکا تھا ۔

آہان اسے لیے زبردستی لوگوں سے ملوا رہا تھا جس پر وہ منہ بنائے ہائے ہیلو کر رہی تھی ۔

جوس کا گلاس اسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا ۔

کیونکہ وہ ایک خوبصورت لڑکی سے بہت مسکرا مسکرا کر بات کر رہا تھا۔

خرد گلاس رکھتی بنا کسی کو دیکھے ان دونوں تک پہنچ چکی تھی ۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے دونوں کو تیکھے چتونوں سے گھور رہی تھی ۔

لڑکی نے حیرت سے اسے دیکھا جو بلاوجہ ان دونوں کو گھور رہی تھی ۔

کون ہے یہ !

خالص بیوی والے انداز میں سوال پوچھا گیا تھا ۔

جس پر جزیل احمد نے اسے گھورا ۔

ایکسیوزمی آپ سے مطلب!

وہ لڑکی اسکی طرف مڑتی ہوئی بولی ۔

تم چپ رہو بڑی عمر کی عورتوں کے منہ نہیں لگتی میں! میں اس میسنی شکل والے سے بات کر رہی ہوں یہ کتنی لڑکیوں کے ساتھ گھومے گا اپنی بیوی کو ہلکی مسکراہٹ سے نہیں نوازتا اور یہاں پرائی عورتوں سے ہنس ہنس کر باتیں کی جا رہی ہیں پکے دوزخی ہو تم پکے والے ۔۔

وہ بھرپور غصے سے بولی تھی جو دل میں ہوتا تھا فٹ سے وہ اگلے بندے کے منہ پر مار دیتی تھی اس لیے تو کوئی اسے خاص پسند نہیں کرتا تھا ۔۔

بیوی! لیکن انکی تو ابھی شادی نہیں ہوئی ۔۔

وہ لڑکی غصے سے بولی ۔

جبکہ وہ دانت پیسے خرد کو چپ رہنے کا کہہ رہا تھا ۔

ارے اس نے سب کو یہی کہا ہے کہ یہ غیر شادی شدہ ہے لیکن یہ شادی شدہ ہے اسکی بیوی میری دوست ہے بھلا اب میں اپنی دوست کے حق پر ڈھاکہ کیسے مارنے دے سکتی ہوں اسے ۔۔

بالوں کی پونیاں ٹھیک سے آگے کرتے ہوئے بھرپور ناراضگی سے کہا گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد رحمٰن آپ یہاں سے جانا پسند کریں گئی میں اپنی بیوی کو بتا دوں گا میں اپنی فرینڈ کے ساتھ تھا ویسے بھی ہو سکتا ہے میری شکل کا کوئی اور ہو ویسے بھی دنیا میں ایک شکل کے سات انسان ہوتے ہیں آپ کسی اور کو جانتی ہوں گئی ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا سنجیدگی سے آنکھیں سکیڑ کر بولا۔ ۔

وہ لڑکی دونوں کو گھورتی ہوئی پیر پٹخ کر چلی گئی ۔۔

دیکھا بھاگ گئی نا تمہاری دوست شرم نہیں آتی فلرٹ کرتے ہوئے تو پارٹیوں میں یہ سب کرتے ہو ۔۔

خرد نے بہت غصے سے ارد گرد دیکھا پھر اپنی طرف کسی کو نا دیکھتے پا کر اسکے بازو پر زور سے چٹکی کاٹ کر کہتی واپس پلٹ گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

افففف یہ لڑکی بھی نا !

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ تاسف سے بولا جو اب آہان منور کی طرف چلی گئی تھی ۔

آہان نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا جس پر اس نے آہان کے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو نا سمجھی سے دیکھا۔

ڈانس کرتے ہیں تمہیں شوق بھی تو بہت ہے ۔

آہان نے طنز سے کہا ۔

خرد نے اسے گھورا۔

شوق تھا لیکن اب نہیں !

وہ غصے سے بولی ویسے بھی نا محرموں کے ساتھ ڈانس نہیں کرتی میں ۔

سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا گیا ۔

اور اگر یہ آفر جزیل احمد کی طرف سے ہوتی تو !

آہان شیرازی کے طنز پر خرد نے اسے گھوری سے نوازا ۔

تو ظاہر ہے اتنا حسین بندا ہے اوپر سے امیر بھی انتہا کا اب ڈانس کی آفر کرتا تو ایکسیپٹ تو کرنی ہی پڑتی نا ۔

مسکرا کر کہتی اسے جلا کر وہ چلتی بنی ۔

دور اب وہ صوفے پر بیٹھا تھا ٹانگ پر ٹانگ رکھے ایک لڑکا لیپ ٹاپ کھولے اسے کچھ بریفنگ دے رہا تھا ساتھ سات آٹھ مرد تھے جنید بھی تھے ۔۔

خرد منہ بنا کر انہیں دیکھتی چھپکے سے پارٹی سے نکل گئی ۔

سر میم پارٹی سے نکل گئی ہیں ۔

بلیو توٹھ سے آتی آواز پر وہ ہال پر ایک طائرانہ نظر ڈالتا ہمم کر کے رہ گیا ۔

اس کے پیچھے جاو !

وہ جلدی سے کہتا ہوا لیپ ٹاپ کی طرف دیکھنے لگا۔ ۔

مایا نے پیر اسکے ہونٹوں پر اتنی زور سے مارا کہ وہ دور جا گرا ۔

وہ گاڑی سے نکلتی درد سے بلکتے ہوئے اپنے بھائی کی طرف بھاگی ۔

لیکن وہ اسکے بال کھینچ کر اسے نیچے پھینک چکا تھا جس سے اسکا جوڑا کھل چکا تھا وہ درد سے چیختی پھر سے اٹھتی اپنے بھائی کی طرف بڑھی ۔

وہ غصے سے مایا کا سر گاڑی کے شیشے پر مار چکا تھا ۔۔

اسکے ماتھے سے نکلتا ہوا خون اسکے منہ تک آگیا تھا ۔

وہ اپنے بھائی کو دیکھتی آنکھیں موند گئی ۔

مانیک اسکی طرف درشت قدموں سے بڑھا لیکن آنکھوں میں پڑتی دور سے گاڑی کی ہیڈ لائٹس اسے غصے سے لب بھینچنے پر مجبور کر گیں ۔

چھوٹا بچہ رو رو کر بے ہوش ہو چکا تھا ۔

گاڑی انکے قریب سے سرعت سے گزر گئی تھی ۔۔

وہ کمینی مسکراہٹ سے اسے اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھنے لگا جب گاڑی تیزی سے رویوس ہوتی اسکی گاڑی کے قریب آگئی تھی ۔

وہ اونچے لمبے قد کا حامل نوجوان تھا جو تیزی سے اس بچے کی طرف بڑھا ۔

وہ بچہ اٹھاتا گاڑی میں ڈالتا اپنی طرف دیکھتے مانیک کی طرف غصے سے بڑھا ۔

مانیک مایا کو نیچے پھینک چکا تھا جب وہ سرعت سے نیچے بیٹھا مایا کو ہاتھوں میں اٹھآ گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مایا کے پھٹے کپڑے دیکھ کر وہ اپنی وائٹ جیکٹ اس پر اوڑھتا اٹھا تھا ہونٹ بھینچے وہ مانیک کی طرف بڑھا۔

مانیک بھی غصے سے اسکی طرف بڑھا۔

لیکن اسکا مکہ اسکی دائیں آنکھ پر اتنے زور سے لگا تھا کے مانیک زور سے گاڑی پر جا گرا۔

وہ اسکا سر پکڑتا زور سے چھ سات بار گاڑی کے شیشے پر مار چکا تھا گاڑی کے شیشے ٹوٹ کر اسکے ماتھے پر چبے تھا۔۔

مانیک اسے گالیاں بکتا نیچے گرا تھا۔

وہ پلٹ کر پھر سے بھاری شوز اسکے منہ پر مارتا مایا کی طرف بڑھا جس کے نیم وا ہونٹ اپنے بھائی کا نام بڑبڑا رہے تھے وہ اسے پچھے ڈالتا آگے آیا بھائی تو اسکا آگے تھا۔۔۔۔

وہ سیدھا قریبی ہسپٹل آیا ان دونوں کو ایمرجنسی وارڈ کی طرف لے جایا گیا تھا۔

ٹن ٹن۔

اسکا فون بجا تھا۔

وہ فون پر نمبر دیکھ کر دھیمے سے مسکرایا تھا۔

بابا جان میں آپکو فون کرنے ہی والا تھا۔

وہ ایک طرف ہوتا دھیمے لہجے میں بولا۔

ان شاء اللہ بہت جلد آپکے روبرو ہو گا آپکا بیٹا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support Classic Urdu Material
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ محبت سے ان سے بولا۔

دس پندرا دن لگ جائیں گئے ،بابا جان لائبہ کو میری طرف سے بہت سا پیار دیئجے گا ۔۔

وہ کہتا ہوا فون بند کرتا ڈاکٹر کے قریب آیا ۔

ہم نے فرسٹ ایڈ دے دیا ہے کچھ گھنٹوں تک آپکی مسز کو ہوش آجائے گا لیکن آپکے بیٹے کا بہت خون بہہ چکا ہے اسے بلڈ ڈرپ لگا دیا ہے وہ بھی جلد ٹھیک ہو جائے گا ۔۔

ڈاکٹر کہہ کر آگے بڑھ گیا ۔۔

وہ سر ہلاتا ہوا شیشے سے نظر آتے وجود کو دیکھتا بچے کی طرف آیا اسکا دل دکھا تھا۔

بچے کا سفید رنگ انتہائی پیلا پڑ چکا تھا بچے کی خوبصورت مڑی ہوئی پلکیں بھیگی ہوئیں تھیں ۔۔

وہ تاسف سے بچے کو دیکھتا لب بھینچ گیا اگر وہ وہاں نا آتا تو ماں بیٹے کا کیا ہوتا ۔

وہ لبھینچے ہوئے سوچتا اللہ کا شکر ادا کرنے لگا جس نے ٹائم پر اسے وہاں بھیج دیا تھا ۔

وہ کلائی پر باندھی واچ پر ٹائم دیکھتا عشاء کی نماز پڑھنے چلا گیا ۔۔۔

بیٹھے نا سر میں آپکے لیے چائے لاتی ہوں ۔

مرحہ نے بلال سے کہا جو اسے چھوڑنے آیا تھا کیونکہ مرحہ کی گاڑی خراب ہو گئ تھی ۔

بیٹا مرحہ ٹھیک کہہ رہی ہے چائے پی کر جانا تم شادی پر بھی نہیں آئے ۔۔

عالیہ نے اسے بٹھاتے ہوئے آخر پر شکوہ کیا ۔

آنٹی بات دراصل یہ تھی اسی تاریخ میری بہن کی انگیجمنٹ تھی تو آ نہیں سکا بہت معذرت آنٹی جی ۔

بلال نے شرمندگی سے عالیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا ۔

کوئی بات نہیں بیٹا میں نہیں جانتی تھی کہاں کی بہن کی منگنی ۔۔

عالیہ نے شفقت سے پوچھا۔

آنٹی! ماموں کا بیٹا ہے ۔

وہ سنجیدگی سے بولا ۔

تب تک مرحہ فٹا فٹ چائے لے آئی ۔۔

سر پلیززز چائے آپکو پی کر ہی جانا ہو گا میں نے کبھی چائے نہیں بنائی لیکن آپکے لیے اسپیشل ٹرایا کیا ہے ۔۔

مرحہ زبردستی اسے چائے دیتے ہوئے بولی ۔۔

اوپر کھڑا روبن غصہ سے دانت پیس کر اپنی بیوی کی پھرتیاں دیکھ رہا تھا۔

بلال چائے پی کر عالیہ بیگم سے پیار لیتا جانے کے لیے مڑ گیا مرحہ اسے باہر دروازے پر چھوڑ کر اندر آئی جہاں وہ تیوری چڑھائے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا ۔

وہ سب سے پہلے واش روم بھاگی واپس آکر ایرنگ اتارے ۔

یہ تھا سر بلال لنگور کی شکل والا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روبن نے موبائیل پر تیزی سے میکی کو میسج ٹائپ کرتے ہوۓ تپے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔

ہاں یہی ہیں میرے سر بلال پتا ہے انکا اتنا بڑا جم ہے بہت سختی کرتے ہیں کام کے معاملے میں ۔

وہ بالوں کی اونچی پونی ڈھیلی کرتی ہوئی بولی ۔

تمہارے سر بلال واوا اور اگر سختی کرتا تو کچھ فرق نظر آتا لیکن یہاں تو کوئی اثار نظر نہیں آرہے ۔

وہ تنک کر بولا ۔

تمہیں کیا تکلیف ہے اور یہ میکی کون ہے صبح اسکا میسج دیکھا تھا میں نے لکھا ہوا تھا ڈارلنگ جاگ گئے کیا!

بندا پوچھے اگر جاگ کیا ہے تو تم نے کھیتوں پر اس سے ہل چلوانا ہے باندری کہی کی ۔۔

مرحہ کمر پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی ۔

خبر دار اگر میکی کو باندری بولا تو ۔

اسکی شکل ہی باندریوں والی تھی نکا سا منہ اوپر سے لمبا چھوٹی چھوٹی آنکھیں ککے سفید بال ۔۔

مجھے تو باندری ہی لگی ۔

وہ بھی جلے ہوِے لہجے میں بولی ۔

اور تمہارا سر تو جیسے بڑا ہینڈسم ہے لمبی ناک والا کاں کروچ زرافے جیسے لمبا اوپر سے کالا رنگ

--

وہ بھی بیڈ پر کھڑا ہوتا لڑاکا انداز میں بولا جبکہ مرحہ تو اسکی چلتی زبان سے نکلتے جوہر دیکھ رہی تھی مصنوعی انگریز کی ایسی اردو --

مجھے تو سفید رنگ والے زہر لگتے ہیں ۔

وہ ناک منہ چڑہاتی بولی ۔

اور مجھے کالے رنگ والیاں ۔

وہ بھی طنز کرتا ہوا بولا ۔

اس لیے وہ ککی باندری ڈھونڈی ہے جس کا صرف رنگ ہی سفید ہے لیکن تمہارے ساتھ وہی سوٹ کرتی ہے دونوں کوجوں کی جوڑی کیا خوب بنے گئی --

وہ تالی مارتی ہوئی بولی ۔

تم سے تو ابھی ہوچھتا ہوا --

وہ اسکی کلائی کھینچتے ہوئے بولا تھا جس پر مرحہ دھڑام سے اسکے ساتھ بیڈ پر گری تھی --

مرحہ نے اپنے قریب سے اسے دیکھا ۔

وہ ابھی اسے دیکھتا سیدھا ہوا ۔

مرحہ اسے گھور کر بیڈ پر بیٹھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج سے میں بیڈ پر سنوں گا --

وہ بیڈ کے بیچوں بیچ لیٹتا ہوا ضدی لہجے میں بولا --

میری بلا سے جہاں مرضی سو--

وہ تپے ہوئے لہجے میں کہتی ڈریس کبڈ سے نکالتی واش روم کی طرف بڑھ گئی ---

پیچھے وہ تکیے میں منہ دیتا خرد کو کوسنے لگا جس نے اتنی لڑاکا لڑکی اسکے پلے باندھ دیا تھا۔

خرد دھیمی چال چلتی ہاتھ میں پسٹل گھماتی ہوئی چل رہی تھی --

جہاں لڑکے زیادہ ملتے وہاں پسٹل کھولتی ہوئی گولیاں چیک کرنے لگ جاتی جیسے اپنی طرف دیکھنے والوں کو تنبیہ کر رہی ہو۔ ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ رکی تھی !

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سامنے ہی وہ کھڑا تھا --

دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

خرد نے پسٹل کو لوڈڈ کیا اور وہی کھڑے اسکی طرف نشانا باندھا ۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا ۔

خرد نے غصے سے ٹریگر پر دباو ڈالا ۔

ٹھاہ !

سنسناتی ہوئی گولی جزیل احمد کا کندھا چیڑ گئی تھی ۔

وہ لڑکھرایا تھا سفید شرٹ خون سے رنگنے لگی تھی ۔۔

خرد نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر پسٹل کو !

وہ پسٹل دور پھینکتی اسکی طرف دوڑی تھی ۔۔۔

خون اسکے کندھے سے بہتا ہوا اسکی شرٹ کو تیزی سے رنگنے لگا تھا پسٹل خرد کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

جزیل !

وہ کہتے ہوئے اسکی طرف تیزی سے بھاگی تھی ۔

ٹھاہ!

ایک اور سنسنی سی گولی اسکے پیٹ میں گھسی تھی ۔

خرد اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی ۔

وہ جھٹکا کھاتے ہوئے نیچے گرا تھا ۔۔

کندھے پر ہاتھ رکھے درد سے ہونٹ بھینچے ہوئے تھا اس نے ۔

خرد کے پہنچنے سے پہلے ہی اسکے آدمی ان دونوں کے بیچ گاڑی حائل کرتے جزیل کو تیزی سے اٹھاتے گاڑی میں ڈالتے لے گئے تھے دو تین جہاں سے گولیاں آئیں تھیں وہاں بھاگے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

خرد پورے قد سے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی ۔

آنکھیں پتھرائی ہوئی تھی نگاہوں میں اسکی سفید شرٹ تھی جو ساری اسکے خون سے رنگ چکی تھی

--

میں نے نہیں مارا اسے ۔

وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھے بڑبڑائی ۔میں بھلا کیسے اسے مار سکتی تھی میں تو بس ناراض تھی اس سے پسٹل تو ویسے ہی تانا تھا میں نے --

وہ گھ◌ٹنوں پر ہاتھ رکھے بڑبڑا رہی تھی --

میم آئیں گھر چھوڑ آئیں آپ کو ۔

جزیل کا آدمی بہت احترام سے اس سے مخاطب تھا--

سنو تمہارے صاحب کو میں نے نہیں مارا !

وہ عجیب سے لہجے میں بولی تھی!

آئی نو میم ہم جانتے ہیں ۔

جزیل کے آدمی نے سر جھکائے ہی اسکی بات کی تائید کی ۔

پلیز پولیس کو مت بتانا میں نے نہیں مارا میں نے نہیں مارا سنا تم نے --

وہ سر پر ہاتھ مارتی چلائی تھی جس پر وہ آدمی پریشان ہوا تھا وہ اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے جلدی سے روبن کو فون کر کے اسے ساری سچویشن بتائی ۔

وہ نیند سے اٹھتا نائٹ ڈریس میں ہی پریشانی سے باہر کی طرف بھاگا تھا ۔۔

اش اش !

مایا ہوش میں آتے ہی چلائی تھی ۔

میرا بھائی کہاں ہے میرا بھائی تھا وہاں روڈ پر وہ بہت زخمی تھا ۔۔

نرس کو دیکھتے ہوئے وہ بھوکھلاتے ہوئے بولی تھی ۔۔

ریلکس میم بی بی بالکل ٹھیک ہے وہ دوسرے وارڈ میں ہے آپ لیٹی رہیں اور پریشان نا ہوں ایسے آپکے زخم دوبارہ کھلنے کا خدشہ ہے۔۔

نہیں مجھے اپنے بھائی سے ملنا ہے پلیز آپ مجھے میرے بھائی کے پاس لے جائیں ۔۔

وہ بیڈ سے کھڑی ہوتی لڑکھڑاتے لہجے میں بولی ۔

آئیں میرے ساتھ میں آپکو آپکے بھائی کے پاس لے جاتا ہوں ۔۔

وہ اسکے قریب آتا نرم آواز میں بولا ۔

مایا روتے ہوئے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام گئی ۔

مجھے میرے بھائی کے پاس لے جائیں پلیززز میں آپکا احسان ساری زندگی یاد رکھوں گئی ۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی اسے سڑک پر پڑے اپنے زخمی بھائی کی حالت نہیں بھول رہی تھی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic Urdu Material

احسان کی کوئی بات نہیں آئیں میرے ساتھ !

وہ کہتا ہوا اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بچوں کے ایمرجنسی وارڈ کی طرف لے آیا ۔

مایا کے ہونٹ کانپے ۔

وہ اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے آیا جہاں ایک چھوٹا سا پیارا سا بچہ آنکھیں بند کیے سب سے غافل تھا ۔

ننھی ننھی دونوں بازوں پر ڈرپ لگی ہوئی تھیں ۔

اش !

وہ کہتے ہی درد بھرے لہجے میں رودی ۔۔

شہریار کے دل نے درد سا محسوس کیا دونوں بہن بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر ۔

میں اسکا خیال نہیں رکھ سکی افففف میرے بچے کا کیا خال ہو گیا ہے مجھے معاف کردو اپنی مایا کو معاف کردو . . .

وہ اسکے نقوش کو ہونٹوں سے چھوتی درد سے بولی آنسو تیزی سے اش کے نقوش بھگونے لگے تھے ۔۔

شہریار نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا ۔

ایسے اسکی طبیعت اور خراب ہو گئی خود پر کنٹرول رکھیں ۔

وہ دھیمے نرم لہجے میں بولا ۔

جس پر وہ آنسو صاف کر گئی ماتھے پر پٹی باندھی ہوئی تھی چہرہ ایک ہی رات میں مُرجھا گیا تھا ۔۔

یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ ۔

اسکی نرم آواز پر وہ اسکی طرف پلٹی ۔

آپ کون ہیں !

وہ آنکھوں میں آئی نمی پونچھتی ہوئی۔اس سے بولی ۔

ایک عام سا انسان ہوں !

وہ کندھے اچکا کر عام سے لہجے میں بولا۔

مایا نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

نہیں میرا مطلب ہے آپ ہمیں کیسے جانتے ہیں کیا آپ ہمیں ہسپٹل لائے ہیں ۔

مایا نے جلدی سے پوچھا ۔۔

وہ وائٹ میکسی کی بجائے ہسپٹل کے مخصوص لباس میں تھی جو ٹروزر شرٹ تھا بال کھلے ہوئے تھے ماتھے پر پٹی گال پر چھوٹی سی بینڈیج کی ہوئی تھی شاید وہاں پر بھی کوئی چھوٹا سا شیشہ چبا تھا اسے ۔۔

آپ یہاں کیسے آئی میں کون ہوں آپ یہ سب مت سوچیں اپنی صحت پر دھیان دیں تب ہی آپ اپنے بھائی کو سنبھال سکتیں ہیں ۔۔

وہ کہتا ہوا اسکی کلائی پکڑ کر اسکے پرائیوٹ روم میں لے آیا نرس وہی تھیں ۔

نرس اسے بیڈ پر لٹاتی انجیکشن تیار کرنے لگی وہ واچ پر ٹائم دیکھتا نرس سے مخاطب ہوا ۔

نرس میں ضروری کام۔سے جا رہا ہوں اگر کوئی مسلہ ہوا تو مجھے کال کر کے بتا دینا ۔

وہ کہتا ہوا مایا کی طرف نرم سی مسکراہٹ اچھالتا ہوا باہر نکل گیا ۔

مایا کی نظروں نے دور تک اس انسان کو دیکھا تھا۔

یہ کون ہیں !

مایا نے جاتی نرس سے پوچھا۔

یہی تو کل رات آپکو زخمی حالت میں ہسپٹل لائے تھے ۔

نرس کہتی ہوئی چلی گئی.

وہ آنکھوں میں آئی نمی پیچھے دھکیلنے لگی۔۔

روبن اسے زبردستی وہاں سے اٹھا کر لے آیا تھا خرد کو یہ صدمہ تھا کہ گولی اسکے ہاتھ سے چل گئی ہے حلانکہ دوسری بار وہ پسٹل پھینک چکی تھی لیکن پھر بھی تو گولی چلی تھی لیکن اس کے دماغ کو شاک لگا تھا جس سے وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی ۔۔

ڑوبن اسے زبردستی دودھ میں نیند کی آرام آور گولیاں ڈال کر زبردستی پلا چکا تھا ۔

میں نے نہیں مارا !

وہ عنودگی میں جاتے ہوئی بڑبڑا رہی تھی ۔

روبن اس پر کمبل ڈالتا --

گھر سے باہر چلا گیا --

خرد کی آنکھ صبح گیارہ بجے کھلی --

وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی ۔

بالوں کی دو پونیاں ربین سے آزاد ہو چکیں تھیں وہ کھلے ہوئے تھے جو اسکی کمر سے اوپر تک تھے

--

وہ چپل شوز پہنتی مرحہ کے روم میں آئی --

جہاں وہ جم جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی ۔

ارے خرد اچھا ہوا تم جاگ گئی ہو دو تین بار تمہیں جگا چکی ہوں لیکن تم تھی کہ اٹھ ہی نہیں رہی تھی ۔

مرحہ نے اسکی قریب آتے ہوئے کہا وہ حیرت زدہ بھی ہوئی یوں اسکے کھلے بال دیکھ کر کیونکہ چاہے وہ بیمار ہوں بھیگی ہو چاہے کچھ بھی ہو دو پونیاں ہمشہ اسکے ساتھ رہیں ہیں لیکن آج بکھڑے بال لیے وہ۔اسے چونکا گئی تھی ۔

کیا ہوا خرد تم ٹھیک ہو !

مرحہ نے اس کی سرخ گال چھوتے ہوئے محبت سے پوچھا--

مرحہ روبن کہاں ہے ۔

وہ اسکا ہاتھ ہاتھوں میں لیتی یوئی بولی ۔

پتا نہیں یار میں نے تو صبح سے اسے نہیں دیکھا ۔

مرحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

خرد گہری سانس لیتی اسکے کمرے سے باہر چلی گئی ۔

ؔخرد بات تو سنو یارا !

مرحہ اسے پیچھے سے پکارتی رہ گئی لیکن وہ باہر کی طرف بھاگ گئی تھی جب حاجب نے دوڑتی ہوئی خرد کی کلائی تھامی۔

میری کرمنل سی پیاری سی مصنوعی کزن کہاں بھاگی جا رہی ہے کیا کسی کے قتل کا ارادہ ہے ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

حاجب اسے سامنے کرتا ہوا طنزیہ مسکان سے بولا۔

Support@classicurdumaterial.com

کلائی چھوڑو میری !

https://www.facebook.com/ClassicUrdu

وہ غصے سے بولی۔

اور اگر نا چھوڑوں تو ؟؟

حاجب نے طنزیہ مسکان سے پوچھا۔۔

تو پھر خرد رحمٰن کو چھڑانا آتا ہے ۔

وہ مکہ اسکے ناک پر پوری طاقت سے مارتی بھینچے ہوئے لہجے میں بولی تھی ۔۔

وہ اسکی کلائی چھوڑتا سرعت سے ناک پر ہاتھ رکھ گیا جہاں سے خون آنا شروع ہو گیا تھا ۔

وہ ہونٹ بھینچ کر اسے گھورتی ہوئی باہر کی طرف بھاگ گئی ۔

حویلی کے سامنے اسکے قدم رکے تھے ۔

وہ بال پھیچے کرتی حویکی کے اندر آئی جہاں بہت سے مزدور لگے ہوئے تھے کوئی دیواروں کی مرمت کر رہا تھا تو کوئی دیواریں اور دروازے پالش کر رہا تھا۔۔

سنے اس گھر کا مالک کہاں ہے ۔

وہ ایک آدمی کے پاس آتی ہوئی بولی ۔

جی پتا نہیں ہمیں تو کسی مالک کا نہیں پتا ہمیں جیمی صاحب نے یہاں پر لگایا ہوا ہے ۔۔

وہ آدمی بولتا ہوا پھر سے اپنے کام پر لگ گیا ۔

اور جیمی کہاں ہے ۔

وہ جلدی سے بولی ۔

جی وہ کل سے آیا ہی نہیں دوسرے آدمی نے جواب دیا ۔

وہ ہونٹ بھینچ کر گہرا سانس لیتی باہر نکل آئی اب اسکا رخ کالونی میں بنے اسکے گھر کی طرف تھا۔

ٹن ٹن،

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بیل بجاتی بے چین تھی ۔

سنو تمہارے صاحب جزیل احمد کہاں ہیں ۔

خرد نے باہر آتے چوکیدار سے پوچھا۔

جی وہ کل رات سے گھر نہیں آئے

--چوکیدار نے بتا کر اسے پہچاننے کی کوشش کی ۔

کیا پھر کہاں ہے کیا ہسپٹل ہو گا وہ کیا روبن بھی نہیں آیا میرا مطلب ہے ابراز--

وہ بڑبڑاتی ہوئی اچانک سے چوکیدار سے بولی ۔

جی نہیں وہ بھی کل سے نہیں آئے ۔

او!

وہ کہتے ہوئے پلٹ گئی ۔

چال میں ایک ٹھکاوٹ سی تھی --

چہرہ سپاٹ تھا ۔

شوں شوں کرتی بنا آنسو کے وہ گھر آ گئی تھی۔

"

مایا ہچکچاتے ہوئے ریسپشن پر آئی--

کیا آپ بتا سکتیں ہیں ہمارا بل کتنا بنا ہے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مہنگے ترین ہسپٹل کو دیکھ کر بہت پریشان تھی رات کو ان دونوں کو ڈسچارج کر دیا جانا تھا وہ اس سے پہلے پیسوں کا بندوبست کرنا چاہتی تھی ۔۔

لیکن آپکا بل تو پے ہو چکا ہے !

کاونٹر پر کھڑی لڑکی نے کمپیوٹر پر تیزی سے انگلیاں چلاتے ہوئے اسکا بل دیکھ کر کہا ۔

کیا۔۔

کیا اُن صاحب نے کیا ہے جو مجھے یہاں لائے تھے ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

یس!

مایا نے ہونٹ بھینچے ۔

کیا آپ بتا سکتیں ہیں بل کتنا بنا تھا ۔

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔

بل سن کر وہ ساکت رہ گئی پھر سر ہلاتی ہوئی پلٹ گئی اس کے پاس فلحال کوئی پیسہ نا تھا ۔

وہ آش کے پاس آئی وہ پہلے سے کافی بہتر نظر آرہا تھا ۔

اش ہم کہاں جائیں گئے !آپی آپ کا خیال ٹھیک سے نہیں رکھ پا رہی نا ۔۔

وہ اسکے چھوٹے سے خوبصورت ہاتھ کو ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی ۔

جواباً وہ مسکرایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جس پر وہ بھی مسکرائی لیکن آنکھوں میں درد کی کیفیت تھی آخر اس دنیا میں اسکا تھا ہی کون

افففف کیا کروں میں، کوئی راستہ بھی تو نہیں مل رہا ۔

وہ ناخن دانتوں سے کاٹتی ہوئی اضطرابی لہجے میں بولی ۔

دو تین دن ہو گئے تھے اسے کچھ پتا نہیں چلا تھا روبن سے پوچھا تو وہ کندھے اچکا گیا کہ وہ خود انجان ہے لیکن جیسے ہی مجھے پتا چلتا ہے تمہیں بتاتا ہوں ۔

وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

رحمٰن صاحب ، صفورا بیگم واپس آچکے تھے خرد انہیں دیکھ کر خوش ہوئی لیکن دل کا کیا کرتی جو بہت بے چین تھا وہ وائٹ نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی دو پونیاں کیے ہوئے بالکنی میں کھڑی سامنے کھڑے اونچے لمبے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

دل میں درد سا تھا ۔

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے اس پر گولی چلائی تھی وہ شاید ٹھیک نا ہو لیکن وہ کہاں ہو گا۔۔

خرد نے لب بھینچتے ہوئے سوچا۔

تب ہی صفورا بیگم آئی ۔۔

منور بھائی صاحب کا فون آیا تھا آج تمہارے ڈیڈ کو، وہ شادی کرنا چاہ رہے ہیں اسی مہینے۔

وہ اسکی سماعتوں پر بم پھوڑ چکیں تھیں ۔

مما میں نہیں کروں گئی کسی سے شادی ۔

وہ غصے سے بولی ۔

خرد بکواس نا کیا کرو آج نا کل تو کرنی ہے رشتہ اچھا ملے تو دیر نہیں کرنی چاہیئے تم ابھی بچی ہو وہ لوگ رات کو آئیں گئے تمہارے ڈیڈ پھر ہی کِوئی تاریخ دیں گئے ۔

صفورا کہتی ہوئی اسکے کمرے سے چلی گئی ۔

خرد نے لب بھینچے ۔

افففف یہ انسان مجھے کسی دن پاگل کر دے گا اللہ کرئے تم مرجاو تمہارے لمبے بالوں میں جوئیں پڑ جائیں تمہاری ٹنڈ ہو جائے مجھے روگ لگانے والے ۔۔

وہ بالکنی کی ریلنگ پر مکے ہر مکہ برساتے ہوئے نم لہجے میں آنکھوں بولی ۔۔

یہ آپ رکھ لیں میرے پاس پیسے نہیں ہیں ابھی تو یہی ہے بس۔

وہ ایک گولڈ کی وائٹ نگوں والی چین اسکی طرف بڑھاتی ہوئی بولی ۔

یہ آپ مجھے کیوں دے رہیں ہیں ۔

شہریار بھنویں اچکاتے ہوئے بولا۔

ہسپٹل کا بل بہت زیادہ تھا میں دیکھ چکی ہوں ۔

آپ یہ چین رکھ لیں پلیززز ۔

مایا بھرائی ہوئی آواز میں بولی ۔

اش اسکی گود میں سو رہا تھا وہ گاڑی میں تھے --

مس مایا آپکے پیسے نہیں تو یہ اتنی بڑی بات نہیں اور ایک مسلمان کا فرض ہے کسی دوسرے پریشان انسان کی مدد کرنا یہ چین آپ رکھیں اگر کبھی پیسے ہوئے تو لوٹا دینا !میں آپکو اپنا کارڈ دے دیتا ہوں۔

وہ لاپرواہ سے لہجے میں بولا ۔

مایا اسکے روشن چہرے کو دیکھتی رہ گئی ۔

پھر سر ہلا گئی۔

اور چین ہاتھ میں بھینچ گئی کہ یہ چین اسکی ماں کی تھی انہوں نے مرنے سے پہلے کہا تھا کہ یہ چین اش کی دلہن کو دے دینا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ چین کو چومتی بیگ میں ڈال گئی ۔

کہاں جانا ہے آپکو!

وہ گاڑی مین روڈ پر لاتا ہوا بولا ۔

کسی بھی چیئرٹی ہاوس چھوڑ دیں --

آنسو پر قابو پاتی ہوئی وہ بولی ۔

شہریار نے چونک کر اسے دیکھا ۔

آپ میرے ساتھ چلیں گئیں میرے گھر ۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا ۔۔

آپکے گھر لیکن میں آپکے گھر کیسے جا سکتی ہوں ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

مجھ پر یقین رکھیں میں سات آٹھ دن تک پاکستان چلا جاوں گا آپ اس اپارٹمنٹ میں رہ سکتی ہیں ۔۔

وہ موڑ کاٹتے ہوئے سلجھے لہجے میں بولا۔

مایا نے اس انسان کو حیرت سے دیکھا آخر وہ انسان کیا تھا شفاف پیشانی والا روشن دل والا مایا سر ہلا گئی وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی ۔

وہ کیوٹو کو گود میں رکھے مرحہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی ۔۔

مرحہ ہتھلیاں گالوں پر اٹکائے اسے دیکھ رہی تھی جو کئی دنوں سے چپ سی تھی ۔

مرحہ۔اسے زبردستی باہر لائی تھی اسے کل سے بخار تھا تو وہ اسے فریش کرنے باہر لے آئی تھی ۔

ٹریفیک سنگنل بند تھا ۔۔

وہ باہر دیکھتی ہوئی چونکی ۔۔

دائیں سائیڈ کوئی پیچھا کیے گاڑی کے پاس کھڑا تھا حلیہ عجیب سا تھا بلیک پینٹ براون ہاف سلیوز شرٹ کندھوں تک آتے بال سلور بریسلیٹ پہنے آج ڈاڑھی تھوڑی مختلف تھی جو ٹھوڑی تک آرہی تھی --

آنکھوں کو سیاہ لینز سے چھپایا گیا تھا --

یہ کوئی اور ہے ۔

وہ ہلکے سے بڑبڑائی ۔

لیکن پھر وہ سیدھی ہوئی وہ ماتھے پر بھکڑے بال سنوار رہا تھا سامنے ایک شخص کھڑا تھا جو اسے کچھ بتا رہا تھا وہ سڑک کی دائیں طرف تھے --

دھوپ میں چمکتا ہاتھ کی پشت پر بلیک تل بھلا وہ کیسے نا پہنچانتی---

وہ گاڑی کا ڈور کھولتی کیوٹو کو سینے سے لگائے بھاگی تھی اس طرف --

خرد خرد!

رکو کہاں جا رہی ہو یار --

مرحہ بھوکھلاتے ہوئے بولی وہ نکلنے لگی تھی تب ہی ٹریفک سنگنل کھل گیا پیچھے ہارن پر ہارن بج رہا تھا وہ گاڑی کی پارکنگ کے لیے جگہ ڈھونڈتی گاڑی کی سپیڈ فل چھوڑ گئی ۔

وہ اس شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھتی اسے اپنی طرف جھٹکے سے موڑ چکی تھی--

دوسرے آدمی نے حیرت سے اسے لڑکی کو دیکھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

چٹاخ !

وہ اسکی گال پر زور سے تھپڑ مار چکی تھی آس پاس سے گزرتے لوگ رک گئے تھے اس لڑکی دلیری پر ___

اسی طرف بھاگ کر آتی مرحہ بھی شاکس سے رک گئی تھی۔

تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں بہت بڑے ٹارزن ہو ،کیا ہو تم بتاو مجھے، تمہیں دو گولیاں لگی تھی کوئی مر نہیں گئے تھے جو شکل گھم کر گئے تھے ۔

یہ منحوس شکل گھم کر لی میں بھی کوئی مرے نہیں جا رہی تھی تمہارے لیے کمینے انسان ،لوفر انسان ،کّرمنل انسان ۔۔

وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی ۔

سامنے ساکت کھڑا وجود اسے بس دیکھتا جا رہا تھا۔۔

مرحہ حیرت سے ہونٹوں پر انگلیاں رکھے خرد کا یہ روپ دیکھ رہی تھی آخر کون تھا یہ انسان ؟

مرحہ اسے دیکھتی سخت پریشانی سے سوچ رہی تھی ۔

بول لیا یا ابھی کچھ باقی ہے ۔

وہ دھیمے سے بولا۔

جہنم میں جاو میری طرف سے ،

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کہتے ہی پلٹ کر مرحہ کی طرف بڑھ گئی --

روکو !

وہ سنجیدگی سے پیچھے سے بولا تھا۔

وہ رک گئی لیکن پلٹی نہیں ۔

روکو!

وہ سنیجیدگی سے بولا۔

وہ رک گئی تھی لیکن پلٹی نہیں تھی --

وہ دھیمے قدموں سے چلتا اسکے سامنے آیا--

خرد سر اٹھائے تیکھی نظروں سے اسے دیکھتی رہی ۔

وہ سر جھکا کر اسکے چہرے پر جھکا --

اس سے پہلے خرد پیچھے ہوتی وہ اسکی پیشانی پر ہونٹ رکھ چکا تھا۔

خرد کے جزبیل کو دس گولیاں بھی لگ جائیں تو وہ خرد رحمٰن سے غافل نہیں ہوسکتا ،میں آوٹ آف کنٹری تھی آج ہی آیا ہوں ۔

وہ دھیمے سے جھکا اسکے کان میں کہتا ہوا پلٹ گیا --

خرد پلٹی تھی وہ گاڑی میں بیٹھتا بنا پلٹے دو انگلیوں اسکی طرف کرتا چلا گیا ۔

Classic Urdu Material
کلاسک اردو میٹیریل
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد ہلکے سے مسکراتے ہوئے پلٹی پھر مسکراہٹ سمٹی ۔

مرحہ آنکھیں سکیڑیں غصے سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

کیا تھا یہ سب ہاں ! اور یہ کون ہے کیا یہ وہی ہے جس کے گال پر کس کیا تھا مال میں تم نے۔۔

خرد گھبرائی ۔

نہیں تو !

وہ سر جھکائے بولی ۔

مطلب جس کے گال پر کس کیا تھا مال میں وہ اور تھا اور یہ اور ہے ۔۔

مرحہ حیرت کی زیادتی سے چیخ کر بولی ۔

موٹو منہ بند کرو وہ یہی تھا اسے نا روپ بدلنے کا بہت شوق ہے لیکن میں پہچان لیتی ہوں اسے چاہے برقعے میں ہی کیوں نا ہو۔

خرد فخر سے بولی۔

کون ہے یہ !یہ پوچھا ہے میں نے۔

مرحہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے تنک کر بولی ۔

بوائے فرینڈ !

وہ کیوٹو کے سر پر ٹھوڑی رکھتی ہوئی بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیاااااااا

مرحہ چیختی ہوئی اسکی طرف گھوم گئی ۔

پاگل ہو گئی ہو تم گھر میں تمہاری شادی کی بات چل رہی ہے اور تم بوائے فرینڈ بناتی پھر رہی وہ تمہیں ساری پبلک کے سامنے کس کرتا ہے تم بھی اسے ساری پبلک کے سامنے۔۔

ایسا بوائے فرینڈ سٹائل تو میں نے پہلی بار دیکھا ہے اگر چاچو حاجب اور گھر میں کسی اور کو پتا چل گیا تو جانتی ہو نا چاچو رحمٰن اس چیز سے کتنی نفرت کرتے ہیں ۔

مرحہ صدمے سے بولی ۔

مرحہ مجھے وہ بہت پیارا لگتا ہے یار میں اسے دیکھے بغیر نہیں رہ سکتی مجھے اسکی شکل سے نہیں اسکی پرچھائی سے محبت ہے ۔

وہ پریشانی سے بولی ۔۔

خیر شکل تو اسکی کوئی پیاری ہے بھی نہیں نقوش تو نظر نہیں آتے اتنی بڑی ڈاڑھی سے، پتا نہیں کیا اچھا لگا ہے تمہیں اس میں ۔

مرحہ گاڑی سٹارٹ کرتی ہوئی ناک چڑھا کر بولی ۔

خرد مسکرائی ۔

ہاں کوجا ہے اور رج کے کوجا ہے ویسے اسکی شکل دیکھو نا بے ہوش ہو جاو اتنی بیانک ہے دیکھو میرا دل کتنا اچھا ہے جو ایسے انسان سے پیار کرتا ہے ۔

خرد شرارت سے بولی ۔

جس پر مرحہ نے منہ ناک چڑہایا جیسے کہا ہو بی بی پھر تو تمہارا ہی حوصلہ ہے ۔۔

خرد گہرا سانس خارج کرتی رات کے بارے میں سوچنے لگی افففف یہ آہان منور مر کیوں نہیں جاتا ۔۔

وہ غصہ سے بڑبڑائی ۔

وہ زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہتا تھا ۔

یہ تین کمروں کا اپارٹمنٹ تھا اوپن ایریا کچن تھا چھوٹا سا لاونج ۔۔

مایا اسکی اچھائی کی دل سے گواہ تھی کہ وہ جب سے اس گھر میں آئی تھی شہریار ملک بہت کم گھر رہا تھا اور اگر سامنا ہوتا تو وہ ہائے ہیلو کرتا اسکے قریب سے گزر جاتا ۔

بھلا ایسے مرد بھی ہوتے ہیں ۔

وہ گھنٹوں سوچتی ۔۔

اش سارے فرش پر ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا ۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرائی ۔

جب باہر کا دروازہ کھٹکا۔

وہ چونکی

وہ اس وقت تو گھر نہیں آتے پھر اچانک شاید کوئی کام ہو ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سوچتی ہوئی درازے کے سامنے آئی ۔

اور دروازہ کھول دیا۔

وہ چونکی سامنے کھڑے انجان چہرے کو دیکھ کر ۔

چونک تو وہ بھی گئیں تھیں اس کے فلیٹ میں ایک حسین لڑکی کو دیکھ کر ۔۔

آپ کون ہیں اور کس سے ملنا ہے ۔

وہ شستہ انگریزی لب و لہجے میں بولی ان پڑھ تو سامنے کھڑی چالیس سالہ عورت بھی نہیں تھی

۔۔

میں جو بھی ہوں اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیئے تم بتاو تم کون ہو اور یہاں

میرے بھتیجے کے فلیٹ میں کیا کر رہی یو ۔

وہ عورت سپاٹ انداز میں بولی ۔

جی میں مایا رابرٹ ہوں ۔

وہ صرف یہی کہہ سکی تھی جب وہ اسے دھکا دیتی اندر آئی ۔

لیکن ان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گئی تھی سامنے دو سالہ بچے کو کھیلتے دیکھ کر۔

۔

یہ بچہ !

وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر بڑبڑائی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

مایا حیرت سے انہیں دیکھتی رہی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں انہیں کہ وہ اردو بول رہی تھی جس سے مایا انجان تھی وہ وہاں کی رہائشی تھی اور یونان ہی رہی نا کہی گئی نا آئی ۔

تب ہی رفیعہ بیگم کا فون بجا ۔

وہ فون پر نمبر دیکھتی جھٹ سے فون کان سے لگاتی رو پڑی ۔

بھائی صاحب ہم تو لٹ گئے برباد ہو گئے ارے نافرمان نکلا یہ،

آپکے بیٹا نے شادی کر رکھی ہے یہاں وہ بھی ایک بے دین لڑکی سے دو ڈھائی سال کا بیٹا ہے اسکا یہاں ،اسی لیے تو یہاں سے پاکستان آنے کا نام نہیں لیتا تھا ارے کیا منہ دیکھائیں گئے ہم برادری کو ۔۔

رفیعہ بیگم تو شروع ہو گئی تھی ۔

مِایا نا سمجھی سے انہیں واویلا کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی ۔۔

سہم تو ننھا بچہ بھی گیا تھا انکی اونچی آواز سے ۔

وہ مایا کی طرف بازو پھیلائے رونے لگا تھا ۔

مایا سرعت سے اسے اٹھاتی سینے سے لگا گئی ۔

آپ جلدی سے آجائیں یہاں آپ نے شادی کی تیاریاں کر رکھیں اور اسے دیکھے یہاں شادی کر کے خوش ہے اور میری بیٹی کو بھی دو سال سے لٹکایا ہوا ہے افف میری بیٹی تو کہی کی نا رہی

---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ صوفے پر بیٹھی رونے لگی تھی ۔

یہ کپڑے پہنو لو بیٹا آج بچوں والے کپڑے مت پہننا ۔

وہ اسکے حولیے کو دیکھتی بولیں ۔

جو گھٹنوں تک آتے شارٹ اوپر نائٹ سلک کی شرٹ پہنے بالوں کو پونیوں میں قید کیے ناک چڑھا کر انکے لائے ہوئے کپڑے دیکھ رہی تھی ۔

میں نہیں پہنتی مجھے سوٹ نہیں کرتے میں بڑی بڑی لگتی ہوں ان کپڑوں میں جیسے اماں بی ہوں --

وہ موبائیل سائیڈ پر رکھتی قطیعت سے بولی ۔

خرد !

وہ تنبیہی لہجے میں پکاریں لیکن خرد پر کسی کے تنبیہی لہجے کا کیا اثر ۔

میں جیسی ہوں ایسی ہی رہوں گئی اور ایسے ہی مجھے دوسروں کو پسند کرنا ہو گا ۔

وہ دوبارہ موبائیل اٹھاتی ڈیٹھ لہجے میں بولتی ہوئی کندھے اچکا کر لیٹ گئی --

افففف دن با دن ڈیٹھ ہو تی جا رہی ہو کسی دن خوب پٹائی کروں گئی ۔

وہ غصے سے کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی --

وہ بنا کوئی اثر لیے موبائیل میں گیمز کھیلتی رہی ہو --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس آہان کے لیے تیار ہوتی ہے میری جوتی آیا بڑا مجھ سے شادی کرنے والا تمہاری تو نسل تک کو چنے نا چبوا دیئے تو خرد نا کہنا مجھے ۔

دیکھتا کیسے ہے جیسے ثابت نگل لے گا بری نظر والا کسی دن اسکی نظروں پر پنجے ماروں گئی تبھی یہ سدھرے گا ۔

وہ موبائیل سائیڈ پر رکھتی دانت پیس کر بولتی اٹھی کبڈ سے سب سے پرانا سوٹ نکالا ۔

پھر واش روم چلی گئی ۔

چینج کر کے باہر آئی ۔

وہ پنک پجامہ جس پر بلیک چھوٹے چھوٹے ڈاٹ بنے ہوئے تھے اوپر شارٹ بلیک شرٹ جسے پر پنک بڑے بڑے ڈاٹ بنے ہوئے تھے پہنے ہوئے تھی بیلٹ لگا کر وہ پونیاں کرنے لگی نیچے پنک سنیکرز پہنتی باہر آگئی ۔۔

کچن سے آج پھر خوشبوّیں آرہی تھیں ۔

تینوں مل کر بنا رہی ہوں گئی کھانے شانے بڑا شوق ہے انہیں لوگوں کو مفت میں کھانے کھلانے کا ۔۔

وہ لاونج میں بیٹھتی ہوئی اونچا سا بولی ۔۔

ماہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا ۔

کسی کو کھانا کھلانے سے ثواب ہی ملتا ہے لیکن تم کیا جانو نیکی ثواب کو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ بالوں کو کرل کرتی ہوئی منہ بناتی ہوئی بولی --

جن کے پیٹ بھرے ہوں انکو کھلانے سے کوئی ثواب نہیں ملتا مائے ڈیئر ماہ اگر نیکی ثواب کمانا ہے تو کسی بھوکے کو کھلاو آئی بڑی مجھے سمجھانے والی کبھی خود کوئی نیکی کی ہے، بن سنوار کر باہر چلی جاتی ہو یہ جو ہونٹوں پر چار من کی لپ سٹک لگا کر باہر جاتی ہو یہ قیامت کے دن کاٹے جائیں گے ناخن بھی اکھاڑ لیے جائیں گے جن پر رنگ رنگ کی پالش کرتی ہو اور دوسری بات مجھ سے زبان نا چلایا کرو تو بہتر ہو گا تمہارے لیے ورنہ بال کھینچ کھینچ کر گنجی کردوں گئی آئی بڑی ثواب نیکی کمانے والی --

وہ کھڑی ہوتی بولنے پر آئی تھی تو پھر بولتی چلی گئی تھی ۔

ماہ منہ کھلے اسے شاکس سے دیکھتی رہی --

جہنم تم جاو جو ناجائز ۔

ایک لفظ اور کہا تو منہ توڑ دوں گئی --

مایا کے بولتی وہ بند کر چکی تھی اسکے سارے بال اپنے ہاتھوں میں لے کر ۔

مما!

ماہ چلائی ۔

جاو جسے بلانا ہے بلا لو کمینی بڑی نیکی، ثواب کا درس دینے چلی تھی نیک بی بی --

اس کی کرل مشین پکڑ کہتی ہوئی وہ اوپر بھاگ گئی --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

مما !

ماہ نے چلا کر ماں کو پکارا جس پر وہ بھاگتی ہوئی کچن سے باہر آئی تھی ۔

مما مجھے خرد نے بہت مارا اور گالیاں بھی نکالی جاتے جاتے میرے بال کھینچ کر میری ہیئر کرل مشن لے گئی ۔۔

وہ دھواں دھار روتی ہوئی ماں کو بتا گئی ۔

ماریہ نے تیکھی اور جتاتی ہوئی نظروں سے صفورا بیگم کو دیکھا۔

ماہ تم نے بھی کچھ کیا ہو گا بلاوجہ نہیں چھیڑتی میری بچی کسی کو پھر بھی میں پوچھتی ہوں۔ ۔

صفورا بیگم کہتی ہوئی ہال سے چلی گئی ۔

ہاں تمہاری بیٹی تو دودھ سے دھلی ہے نا ۔

ماریہ غصے سے بڑبڑائی ۔۔

مما اس نے مجھے دھمکیاں بھی دی ہیں ۔

ماہ نے ماں کے گلے لگتے ہوئے کہا ۔

بس میری بچی دیکھ لیتی ہوں میں اس بد زات کو ۔۔

ماریہ نے اسکے بال سنوارتے ہوئے پیار سے کہا۔ ۔

اشرف ملک نے بہن کو تسلی دے کر شہریار کے نمبر پر فون کیا جو کہ خلاف معمول بند تھا ۔

وہ حقیقتاً پریشان ہوئے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر اتحاد ایئر لائن فون کیا ۔

مجھے ایک دن تک یونان کی ٹکٹ چاہیئے ۔۔وہاں انکے دوست کا بیٹا جاب کرتا تھا جس کی وجہ سے انہیں آج رات کی ٹکٹ مل گئی ۔۔

وہ لب بھینچ کر لائبہ کو آواز لگانے لگے ۔

جی بابا !

لائبہ کتاب پکڑے انکے قریب آتی ہوئی بولی ۔

وہ ایک خوش شکل کم عمر لڑکی تھی ۔۔

بیٹا میرے دو تین جوڑے پیک کردو میں آج یونان کے لیے نکل رہا ہوں ۔۔

وہ پریشانی سے بولے ۔

پر بابا پہلے پھوپھو گئی بھائی کو سپرائز کرنے اور اب آپ ۔۔

لائبہ نے حیرت سے پوچھا۔

بس بیٹا ایک ضروری کام آگیا ہے میرا جانا ضروری ہے ۔۔

وہ لب بھینچتے ہوئے بولے ۔

بابا بھائی ٹھیک ہیں ۔۔

وہ پریشانی سے بولی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہاں بیٹا شہریار ٹھیک ہے آپ پریشان نا ہوں میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں آپ دعا کرنا جو میں سوچ رہا ہوں وہ غلط ہو ۔

وہ اسکا سر چومتے ہوئے بول کر باہر نکل گئے ۔۔

پیچھے وہ پریشانی سے کھڑی رہ گئی ۔۔

پھر موبائیل پر آتی کسی کی کال دیکھ کر وہ دلکشی سے مسکرائی۔

مایا انکی ڈانٹ سن کر اندر چلی گئی ۔

وہ جزیل کو سولا کر باہر آئی ۔

پھُپّھو ابھی لاونج میں پڑے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی ۔

وہ شہریار کو کوس رہی تھی جس سے وہ انجان تھی ۔

کہاں ہے شہریار کیا اسے بتا دیا ہے تو نے بغیرت نسل کر اسے فون اور بولا اسے کیوں نہیں آرہا وہ ۔۔

وہ اسے دھکا دیتی ہوئی چلا کر بولی۔

مایا پریشانی سے انہیں دیکھتی رہی ۔

آپ کیا بول رہی ہیں ۔

وہ الجھے ہوئے لہجے میں بولی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زبان چلاتی ہے میرے سے ارے رافیعہ نام ہے میرا تجھے تو طلاق دلوا کر جاوں گئی دیکھنا تم پتا نہیں کسی کی اولاد میرے بیٹے پر مار دی ہے ارے تم جیسی لڑکیوں کا کونسا کوئی کردار ہوتا ہے ۔

وہ نفرت سے اسکا چہرہ دیکتی ہوئی بولی ۔۔

مِایا بے چاری گہری سانس لیتی کچن میں چلی گئی وہ کونسا انکی باتیں سمجھ رہی تھی ۔

پہلے تو شہریار بھی اس ٹائم آجاتا ہے لیکن آج اس نے بھی دیر لگا دی تھی ۔۔

*

منور شیرازی کی فیملی لاونج میں بیٹھی ہوئی تھی باقی سب بھی آج گھر پر ہی تھے سب آپس میں خوش اخلاقی سے بات چیت کر رہی تھے۔۔

خرد صوفے پر آرام دہ حالت میں بیٹھی کولڈرنک کا گلاس پکڑے سب کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی ۔

بھرے بھرے ہونٹ اوپر چڑھائے بیزار سی کبھی آہان کو دیکھ لیتی جو رحمٰن شیرازی سے بڑے ادب سے بات کر رہا تھا ۔

پُیر دھو دھو کر پی جاو پھر بھی تم سے شادی نہیں کروں گئی بچُو ۔

وہ کولڈرنک کا سپ لیتی دل ہی دل میں بولی ۔۔

السلام علیکم !

اس آواز پر وہ چونک کر سیدھی ہوئی وہ سلام کرتا سب سے مصافحہ کر رہا تھا ۔

اسے جنید صاحن نے مدعو کیا تھا۔

جبکہ آہان نے نفرت سے اس حسین انسان کو دیکھا جو جہاں جاتا تھا سب کو اپنے ساتھ باندھ لیتا تھا۔۔

او تو ماہ کی خصوصی تیار ان صاحب کے لیے تھی ارے مجھے پتا نہیں تھا نا اس لیے پرانا سوٹ پہنا۔۔۔

وہ ماہ کو لش پش دیکھ کر اپنے پرانے سوٹ کو دیکھ کر غصے سے بڑبڑائی۔۔

ماہ نے اسکی طرف بڑے نفاست سے کولڈرنک کا گلاس بڑھایا تھا میک اپ ایسا کیا ہوا تھا کہ پتا ہی نہیں لگ رہا تھا۔

وہ جل بھن گئی۔

یہ میرے شوہر کے پیچھے پڑی ہے چڑیل کہی کی تیاری دیکھو زرا نامحرم کو امپریس کرنے کی کوشش۔۔۔

اور مجھے صبح نیکی ثواب کا درس دیا جا رہا تھا۔

وہ کولڈرنک کو ایک ہی گھونٹ میں ختم کرتی جلے ہوئے لہجے میں بڑبڑائی۔

وہ کولڈ رنک ماہ کے ہاتھ سے لے کر سامنے پڑے شیشے کے ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

وہ بلیک ٹو پیس سوٹ میں تھا جس کی سلیوز کہنیوں تک لاپرواہی سے موڑی ہوئیں تھیں۔۔

اس نے دلکش گہری نیلی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ مرحہ کی بات سن رہی تھی ۔

اس کے دیکھنے پر خرد نے بھی اسے دیکھا ۔

پھر لاپرواہی سے ٹانگیں سیدھی کرتی ماہ کو دیکھنی لگی جو بالوں کا بہت خوبصورت سٹائل بنائے ہوئے تھی ۔۔

افففف مجھے لگتا ہے میں اس ماہ کی بچی سے جل جل کر فوت ہو جاوں گئی ۔۔

وہ گہری سانس لیتی ہوئی بڑبڑائی۔

پھر سب کھانے کے لیے اٹھ گئے ۔

وہ نفاست سے بریانی کے چھوٹے چھوٹے لقمے لے رہا تھا۔

بیٹا بریانی کیسی لگی یہ ماہ رخ میری بیٹی نے بنائی ہے اس کے ہاتھ کی بریانی تو پورے خاندان میں مشہور ہے ۔۔

ماریہ بیگم نے اپنی بیٹی کی تعریف کرنی لازم سمجھی ۔

جبکہ ماہ نے ہلکی سی مسکان سے ماہ کو دیکھ کر جزیل کو دیکھا جو بریانی کا منہ کو لے جاتا چمچہ راستے میں ہی روک گیا تھا ۔

لیکن آنٹی بریانی تو میں نے آپکو بناتے ہوئے دیکھا تھا اور ہماری پیاری ماہ کو تو چائے کے علاوہ کچھ نہیں آتا نا او لگتا ہے آج سیکھ لی ہو گئی ۔

وہ رہ نہیں سکی تھی منہ ماریہ بیگم کی طرف کیئے مصنوعی معصومیت سے بولتی کچھ لوگوں کو زہر سے بری لگی تھی ۔

خرد !

صفورا نے اسے تنبیہی لہجے میں پکارا ۔

جبکہ ماریہ بیگم تو دل کر رہا تھا اس فتنہ لڑکی کو اس دنیا سے ہی گھم کردیں ۔

جبکہ وہ لاپرواہی سے کندھے اچکاتی ہوئی فرائس فش کے ٹکڑے اپنی پلیٹ میں رکھنے لگی۔

وہ بریانی کی پلیٹ پیچھے کھسکاتا ہوا پانی کا گلاس منہ سے لگایا گیا تھا۔

خرد فش بہت رغبت سے کھا رہی تھی کہ یہ اس کی پسندیدہ ڈش تھی اور جِزیل احمد کی اتنی نا پسندیدہ وہ ہونٹ نیم وا کیے اسے تاسف سے فش سے انصاف کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا ۔

وہ اس سے دھیان ہٹا گیا اس کا دل خراب ہونے لگ گیا تھا اس لیے وہ فون کرنے کے بہانے ڈائنگ ٹیبل سے اٹھ گیا ۔

بھائی کو فش کی ڈش سے سخت نفرت ہے ۔

روبن میکرونی کھاتا ہوا خرد کے کان میں کہہ گیا۔

خرد نے فروک روکے اسے دیکھا روبن نے سر ہلا کر اپنی بات کی تائید کی ۔

وہ ناک سکوڑے فش کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھ گی ۔

تمہارے بھائی کو نا پسند ہے مجھے نہیں نکمے انسان ۔

وہ کھاتی ہوئی اسکے کان میں بڑبڑائی ۔

روبن نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

جو پلیٹ فنش کرتی دوسرا چمچ پکڑتی ہوئی روبن کے ساتھ اب میکرونی کے ساتھ انصاف کرنے لگی تھی ۔

ندیدی کہی کی !

روبن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سیم ٹو یو !

وہ طنزیہ مسکان سے بولی ۔

ماریہ اور ماہ نفرت سے اسے دیکھ رہیں تھی جبکہ آہان سپاٹ انداز میں ۔۔

کچھ دیر میں چائے کافی کا دور چلا ۔

ماہ کافی تم نے بنائی ہے ۔

وہ جزیل کو کافی دے رہی تھی جب وہ چائے کا گھونٹ لیتی بھولپن سے بولی ۔

نہیں !

ماہ صبر کے گھونٹ بھرتی نا کہہ گئی کہ وہ اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتی تھی ۔۔

او اچھا میں بھی کہوں تمہیں تو کافی بنانی نہیں آتی نا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ چائے کا بڑا سا گھونٹ لیتی ہوئی پھر سے مصنوعی بھولپن سے بولی --

جبکہ وہ ماں بیٹی اور حاجب صبر کے گھونٹ بھرتے رہ گیئے۔

خرد چائے پیو دھیان سے ۔

صفورا بیگم نے اسے گھورتے ہوئے ٹوکا ۔

خرد نے ناک چڑہا کر رحمٰن صاحب کی گود میں سر رکھا جو اسکے لاڈ پر سر جھکا کر اسے دیکھنے لگے --

جبکہ جنید صاحب بھرے غور سے اسکی شکل دیکھ رہے تھے ۔اسکی شکل انہیں کسی کی یاد دلا گئی تھی ۔

جـــــبیل کافی کا گھونٹ لیتا مسکراتی آنکھوں سے اس جھلی کو دیکھ رہا تھا ۔

تو کیا فیصلہ ہے رحمٰن صاحب آپکا میں چاہتا ہوں اسی مہینے کی کوئی ڈیٹ رکھ لیں کیونکہ اگلے مہینے آہان آسٹریلیا چلا جائے گا بزنس کے سلسلے میں--

منور صاحب نے چائے کا سپ لیتے ہوئے رحمٰن صاحب سے مطلب کی بات کی ۔

رحمٰن صاحب نے خرد کو دیکھا جو ناک چڑہائے آہان منور کو دیکھ رہی تھی۔ ۔

انہیں بیٹی پیاری تھی خود سے زیادہ لیکن وہ اسکی جلدی شادی کر دینا چاہتے تھے --

جـــزبیل ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑی تیکھی نظروں سے آہان منور کو دیکھ رہا تھا ۔

اس مہینے کی

ایک منٹ رحمٰن صاحب ۔

اسکی بھاری سرد آواز پر سب اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔

خرد نے بھی اسے دیکھا ۔

کیا میں آپکی بیٹی کے لیے پرپوزل دے سکتا ہوں ۔

اسکی بے لچک آواز پر سب اسکی طرف حیرت سے دیکھنے لگے ۔

آہان نے تو باقاعدہ نفرت سے اسے گھورا ۔

خرد اور روبن نے ہونٹ سکیڑے۔۔

مطلب !

رحمٰن صاحب نے حیرت سے پوچھا۔

اتنی مشکل بات تو نہیں کی پھر بھی آپ کو مطلب سمجھا دیتا ہوں ۔

میرا کوئی بڑا تو ہے نہیں اس لیے میں خود آپکی بیٹی خرد کے لیے اپنا پرہوزل پیش کرتا ہوں ۔

وہ بھاری لہجے میں بولا۔

جبکہ باقی سب کو تو سانپ سونگھ گیا تھا جیسے۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت صرف رحمٰن صاحب اور صفورا بیگم کو دیکھ رہا تھا ۔

بھائی کو لگتا ہے بے عزتی کروانے کا شوق چڑا ہے آج

روبن بڑبڑایا ۔

مرحہ نے حیرت سے اسے دیکھا ۔۔

کیا کہا !

مرحہ نے پوچھا۔

کچھ نہیں ،

وہ جل بھن کر بولا ۔

سوری بیٹا لیکن ہم خرد کا رشتہ کر چکے ہیں۔

رحمٰن صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

لیکن ڈیڈ ابھی باقاعدہ رشتہ تو نہیں کیا نا ۔

خرد جلدی سے بولی لیکن سب کو اپنی طرف حیرت سے دیکھتے دیکھ کر بھوکھلائی ۔

میرا مطلب تھا کہ رشتہ تو منگنی کے بعد پکا ہوتا ہے ،ہے نا مرحہ، ایسے مرحہ کہتی ہے میں نے نہیں ۔

وہ جلدی سے اپنی صفائی پیش کرتی سارا الزام مرحہ پر ڈال گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحہ بھوکھلائی پھر مصنوعی سا مسکرائی سب کو دیکھ کر --

ماریہ اور ماہ تو حیرت سے اس عام شکل کی چالاک لڑکی کو دیکھ رہیں تھی بھلا کہاں انکی حسین و جمیل بیٹی اور کہاں وہ سر جھاڑ منہ پھاڑ --

رشتہ زبان کا ہوتا ہے بیٹا زبان دے دی جائے تو منگنی وغیرہ اہمیت نہیں رکھتی --

منور صاحب سپاٹ انداز میں بولے۔

بیٹا معذرت ہم رشتہ کر چکے ہیں آہان بیٹا سے یہ خرد کا سیکنڈ کزن ہے اور منور صاحب میرے سیکنڈ کزن ہیں --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رحمن صاحب نے شائستگی سے انکار کیا۔

خرد نے اپنے باپ کو منہ بنا کر دیکھا کیا تھا جو وہ کہتے چلو بیٹا تم کہہ رہے تو تم سے کر دیتے ہیں کیوں خرد بیٹا اور میں زور زور سے سر ہلا دیتی -----

وہ سوچتی ہوئی تاسف سے رحمن صاحب کو دیکھنی لگی --

آہان نے فاتحانہ نظروں سے جـــزیل احـــمد کو دیکھا --

جزیل طنزیہ مسکرایا --

رحمٰن صاحب میں آپکی بیٹی کے نام اپنا پورا بزنس سمیت تمام گھر جائیداد کرنے کو تیار ہوں کیا آہان منور ایسا کر سکتا ہے ۔

اسکی مسکراتی آواز میں کہی بات سب کو ساکت کر گئی ۔

ماریہ ماہ حاجب وہ تو کھلے منہ سے اس عام شکل کی لڑکی کو حسد سے دیکھ رہے تھے۔۔

مرحہ نے خرد کو دیکھا جو خود اسے بلیک سوٹ والے کو دیکھ رہی تھی ۔

آہان کی فیملی تو حیرت زدہ رہ گی تھی۔۔

کیا مطلب۔

صفورا بیگم بولیں ۔

مطلب یہ کہ میں آپکی بیٹی کے نام آج ابھی اپنا تمام بینک بیلنس گھر فیکٹریاں میرا جتنا بزنس ہے سب اپکی بیٹی کے نام ابھی کرنے کو تیار ہوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں خرد رحمٰن سے کیونکہ مجھے صاف دل کے لوگ پسند ہیں ناکہ منافق ۔

وہ کہتا ہوا آہان اور ماہ کو دیکھتا مسکرایا ۔

آہان نے ضبط سے اسے دیکھا جو کتنا بڑا کھیلاڑی نکلا تھا۔۔

کیا آہان منور اپنا تمام بزنس بینک بیلنس خرد رحمٰن کے نام کر سکتا ہے ۔۔

اسکی مسکراتی آواز آہان منور کے پسینے چھڑوا گیا تھا۔

خرد جانثار نظروں سے اسے دیکھتی رحمٰن صاحب کو دیکھنے لگی جو اپنی بیٹی کی طرف دیکھنے لگے تھے ۔۔

خرد انکے دیکھنے پر سیریس سا منہ بناتی ہوئی سر جھکا گئی ۔

رحمٰن صاحب خرد کو دیکھنے کے بعد آہان کو دیکھنے لگے جو سرخ چہرے سے جـــــزیل احمد کو دیکھ رہا تھا جیسے ابھی اسے نظروں سے قتل کر دے گا ۔

جبکہ وہ اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے چڑا رہا ہو ۔۔

رحمٰن تاریخ دے دو اب ہم یہاں کوئی گیم تو کھیل نہیں رہے اور رشتوں میں پیسہ نہیں خلوص اور محبت دیکھا جاتا ہے ۔

منور صاحب طنز سے بولے ۔

رحمٰن صاحب نے سر ہلا کر جـــــزیل احمد کو دیکھا۔

جو اب بھی مسکرا کر باپ بیٹے کو دیکھا رہا تھا ۔

بہت اچھی بات کہیں منور صاحب،آپ نے پھر تو آپ کو بنا سوچے سمجھے اپنا بزنس گھر بار سب خرد رحمٰن کے نام کر دینا چاہیئے ۔

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھتا ہوا طنز سے بولا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رحمٰن صاحب اور صفورا بیگم ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ اب کیا جائے ۔

اگر جائیداد کا مسلہ ہے تو ٹھیک ہے میں شادی کے بعد خرد کے نام کر دوں گا ۔۔

آہان نے دانت پیس کر ایسے کہا جیسے بہت بڑا احسان کیا ہو کہہ کر ۔۔

جبکہ حاجب، ماہ ،ماریہ وہ تینوں حیرت سے خرد کو دیکھ رہے تھے کہ بھلا اس لڑکی میں ایسا کیا ہے جو یہ دونوں اپنی زندگی بھر کی کمائی اس عام سی لڑکی پر لٹانے کو تیار تھے ماہ دھواں دھار چہرے سے جـــزبیل احمد کو دیکھ رہی تھی ۔

خرد نے دانت پیس کر اس منحوس شکل والے کو دیکھا جو خوامخواہ پیچھے ہی پڑ گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

لیکن شادی کے بعد کی بات تو یہاں نہیں ہو رہی میں اپنے وکیل کو فون کرتا ہوں اس کے آتے ہی میں سب کچھ خرد رحمٰن کے نام کرنے کو تیار ہوں کیا تم ریڈی ہو ابھی سے خرد رحمٰن کے نام سب کچھ کرنے کو ۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولتا آہان منور کو زہر لگا ۔

رحمٰن صاحب آپ کو اپنی بیٹی کے فیوچر کو دیکھنا چاہیئے جس شخص کی نظر میں جائیداد کی اہمیت ہو اسکی نظر میں بیوی اور دوسرے رشتوں کی خاص اہمیت نہیں ہوتی ۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا جب کہ

آہان اٹھتا ہوا اسکی طرف غصے سے بڑھا

اسکے گریبان میں ہاتھ ڈال کر وہ پھنکارا تھا۔

کیا چاہتے ہو جـــــزیل احمد جس طرح ہر بار مجھ سے میری بزنس ڈیل چھینتے آئے ہو کیا اس طرح میری منگیتر پر ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہو جعلی پیپرز وغیرہ بنوا کر ۔۔

آہان منور انتہائی غصے سے بولا ۔

وہ مسکراتا ہوا اپنے گریبان میں اسکے ہاتھوں کو دیکھتا ہوا کھڑا ہوا ۔۔

کونسی منگیتر اور اگر منگیتر ہے بھی تو مجھے نہیں لگتا یہ اتنا پائیدار رشتہ ہوتا ہے جو توڑا نہیں جاتا ۔

وہ اسکے ہاتھ گریبان سے جھٹکتے ہوئے بولا۔

آہان نفرت سے ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا ۔

اور جعلی نہیں اصلی پیپرز بناوں گا آہان منور ابھی میرا وکیل آئے گا سب کے سامنے خرد رحمٰن کے نام سب کچھ کروں گا پیپرز آپ سب کسی بھی عدالت میں چیک کروا سکتے ہیں آئی ڈونٹ مائنڈ ۔۔

وہ اسکی طرف دیکھتا بولتا ہوا رحمٰن صاحب کی طرف بڑھا جو حیرت زدہ سے کھڑے تھے ۔

رحمٰن صاحب آپکی بیٹی کو میں جانتا نہیں لیکن میں یہاں ایک دو بار ان سے یہاں مل چکا ہوں وہ بہت صاف دل کی مالک ہیں جو مجھے بہت اپیل کی انکی کوالٹی ورنہ آج کل ایسے لوگ نہیں

ملتے اور دوسری بات آپکو اپنی اکلوتی بیٹی کے لیے بہتر سوچنا چاہیئے آپ سمجھدار ہیں میں یہی بیٹھا ہوں آپ سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں مجھے کوئی جلدی نہیں --

وہ سپاٹ انداز میں کہتا ہوا سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔

خرد سے تو ہنسی روکی نہیں جا رہی تھی وہ بہت مشکل سے ہونٹوں پر کنٹرول کیے ہوے تھی--

مرحہ نے گھور کر اسے دیکھا جس کا سرخ چہرہ اسے اور ہی کہانی سنا رہا تھا۔

آہان منور نے باپ کو دیکھا جو اسے ٹھنڈا رہنے کو کہہ رہے تھے۔

انکل آپ ایسا کریں خرد سے پوچھ لیں کہ وہ کس کا ساتھ پسند کرتی ہے پھر کوئی فیصلہ کیجئے گا --

اب کی بار خاموش بیٹھا روبن بولا۔

رحمن صاحب سمیت سب نے خرد کو دیکھا جو سب کو اپنی طرف دیکھ کر تھوڑی کنفیوز ہو گئی تھی۔

خرد !

رحمن صاحب نے اسے پکارا۔

جس پر وہ دل و جان سے انکی طرف متوجہ ہوئی --

کیا آپ کسی کے حق میں بولنا چاہتی ہیں۔

رحمٰن صاحب کی سنجیدہ آواز پر وہ بھوکھلائی جبکہ آہان نے ہونٹ بھینچے ۔۔

جو آپ کا فیصلہ وہی میرا لیکن ڈیڈ آپ جانتے ہیں مجھے بچپن سے ہی کروڑ پتی بننے کا بہت شوق ہے میں اپنے نام بہت سی فیکٹریاں دیکھنا چاہتی ہوں لیکن میں آپکے فیصلہ پر راضی ہوں گئی جو آپ کریں گئے ۔۔

اپنے مطلب کی بات کہتی وہ سب کو خود کو گھور پر مجبور کر گئی تھی۔

منور کیا تم اپنی سب فیکٹریاں میری بیٹی کے نام کر سکتے ہو ابھی اسی وقت ۔۔

رحمٰن صاحب کی بے لچک آواز پر منور صاحب بھوکھلائے ۔۔

دیکھو رحمٰن میرا اکلوتا بیٹا ہے آہان شادی کے بعد سب کچھ خرد کا ہی ہو گا تو پہلے یہ سب بکواس ہے میں تو اپنے بھائی کی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔

منور صاحب رحمٰن صاحب کو دیکھتے ہوئے بولے ۔

رحمٰن صاحب مسکرائے ۔

تمہارے بھائی نے غلطی نہیں گناہ کیا تھا منور اور کچھ غلطیوں کا ازالہ نہیں ہوتا اور دوسری بات اگر تم کہہ دیتے نا کہ تم سب کچھ خرد کے نام کرنے کو تیار ہو تو میں ایک پل سوچے سمجھے بغیر تمہارے حق میں فیصلہ دے دیتا تیسری بات میں کچھ بھی تم سے خرد کے نام نا کرواتا کیونکہ تمہارا کہہ دینا ہی کافی تھا لیکن تم نے ثابت کر دیا تم بھی اپنے بھائی کی طرح ہی ہو تم دونوں جا سکتے ہو میں آج سب کے سامنے اپنی بیٹی کا رشتہ جـــــزیل احمد کے ساتھ

اناوّنس کرتا ہوں اور جـــزیل احمد میں تمہیں پندرا ڈیٹ شادی کی مقررہ ڈیٹ دیتا ہوں دھوم دھام سے آو میری بیٹی کو لے جاو --

وہ کہتے ہوئے بنا صفورا بیگم یا کسی اور کو دیکھے کہتے ہوئے چلے گئے --

منور صاحب اور آہان دانت پیستے ہوئے وہاں سے چلے گئے --

ماریہ ماہ اور حاجب بھی منہ بناتے ہوئے چلا گئے ۔

تقی ، وقار صاحب خرد کے سر پر پیار دیتے رحمٰن صاحب کے پیچھے چلے گئے --

جنید صاحب اسکی طرف آئے جو انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر چونکنا انداز میں کھڑی ہوئی تھی ۔

خوش رہو !

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہوئے سب کو حـــیرت میں چھوڑے واپس پلٹ گئے --

خرد نے آنکھیں جھپک جھپک کر انکی پشت دیکھی ۔

صفورا بیگم جلدی سے جزیل کو مسکرا کر دیکھتی رحمٰن صاحب کے پیچھے گئی ۔

عالیہ بھی مسکرا کر خرد کو دیکھتی ملازمہ سے کچن کی صفائی کروانے کچن میں چلی گئی آج جو کچھ ہوا تھا کسی نے خوابوں خیالوں میں بھی سوچا نہیں تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے ۔

سب اپنی اپنی جگہ حیرت زدہ سے تھے سب کچھ ان ایکسپیکٹڈ تھا ۔

جـــزیل احمد اسکی طرف آیا جو اب اسے دیکھنے لگی تھی ۔

وہ پاکٹ میں دونوں ہاتھ گھسیڑے اسکے بہت قریب کھڑا ہوا ۔

خوش ہو !

وہ گھمبیر لہجے میں بولا ۔

نہیں تو اس میں خوش ہونے کی کیا بات ہے بھلا کوئی شادی سے بھی خوش ہوتا ہے --

وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی ۔

تم تو خدا کی ناشکری بندی ہو تم کیسے خوش ہو سکتی ہو حلانکہ دل میں لڈوں برفی گلاب جامن پتا نہیں کیا کیا پھوٹ رہے ہوں گئے ۔

روبن کھڑا ہوتا جل کر بولا ۔

کالے ہو جاو گئے جل جل کے سڑو شکل والا۔

وہ ناک چڑہا کر بولی ۔

جبکہ مرحہ حیرت کی زیادتی سے ان تینوں کی شکلیں دیکھ رہی تھی ۔

خرد کچھ دیر بعد میرا وکیل آئے گا جہاں کہے سائن کر دینا یہ پیپر بہت پہلے کے بنوائے ہوئے میں نے اسی وقت کے لیے۔

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا ہوا اسکا سر آہستہ سے چھوتا اسکے قریب سے گزر گیا ۔

وہ کسی ٹرانس سی کیفیت میں پلٹ کر اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی ۔

(ڈیڈ آپ جانتے ہیں مجھے بچپن سے ہی کرڑوڑ پتی بننے کا بہت شوق ہے میں اپنے نام بہت سی فیکٹریاں دیکھنا چاہتی ہوں لیکن جو آپکی مرضی ہو گئی وہی میری ہو گئی)

روبن سنجیدگی سے اسکی نقل اتارتا ہوا اوپر بھاگ گیا ۔

ٹھہر جاو بد تمیز انسان ۔

وہ شوز اتارتی غصے سے بڑبڑاتی ہوئی اسکی طرف لپکی ۔

جبکہ مرحہ سر ہاتھوں میں تھامتی صوفے پر گر گئی ۔

افففف یہ کیا ہو رہا ہے میری تو چھوٹی سی عقل یہ سب سمجھ ہی نہیں پا رہی --

وہ سر تھامے ہوِے روہانسے لہجے میں بولی --

*

مایا بجتی بیل پر سرعت سے درواہ کھولتی شہریار کو اندر آنے کے لیے جگہ دے گئ ۔

وہ اندر آتا ہوا آج کچھ نڈھال سا تھا چہرہ بھی سرخ تھا شاید اسے بخار تھا وہ رات بھر گھر نہیں آیا تھا وہ اپنے دوست کی طرف رک گیا تھا رات موبائیل اسکا گھم ہو گیا تھا یا چوری وہ سمجھ نا سکا

--

وہ لاونج میں چائے پیتی پھپھو کو دیکھ کر ٹھٹھکا نا صرف پھپھو بالکہ ڈیڈ صاحب بھی لاونج میں بیٹھے اسے خشمگیں نظروں سے دیکھتے کھڑے ہوئے ۔

چٹاخ

کہاں تھے بغیرت یہاں اسے رکھا ہوا اور باہر کسی اور کو اُدھر پاکستان میں میری بیٹی کو لٹکایا ہوا ہے ارے بے شرم انسان کچھ تو ہمارا خیال رکھا ہوتا ۔۔

پھپھو کے تھپڑ سے زیادہ اسے انکے الفاظ نے گھائل کیا تھا ۔

وہ سرخ چہرے سرخ آنکھوں سے رفیعہ بیگم کو دیکھتا رہا جن کی لڑاکا طبیعت سے پورا خاندان ڈرتا تھا وہ کسی پر الزام لگانے میں پل نہیں لگاتی تھی اگلا بندہ جائے بھاڑ میں وہ خود کو ہی سچ اور حق پر سمجھتی تھی ہمیشہ سے ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

رفیعہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں !

اشرف احمد نے بیٹے کے سرخ چہرے کو دیکھ کر بہن سے کہا۔

ارے تم بیٹے والے ہو نا تم کیا جانو بیٹیوں والوں کے غم تمہارے بیٹے نے دھوکا دیا ہے یہاں بدکاری کرتا رہا ہے اور تم کہتے ہو بیٹھ کر بات کرتے ہیں ۔

رافیعہ نے اپنی توپوں کا رخ اب اپنے چھوٹے بھائی کی جانب موڑا ۔

مایا بنا کچھ سمجھے حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی وہ۔اس عورت سے ڈر گئی تھی ۔

اش کی رونے کی آواز پر پھپھو کی کاٹ دار نظروں سے بچتی وہ اندر کی طرف دوڑ گئی ۔۔

جو آپ نے دیکھا سچ ہے پھر --

وہ سپاٹ انداز میں دانت پیس کر بولا مایا میری بیوی ہے اش میرا بیٹا ہے تو پھر ۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولا تھا ۔

اشرف صاحب اور رافیعہ آنکھیں پھاڑے اسکی دیدہ دلیری دیکھتے رہے --

شہریار یہ کیا بکواس ہے تم جانتے ہو کیا کہہ رہے ہو ۔

اشرف صاحب غصے سے بولے ۔

سوری ابو یہی سچ ہے آپ جانتے تو ہیں پھپھو کب جھوٹ بولتی ہیں وہ جو سمجھتی ہیں وہ ہی ہمیشہ سچ ہوتا ہے باقی سب ہیچ ہے انکے آگے ۔

وہ غصے سے کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پیچھے رافیعہ بیگم نے غصے سے اپنے بھائی کو دیکھا جو پریشان سے تھے وہ بہن کی چوبتی نظروں سے با خوبی آگاہ تھے ۔

*

خرد تم اپنے اس بوائے فرینڈ کو بھول گئی جس کی کس لیتی اور دیتی تھی کتنی فلرٹ باز لڑکی ہو تم قسم سے --

مرحہ نے اسکے ہاتھ سے موبائیل چھینتے ہوئے تنک کر پوچھا۔

بس یار یہ زیادہ خوبصورت ہے اور تم جانتی ہو ڈیڈ نہیں مانے گئے اس کے لیے --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد نے کیوٹو کو دیکھتے ہوئے مصنوعی آفسردہ سے لہجے میں کہا۔

تو پھر محبت کی پنگیں بڑھانے کی کیا ضرورت تھی ۔

مرحہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا ۔

بس ایسے ہی اچھا لگا تھا نا ۔

خرد نے تاسف سے کہا۔

مرو کہی جا کر میرے دماغ کی دہی کر دی ہے ۔

مرحہ کہتے ہی پیر پٹختی ہوئی واک آوٹ کر گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ہاہاہا۔

Support@classicurdumaterial.com

پاگل ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد بڑبڑائی ۔۔

مہک نے حیرت سے اسکے کمرے کی بتی جلتے دیکھا وہ۔اس دن سے اسے نظر نہیں آیا تھا ۔

وہ اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئی.

کمرہ خالی تھا ۔

ہیں یہ کہاں گیا کمرے کی تو لائٹ جل رہی تھی ۔

مہک حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بڑبڑائی ۔۔

لیکن پھر وہ۔چونکی وہ بغیر شرٹ کے واش روم۔سے شاور لے کر باہر آیا تھا باڈی پر پانی کے قطرے پھسل رہے تھے ۔

مہک تو آنکھیں پھاڑے اس حسن کے دیوتا کو دیکھ رہی تھی اتنا حسن اس نے پہلے اپنی لائف میں نہیں دیکھا تھا.

وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھ کر لب بھینتا شرٹ جلدی سے پکڑتا اپنے گلے حسم پر چڑھا گیا ۔

کیا تکلیف تھی یہاں آنے کی نکلو میرے کمرے سے کیا مینرز نہیں آتے کسی کے کمرے میں اینٹر ہونے کے ۔۔

وہ غصے سے سرد لہجے میں بولا ۔

آئی ایم سوری دراصل میں شیمپو لینے آئی تھی میرے باتھ میں سے ختم ہو گیا تھا تو اس لیے چلی آئی اور ڈور اس لیے نوک نہیں کیا مجھے لگا آپ گھر پر نہیں ہوں گئے۔۔

مہک بھرے سلجھے لہجے میں بولی ۔

سوری مس میں نا کسی کی چیزیں یوز کرتا ہوں نا اپنی۔چیزیں کسی کے ساتھ شیئر کرتا ہوں اس لے آپ جا سکتیں ہیں ابراز کے کمرے میں ہو گا شیمپو۔۔

وہ طنز سے بولتا ہوا کمرے کا دروازہ اسکے منہ پر بند کر گیا۔۔

ہاو روڈ !

مہک غصے سے بولی --

آہان منور شیرازی پر نظر رکھو اس سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہے اور خرد پر بھی دھیان رکھو ۔

وہ باڈی سپرے کرتا ہوا فون میں کسی آدمی سے بولا --

*

صفورا بیگم منہ بنائے بیٹھی تھی ۔

وہ سب مجھے پہلے ہی میکے نہیں گھسنے دیتے تھے اب تو مجھے بالکل میکے کا راستہ بند ہوتا نظر آرہا تھا --

صفورا بیگم پریشانی سے بولی ۔

کچھ نہیں ہو گا !

ہمیں اپنی بیٹی کا سوچنا ہے صفورا نا کہ لوگوں کا تم یہ بھی تو سوچو کتنا اچھا رشتہ ملا ہے خرد کے لیے اسکی آنکھوں میں میں نے خرد کے لیے محبت دیکھی ہے اور خرد کی آنکھوں میں اسکے لیے میں جانتے بوجھتے اپنی بیٹی کی زندگی برباد نہیں کرسکتا تھا مجھے اس وقت بھی آہان سے بہتر رشتہ ملتا تو میں آہان پر اس رشتے کو فوقیت دیتا ---

رحمٰن صاحب چائے کے سپ لیتے ہوئے سنجیدگی سے بولے --

مجھے بہت خوشی ہوتی ہے جب آپ کے لہجے میں خرد کے لیے محبت دیکھتی ہوں جب آپ کوما میں رہے اور خرد جیل میں تو وہ دن میرے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھے آپ ہوتے تو نا

ہماری بیٹی کے ساتھ وہ خادثہ ہوتا نا وہ جیل میں رہتی انہوں نے پیسہ کے بل بوتے پر ہماری کم سن خرد کو جیل میں رکھا ۔

صفورا بیگم آنسو پونچھتی ہوئی بولی ---

رحمٰن صاحب آفسردگی سے انکا سر تھپکتے ہوئے لب بھینچ کر رہ گئے۔

_____.....

مجھے کل تک خرد رحمٰن اپنے قبضے میں چاہیئے --

آہان کی۔سپاٹ آواز کسی کے فون میں گونجی تھی ۔

سر وہ کل سے گھر سے ہی نہیں نکلی --

اسکے آدمی نے اسے اطلاع دی ۔

یہ میرا میٹر نہیں مجھے وہ چاہیئے کیسے بھی کرو لیکن اس لڑکی کو کڈنیپ کر لاو ۔

آہان کہتا ہوا فون بند کر گیا ۔

جـــــزبیل احمد ۔

تمہیں تو میں ایسا سبق سیکھاوں گا کہ یاد رکھو گئے تم نے آہان شیرازی سے اسکا لقمہ چھینا ہے اب میں تم۔سے تمہارا پیارا لقمہ چھینو گا ۔

وہ سیگریٹ پیتا ہوا نفرت سے بولا۔

_____ ..... _____

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

جـــــزیل احمد !

وہ پیچھے سے اسکے اونچا سا بولی۔۔

وہ جو ملنگوں والے حلیے میں سڑک پر بیٹھا تھا۔

خرد رحمٰن کی اینٹری پر سر پیٹ کر رہ گیا جو اسے کہی بھی مل جاتی تھی اور فوراً پہچان بھی لیتی تھی ۔

وہ بنا اسے دیکھے سر جھکائے تسبیح پڑھتا رہا ۔

اے ملنگ تم اتنے حلیے کیوں بدلتے ہو اتنے تو گرگٹ رنگ نہیں بدلتا جتنا تم بدلتے ہو ۔۔

وہ اسکے قریب اکڑو سٹائل میں بیٹھتی ہوئی اسکی شکل دیکھتی پرسوچ انداز میں بولی ۔

ٹھاہ !

تب ہی جـــــزیل احمد پر حملہ ہوا تھا ۔۔

وہ خرد کو اپنی طرف کھینچتا ہوا ایک جھٹکے سے پسٹل جھولے سے نکالتا ہوا ان پر فائر کرتا گاڑی کے پیچھے ہوا۔

تمہاری وجہ سے میرا کام خراب ہو گیا ۔۔

وہ فائر کرتا ہوا ہونٹ بھینچ کر بولا ۔

میری وجہ سے مجھے کیا پتا تھا تمہارے دشمن بھی بیس بدل کر تمہارے آس پاس ہیں ۔

وہ غصے سے بولی اور پسٹل پاکٹ سے نکالتی وہ بھی نشانہ باندھ کر انکا مقابلہ کرنے لگی ۔

جـــــزیل احمد نے فخر سے اسے دیکھا جب ایک گولی اسکا کا ہاتھ چیر گئی تھی۔۔

//////////////_____/////////////

مایا نے حیرت سے اسے دیکھا وہ کیا کہہ رہا تھا شادی وہ بھی اس سے ایسے بھلا کیسے ممکن تھا انکے مذہب ایک دوسرے سے الگ تھے ۔

وہ شادی بھلا کیسے کر سکتی تھی۔۔

خرد کے ہاتھ سے نکلتا خون جـــــزیل احمد کو ٹھٹھکا گیا تھا ۔

وہ لب بھینچتا ہوا دو دو پسٹل سے ان پر فائر کرنے لگا تھا وہ جو ایک دو رہ گئے تھے بھاگ گئے تھے ۔

جـــــزیل نے خرد کو دیکھا جو لب بھینچے ضبط سے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جس سے خون نکل رہا تھا گولی ہتھیلی کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی ۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑتا اس پر اپنا وائٹ رومال باندھتا اسے لیے گاڑی کی طرف بڑھا وہ آنسو صاف کرتی اسکے ساتھ وائٹ پجارو میں بیٹھی ، اسکا حلیہ ابھی بھی ملنگوں جیسے تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterials

خرد ڈونٹ وری میں ابھی تمہیں اپنے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاوں گا وہاں سے تمہارا ٹریٹمنٹ کرواوں گا تمہیں بالکل بھی درد نہیں ہوگا ۔۔

وہ گاڑی فل سپیڈ پر چھوڑے نرمی سے اسکا سر تھپکتا ہوا دھیمے سے فکرمند لہجے میں اسے تسلی دے رہا تھا ۔

رومال خون سے رنگ چکا تھا ۔

خرد خون دیکھ کر اور تیزی سے رونے لگ جا تی ۔

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھ گیا سبز کھلا سا چولہ تھا جو اس نے پہنا ہوا تھا۔

مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے ۔

وہ آنسو پر کنٹرول کرتی سسک کر بولی ۔

ہم آچکے ہیں ڈاکٹر کے پاس ڈونٹ وری ۔

وہ گاڑی ایک بہت بڑی بلڈنگ کے سامنے روکتا ہوا بولا ۔

پھر اسکی طرف آکر اسے تھام کر اپنے بازو میں اٹھا گیا

میں چل سکتی ہوں ۔

وہ اپنی طرف متوجہ ہوتے لوگوں کو دیکھ کر بولی ۔

آئی نو مائے وائف ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ شیشے کے ڈور سے اندر آتا ہوا بولا ۔

وہ لفٹ سے اوپر آتا ایک بہت بڑے کمرے میں آچکا تھا جہاں ایک ڈاکٹر روکنگ چیئر پر بیٹھا ایکسرے وغیرہ دیکھ رہا تھا۔

ڈاکٹر مرتضیٰ۔

وہ ڈاکٹر کو پکارتا خرد کو انکی پاس والے چیئر پر بٹھا گیا ۔

ڈاکٹر جزیل کو دیکھ کر چونکا ۔

تم ٹھیک تو ہو نا ۔

ڈاکٹر فکرمندی سے بولا ۔

نہیں ڈاکٹر میری خرد ٹھیک نہیں ہتھلی پر گولی لگی ہے جو نکل چکی ہے خون بہت بہہ چکا ہے آپ جلدی سے اسکا ٹریٹمنٹ کریں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جلدی سے بولتا خرد کے ہاتھ سے رومال اتارنے لگا ۔

خرد آنسو بہاتی ڈاکٹر کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی ۔

وہ خون آلود رومال تہہ کر کے چولے کی پاکٹ میں ڈال گیا ۔

ڈاڑھی کھجاتا ہوا وہ اضطرابی کیفیت میں کمرے کا چکر پر چکر لگانے لگا ۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر اسے ساتھ لیے چلے آئے ۔۔

خرد کے ہاتھ کی بینڈیج ہو چکی تھی چہرہ سرخ پڑ چکا تھا تو ہونٹ سوج چکے تھے ۔

وہ اسکے پکڑتا چیئر پر بٹھاتا ڈاکٹر سے اسکے زخم کے حوالے سے پوچھ گچھ کرنے لگا ۔

خرد منہ بسورے اب اسے دیکھ رہی تھی وہ تو ایسے ہی واک پر باہر آگئ تھی جب مین سڑک پر فقیر بیٹھا دیکھا وہ فقیر کے پاس آتی پیسے نکال کر اسے دیتی پلٹ گئی تھی جب وہ چونکی اسکے وائٹ ہاتھ میں بلیک تل۔اسے ہر بار اس کا پتا دے جاتا تھا وہ اسے اسی وقت آواز لگا بیٹھی تھی اب اسے کیا پتا تھا اسکے دشمن اسکے آس پاس ہی ہیں ۔

خرد لنچ کرنے چلیں ۔

وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا خرد سے بولا ۔

تمہیں اس حلیے میں کوئی اندر نہیں گھسنے دے گا ۔

وہ۔اسکے حلیے کو دیکھتی منہ بسور کر بولی ۔

اسکی فکر نا کرو مائے ہارٹ وہ سنسنان سڑک پر گاڑی روکتا سب سے پہلے اپنی ڈاڑھی اتار چکا تھا آج چہرہ کلین شیو تھا کٹاو دار ہونٹ اسے دیکھ کر ہلکی سی مسکان میں ڈھلے تھے ۔

خرد کا دل زوروں سے ڈھڑکا ۔

وہ بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی جیسے ڈھڑکنے سے روکا ہو۔

۔

وہ اب چوّلے کے بٹن کھول رہا تھا ،

خرد اسی کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی ۔

لینز نکال کر ایک بوکس میں ڈالے تھوڑا سا اوپر ہوتا ہوا وہ پیروں تک آتے چولے کو اتار کر پیچھے پھینک چکا تھا نیچے وہ براون پینٹ پر ہاف سلیوز والی وائٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا پسٹل بیلٹ باندھے بروان ہی واچ باندھے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔

خرد نیم وا ہونٹوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو ہلکی مسکان سے براون شیڈ والا چشمہ لگا چکا تھا۔

کیا اب مجھے وہ گھسنے دیں گئے کہ اب بھی نہیں ۔

وہ گلابی کاٹ دار ہونٹوں کا کونا اوپر والے ہونٹ میں دباتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

خرد نے سرعت سے اپنے حلیے کو دیکھا اسے کہاں پتا تھا راستے میں اس سے ٹکراو ہو جائے گا وہ تو وائٹ پینٹ پر بلیک گھٹنوں تک آتا گون پہنے ہوئے تھی نیچے بلیک ہی شرٹ تھے جو ریشمی کپڑے سے صاف نظر آرہی تھی پونیاں الجھی سی تھیں وہ ہونٹ بسورے اپنے حلیے کو دیکھتی سخت تاسف میں تھی کیا تھا میں چہرے پر تھوڑی سی فاونڈیشن ہی لگا آتی اور لپ گلو لگا لیتی ۔

وہ سخت غصے سے بڑبڑائی --

تم مجھے گندے مندے الجھے سلجھے سب روپ میں قبول ہو خرد، تمہارے آگے مجھے کچھ نہیں دیکھتا کچھ بھی نہیں ۔

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا ہوا اسکے چہرے پر جھکا تھا ۔

خرد دھڑکتے دل سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹا گئی ۔

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں میرے ساتھ مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھلاو ورنہ میں مر جاوں گئی ۔

وہ خفگی سے بولی ۔

مریں میری خرد کے دشمن ۔

وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا دھیمے لیکن شدت بھرے لہجے میں بولا ۔۔

وہ اسے ایک شہر سے دور پہاڑوں پر بنے کھلے اوپن ایریا ہوٹل میں لایا جہاں سے نیچے کا نظارہ بہت ہی خوبصورت تھا ۔

خرد حیرت میں ڈوبی قدرت کے حسین منظر میں کھوئی ہوئی تھی ۔۔

چھوٹی سے باونڈری بنائی گئی تھی وائٹ ٹیبل چیئر تھے جہاں بہت سے منچلے بیٹھے گفتگو اور کھانے میں مصروف تھے ۔

خرد پینٹ کی پاکٹ سے موبائیل نکالتی جلدی سے چھوٹی سی باونڈری کے پاس آئی ۔

میری بہت سی پک بنا دو ۔

وہ موبائیل اسکی طرف بڑھاتی جلدی سے باونڈری کے پاس گئی بال سنوارے گون ٹھیک کی اور بازوں پھیلائے ۔

بنا بھی دو بازوں اکڑ گئی ہیں میری تو ۔

وہ خفگی سے بولی جو کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھورنے میں مصروف تھا ۔

ادھر آو !

وہ اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا ۔

بنا اس کی سنے وہ اسے ٹیبل پر بٹھا چکا تھا ۔

مجھے پکس تو بنانے دیتے میں مرحہ لوگوں کو جیلس کرانا چاہ رہی تھی لیکن تم نے آج تک میری کوئی بات مانی ہے جو اب مانتے ۔

وہ تپ کر بولی ۔

ہاتھ کا درد کیسا ہے ۔

وہ بنا اسکی بات پر کوئی رئیکشن دیئے بڑے آرام سے بولا ۔

درد گیا بھاڑ میں ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

ویٹر !

وہ اسکے گلاس میں ٹنڈا پانی ڈالتے ہوئے ویٹر کو آواز لگا گیا جو دوڑتا ہوا انکے قریب آیا تھا ۔۔

خرد جلدی سے سب کچھ بتا دو جو جو پسند ہے تمہیں ۔

وہ کان میں بلیو توتھ فٹ کرتا ہوا اس سے بولا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس سے کارڈ اور مارکر لیتی اپنی سب پسند کی ڈشز پر ٹک لگانے لگی ۔۔

ویٹر نے حیرت سے کارڈ اس سے پکڑا۔

سر آپکے لیے ۔

ویٹر نے اس سے پوچھا ۔

اونلی بلیک کافی ۔

وہ خرد کی طرف دیکھتا ہونٹ بھینچے مسکرا کر بولا۔

جو کچھ لڑکیوں کو تگڑی گھوری سے نواز رہی تھی ۔

ملی یہ تو وہی لڑکی ہے جس نے تمہارے منہ پر مکہ مارا تھا ۔۔

تین چاروں لڑکیوں کے گروہ میں ایک لڑکی اپنی دوست سے بولی جو خرد کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی ۔

اسے میں کیسے بھول سکتی ہوں اسکی وجہ سے میں کتنے دن یونی نہیں نہیں جا پائی تھی آج اس سے حساب برابر کر کے ہی چھوڑوں گئی ۔

ملی مٹھیاں بھینچتی غصے و نفرت سے بولی ۔

یار اس لڑکی کو یہ لڑکا کہاں سے ملا گیا یہ تو کوئی فارنر لگتا ہے اور دیکھو تو رج کے حسین ہے یار اوپر سے بلیو آئز یار میں تو گھائل ہو گئی اس لڑکے کے حسن سے ۔

ملی کی دوست جـــــزیل احمد پر نظریں اٹکائے ہوئے بولی ۔

ملی نے بھی غور سے اس لڑکے کو دیکھا پھر اسکے سامنے بیٹھی لڑکی کو نفرت سے بھلا اتنا خوبصورت لڑکا یہ کہاں ڈیزرو کرتی ہے ۔

ملی جلن سے بولی---

جـــزیل احمد نے حیرت سے ویٹر کو ٹیبل پر ڈشز کے ڈھیر لگاتے دیکھا ۔

ٹیبل کے ساتھ ویٹر ایک اور ٹیبل جوڑ گیا تھا وہ ٹیبل بھی فل ہو گئی تھی ڈشز سے ۔

یہ کیا ہے !

وہ حیرت سے بولا۔

سر میڈیم نے جن جن ڈشز پر مارکر کیا تھا یہ وہی ہیں ۔

ویٹر ہانپتے ہوئے بولا ۔

کیا !!!!!

جـــزیل احمد حیرت سے اسے دیکھنے لگا ۔

جو موبائیل پر مختلف اینگل سے اپنی پکس بنا رہی تھی۔

خرد یہ کیا ہے ۔

وہ حیرت سے بولا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم نے ہی تو کہا تھا اپنے پسند کی سب ڈشز آرڈر کر لوں تو میں نے کر لیں ابھی تو ہاتھ ہولہ رکھا ہے ابھی چار پانچ ڈشز رہتیں تھی ۔

وہ موبائیل سائیڈ پر رکھتی مصنوعی معصومیت سے بولی ۔

اب کھاو پھر سب !

وہ کافی کا مگ اٹھاتا ہوا سر جھٹک کر بولا ۔

خرد اٹھ کر اسکے منہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تاکہ جو لڑکیاں کب سے اسکے کوجے سے شوہر کو دیکھ رہیں تھیں وہ دیکھ نا سکیں ۔

خرد کی یہ اختیاطی تدابیر وہ اچھے سے سمجھتا تھا اس لیے دائیں سائیڈ والا آئی برو اچکا کر وہ مسکرایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

پہلے کیا کھاوں ؟

https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

وہ ڈشز پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے بولی ۔

جبکہ وہ کافی کے سپ لیتا مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھے گیا ۔

وہ سب سے پہلے پلیٹ میں فش کے ٹکڑے ڈالنے لگی ۔۔

اسے فش کھاتا دیکھ وہ دوسری طرف رخ کر گیا کہ وہ اپنا دل خراب نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

خرد سب چیزوں سے انصاف کر رہی تھی اور وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھے گیا کہ وہ اپنے چھوٹے سے پیٹ میں اتنی چیزیں کیسے ٹکا پا رہی ہے ۔

تم بھی کھاو نا مجھے مت نظر لگاو میں نے رات سے کچھ نہیں کھایا ۔

وہ کھاتے ہوئے اسے گھور کر بولی

نظر میری خرد کے دشمنوں کو لگے ۔

وہ محبت سے بولا ۔

وہ ناک پونچھتے ہوئے مسکرائی تیکھے

کھانے سے ناک میں سے پانی آنے لگا تھا لیکن وہ پانی کو ہاتھ تک نہیں لگا رہی تھی ۔

خرد پانی پی لو پھر وہی سے سٹارٹ کر لینا ۔

وہ پانی اسکے سامنے رکھتے ہوئے بولا ۔

نہیں پانی پینے سے بھوک مر جاتی ہے اب پیسے دینے ہیں تو کوئی چیز میں فضول نہیں جانے دوں گئی اور جو بچے گا میں وہ مرحہ کے لیے پیک کروا لوں گئی ڈونٹ وری اباوٹ اٹ ۔

وہ کھانے کی طرف اشارا کرکے بولی جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا جس پر وہ بھی مسکرائی ۔

سر وہ دونوں ہوٹل میں ہیں !

کسی نے دور بین سے انہیں دیکھتے ہوئے آہان منور کو اطلاع دی تھی ۔

مجھے وہ لڑکی مردہ یا زندہ چاہیئے اس نے میرے چاچو کو مارا تھا نا اس کا بدلہ تو اسے چکانا ہے ہی

--

آہان منور نفرت سے بولا ۔

لیکن۔سر جـــــنیل احمد اس کے ساتھ ہے ۔

ارے ساتھ ہے تو کیا ہوا تم بس جب وہ اِدھر اُدھر ہو اپنا کام کر دینا ۔

آہان نے پھنکار کر فون بند کر دیا --

سنو یہ جو کھانا بچہ ہے نا اسے پیک کر دو رزق کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ۔

خرد ویٹر سے کھانے کی طرف اشارا کر کے بولی ۔

ویٹر گہری سانس لیتا سر ہلا کر برتن اٹھانے لگا ۔

جبکہ وہ ٹشو اسکی طرف بڑھا گیا ۔

خرد منہ صاف کر لو ۔

وہ اسکے ہونٹوں پر لگے چاول کے دانے دیکھ کر مسکراتے لہجے میں بولا ۔

خرد اسے گھورتے ہوئے ٹشو سے ہونٹ تھپتھپاتی ہوئی کھڑی ہو گئی ۔

خرد میری جان اب کیسا فیل کر رہی ہو ۔

وہ اسکے زخم کی طرف اشارا کر کے بولا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

زخم ٹھیک ہے تمہارے ہوتے مجھے یہ چھوٹی موٹی چوٹیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتیں ۔

وہ اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتی سنجیدگی سے بولی۔

ملی اسے یہاں سے دھکا دینا بہت آسان ہے سیدھا نیچے کھائی یا پانی میں گرے گئی ۔

اسکی فرینڈ تابی سفاکی سے بولی --

کیونکہ وہ جیلس تھی کہاں اتنا خوبصورت نوجوان اور کہاں وہ لڑکی ۔

ہاں یہ بیسٹ ہے ۔

ملی غصے سے بولی ۔

خرد بازوں پھیلاتی اسے پک بنانے کو کہہ رہی تھی وہ سر ہلاتا اسکی پکس بنانے لگا--

خرد چلیں !

وہ اسکا موبائیل اپنی پاکٹ میں گھساتا ہوا بولا --

خرد آس پاس گرینری کو دیکھتی ہوئی سر ہلا گئ وہ اسکی طرف آنے لگی تھی جب ایک لڑکیاں کا ٹولہ انکے درمیان حائل ہو گیا تھا۔

جـــزیل احمد پریشانی سے دیکھنے لگا کہ وہ گروپ میں نظر نہیں آرہی تھی ۔

خرد انکے بیچ سے گزرنے لگی جب ملی نے اسے کندھے سے تھام کر روکا خرد اسے دیکھتی اچنبے سے دیکھنی لگی جیسے پوچھا ہو کیا تکلیف ہے ۔

وہ لڑکی طنز سے مسکرائی پھر ادھر ادھر دیکھنے لگی کوئی بھی انکی طرف متوجہ نہیں تھا۔

دوسرے ہی پل وہ اسے ہونٹ بھینچتی دھکا دے گئی تھی۔

خرد جو بالکل چھوٹی سی ریلینگ

کے پاس کھڑی تھی وہ چیختی ہوئی نیچے گرنے لگی تھی جب وہ سرعت سے اسکی انگلیاں اپنے مظبوط ہاتھوں میں تھام گیا۔

وہ ایک جھٹکے سے خرد کو اپنی طرف کھینچ گیا تھا۔

خرد اسکے سینے سے لگے کانپ رہی تھی۔

وہ لڑکیاں پیچھے ہوتیں بھاگنے لگیں تھیں جب وہ خرد کو سینے سے لگائے ہی انکے سامنے آیا تھا

۔

آس پاس سب کھڑے ہوتے انہیں دیکھنے لگے تھے۔

ملی گھبرا گئی تھی۔

کس نے میری بیوی کو دھکا دیا تھا۔

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

ہم نے دھکا تو نہیں دیا تھا یہ خود ہی پیر پھسلنے سے گر۔

چٹاخ!

وہ اسکی بولتی ایک جھٹکے سے بند کر گیا تھا۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

شرم نہیں آتی یا گھول کر پی گئی ہو اگر تم لڑکی نا ہوتی تو ابھی تمہارے ہاتھ کاٹ دیتا یو فولش گرل جـــزیل احمد خرد سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا سمجھی تم ۔

بتاو کس نے کہا تھا میری بیوی کو دھکا دینے کو بولو !

وہ اتنی شدت سے چلایا تھا کہ خرد بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ گئی ۔

اس نے دھکا دیا تھا سر ہم نے نہیں ۔

ملی کی فرینڈ ملی کی طرف اشارا کرتی ڈرے ہوئے لہجے میں بولی ۔

ملی نے حیرت سے اپنی فرینڈ کو دیکھا۔

بولو ورنہ ابھی تمہیں یہاں سے پھینکنے میں مجھے ایک لمحہ لگے گا ۔

وہ چلا کر بولا تھا ۔

اس نے ایک بار پوری پبلک کے سامنے مجھے منہ اور پیٹ پر مکہ مارا تھا اس لیے میں نے دھکا دینا چاہا تھا ۔

ملی سر جھکا کر بولی ۔

دل تو کر رہا ہے تھپڑوں سے تمہارا منہ لال کر دوں ۔

وہ سرد لہجے میں بولا ۔

خرد نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا اسے یاد آگیا تھا یہ وہی لڑکی تھی جس نے مرحہ کا مزاق اوڑایا تھا اور اس نے غصے میں اسکے منہ اور پیٹ پر مکہ مار دیا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ خرد کی کلائی پکڑتا اسے ساتھ لیے بھیڑ کو چیرتا ہوا وہ پہاڑی کی سیڑیاں اترتا سب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ۔۔

خرد لب بھینچ کر مسکراتی ہوئی اپنے مغرور شوہر کو دیکھنے لگی جو بنا ادھر ادھر دیکھے ناک کی سید پر چل رہا تھا۔

تم بہت غصے والے ہو ۔

وہ۔اسکے ساتھ چلتی سنجیدگی سے بولی ۔

ابھی میرا غصہ نہیں دیکھا آپ نے مائے ڈیئر جس دن دیکھ لیا اس دن بات کرنے سے بھی ڈرو گئی ۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔

مجھے واش روم جانا ہے ۔

وہ کچھ دیر بعد سنجیدگی سے بولی ۔

یہاں کیا تمہیں کوئی واش روم نظر آرہا ہے مائے ڈیئر ۔

وہ رکتا ہوا بولا_____

نہیں !

وہ منہ بسور کر بولی ۔

تو پھر مائے لائف صبر کرنا ہو گا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

کوئی صبر نہیں کروں گئی مجھے یہاں واش روم چاہیئے ورنہ پیٹ میں درد شروع ہو جائے گا ۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی بے بسی سے بولی ۔

خرد کیا یہاں ایرجنسی واش روم تعمیر کروا لوں ۔

وہ اسکی طرف رخ کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

کروا لو یار پلیززززززز نا ۔

وہ پیر پٹخ کر بولی ۔

وہ جواباً ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتا اسے ٹانگوں سے پکڑ کر اسے اوپر اٹھا گیا ۔

خرد نے شاک سے اسے دیکھا ۔

جو اسے دیکھتا بڑے ریلکس سے انداز میں چل رہا تھا ۔

خرد مائے لائف کنٹرول کرو ۔

وہ ہونٹ بھینچ کر بولا ۔

تمہارے دانت توڑ دوں گئی مکہ مار کر ۔

وہ خفگی سے بولی ۔

کم کھانا تھا مائے لو ۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا ۔۔

افففف چپ کر جاو ورنہ میں فوت ہو جاوں گئی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ چلا کر بولی ۔

فوت ہوں میری خرد کے دشمن ۔

وہ اسے ایک گھر کے سامنے کھڑا کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا ۔

وہ دروازہ کھٹکاتا ہوا تھوڑا پیچھے ہوا ۔

جب ایک لڑکی باہر آئی ۔۔

کیا میری وائف آپ کا واش روم یوز کر سکتی ہے ۔

وہ سنجیدگی سے اجازت چاہ رہا تھا ۔

جی کیوں نہیں ۔

وہ لڑکی خوش اخلاقی سے بولی ۔

خرد اسکے کہنے پر جلدی سے اندر بھاگ گئی پھر نظر آتے واش روم میں گھس گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مایا نے اسکے جانے کے بعد سنجیدگی سے اسکے پرپوزل کے بارے میں سوچا ۔

زندگی

اسکے جانے کے بعد پھر سے ٹاف ہو جانی تھی اوپر سے اش وہ اش کو کھیلتے دیکھ کر مسکرائی ۔

اسے اپنے بھائی کے لیے یہ فیصلہ لینا تھا گر اسکے ماں باپ زندہ ہوتے تو اسے ایسے انسان سے ہرگز شادی نا کرنے دیتے لیکن وہ اسکی اچھائیوں کو دل سے مانتی تھی اس نے ایسے مرد کبھی

نہیں دیکھے تھے اس نے تو آس پاس حوس کے ماروں کو ہی دیکھا تھا وہ اسکے ساتھ اتنے دنوں سے رہ رہی تھی لیکن اس شخص نے اسے نظر اوٹھا کر نہیں دیکھا تھا بھلا ایسے مرد کہاں ملتے ہیں ۔

وہ سوچتی ہوئی اس کے حق میں فیصلہ کر گئی تھی وہ دل کو اگنور کر رہی تھی جو اسے دیکھ کر دھڑکتا تھا جب وہ سر جھکا کر اس سے بات کرتا یا اس کا حال چال پوچھتا ۔

وہ مسکرا کر اش کو چٹا چٹ چوم گئی جو اسکے ہونٹوں پر ہلکا سا تھپڑ لگا گیا تھا ۔

وہ خفگی سے اسے دیکھتی اپنے ساتھ بھینچ گئی --

میرا پیارا بھائی !

وہ اسکے ناک پر ناک رکھتی لاڈ سے بولی---

اشرف صاحب اور رافیعہ واپس چلے گئے تھے اس سے ناراض ہو کر بلکہ رافیعہ زبردستی بھائی کو لے گئی تھی ۔

لیلیٰ میری بیٹی خوش ہو جاو تم شادی نہیں کرنا چاہتی تھی نا شہریار سے تو میں نے اس کا پتا تمہاری زندگی سے صاف کر دیا ہے ۔

رافیعہ نے اپنی بیٹی کے روم کی لائٹ جلاتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے کہا جو بیڈ پر کمبل اوڑھے لیٹی تھی ۔

کیا مطلب مما ۔

ارے مطلب واضع ہے تم شہریار سے نہیں رئیس سے شادی کرنا چاہتی تھی نا تو میں نے شہریار کو تمہاری زندگی سے نکال دیا ہے ارے میری اکلوتی بیٹی ہو تم تمہاری خوشی سے بھر کر تو مجھے کچھ نہیں میں چاہتی تھی ہم برداری والوں کے سامنے برا نا بنے بلکہ شہریار بنے اب دیکھو اللہ نے مجھے کیسے اچھا موقع دے دیا تھا۔

اب میں تمہاری شافی رئیس سے کردوں گئی خوش ہو جاو۔

رافیعہ نے اسکے بھکڑے بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

امی یہ آپ نے کیا کر دیا رئیس مجھے دھتکار کر چلا گیا ہے وہ اپنی کزن سے شادی کر چکا ہے اور آپ نے دوسرا راستہ بھی بند کر دیا افففف ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتی آپ نے تو دونوں راستے ہی بند کروا دیئے رئیس بھی آپکی وجہ سے چھوڑ گیا کہ میری ماں نے اس کا لایا رشتہ کیسے ٹھکڑا دیا تھا اب کس امید پر تم سے شادی کروں اور جو شہریار کی طرف امید تھی آپ نے وہ بھی توڑ دی۔

لیلیٰ نے چیخ کر کہا۔

ارے کیا کہہ رہی ہو رئیس کی باری مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اسے پسند کرتی ہو۔۔

رافیعہ بی بی صدمے سے بولی۔

اور میں نے شہریار کو بھی ہاتھوں سے گنوا دیا۔

رافیعہ حیرت سے بڑبڑائی۔۔

سر اس حویلی میں تین لوگ بچے تھے ۔

اسے کسی نے اطلاع دی فون میں سے ۔

تین کون کون سے ۔

وہ بیتابی سے بولے ۔

شہریار صاحب کا بیٹا انکا سالہ اور ایک بچی جو آگ لگنے سے دو مہینے پہلے گھم ہوگئی تھی ۔

وہ۔ سنتے ہوئے سیدھے ہوئے ۔

وہ بچی کون تھی ساری انفارمیشن نکالو یار ۔

وہ پیشانی مسلتے ہوئے بولے ۔

سر پورے گاوّں سے صرف یہی انفو اکٹھا کر پایا ہوں۔

وہ آدمی کہتا ہوا فون بند کر گیا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ فون بند کرتے پریشانی سے ہونٹ بھینچے بیٹھے رہ گئے ۔

اگر بچی گھم ہو گئی تھی تو وہ کہاں ہے کیا وہ زندہ ہو گئی کیا وہ میری بیٹی تھی ۔

وہ آفسردہ لہجے میں بولے ۔۔

مرحہ حیرت سے خرد کی بھیجی ہوئی تصویریں دیکھ رہی تھی ۔

ایک تو اس لڑکی کی فلرٹ باز طبیعت سے میں بہت تنگ ہوں ۔

وہ سر تھامے آفسوس سے بڑبڑائی ۔۔

کیا ہوا موٹے پہلوان !

روبن بالوں میں کنگی کرتا ہوا بولا۔

خود کیا ہو سڑے ہوئے کانے ہوا بھی چھو جائے تو مر جاو، کھاتے پیتے گھرانے سے ہوں کوئی بھوکے ننگے گھر سے نہیں ۔

وہ غصے سے بولی ۔

روبن جواباً منہ پھٹ بیوی کو تاسف سے دیکھ رہا تھا ۔

انتہائی کوئی بری بیوی ہو تم ۔

وہ اسے بلیک سوٹ میں دیکھ کر بولا جس پر بلیک سوٹ بہت جچ رہا تھا اونچی پونی کیے کانوں میں بلیک ہی شیشے کے ٹاپس پہنے وہ بہت غصے میں دیکھتی تھی ۔

وہ اسکی طرف آیا ۔

کیا ہے دیکھ کیسے رہو شرم نہیں آتی جہاں خوبصورت لڑکیاں دیکھتے ہو وہی بچھ جاتے ہو ۔۔

مرحہ اسے اپنے اوپر جھکتے دیکھ کر غصے سے بولی ۔۔

خوبصورت لیکن یہاں تو کوئی خوبصورت لڑکی نہیں ۔

وہ مصنوعی حیرت سے بولا ۔

مجھ سے زیادہ بھلا اس گھر میں اور کون خوبصورت ہو گا کل تو سر بلال بھی کہہ رہے تھے مرحہ تم۔پہلے سے کافی گرومنگ ہو گئی ہو میں نے کہا سر آپکے جم کو دیکھ دیکھ کر ہو گئی ہوں ۔

وہ فخر سے بولی ۔

روبن نے اسے گھورا بھلا کیسے وہ کسی غیر مرد کا یوں اپنے شوہر کے سامنے نام لے سکتی تھی۔

شرم نہیں آتی !

وہ غصے سے بولا ۔

آتی ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔۔

وہ آئی برو اچکا کر بولی ۔

کوئی غیر مرد تعریف کرئے تو اسے دو جھانپڑ مارنے چاہیئے نا کہ خوش ہونا چاہیئے ۔

وہ اسکی اونچی پونی کھینچتے ہوئے بولا ۔

اور جب تم اور لڑکیوں کی تعریف کرتے ہو تو سن رہی ہوتی ہوں بچُو، کوئی مر نہیں گئی ہوتی ۔۔

وہ اسکے ہاتھ پر جھانپڑ مارتی غصے سے بولی ۔

تو تم جیلس فیل کرتی ہو ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ مسکراتے لہجے میں بولا ۔

ہاں بالکل جیسے تم میرے سر بلال سے جیلس ہوتے ہو ۔

وہ طنز سے بولی ۔

افففف میرے سر بلال واوا ۔

وہ طنز سے کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا ۔۔

جیلس !

وہ ڈھیلی ہوئی پونی کستی ہوئی بولی ۔

موٹی کہی کی !

وہ اسکی ٹائٹ کی ہوئی پونی دوبارہ سے ڈھیلی کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا ۔

مرحہ پیچھے سے ہلکا سا مسکرائی ۔

میرے سر بلال ۔۔

وہ کہتے ہی قہقہ لگا گئی۔ وہ جانتی تھی وہ سر بلال سے بہت چڑتا ہے ۔

بچو تمہیں تو تیر کی طرح سیدھا کروں گئی ۔

وہ ایپل کی بڑی سی بائٹ لیتی مسکراتے لہجے میں بولی ۔

نکاح نامہ !

عبدالرحمٰن شیرازی آفس میں تھے جب انہیں کورئیر سے ایک لفافہ وصول ہوا تھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ لفافہ چاک کر کے اسکے اندر سے ایک تہہ شدہ صفحہ کھول کر پڑھتے شاکس سے رہ گئے ۔

یہ کیا تھا ۔

لفافہ انکے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا ۔

تم کون ہو ،

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی ۔

ایک عام سا انسان مائے لائف ۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا ۔۔۔۔

افففف میرا مطلب ہے تم اتنے روپ بدلتے ہو کیوں بدلتے ہو کیا وجہ ہے مجھے بتا دو پلیززز ورنہ میری تجسس پسند فطرت مجھے مار دے گئی میں سوچ سوچ کر فوت ہو جاوں گئی بتادو اپنی چھوٹی سی پیاری سی وائف کو ۔

وہ اسکے سامنے آتی ہوئی بولی ۔

فوت ہوں خرد کے دشمن ،میری جان ایسی باتیں مت کیا کرو اور چھوٹی کوئی نہیں فقط چار سال چھوٹی ہو مجھ سے ۔

وہ مسکراتے لہجے میں اسے تھام کر اپنے سینے سے لگاتا ہوا بولا ۔

کیوں بدلتے ہو یہ روپ ؟

وہ ایڑھیاں اٹھا کر اسکی گردن پر موجود تل کو چھوتی ہوئی بولی ۔۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میری جاب کا حصہ ہے یہ سب اورپتا ہے مجھے آج تک کوئی پہچان نہیں سکا سوائے تمہارے

--

وہ اسے سینے میں بھینچتے ہوئے بولا ۔

اورپتا ہے میں کیسے پہچانتی ہوں تمہیں ؟

وہ مسکراتے لہجے میں بولی ۔

میرے ہاتھ کی پشت پر موجود تل سے ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر بولا ۔

خرد اسے گھورتی ہوئی سر ہلا گئی --

تو پھر چھپاتے کیوں نہیں اس تل کو ۔

وہ سوالیہ بولی ۔

تاکہ میری خرد کو مجھے پہچاننے میں کوئی دقت نا ہو ۔

وہ اسکی ناک کو انگلیوں سے پکڑ کر ہلاتا ہوا بولا ۔

خرد ہونٹ بھینچتی ہوئی مسکرا دی اور جواباً وہ بھی اسکا ناک انگلیوں کی چوٹکیوں میں دبا گی --

خرد !

افف یہ انسان تو سائے کی طرح اس لڑکی کے ساتھ رہتا ہے کیسے پکڑوں اس لڑکی کو ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial

وہ دونوں آدمی جھنجھلائے تھے جـــــزیل احمد ہے یہ بہت سخت اور طاقت ور اس کے ہوتے ہم کچھ نہیں کرسکتے ۔

دوسرا بھی بولا ۔

مجھے اٹھا لو نا میں تھک گئی ہوں ۔

وہ۔اسکی طرف کسی بچے کی طرح بانہیں پھیلاتی ہوئی بولی ۔

وہ اسے اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھا ۔

خرد کھل کر مسکرائی لیکن یہ مسکراہٹ بس کچھ وقت کے لیے تھی گھر میں ایک مصیبت برپا ہو چکی تھی اسکے لیے ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مایا نے ہاں کر دی تھی شادی کے لیے ۔۔

کیا آپ میرے لیے میرا پیارا دین چوز کریں گئی یہ کچھ کتابیں ہیں میرے دین کی آپ انہیں غور سے پڑھ لیں ،یہ انگلش میں ہیں اور دوسری بات میں کبھی آپکو فورس نہیں کروں گا میں بس چاہتا ہوں آپ ہدایت کی راہ پائیں ایسا میں نہیں میرا اللہ چاہتا ہے ورنہ وہ کبھی مجھے آپ سے نا ملواتا اور دوسری بات آپ خاص ہیں اور اللہ خاص لوگوں کو ہی اپنے دین کی طرف راغب کرتا ہے آپ اس دن پوچھ رہیں تھی نا اللہ کون ہے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کون ہیں اس کتاب کو پڑھنے سے آپکو سب پتا چل جائے گا ۔

وہ قران پاک کو غلاف سے بہت محبت و اختزام سے نکال رہا تھا ۔

آپ ہاتھ دھو آئیں یہ بہت پاک کتاب ہے ایسے اسے نہیں چھو سکتے یہ اللہ کا خاص تحفہ ہے مسلمانوں کے لیے اس میں اللہ سب انسانوں سے محاطب ہوتا ہے جب آپ پڑھیں گئی تو دل سے پڑھیئے گا تب آپ کو ایسے لگے جیسے وہ زات آپ سے خود مخاطب ہے ۔۔

وہ قران کو سینے سے لگائے بہت دھیمے لہجے میں اس سے مخاطب تھا جو مبہوت سے اسکے چہرے کو دیکھتی بہت اختزام سے اس پاک کتاب دیکھنے لگی، شہریار کی نظروں میں بہت عقیدت تھی اس کتاب کے لیے ۔

مایا سر ہلا کر ہاتھ دھونے واش روم میں چلی گئی ۔

وہ ہاتھ دھو کر آئی تو شہریار اپنے گلے سے مفرل اتار کر اسکے ننگے سر پر اوڑھ گیا تھا۔

مایا نے ہلکی مسکان سے مفرل سر پر ٹھیک کیا پھر اسکے ہاتھ سے وہ کتاب لی جیسے شہریار نے پہلے ہونٹوں اور آنکھوں سے لگایا تھا وہ بھی اسی کی طرح ہونٹوں سے چھوتی آنکھوں سے لگا گئی پھر اسکے روم سے چلی گئی ۔

شہریار مسکراتے ہوئے اسکی پشت دیکھتا رہا وہ لیلیٰ کو خاص پسند نہیں کرتا تھا جانتا تھا اسکا رئیس سے بہت پہلے کا تعلق ہے لیکن چپ تھا کہ وہ اپنی پھپھو کے بہیوئر کو اچھے سے جانتا تھا وہ مایا کو بھی جان گیا تھا وہ ایک غیر مسلم تھی لیکن اس میں کوئی برائی نہیں تھی ۔

وہ ایک آئیڈیل لڑکی تھی اور اسکا بھائی جو اس سے تھوڑے ہی وقت میں بہت اٹیچ ہو گیا تھا ۔۔ اش اسے بہت پیارا لگتا تھا وہ اسے باہر لے کر چلا جاتا لیکن مایا کہی نہیں آتی جاتی تھی وہ گھر پر ہی رہتی ۔

شہریار کو پتا تھا اگر مایا نے اسلام قبول کر لیا تو اس کے باپ کو اس سے کوئی پرابلم نہیں ہو گئ ء وہ دین کے بہت پکے انسان تھے انہوں نے اپنے دونوں بچوں میں بھی دین کی محبت ڈال رکھی تھی وہ نماز روزہ کے بھی بہت پابند تھے شہریار اور لائبہ بھی انکی ہی طرح دین اسلام کے پابند تھے

خرد لاونج میں آئی جہاں سب بیٹھے تھے خرد انہیں دیکھ کر حیران ہوئی کہ اس وقت تو سب کمرے میں چائے پیتے ہیں ۔

وہی رک جاو !

رحمٰن صاحب کی۔سپاٹ آواز پر وہ وہی رک گئ تھی۔

وہ انہیں الجھی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ آج بھلا کونسا نیا کھاتا کھل گیا تھا اسکے خلاف

۔

یہ کیا ہے!

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکے منہ پر نکاح نامہ مارتے ہوئے بولے ۔

خرد نے حیرت سے انہیں دیکھ کر نیچے گرے صفحات اٹھائے ۔

وہ ساکت نظروں سے نکاح نامہ دیکھتی رحمٰن صاحب کو دیکھنے لگی ۔

حاجب کے ہونٹوں پر بڑی کمینی سی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی ۔

ڈیڈ یہ ۔

چپ ایک لفظ اور نہیں تم پر کبھی روک ٹوک نہیں کی تمہیں ہر شے میں آزادی دی جس کا یہ صلہ دیا ہے تم نے مجھے ۔۔

رحمٰن صاحب غصے سے پھنکارے تھے اس پر ۔

وہ سر جھکا گئی ۔

صفورا بیگم بھی لب بھینچے کھڑی رہی مرحہ تو خود حیرت زدہ تھی اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی خرد کر کیا رہی ہے ۔۔

روبن گھر پر نہیں تھا وہ میکی کو شاپنگ کروانے لے کر گیا تھا ۔

جواب دو ۔

رحمٰن صاحب بھینچے ہوئے لہجے میں بولے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کیا تم مجھے کہتی تو میں انکار کر دیتا ہاں! ہرگز نہیں میں تمہاری خوشی چاہتا تھا اس دن بھی میں نے آہان پر تمہاری خوشی کو ترجیع دی کہ میں سمجھ گیا تھا تمہاری خوشی آہان میں نہیں جـــــزیل احمد میں تھی اور تم نے چوری چھپے نکاح کر لیا۔

وہ بولتے ہوئے سرد نظروں سے سر جھکائے کھڑی خرد کو دیکھ رہے تھے۔

خرد کسی سے نہیں ڈرتی تھی سوائے رحمٰن صاحب اور صفورا بیگم کے وہ ابھی بھی دھک دھک کرتے دل کے ساتھ رحمٰن صاحب کی ڈانٹ سن رہے تھے۔

ارے اپنا خون اپنا ہی ہوتا ہے بہت کہا تھا جہاں سے اٹھا کر لائے ہو وہی چھوڑ آو لیکن تم نے کب کسی کی سنی تھی اب بھگتو۔۔

ماریہ بی بی نفرت سے بولتے ہوئے جلتی پر تیل ڈالنا چاہ رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آپ چپ رہیں یہ میرے اور میرے والدین کے بیچ کا معاملہ ہے کوئی کچھ نا بولے میں صرف اپنے والدین کے سامنے جوابدہ ہوں۔

وہ غصے سے بولی ۔۔

جس پر ماریہ بیگم کانوں کو ہاتھ لگاتی توبہ توبہ کرنے لگی ۔۔

ماہ تو ابھی بھی حیران تھی کہ یہ لڑکی کہاں ہاتھ صاف کر گئی تھی حلانکہ اسکے ہوتے بھلا کوئی خرد کو کیسے پوچھ سکتا ہے۔باقی سب خاموش سے خرد کو دیکھ رہے تھے۔

ڈیڈ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپکا کو بتاتی ہوں ۔

وہ انکا ہاتھ تھامتی منت سے بولی ۔

اب اور کیا بتانا ہے کچھ بتانا باقی ہے میری بچی ۔۔

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے طنز سے بولے۔

خرد کو کوئی کچھ مت کہے جس نے جو کہنا ہے مجھے سے کہے ۔

ُپیچھے سے آتی آواز پر سب پیچھے کی طرف متوجہ ہوئے جہاں سے وہ ایک شان سے چلتا خرد کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا ۔۔

تم نے دو ماہ پہلے میری بیٹی سے نکاح کیا، کب سے جانتے ہو میری بیٹی کو کیوں کیا ایسا تم نے بولو۔

رحمٰن صاحب غصے سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے بولے ۔

آپکی بیٹی کو میں ساڑھے چار سال کی عمر سے جانتا ہوں جب مجھے ٹھیک سے بولنا نہیں آتا تھا جب میں ٹھیک سے رشتوں کو سمجھ نہیں سکتا تھا تب سے آپکی بیٹی کو جانتا ہو ں ۔۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سنجیدگی سے بولا ۔۔۔

جبکہ خرد سمیت باقی سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے ۔

کیا مطلب ہے تمہارا ۔

رحمٰن صاحب حیرت سے بولے ۔

مطلب یہ ہے کہ خرد سے میرا رشتہ دل کا ہے روح کا ہے مجھ سے خرد کی کوئی رشتے داری نہیں لیکن یہ میرے دل کے قریب ہے اور آپ سب میری خرد کو ناجائز کہنے والو کان کھول کر سن لو۔

خرد میری پھپھو کی بیٹی ہے لائبہ اشرف احمد کی بیٹی اور۔

وہ کہتا ہوا تھوڑا سا مسکرایا جبکہ باقی سب سانس روکے اسے دیکھ رہے تھے ایک وجود ایسا بھی تھا جو اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔

اور جنید شیرازی کی خقیقی بیٹی آیت جنید۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا کہ اب سچائی سب کے سامنے لانے کا ٹائم آچکا تھا۔

اور ابراز کی رضاعی بہن۔

میری بہن مایا کو کسی نے زہر دے دیا تھا جس سے ڈاکٹر نے انہیں منع کر دیا تھا بچے کو دودھ پلانے سے جس کی وجہ سے ابراز کو ایک ماہ لائبہ پھپھو نے دودھ پلایا کہ ابراز خرد سے فقط ایک ماہ چھوٹا تھا۔

وہ سنجیدگی سے بولتا سب کے سروں پر بجلیاں گرا رہا تھا۔

خرد بھی منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی --

آب سب حیرت سے جنید کو دیکھ رہے تھے جو کھڑے قد سے صوفے پر گرے تھے

جزیل نے بے تاثر نظروں سے جنید شیرازی کو دیکھا۔

حاجب تو حیران کم شاک میں زیادہ تھا ۔

ماہ بھی منہ پر ہاتھ رکھے کبھی خرد کو دیکھتی تو کبھی جنید کو ۔۔۔۔

مرحہ بھی سخت حیران تھی بھلا ایسے بھی ہو سکتا ہے ۔۔

جنید کیا یہ سچ ہے ۔

وقار شیرازی حیرت سے جنید کے پاس آتے ہوئے بولے ۔

ہاں بھائی یہ سچ ہے ۔

جنید صاحب شرمندگی سے نہیں آفسردہ لہجے میں بولے ۔

جـــــــزیل احمد نے خرد کو دیکھ جس کا وجود آج جھٹکوں کی زد میں تھا۔

میں چاہتا تو خرد کو بہت پہلے یہاں سے لے جاتا لیکن میں رحمٰن صاحب صفورا بیگم کو خرد پر حقیقی ممتا لوٹاتے دیکھا تو رک گیا کہ میں خرد کو دکھی نہیں کرنا چاہتا ورنہ اشرف دادا نے مجھے خرد کی زمہ داری تب سونپی تھی جب میں اس کے معنی بھی ٹھیک سے نہیں جانتا تھا انہیں بہت عزیز تھی خرد ۔۔

وہ انکا زکر بہت محبت سے کر رہا تھا ۔

سب چپ سے تھے کوئی کچھ کہنے لائق ہی نہیں بچا تھا ۔۔

ماحول میں سناتا سا چھا گیا تھا۔

اور رحمٰن صاحب آپکی بیٹی سے زبردستی نکاح کیا تھا آپ کی دھمکی دے کر اس میں خرد کا کوئی قصور نہیں اس سے نکاح میں نے کسی کو بنا بتائے اسلیے کیا تھا کہ میں اسے پروٹیکٹ کرنا چاہتا تھا ایسے میں بہتر طریقے سے کر سکتا تھا دوسری بات میرے دادا اشرف احمد نے مجھ سے کہا تھا کہ خرد جب بڑی ہو گئی تو وہ خرد کی شافی جزیل احمد سے کریں گئے یہ بات میں نے اسی وقت سے اپنے دل میں بٹھائی ہوئی تھی۔

وہ ہر جگہ اسکا دفاع کر رہا تھا۔

خرد سر جھکائے رو رہی تھی۔

جب مرحہ نے اسے خود کے ساتھ لگایا۔

جنید صاحب کوئی صفائی کوئی دلیل نہیں دیں گئے۔

وہ طنز سے بولا۔

جنید شیرازی اپنی بیٹی سے شرمسار تھے انہوں نے تو کبھی اس لڑکی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کی تھی کبھی اس سے نارمل رویہ نہیں رکھا تھا وہ کیا دلیل دیں وہ تو جزباتی تھے اور انکی جزباتی طبیعت نے انہیں کہی کا نا چھوڑا تھا یہ بھی سچ تھا انہوں نے لائبہ کے بعد کبھی کسی اور عورت کے بارے میں نا سوچا۔

وہ اٹھے تھے --

خرد کے قدموں میں گرے تھے وہ ہاتھ جوڑ کر سر جھکا گئے کے انہیں سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہیں کیونکہ کوئی لفظ خرد رحمٰن کی اذیت کا مداوا نہیں کر سکتا تھا ۔۔

خرد حیرت سے پیچھے ہوئی تھی وہ رحمٰن صاحب کی طرف دیکھنے لگی وہ خود ساکت تھے ۔

وہ بھاگ کر ان کے سینے سے لگ گئی تھی ۔۔

جنید صاحب سر جھکائے رو دیئے ۔۔۔

خرد نے سر اٹھا کر رحمٰن صاحب کو دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے ۔

میرے صرف ایک ہی ڈیڈ ہیں اور وہ رحمٰن شیرازی ہیں میں تو انکا کے بغیر سانس تک نہیں لے سکتی انکی خقیقی بیٹی نہیں تھی میں لیکن انہوں نے خقیقی بیٹیوں سے زیادہ محبت دی ہے مجھے ،

مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں میرا ڈیڈ ہیں نا انکا چہرہ دیکھ کر میں سب کو معاف کر سکتی ہوں ۔۔

وہ بنا جنید شیرازی کو دیکھے رحمٰن شیرازی کو دیکھتی بول رہی تھی جو نمی لیے آنکھوں سے اسکی پیشانی چوم گئے تھے ۔۔

بیٹا میں تمہیں ہرگز نہیں کہوں گا کہ تم اپنے بد نصیب باپ کو معاف کردو جو جو تم نے ایک باپ ہوتے اذیتیں سہی ہیں وہ میری معافی سے کم نہیں ہو سکتی میری بچی ۔۔

وہ اٹھ کر ہولئے کہتے اپنے کمرے میں چلے گئے ۔

باقی سب جزیل احمد کو دیکھنے لگے تھے ۔

رحمٰن صاحب خرد آپکے پاس میری امانت ہے بہت جلد اسے آپ لے جاوں گا ۔۔

وہ کہتا ہوا پلٹ گیا ۔۔

ڈیڈ یہ سب کیا تھا میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی ۔

وہ انکی طرف سر اتھا کر دیکھتی پریشانی سے بولی تھی ۔

کمرے میں چلو بیٹا اور اپنے ڈیڈ کو معاف کردو ۔

وہ اسے ساتھ لیے آگے بڑھتے ہوئے بولے تھے صفورا بیگم بھی آنسو پونچھتی انکے پیچھے چلی گئی

آج جو ہو گیا تھا بہت حیرت زدہ سا تھا ایسے بھلا کب کسی نے سوچا تھا ۔

مرحہ تو سب کے جانے کے بعد سر تھامے صوفے پر گر گئی تھی ۔

افففف یہ خرد میرے دماغ کا ستیاناس کر دے گئی میں کیا کروں سر پھٹنے لگا ہے میرا ۔۔

وہ سر تھامے ہونق پن سے بولی ۔

کہو تو سر کے ساتھ گلا بھی دبا دوں ۔

روبن کی پیچھے سے آتی آواز پر وہ چونک کر پیچھے مڑی ۔۔

اپنا دبا لو میرے سے زبان نا چلاو تو بہتر ہو گا کتنا بڑا جھوٹ بولا مجھ سے تم دونوں نے میرے سامنے مت آنا ورنہ میرا دماغ فوت ہو جائے گا ۔

مرحہ غصے سے اسے سناتی ہوئی چلی گئی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جبکہ وہ غصے سے اس بدلحاظ کی پشت دیکھتا رہ گیا ۔

جنید شیرازی کمرے میں آتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے تھے ۔۔

افففف میں کیسے معاف کروں گا لائبہ خود کو نا تم سے وفا کر پایا نا اپنی بیٹی سے تم کتنی محبت سے میرے پاس ہماری بیٹی لائی اور میں نے میری بیٹی سمیت تمہیں بھی ٹھکڑا دیا افففف مجھ سے کیا ہو گیا یہ ۔۔۔

جنید شیرازی لائبہ کی تصویر تھامے رو رہے تھے ۔

خرد کی صبح آنکھ کھولی تو وہ رحمٰن صاحب کے کمرے میں تھی ۔

رات وہ بنا کپڑے چینج کیے وہی سو گئی تھی ۔۔

اب وہ اٹھی تھی تو دن کے دس بج رہے تھے رحمٰن صاحب خلاف معمول آج گھر پر تھے وہ چائے کا کپ پکڑے خرد کو ہی دیکھ رہے تھے خرد نے صفورا بیگم کو دیکھا جو اسکے ساتھ ہی بیٹھیں اسکے بالوں کو سنوار رہیں تھیں ۔۔

مجھے معاف کردو میری بچی میں رحمٰن صاحب کے ایکسیڈنٹ کے بعد تمہاری خفاظت نا کر سکی میں تمہارے ساتھ رہتی تو سجاد درندہ تمہیں کبھی کوئی نقصان نا پہنچا پاتا ۔

صفورا بیگم آہستہ سے اسکے بال سنوارتی اس سے بولی ۔۔

اس میں آپکا کوئی قصور نہیں مما ڈیڈ کے پاس رہنا بھی تو ضروری تھا نا ۔

وہ انکے کندھے پر سر رکھتی دھیمے لہجے میں بولی ۔

جـــــزیل کمر پر ہاتھ رکھے حویلی میں لگے ملازموں کو ہدایت دے رہا تھا جب وہ وائٹ سوٹ میں ملبوس اسکے ساتھ آکھڑی ہوئی تھی ۔

کیسی لگ رہی ہے حویلی ۔

وہ بنا اسے دیکھے اسکی موجودگی کو محسوس کرتا دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے ۔۔

وہ آگے بڑھتی ہوئی بولی ۔

وہ اب غور سے سب مزدوروں کو کام کرتا ہوا دیکھ رہی تھی بلکہ انہیں ہدایت بھی دے رہی تھی ۔

وہ ریڈ ٹی شرٹ پہنے بلیو جینز میں پسٹل بلٹ باندھے وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا وہ خرد کو دیکھتا رہا جو آج اسے کچھ بجھی بجھی سی لگی تھی ۔۔

مایا نے اسلام سمجھ کر بہت محبت سے قبول کیا تھا ۔

وہ ایک ماہ بعد پاکستان لوٹ آئے تھے ۔

جہاں انکا استقبال کچھ اچھا نہیں ہوا تھا رافیعہ بیگم نے تو گالیوں بد دعاوں سے انکا خوب اچھے سے استقبال کیا تھا ۔

وہ دونوں چپ رہے تھے --

لائبہ آنکھوں میں آنسو لیے بھائی بھابھی سے ملی تھی جبکہ جزیل کو تو وہ اٹھا کر لوب پیار کر چکی تھی وہ لڑکا جی جان سے اسے پیارا لگا تھا ۔

افففف اللہ یہ اتنا پیارا کیوں ہے ۔

لائبہ بہت محبت سے بولی --

جبکہ مایا مسکرائی لائبہ کو دیکھ کر کہ وہ اس کے بھائی سے اتنی محبت سے ملی تھی کہ مایا کو وہ بہت اچھی لگی --

مایا اب اردو سمجھنے لگی تھی ہاں بول وہ اتنے اچھے سے نہیں سکتی تھی لیکن سمجھ جاتی تھی کہ اس نے اردو کی کلاسز لیں تھیں --

رافیعہ اور لیلیٰ کو تو وہ ایک آنکھ نہیں بھائ تھی --

رافیعہ کو تو وہ چھوٹا لڑکا بھی زہر لگا تھا ۔

خرد پیدل چلتی گھر آرہی تھی ۔

جب آہان ایک دم سے اسکے سامنے آیا تھا --

خرد رک گئی اور اسکے ہاتھ میں پسٹل کو دیکھنے لگی جو وہ طنزیہ مسکان سے انگلیوں پر گھما رہا تھا اس کے پیچھے دو اور آدمی تھے --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا چاہتے ہو !

وہ سپاٹ انداز میں بولی ۔

تمہاری موت ڈیئر تمہارے نکاح کا بہت پہلے سے پتا تھا لیکن چپ رہا کہ مجھ کونسا تمہارے نکاح سے فرق پڑھتا تھا لیکن نکاح نامہ بھیجنے کا بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑا تمہاری زندگی میں تو سوچا تمہیں دنیا سے ہی اٹھا دوں آخر اپنے چاچو کی موت کا بدلہ بھی تو لینا ہے نا ۔

وہ پسٹل لوڈ کرتا ہوا کمینگی سے بولا ۔۔

خرد مسکرائی !

اپنے چاچو کی طرح گھٹیا ہی نکلے نا دیکھا دی نا اپنی اصلیت ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتی طنز سے بولی ۔

ہاہاہا ۔

ابھی اصلیت نہیں دیکھی تم نے میری جان ۔

وہ اسکی طرف نشانہ باندھتے ہوئے بولا۔ ۔

جزیل تمہیں چھوڑے گا نہیں ۔

وہ غصے سے بولی۔

تمہارا جزیل اس وقت اسلام آباد ہے کل آئے گا ساری انفو لے کر آیا ہوں ۔

وہ پسٹل چلاتے ہوئے بولا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

خرد چیختی ہوئی نیچے گری تھی ----

ہاہاہا

آہان کا مکرو قہقہ فضا میں گونجا تھا۔

مایا خوش تھی شہریار کے ساتھ اشرف صاحب کا رویہ مایا کے ساتھ بہتر تھا جبکہ لائبہ کی تو جان تھی اپنی بھابھی میں --

جزیل احمد کا نام اشرف صاحب نے رکھا تھا جزیل کے ساتھ احمد انہوں نے اپنے خاندان کا نام لگایا تھا وہ انہیں بہت ہی پیارا بچہ لگتا تھا وہ گھنٹوں انکے کمرے میں کھیلتا رہتا اور وہ بھی مسکراتی آنکھوں سے بچے کو دیکھتے رہتے جس نے انکی تنہائی کو کم کر دیا تھا---

لائبہ اب بہت پریشان رہتی تھی مایا نے پوچھا بھی لیکن وہ سر درد کا بہانہ کر دیتی --

رافیعہ کو تو خدا واسطہ کا بیڑ تھا مایا اور جزیل سے --

جزیل کھیل رہا ہوتا تو جاتے جاتے اسے پاوں سے ٹھوکڑ مار کر گرا دیتیں چوری چوری تھپڑ مار دیتیں اور لیلیٰ تو ماں سے بھی دو ہاتھ آگے تھی ۔

وہ مایا پر خوب چلاتی جس پر اشرف صاحب نے اسے سمجھایا جس پر اس نے احتجاج کی صورت میں نس کاٹنے کی ایکٹنگ کی تھی ۔جس سے سب لوگ خاموش ہوگئے --

مایا انکی باتوں پر چپ رہتی کہ اللہ نے اسکی سب اذیتوں کے بدلے میں شہریار دیا تھا ایک باپ دیا تھا بہن دی تھی بھائی کا ساتھ تو وہ دنیا جہان کی نعمت سمجھتی تھی ۔

مایا ہونٹوں پر دلکش مسکان سجائے گارڈن میں اشرف صاحب کے ساتھ اسے کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو بڑے سے بال کو ننھی سے کک مارتا اور اشرف صاحب دوڑ کر پکڑ کر لاتے ۔

وہ اوپر بالکنی میں کھڑی تھی ۔

یار بس کر دے اور کتنا دوڑائے گا ۔

اشرف صاحب نے ہانپتے ہوئے کہا۔

آپ میرے ساتھ اور کھیلیں نا دادا ۔۔

وہ یونانی لب و لہجے میں بولا تھا۔

نہیں اب کل کھیلیں گئے تھک گیا ہوں نا بچے ۔

وہ۔اسے اٹھا کر اندر لے جاتے ہوئے بول رہے تھے ۔

مایا گہری سانس لیتی پلٹی جب لیلیٰ کو دیکھ کر ٹھٹھکی ۔

شہریار میرا منگیتر تھا بہتر ہو گا اگر تم اسے چھوڑ کر چلی جاوں ورنہ تم پر اور تمہارے بھائی پر زندگی بہت تنگ کر دوں گئی جلا کر مار دوں گئی سمجھی تم ۔

لیلیٰ بھرپور نفرت سے غرا کر بولی ۔

آپ پلیزز ایسا کچھ مت کریئے گا میں نہیں جا سکتی یہاں سے میرا شہریار کے علاوہ کوئی نہیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

مایا نے آنکھوں میں نمی لیے ڈرے سہمے لہجے میں کہا۔

دفع ہو جاو یہاں سے یہ گھر میرا ہے یہاں کے لوگ میرے ہیں تمہیں تو میں یہاں نہیں رہنے دوں گئی ۔

لیلیٰ نفرت سے اسے دھمکاتی ہوئی پلٹ گئی ۔

بھابھی آپ بھائی کو کہیں یہ انہی سے سیدھی ہوتی ہے ۔

لائبہ جو ابھی آئی تھی اسکی بات سن کر دھیمے لہجے میں بولی وہ فطرتاً بہت ڈرپوک تھی کسی کے آگے اس سے کوئی بات نہیں ہو پاتی تھی ۔

تم فکر مت کرو لائبہ یہ ٹھیک ہو جائے گئی ۔

تم اپنا دھیان رکھو کیا اس شخص کا پتا چلا تھا جس کا ایمرجنسی میں تمہارے ساتھ نکاح ہوا تھا ۔

مایا نے آدھے اردو اور آدھے انگلش میں اس سے فکرمندی سے پوچھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نہیں بھابھی وہ کہی نہیں ملا ۔

نا میں گھم ہوتی اور نا بابا میرا لوگوں کے کہنے پر اس سے نکاح کرتے وہ تو تین دن رہ کر پتا نہیں کہاں گھم ہو گیا ۔

لائبہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی ۔

وہ پریگنٹ تھی ۔

لائبہ کالج کے ٹرپ پر گئی تھی جہاں وہ قدرت کے حسین منظر کو دیکھتی سب سے جدا ہو گئی تھی ۔

وہ روتے ہوئے وہی بیٹھی رہی جب جنید شیرازی کی اس سے ملاقات ہوئی ۔

جنید شیرازی کے ساتھ وہ ایک دن رہی کہ لائبہ کا فون اسکے فرینڈ کے پاس تھا جس میں سب کے نمبر تھے اسے کسی کا زبانی نمبر نہیں آتا تھا ۔

انہیں سفر کرتے رات ہو گئی لائبہ کے گھم ہونے کی خبر پورے خاندان میں پھیل گئی تھی سب اسے ڈھونڈنے نکل چکے تھے شہریار یہاں نہیں تھا۔

جنید شیرازی اسے لے کر دوپہر کے تین بجے اس کے گھر لایا جہاں سب پریشان تھے اسے جوان لڑکے کے ساتھ دیکھ کر سب بہت ہائپر ہوئے رافیعہ لائبہ پر لزام لگانے میں سب سے آگے تھی ۔

اسے خوب مارا پھر زبردستی جنید سے اسکا نکاح کروا دیا جو اسکے ساتھ تین دن رہ کر وہاں سے چلا گیا وہ شادی جیسے بندھن کو کچھ خاص اہمیت نہیں دیتا تھا ۔

لائبہ کو چار پانچ بار اس نے فون کیا پھر وہ رابطہ منطقع ہو گیا ۔۔

اب شہریار بھی اس شخص کو ڈھونڈھ رہا تھا لیکن وہ کہی نا ملا ۔

مایا نے سالن بنایا وہ سالن بنانا سیکھ چکی تھی ۔

وہ سالن بنا کر چلی گئ ۔

تب ہی رافیعہ آئی اور اسکے بنائے ہوئے سالن کو لے کر باہر نالے میں بہا آئی ۔

وہ اسے رات کو اشرف صاحب سے ڈانٹ سنوانا چاہتی تھی

تم کیا کر رہے ہو کچن میں تمہارے باپ کا گھر ہے یہ جو ادھر ادھر دندناتے رہتے ہو ۔

رافیعہ جزیل کو کچن میں دیکھ کر اس پر غصہ ہوئی پھر اسے تھپڑ لگا کر کچن سے بھگا دیا --

اسکی سفید گال لال ہو چکی تھی رافیعہ کے سخت تھپڑ سے ۔

وہ گال پر ہاتھ رکھے وہاں سے نکل گیا --

مایا اسے روتے دیکھ کر بھاگ کر آتی اسے اٹھا کر اندر لے گئی ۔

خرد لہرا کر نیچے گری تھی کیونکہ اس نے گولی اسکے پیر کے قریب ماری تھی ۔

ہاہاہا !

جزیل احمد کی خرد ڈر گئی کیا چچچ میں نے تو سنا ہے خرد رحمٰن کسی سے نہیں ڈرتی ۔

وہ تمسخر سے پرسوچ انداز میں بولا --

خرد گہری سانس لیتی اٹھی ۔

میں نہیں ڈرتی کمینے انسان ۔

وہ کانپتے لہجے میں بولی ۔

ٹھاہ !

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب کی دفع گولی اسکے کندھے کے قریب سے گزری تھی وہ زرا بھی ہلتی تو گولی اسکے کندھے میں گھس جاتی ۔

اب بھی نہیں ڈری خرد جی---

وہ پسٹل انگلی میں گھماتا طنز سے بولا ۔

جاو نہیں ڈرتی اگر ڈر گئی تو خرد جزیل کی نہیں رہے گئی چلاو گولی --

وہ اسکے قریب آتی ہوئی مضبوط لہجے میں بولی ۔

مرنے کا بہت شوق چڑا ہے جزیل کی خرد کو ہاں میں تمہیں ٹرپا ترپا کر مارنا چاہتا ہوں اس جزیل احمد کو نیچا بھی تو دیکھانا ہے تم مر گئی تو سمجھو وہ بھی مر گیا پھر بزنس کی دنیا میں صرف آہان منور شیرازی کا نام ہو گا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ بازو پھیلاتا ہوا مسکرا کر بولا ۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہاہاہا !

تم پاگل ہو آہان منور وہ تمہیں مار کر اس دنیا سے جائے گا نادان انسان ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اسکے قریب آتی ہوئی بولی ۔

تمہاری زبان بہت چل رہی ہے وہ پھنکارا تھا اس پر--

اگر تم۔سے ڈر گئی تو کتے اور خرد میں کیا فرق رہا بھلا !ایک پل میں میں ڈر گئی تھی لیکن دوسرے پل میں میں نے سوچا جزیل کی خرد کمزور نہیں پڑ سکتی وہ تم جیسے کتوں سے نہیں ڈرتی مارو کہاں مارنی ہے گولی ۔

وہ بالکل اس کے قریب آتی ہوئی بے تاثر لہجے میں بولی ۔

لیکن تمہیں مجھ سے کون بچائے ۔

پیچھے سے آتی آواز پر وہ پلٹا جہاں روبن پسٹل۔اسی کی طرح انگلی میں گھماتا سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

او تو تم کرو گئے میرا مقابلہ ہاں جس سے آج تک مچھر تک نہیں مرا ۔

آہان منور نے تمسخر سے اسے دیکھتے ہوئے طنزیہ مسکان سے کہا۔

مجھے مچھر کو مارنا بھی نہیں مجھے تو تم جیسے شیطان صفت انسان کو مارنا ہے بلڈی تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن پر گولی چلانے کی۔

وہ اسکی شرٹ کھینچتے ہوئے غصے سے بولا ۔

تب ہی آہان منور کے آدمیوں میں اضافہ ہوا تھا ۔

او تو چوہے نے اپنے ساتھ اور چوہے اکھٹے کیے ہوئے ہیں ۔

روبن نے ہلکی مسکان سے کہا۔

ہاں میں چوہا ہوں اور تم کیا ہو یو باسٹرڈ ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

آہان نے اسے دھکا مارتے ہوئے غصے سے کہا۔۔

تیری یہ جرات تم مجھے باسٹرڈ کہو۔

روبن نے اسے تھپڑ مارنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جب اسکے آدمی سرعت سے روبن کو قابو کر گئے تھے ۔

خرد تم جاو یہاں سے ان سے میں اچھے سے نمٹ لوں گا ۔

روبن نے انکی گرفت سے لود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے ساکت کھڑی خرد سے کہا۔

خرد مسکرائی !

روبن خرد تمہیں اکیلے چھوڑ کر کہی نہیں جائے گئی ان سے خرد نمٹ سکتی ہے تم نہیں ۔

وہ روبن کا نیچے گرا پسٹل۔اٹھاتی ہوئی بولی ۔

وہ پسٹل کا رخ آہان کی طرف موڑ گئی تھی اور بنا کچھ سوچے اس پر گولی چلا دی جس نے بیٹھ کر اس کا وار خالی لوٹایا تھا ۔

تمہیں تو ڈائریکٹ اوپر پہنچاتا ہوں کمینی عورت ۔

وہ گولی اسے پر چلاتا ہوا بولا ۔

خرد !

روبن چلایا ۔

خرد کو وہ ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

آہان منور نے ساکت نظروں سے اسے دیکھا جو بلیک سوٹ میں بلٹ بیلٹ باندھے بلیک نقاب کیے اسے عقاب کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے خرد کو پیچھے کرتا اس پر ٹوٹ پڑا اسے ایک جھٹکے سے وہ تھپڑ پر تھپڑ مارتا اسے نیچے گرا چکا تھا۔

وہ ہونٹ بھینچے روبن کو قید کیے آدمیوں کی طرف بڑھا۔

وہ انہیں ایک ہی وار میں نیچے گرا چکا تھا۔

روبن دوڑ کر خرد کے پاس آیا وہ زبردستی خرد کو ساتھ لیجانے لگا تھا کہ جزیل احمد کی آنکھ کا اشارا وہ سمجھ چکا تھا۔

میں نہیں جاوں گی۔

وہ اس سے اپنا ہاتھ چھراتی پسٹل چلا گئی کیونکہ جزیل احمد کی طرف ایک آدمی گولی چلانے لگا تھا۔

روبن تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے۔

وہ روبن پر سرد لہجے میں غرایا تھا۔

روبن جلدی سے اسے بانہوں میں اٹھتا دور کھڑی گاڑی کی جانب بھاگ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد اس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرتی رہی لیکن وہ اسے زبردستی گاڑی میں ڈالتا گاڑی بھاگ لے اڑا ۔۔۔۔

جزیل نے اب سیدھے ہو کر نیچے گرے آہان کو دیکھا آہان پسٹل اٹھانے ہی لگا تھا جب وہ اسکے ہاتھ پر اپنا بھاری بوٹ رکھ گیا ۔

اپنے آدمیوں سے کہو وہ جزیل احمد پر وار کریں ۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا اس سے

جس کے آدمیوں کے ہاتھ میں پسٹل تو تھی لیکن وہ اس پر وار نہیں کر پا رہے تھے وہ اس سے انجان تو نہیں تھے ۔

میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں جزیل ۔

وہ کراہ کر بولا ۔

کیا کرو گئے، تم نے کیا سوچا میں خرد کو یوں چھوڑ جاوں گا ارے اتنا بے وقوف سمجھا تھا جزیل احمد کو وہ تو کب سے کھڑا تھا یہاں !میں اپنی خرد کو ڈرے ہوئے نہیں بہادر بنے دیکھنا چاہتا تھا تم جیسے گیدر سے میری خرد اگر ڈر جاتی تو جـــــــزیل احمد کے وجود پر لعنت ہوتی ۔۔

وہ اسکے منہ پر بھاری بوٹ مارتا پھنکارا تھا ۔

آہان منور کی درد ناک آواز پورے ویران میں گونجی تھی۔

چلاو آہان منور چلاو میری خرد کی اذیتوں کا ایسے ہی تو مداوا ہو گا اور چلاو ۔

وہ اسکے ہونٹوں پر لگاتا ر وار کرتا ہوا چلایا تھا ۔۔

اسے مارو ۔

آہان نے بھینچی ہوئی آواز پر اپنے آدمیوں کو آرڈر دیا لیکن اس کے آدمی وہاں سے بھاگ نکلے تھے ۔

ہاہاہا !

بچے تمہارے چوہے تو بھاگ نکلے جن کے سروں پر تم ناکام شیر بنے ہوئے تھے ۔

پچ پچ پچ پچ

بیچارا آہان منور ۔

وہ تمسخرانہ لہجے میں کہتا ہوا اسکے بازو پر گولی چلا چکا تھا ۔

جزیل احمد چھوڑ دو اسے ۔

اشعر کی پیچھے سے آتی آواز پر وہ گھوما ۔

کیا تمہارے کہنے پر میں اسے چھوڑ دوں گا سیریسلی ۔

وہ آئی برو اچکا کر بولا جس سے وہ اشعر کو ہونٹ بھینچنے پر مجبور کر گیا ۔

تم ایسے کسی پر تشدد نہیں کرسکتے اس ہمارے حوالے کردو ہم اس سے نمٹ لے لیں گئے ۔

اشعر اپنی فورس کے ساتھ تھا وہ بھی پسٹل ۔تانے بولا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم چلاو گولی اشعر ملک لیکن میں اسے نہیں چھوڑوں گا چاہے ساری دنیا کی پولیس آجائے ۔ انسپکٹر مجھے اس سے بچا لیں ۔

آہان منور درد بھرے لہجے میں اشعر سے منت کرنے لگا تھا ۔

تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا تمہیں ڈھیل تمہاری حد دیکھنے کے لیے دی تھی خرد کو تو تم چھو بھی نہیں سکتے تھے یہ کیوں بھول گئے تھے جزیل احمد کی چار آنکھیں ہیں ۔

وہ اسکے پاوں پر گولیاں مارتے ہوے غرایا تھا ۔

جزیل تم کچھ نہیں کروں گئے اب ۔

وہ سر کی آواز پر مڑا ۔

جو وردی میں ملبوس اسی کی طرف چلے آرہے تھے ۔

جزیل نے انہیں دیکھ کر غصے سے اشعر کو دیکھا ۔

اُسے مت دیکھو تمہارے سارے کارنا موں سے آگاہ رہتا ہوں میں ۔

وہ دانت پیستا رہ گیا۔

پھر ہلکی سی مسکان سے سر ہلاتا وہ آخری گولی اسکے کندھے پر مار چکا تھا ۔۔

آہ ہ ہ ہ

آہان منور چیختا ہوا بے ہوش ہو چکا تھا ۔۔

سوری سر خوبخود چل گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

وہ مصنوعی تاسف سے بولا جس پر آفسر شرجیل اشعر کے ڈیڈ نے اسے تگڑی گھوری سے نوازا ۔

وہ سیکریٹ ایجنٹ تھا۔

شرجیل ملک اسکے سر اور سرپرست تھے جو شہریار کے دوست تھے انہوں نے ہی اسے سنبھالا تھا وہ انکی بہت عزت کرتا تھا ۔

اشعر اسے ہسپٹل لے کر چلو اُس خبیث پر کوئی الزام نا آئے ۔

وہ اپنے بیٹے سے بولے اینڈ پر اسے گھورا جو پاکٹ میں ہاتھ گھساتا ہوا گاڑی میں بیٹھ کر زن سے غائب ہوا تھا ۔

شرجیل ملک کی ڈانٹ کون سنتا وہ شاطر غائب ہو چکا تھا ہمیشہ کی طرح ۔۔

آپکے لاڈ پیار نے اسے بہت بیگاڑ دیا ہے اور اب مجھے بھی دھمکیاں دیتا ہے۔۔

اشعر خفگی سے بولا ۔

جواباً وہ اسکی گاڑی کو غائب ہوتے دیکھ کر مسکرا دیئے کہ یہ شکواہ سب کو ہمیشہ رہتا تھا شرجیل ملک سے ۔۔

وہ سو رہی تھی جب اپنے اوپر بلینکٹ اوڑھے جانے پر اسکی آنکھ کھل گئی تھی۔

خرد نے اسکی کلائی سرعت سے پکڑی ۔

وہ جاتے جاتے رک گیا تھا۔

وہ پلٹا تھا اسکی طرف ۔

تم ٹھیک ہو !

وہ ایک جھٹکے سے اس کی طرف آتی اسے چھوتی ہوئی بولی ۔

تمہارے جزبیل کا گیدر کچھ نہیں بیگاڑ سکتے تم ٹھیک ہو ۔

وہ اسکے گالوں پر اپنی ہتھیلیاں رکھتے ہوئے نرم لہجے میں بولا ۔

میں ٹھیک ہوں !

وہ گالوں پر رکھے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتی سر ہلا کر بولی ۔

سات دن رہ گئے ہیں ہماری شادی میں ۔

وہ اسکی ناک پر ہونٹ رکھتا محبت سے بولا ۔

میں اپنے ڈیڈ کو چھوڑ کر نہیں جاوں گئی اگر مجھے ساتھ لے جانا ہے تو انہیں بھی ساتھ لے جاو نا ۔

وہ اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی ۔

وہ جواباً مسکراتے ہوئے اسے سینے کے ساتھ لگا گیا تھا ۔

اسکی خرد کی انوکھی فرمائشیں ہوتیں تھیں--

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

تم اور خرد کتنے میسنے ہو مجھے بتایا تک نہیں کہ تم اسکے بھائی اور وہ تمہاری بہن ہے اور وہ جو آدمی ہے تمہارا ماموں ۔

وہ خود پر کمبل ٹھیک کرتے اسے اندر آتے دیکھ کر بولی ۔۔

مجھے پتا تھا لیکن خرد کو نہیں موٹی بلی ۔۔

وہ اسکے منہ پر اپنی جیکٹ پھینکتے ہوئے بولا ۔

موٹی مت کہا کرو مجھے میرے سر بلال ۔

ایک لفظ اور اگر کہا تو صبح جم جا کر اسے وہ پیٹوں گا کہ یاد رکھے گا وہ سالہ ۔

وہ اسکے لبوں پر انگلی رکھتا غرایا تھا۔

مرحہ ساکت سی بہت پاس سے اسکا خوبصورت چہرہ دیکھتی رہی مرحہ کی آنکھیں بہت محویت سے اسکے چہرے کو دیکھ رہیں تھیں۔

وہ پھر گھبرا کر اسکی انگلی جھٹکتی خود پر کمبل اوڑھ گئی۔۔۔

روبن نے گھور کر کمبل میں گھم ہوئے وجود کو دیکھا ۔

میرے سر بلال یہ کہتے ہیں میرے سر بلال وہ کہتے ہیں ۔۔

اب اگر کہا تو اسکی زبان کھینچ لوں گا مشرقی مرد ہوں مجھے میرے چہرے سے نا دیکھو اندر سے تو میں پورا مشرقی ہوں ۔

وہ کہتا ہوا واش روم میں گھس گیا ۔

ہیں !

وہ کمبل میں حیرت سے بولی ۔

بیٹا یہ کیسے قرآن پاک پڑھ رہے ہو ۔۔

اشرف صاحب نے جزیل کو سورتّ المریم پڑھتے دیکھ کر پوچھا ۔

دادا ابو ٹھیک سے تو پڑھ رہا ہوں میں ۔

وہ خفگی سے بولا۔۔

اونہہ قرآن پاک کو ہمیشہ ترجمے کے ساتھ پڑھنا چاہیئے ایسے تو تمہیں پتا نہیں چلے گا اللہ کیا ارشاد فرما رہا ہے وہ اپنے بندے سے کیا کہہ رہا ہے ۔

اشرف صاحب اسکے براون بالوں کو محبت سے سنوارتے ہوئے بولے ۔

مایا بھی مسکراتے ہوئے انکے قریب بیٹھ گئی تھی۔

پتا ہے ایک مائی تھی اسکا بیٹا آوٹ آف کنٹری رہتا تھا وہ مائی اکیلی تھی اور ان پڑھ وہ بھوک و افلاس سے زندگی گزار رہی تھی۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکا بیٹا ہر مہینے اسے خط بھیجتا جسے وہ کھولے بغیر رکھ دیتی کہ وہ کونسا پڑھنا جانتی ہے خیریت ہی لکھی ہو گئی بیٹے نے ۔

کچھ عرصے بعد وہ مائی انتقال کر گئ ۔

اب شلف پر رکھے خطوں کا ڈھیر لوگوں نے کھولا تو پتا ہے ان میں سے کیا نکلا۔ ۔

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے بولے ۔

جس پر جزیل نے معصومیت سے کندھے نفی میں اچکائے ۔

ان لفافوں میں پیسے تھے اب وہ جو خط کھولتے اسی میں سے پیسے نکلتے تو ہمیں سبق یہ ملتا ہے کہ اگر وہ مائی ٹھیک سے کھول کر دیکھتی یا وہ پڑھی لکھی ہوتی تو وہ اتنی بھوک افلاس میں زندگی نا گزارتی ۔

اسی طرح ہم قران پاک کو بنا سمجھے بنا تفسیر کے پڑھیں گئے تو ہمارا بھی یہی حال ہو گا کہ ہمیں کیا پتا اللہ اپنے کونسے کونسے انعام بتا رہا ہے یا وہ ظالموں کے لیے کیا عذاب کی وعید سنا رہا ہے وہ کی کہہ رہا ہے اپنے بندے سے ، اس لیے قران پاک کو ہمیشہ ترجمے سے پڑھیں تاکہ ہم اسکا ٹھیک سے حق ادا کریں اور ہمیں بھی فائدہ پہنچے ایسے ہمیں پڑھنے میں بھی نزہ آئے گا اب سے آپ ہمشہ قرآن پاک ترجمے اور تفسیر سے پڑھیں گئے ۔۔

وہ مسکرا کر بولے ۔

جس پر جزیل نے زور زور سے سر ہلایا اور مایا نے بھی دل میں پکا ارادہ کیا کہ وہ قرآن ہمیشہ ترجمے اور تفسیر سے پڑھے گئ ۔

بیٹا ،لائبہ کہاں ہے ۔

وہ مایا کی طرف متوجہ ہوئے ۔

ابو وہ سو رہی ہے طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اسکی ۔

مایا فکرمندی سے بولی ۔

جس پر وہ پریشانی سے گہری سانس بھرتے رہ گئے ۔

ان کا ایک غلط فیصلہ انکی بیٹی کی زندگی خراب کر گیا تھا۔

خرد نے مسکرا کر گہرا سانس بھرا ۔۔

وہ شاپنگ پر آئی تھی آج مرحہ عالیہ بیگم اور صفورا بیگم کے ساتھ وہ سب با ضد تھیں کہ وہ مشرقی ڈریس لے جبکہ وہ ہونٹ چڑھائے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی ۔

سوچ کیا رہی ہو اب کیا تم شادی پر یہ پینٹس شرٹ اور دو پونیاں کیے رکھو گئی ہاں !

آرام سے لڑکیوں والے ڈھنگ کے لباس پسند کرو ورنہ بہت مار کھاو گئی مجھ سے ۔۔

صفورا بیگم نے غصے سے کہا جو ڈیٹھ بنی منہ بسور کھڑی تھی ۔

مما میں یہ نہیں پہنوں گئی آپ جو چاہے کریں بھلا میں ان میں کارٹوں نہیں لگوں گئی اچھا ہے نا لوگوں کو ڈیفرنٹ سی دلہن دیکھنے کو ملے گئی ۔

وہ پونیوں سے چھڑ چھاڑ کرتی ہوئی بولی ۔

خرد تم کب سدھرو گئی ۔

مرحہ نے اسے گھور کر کہا۔

کبھی نہیں !

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

مرحہ کرنے دو اسے نخرے چلو آو ہم خود اس کے لیے کچھ پسند کر لیتے ہیں ۔۔صفورا بیگم نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے مرحہ کو مخاطب کیا ۔

جس پر وہ تینوں اوپر والے فلور پر چلیں گیئں۔

خرد نے وائٹ پینٹ پر وائٹ ہی شرٹ اوپر گھٹنوں تک آتا بلیک جھالی والا گون پہنا ہوا تھا جو آگے سے کھلا ہوا تھا نیچے بلیک شوز ۔

اس پر ایسے ڈریس سوٹ بھی تو بہت کرتے تھے ۔

وہ چپکے سے مال سے نکل کر

باہر آ گئی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد نے آئس کریم لی اور چلتی ہوئی ان تنگ گلیوں میں مڑ گئی جہاں اس نے ایک بار اسے جاتے دیکھا تھا پسٹل پینٹ کی پاکٹ سے جھانک رہا تھا ۔۔

وہ لکڑی کے مضبوط دروازے کو دیکھتی آگے نکل گئی جہاں وہ اسے اٹھا کر بھاگا تھا۔

وہ دروازہ آج بھی کھلا تھا جہاں سے وہ اسے تنگ گلی سے کھلے میدان میں لے آیا تھا ۔

خرد دروازے سے اندر آگئی اندر بہت اندھیرا تھا ۔

وہ لبوں کو بھینچتی ہوئی اس لکڑی کے کمزور دروازے سے باہر نکل آئی ۔

وہ مسکرائی !

خوبصورت ماحول کھلا میدان درخت جنگلات ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اسکے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکان تھی وہ اسے دو دن سے کہی نہیں دیکھا تھا روبن نے بتایا تھا وہ کسی کام سے کراچی گیا ہوا ہے ۔۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ دو دن اسے کہی نہیں دیکھا تھا تو اس کا دل اداس تھا اس کے بغیر ۔۔

وہ پیلے پتوں کے چھوٹے سے پودے کے پاس آتی ٹھہر سی گئی ۔۔

خرد !

پیچھے سے آتی آواز پر وہ ایک دم مڑی تھی۔

خرد نے حیرت سے اسے دیکھا جو براون شرٹ جس کے بازو ہاف تھے نیچے بلیک پینٹ براون شوز جو اسکی پنڈلیوں تک جاتے تھے براون واچ باندھے وہ انتہا کا حسین لگ رہا تھا ۔

وہ بازو پھیلا گیا تھا اسکی طرف ۔

خرد ہلکی مسکان سے ٹھہر سی گئی تھی ۔

وہ پھر کھل کر مسکراتی اسکے پاس بھاگ کر آئی تھی اسکے سینے میں سماتی وہ اپنی بانہیں اسکے گرد باندھ گئی تھی ۔

وہ جھک کر اسکے بالوں پر ہونٹ رکھتا مسکرایا___

مجھے مس کیا !

وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا ۔

بالکل نہیں !

وہ بھی دھیمے لہجے میں بولی ۔

میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا! خرد میں کب سے تمہارے پیچھے تھا جب تم اس طرف مڑی تو میں ٹھٹھکا کہ کوئی کسی سے اتنا بھی پیار کر سکتا ہے ۔

وہ اسکا چہرہ ہونٹوں سے چھوتا ہوا بولا ۔

نہیں تو میں تو ویسے ہی چہل قدمی کرنے یہاں چلی آئی تھی۔

وہ جھوٹ بولتی اس سے دور ہوئی تھی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد آو چلیں !

وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا بولا پھر اسے لیے وہ آگے بڑھتا گیا اور وہ ہلکی مسکان سے اسکے ساتھ چلنے لگی ۔

"تیری یاد بہت اب آنے لگی ہے
اک جان ہے وہ اب جانے لگی ہے
تنہا تنہا ہم رہنے لگے۔۔۔
تنہائی بڑی اب تڑپانے لگی ہے
تیری یاد بہت اب آنے لگی ہے
اک جان ہے وہ اب جانے لگی ہے"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکے دھیمے سے گنگنانے پر وہ ساکت ہوئی تھی ۔
پھر ایک دم سے اسکے سامنے آئی وہ حیرت سے اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی جیسے یقین نا کر پا رہی ہو کہ یہ گنگنا بھی لیتا ہے

۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ہلکی مسکان سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا آنکھوں میں شرارت سی تھی ۔

تم گانا بھی گاہ لیتے ہو۔۔۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ا

حیرت سے بولی ۔

نہیں میں تو نہیں گنگنایا ۔

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

جھوٹ مت بولا سمجھے تم ہی گاہ رہے تھے ۔

وہ غصے سے بولی ۔

اسلام آباد تم سے دو دن دور رہا اور یہ گانا میں نے اپنے دوست کے موبائیل پر سنا تو بس زہن میں ہی کہی اٹک گیا تھا اب تمہیں دیکھا تو اچانک سے یاد آگیا اور تمہارے لیے گنگنا دیا ۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتا چلنے لگا جبکہ خرد اسے دیکھتی الٹے قدم چلنے لگی ۔

خرد گانا گانا آتا ہے ۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے چلتا دھیمے لہجے میں بولا ۔

نہیں !

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

جس پر وہ مسکرایا ۔

تم بہت اچھا گاتے ہو ایک بار پھر سے گنگناونا پلیززززز۔۔۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ اسکے ہم قدم ہوتی اسی کی طرح پاکٹ میں ہاتھ ڈالتی ہوئی بولی ۔

جواباً وہ مسکراتا ہوا سر نفی میں ہلا گیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی ۔

*

مرحہ چشمہ اتارتی حیرت زدہ سی ہوئی اسے اپنے جم دیکھ مر جو بلیک پینٹ پر ریڈ ٹی شرٹ اوپر بلیک جیکٹ بلیک شوز پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا حتیٰ کہ سب لڑکیاں اسکی طرف ہی متوجہ ہو چکیں تھیں۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔

مرحہ اسکی طرف آتی ہوئی حیرت سے بولی۔

تمہارے سر بلال سے ملنے ۔

وہ کندھے اچکاتے ہوئے بڑے ریلیکس بھرے لہجے میں بولا ۔

کیوں ملنا چاہتے ہو میرے میرا مطلب ہے سر بلال سے ۔

مرحہ نے بھوکھلاتے ہوئے پوچھا۔

بس ایسے ہی ، کیا یہی ہے جو سامنے سے آرہا ہے جس کی شکل کوئے جیسی ہے ۔

وہ سامنے بلیک تھری پیس سوٹ میں آتے بلال کو دیکھ کر غصے سے بولا۔۔

تمیز سے بات کرو سمجھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

مرحہ نے نیچی آواز میں اسے چپ کروایا ۔

مرحہ آپ کھری کیوں ہیں اور یہ کون ہے ۔

بلال مرحہ سے مخاطب ہوتا ابراز کو دیکھ کر بولا۔۔

یہ سر !

ایک منٹ مرحہ ان سے میں اپنا تعارف خود کرواوں گا ۔

وہ اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتا ہوا بلال کو گھورتا ہوا سرد لہجے میں بولا۔ ۔

بلال نے سنجیدگی سے اس غصے والے لڑکے کو دیکھا ۔

میں ابراز احمد مرحہ کا ہسبنڈ میں یہ کہنے آیا تھا میری بیوی آپ جیسے نکارا لوگوں کے جم میں نہیں آئے گئی اور تمہیں تو خود ورزش کی ضرورت ہے تم بھلا میری بیوی کو کیا پتلا کرو گئے اور دوسری بات پرائی لڑکیوں سے دس قدم کی دوری پر رہا کرو اتنا ہی لڑکیوں کو گرومنگ سٹائل کا بتانے کا شوق چڑہا ہے تو گھر والوں سے کہہ دو کردیں تمہاری شادی دوستوں کی بہن بیٹیاں محفوظ رہیں گئی تم جیسے نظر باز سے ۔۔

وہ تو آتے ہی شروع ہو گیا تھا مرحہ کھلے منہ سے جبکہ باقی سب حیرت سے اس لڑکے کو دیکھ رہے تھے بلال تو بہت غصے سے ابراز کو دیکھ رہا تھا بھلا وہ کب سے نظرباز ہو گیا تھا۔

او مسٹر منہ سنبھال کر بات کرو ۔

بلال نے غصے سے اسکی زبان کو لگام دینی چاہیئے ۔

اور اگر نا سنبھالوں تو کیا کر لو گئے ہاں میرا بھائی ایک منٹ میں تمہارا یہ نکما جم نیچے گر دے گا بات کرتا ہے موٹا سانڈ ۔۔

وہ غصے سے بولا۔ ۔

افففف یہ دونوں بہن بھائی کہاں سے ایسے الفاظ سیکھتے ہیں ۔۔

مرحہ نے غصے سے سوچا۔ ۔

گیٹ آوٹ فرا م ہیئر ۔۔

بلال باہر کی جانب اشارا کرتے ہوئے غصے سے بھینچے ہوئے لہجے میں بولا۔

تمہارے اس جم میں تو میں ایک منٹ نا رکوں سڑا ہوا جم اوپر سے اولڈ فیشن ارے چلو مرحہ ہم تو یہاں قدن تک نا رکھیں یہ تو میری بیوی کو ہی شوق چڑہا تھا۔

وہ غصے ہونق بنی مرحہ کی کلائی پکڑ کر کہتا ہوا پلٹ گیا ساتھ اسے بھی گھسیٹ رہا تھا۔

مرحہ نے پلٹ کر بلال کو معذرت طلب نظروں سے دیکھا جواباً وہ غصے سے سر جھٹکتا ہوا اندر اپنے آفس میں چلا گیا ۔۔۔۔

میرے اللہ مجھے صبر دے یہ کیا تھا ہاں شرم نہیں آتی تمہیں کیا کیا بول کر آگئے میں اب سر بلال سے کیسے نظریں ملاوں گئی۔ ۔

مرحہ نے غصے اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے چیخ کر کہا۔

تمہیں بڑا شوق ہے سر بلا سے نظریں ملانے کا ، مشرقی مرد ہوں آئندہ اگر زبان پر اس لومڑی کی شکل والے کا نام آیا تو زبان کھینچ لوں گا سر بلا یہ سر بلال میرے وہ ارے میں نے بھی سوچا پتا نہیں کتنا ہینڈسم ہو گا جو پہلوان ہر وقت اسکی گردان لگائے رکھتی ہے لیکن یہاں تو وہ کہاوت ہے کھودا پہاڑ نکلا چوہا وہ بھی مرا ہوا ۔۔

وہ غصے سے ہاتھ نچاتا ہوا بولا ۔

مرحہ تو حیرت سے کھلے منہ سے اسکی چلتی زبان کے جوہر دیکھ رہی تھی ۔۔

ایک نمبر کے واحیات انسان ہو اور اب مجھے اگر پہلوان بولا تو کچا چبا جاوں گئی دور فٹے منہ انگریز صفت انسان بولنے کی تمیز ہی نہیں ۔

چپ کرو جہنیمی عورت مار مار کر بھرتا بنا دوں گا گاڑی میں بیٹھو ورنہ نیچے دے جاوں گا ۔

وہ گاڑی میں بیٹھتا ہوا غصے سے بولا۔ ۔

مرحہ نے اسے ہزاروں گالیوں سے نوازا پھر گہری سانس لیتی ہوئی ء گاڑی میں آئی جو ہارن پر ہارن بجا رہا تھا ۔۔

مایا کو ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی تھی شہریار اور لائبہ تو بہت خوش تھے جبکہ اشرف صاحب کو ابھی نہیں بتایا تھا کہ تینوں کو شرم آرہی تھی انہیں بتانے میں ۔

وہ دونوں بالکنی میں کھڑے جزیل کو دیکھ رہے تھے جو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کیاریوں میں لگے پودوں کو پانی دے رہا تھا ۔۔

جزیل بہت خوش ہے یہاں آکر۔

مایا نے بھائی کو دیکھتے ہوئے شہریار سے کہا ۔

ہاں اور اسے دیکھ کر میری مایا بھی تو بہت خوش ہے ۔

شہریار نے محبت سے کہا۔

میں تو آپ کو دیکھ کر بھی خوش ہوتی ہوں ۔۔

وہ کافی کا سپ لیتی ہوئی شرارت سے بولی ۔

وہ جواباً اسے دیکھتا مسکرایا ۔

آپ کا بہت سارا ٹھینکس آپ نے میرے بھائی کو قبول کیا اسے خوشیاں دیں اور مجھے ایکسیپٹ کیا ۔

مایا نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے محبت بھرے انداز میں کہا ۔

مایا اب کبھی نا کہنا کہ میں نے تمہیں قبول کیا اور جزیل کو میں اپنا بیٹا سمجھتا ہوں یار، اسکے آنے سے لائبہ، ابو کتنے خوش رہتے ہیں سب کو خود میں الجھائے رکھتا ہے وہ ۔

وہ مایا کا سر چومتا نرم لہجے میں بولا۔ ۔۔

مایا مسکرائی !

آپ بہت اچھے انسان ہیں ۔

مایا نے جواباً اسکے کندھے سے سر اٹکاتے ہوئے کہا ۔۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

واوا بھئی واوا کیا بے شرمی ہے اب چھت پر کھلم کھلا یہ بیہودہ سین ہوں گئے ارے وہ تو ہے ہی بے شرم ملک کی بے شرم پیداوار لیکن تم شہریار تم کہاں سے اسکے بیہودہ نقش قدم پر چلنے لگے ہو کیا تمہیں نہیں پتا یہاں ایسی چیزوں کو کتنا ناپسندیدگی سے دیکھا جاتا ہے --

رافیعہ بیگم آتے ہی شروع ہو گئی تھی ۔

وہ تو پہلے ہی موقع ڈھونڈھ رہی تھی مایا کی بے عزتی کرنے کا موقع مل گیا تھا تو پھر بولنا تو انکا فرض تھا ۔

پھپھو اگر بول لیا ہو تو پلیز ہمیں اکیلا چھوڑ دیں اور آپ مجھے جو مرضی کہہ لیں لیکن میری بیوی سے آئندہ اس ٹون میں بات نا کرئے گا نا ہی وہ بے شرم ہے۔

شہریار نے لب بھینچتے ہوئے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا وہ مایا کی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا اس لیے اس نے سرد لہجے میں پھپھو سے کہا۔

رافیعہ نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

اور دوسری بات میاں بیوی میں پرائیوسی نام کی کوئی چیز ہوتی ہے آپ اور آپکی بیٹی جہاں چاہے بنا نوک کیے چلے آتے ہیں ۔

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا مایا کا ہاتھ تھام کر ساتھ لے گیا پیچھے رافیعہ نے غصے سے اسے خوب کوسا جو انکے ہاتھ سے پوری طرح نکل چکا تھا --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد آج کچن میں تھی صفورا اسے زبردستی اپنے ساتھ کھڑا کیے کوکنگ کی کچھ سمجھ بوجھ کروا رہیں تھیں۔

بس کردیں نا اب میں تھک چکی ہوں آپ نے تو صبح سے میری جان ہی عذاب میں ڈال رکھی ہے!

میں نہیں کر رہی یہ کوکنگ وکنگ ۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

خرد آرام سے کھڑی رہو اور دیکھو مجھے غور سے میں کیا کیا ڈال رہیں اور کیسے پکا رہی ہوں راج کے ہڈ حرام ہو تم! لڑکیوں کو کتنا شوق ہوتا ہے سجنے سنوارنے کا کوکنگ کا لیکن تم میں تو پتا نہیں کونسی روح گھس گئی ہے ۔

صفورا بیگم ساتھ ساتھ اسے ڈانٹ بھی رہیں تھیں جو نائٹ سوٹ میں تھی بالوں کی پونیاں ڈھلی ہو چکیں تھیں پنک نائٹ سوٹ جس پر کارٹون بنے ہوئے تھے نیچے بھالوں شیپ کے بنے بوٹ وہ سخت جھنجھلاہٹ سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جن کو دنیا کی سب برائیاں اپنی بیٹی میں ہی نظر آتیں تھیں ۔

وہ سر جھٹک کر انکی طرف دیکھنے لگی جو کچن کے دروازے پر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے جنید صاحب اسکی طرف بڑھے ۔

بیٹا ایک بار مجھے اپنے ہونٹوں سے بابا کہہ دو یار پھر میرے سینے سے لگ جاو میں مر جاوں گا

بیٹا میں مر جاوں گا --

وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے رو دیئے تھے ۔

صفورا بیگم بھی کوکنگ چھوڑے انہیں پریشانی سے دیکھنے لگی تھی --

خرد کے دل کو کچھ ہوا تھا خون خون کو پکارتا ہے وہ صفورا بیگم کو دیکھنے لگی جنہوں نے اسے اشارا کیا تھا ۔

وہ انکا اشارا سمجھتی انکے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو کھول گئی پھر انکے سینے سے لگ گئی ۔

جنید صاحب ساکت ہوئے تھے ۔

وہ حیرت سے نکلتے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اسکا چہرہ اسکے بال اسکے ہاتھوں کو بار بار چومنے لگے ۔

خرد نے بھی انکے ماتھے پر ہونٹ رکھے اسے ایسے لگا تھا جیسے وہ نامکمل سے مکمل ہو گئی ہو ۔

اب آپ روئیں گئے نہیں میں نے آپ کو معاف کیا لیکن امی کی معافی کا میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن آپ نے اب رونا نہیں میرے دل کو کچھ ہوتا ہے --

وہ انکے گالوں پر ہتھیلی رکھتی معصومیت سے بولی ۔

وہ جواباً سر ہلاتے اسے پھر سے اپنے سینے سے لگا گئے تھے ۔

صفورا بیگم اور کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے رحمٰن صاحب مسکرائے تھے انہوں نے ہی تو بیٹی کو سمجھایا تھا کہ جب کوئی سچے دل سے معافی مانگے تو اسے معاف کر دینا چاہیئے ۔انکی

بیٹی انکی ہر بات مانتی تھی نہیں مانتی تھی تو لوگوں پر تشدد کرنے والی بات وہ ڈیٹھ بھی تھی اور نرم دل بھی ۔۔

مہک نے بےتاب نظروں سے اس شاندار شخص کو دیکھا جو اسکی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا ۔

مہک خود پر اچھے سے پرفیوم چھڑکتی ریڈ لپسٹک کو اور ڈارک کرتی وہ جلدی سے سیڑیاں اترتی گارڈن میں آئی جہاں وہ شرٹ اتارے ورزش کرنے میں مصروف تھا ۔

مہک بی بی نظروں کو لگام دو اور جتنی جلدی ہو سکے میرے بھائی کا پیچھا چھوڑ دو تو یقین کرو تمہارے لیے یہ بہت بہتر ہو گا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ بنا اسے دیکھے اپنے کام میں مصروف سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

مہک بھوکھلائی پھر مسکرائی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

تمہارے بھائی کا پیچھا میں شوق سے چھوڑ سکتی ہوں اگر تم مجھے مل جاو ورنہ میں کسی صورت اسکا پیچھا نہیں چھوڑوں گئ ۔

مہک اسکے قریب آتی کندھے اچکا کر بولی ۔۔

وہ ڈمبل ایک سائیڈ پھینکتا تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھا۔

مہک گھبرا گئ ۔

وہ ایک ہی جھٹکے سے اسکی گردن کو ہاتھوں میں جھکڑ چکا تھا ۔

مہک نے ساکت نظروں سے اسے دیکھا ۔

کمزور عورت اپنے سستے جزبات اپنے جیسے لوگوں پر یوز کرو میرا دل کر رہا ہے ابھی تمہیں زمین کے اندر گھاڑ دوں ۔

وہ پھنکارا تھا اس پر جس سے وہ اپنی گردن چھڑاتی ہوئی ساکت ہوئی ۔

یہ کیا ہو رہا ہے ۔

اسکی آواز پر وہ اسکی گردن چھوڑتا اسکی طرف متوجہ ہوا جو پاکٹ میں ہاتھ ڈالے دونوں کو گھور رہی تھی ۔۔

مہک کھانستی ہوئی خرد کو دیکھنے لگی وہ اسکی موجود گی سے حیران تھی بھلا روبن کے بھائی سے اس کا کیا تعلق ۔۔

کچھ نہیں بس اسکے پیچ ڈھیلے تھے وہی کس رہا تھا ۔

وو شرٹ اٹھا کر پہنتا ہوا بولا۔

خرد کمر پر ہاتھ رکھے دونوں کو دیکھتی حیرت زدہ سی تھی بھلا یہ بلا یہاں بھی پہنچ چکی تھی لپ سٹک کی دکان منحوس ماری ۔

وہ اسکے رنگے ہوئے ہونٹوں کو دیکھتی ہوئی غصے سے بڑبڑائی ۔۔

خرد چلو اندر آو ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial

وہ اسے بازو سے تھامتا ہوا اندر لے گیا ۔

جبکہ مہک گلا مسلتی ہوئی دونوں کو پر سوچ انداز میں دیکھتی رہی ۔۔

مہک سے دشمنی اور خرد رحمٰن سے دوستی ۔

وہ غصے سے بڑبڑائی ۔

یہ منحوس یہاں کیا کر رہی ہے، اور تم شرٹ اتارے کس خوشی میں اسکے گلے کی مالش کر رہے تھے ۔۔

وہ اسے کافی کا سامان نکالتا دیکھ کر غصے سے بولی ۔

وہ جواباً بنا کچھ بولے اپنے لیے کافی اور اسکے لیے دیگچی میں چائے کا پانی چولہے پر رکھ رہا تھا ۔

میسنے آنکھوں کے کمزور ہاتھوں کے مضبوط جو میں باہر دیکھ رہی تھی وہ سب کیا تھا کیسے وہ للچائی ہوئی نظروں سے تمہیں دیکھ رہی تھی اسکی تو فطرت ہی یہی ہے جہاں خوبصورت چہرہ دیکھا وہی فلیٹ ہو گئی لیکن تمہیں شرم کرنی چاہیئے شادی شدہ ایک خوبصورت بیوی کے مالک ہو غیرت نا آئی اسکے اتنے قریب آتے ہوئے میرے تو اتنے قریب کبھی نہیں آئے ۔۔

وہ اسکے بالکل قریب کھڑی اسے سنا کم ڈانٹ زیادہ رہی تھی ۔

وہ ہونٹوں پر بہت دھیمی سے مسکان سجائے بہت اطمینان سے اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔

اسے گھر پر کیوں رکھا ہوا ابھی اسی وقت اسے باہر نکالو ورنہ مار مار کر اسکے جو بچے ابھی کسے ہیں نا ڈھیلے کر فوں گئی اور ویسے بھی بہت دن ہو گئے ہیں کوئی مرغا مرغی نہیں ملی دھلائی کے لیے ۔

وہ ہاتھوں کو مسلتے ہوئے سخت غصے میں بولی تھی --

وہ چائے کپ میں ڈالتا ہوا اسکی طرف آیا --

خرد اتنا بول بول کر تھکتی نہیں ہو یار --

وہ کانوں میں ڈالی روئی باہر نکالتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا گیری نیلی آنکھیں براون بال جو کافی بڑھ چکے تھے آئی برو اچکائے وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا ایک منٹ میں اسکا دل بہت زور سے ڈھڑکا لیکن دوسرے ہی پل وہ غصے سے لال پیلی ہو گئی مطلب حد ہے وہ کب سے بول رہی تھی اور وہ میسنا کانوں میں روئی ٹھونسے کھڑا تھا مطلب کے خرد کو اگنور ۔

وہ غصے میں کہاں سوچتی تھی ۔

وہ ہونٹ بھینچتی ہوئی اسکے ہاتھ سے چائے پکڑتی ہوئی اسکے اوپر انڈھیل چکی تھی ۔

وہ ساکت کھڑا منہ پر بہتی ہوئی چائے دیکھنے لگا جبکہ وہ دو قدم پیچھے ہوئی پھر جلدی سے فریج کی طرف بھاگی وہاں سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالتی جھٹ سے پانی وہ اسکے منہ پر پھینک چکی تھی

۔

جزیل احمد ہونٹ بھینچے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا ۔

جو گھبراہٹ میں الٹے قدم بھاگی تھی سامنے ساکت کھڑی مہک کو پنچ مارنا نہیں بھولی تھی وہ۔
مہک کھلے منہ سے گال پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتی سخت غصہ تھی وہ حیرت سے اب اسے دیکھ رہی تھی جو ٹشو سے منہ صاف کر رہا تھا چہرے پر کوئی غصہ نا تھا۔۔
مہک کو کافی حیرت ہوئی تھی اسکے نارمل ایکسپریشن سے ۔۔۔

خرد کمرے کے چکر لگاتی سخت پریشان تھی۔۔
کبھی ناخن دانتوں سے کترنے لگتی تو کبھی انگلیاں چٹخانے لگتی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

افف کیا ضرورت تھی اس پر چائے گرانے کی اس نے کتنے پیار سے میرے لیے چاے بنائی اور میں اسکے فیس پر گرا آئی اس کتنی جلن ہو رہی ہو گئی ۔۔

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

اللہ میرے میں میں کیوں اتنی جلد باز ہوں ۔
اتنا پیارا اسکا فیس تھا پتا نہیں کتنی جلن ہو رہی ہو گئی اسے

۔۔

افففففف حد ہے خرد حد ہے اگر گرانی تھی تو اس منحوس ماری کے ہونٹوں پر گرا دیتی اسے بڑا شوق ہے ہونٹ بڑے بڑے کرنے کا۔۔
وہ بیٹھ کر غصے سے بڑبڑائی ۔

پھر فون نکالتی کچھ سرچ کرتی کپڑے چینج کر کے وہ باہر نکل گئی پیچھے صفورا بیگم اسے پکارتی رہ گئی ۔

ہیلو کیسی ہیں آپ !

وہ انکے چھوٹے سے گھر میں آتی مسکرا کر بولی ۔

وہ جواباً مسکرائیں ۔

بیٹا میں ٹھیک ہوں آج اتنے دنوں بعد چکر لگایا۔

مائی نے اسکے سر پر پیار دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

بس کچھ کاموں میں الجھ گئی تھی لیکن آپ مجھے یاد تھی ۔

وہ انکے ہاتھ تھامتی محبت سے بولی ۔

جواباً مائی مسکرا دیں ۔

مائی آپ میرے ساتھ میرے گھر رہیں نا یہاں تو آپ اکیلی رہتی ہیں اور مجھے آپکی فکر رہتی ہے آپ میرے ساتھ رہیں گئی مجھے آپ کی اتنی فکر نہیں ہو گئی کیونکہ وہاں آپ میری نظروں کے سامنے رہیں گیئں ۔

خرد نے محبت سے انکے ناتواں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جھکرتے ہوئے کہا ۔

نہیں بیٹا میں اپنی زندگی کی آخری سانس تک ادھر ہی رہوں گئی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولیں۔۔

خرد انہیں دیکھتی رہی وہ بیمار نظر آرہیں تھیں جس پر خرد کا دل دکھ رہا تھا ۔

وہ ہونٹ بھینچے انکے چہرے کو دیکھ رہی تھی جس پر غم کے گہرے سائے تھے ۔۔

خرد دھیمے قدموں سے حویلی چلی آئی جہاں وہ چیئر پر بیٹھا ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے سامنے کام کرتے مزدوروں کو دیکھ رہا تھا ۔

وہ دور سے بھی دیکھ سکتی جس کے سفید چہرے پر سرخ نشان واضع تھے ۔

افففف اسے کتنا درد ہوا ہو گا نا ۔

وہ تاسف سے بڑبڑائی ۔

خرد اس سے زیادہ تکلیفیں ٹریننگ کے دران ہمیں دی جاتی ہیں ڈونٹ وری ۔۔

وہ بنا اسے دیکھے سرد لہجے میں بولا تھا۔

جس پر وہ ٹھٹھکی۔۔

تم مجھ سے ناراض ہو !

وہ اسکے سامنے کھڑی ہوتی ہوئی شرمندگی سے بولی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا ۔

نہیں ،جزیل احمد آیتِ مریم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا یہ جلن مجھے تم پر غصہ نہیں دلا سکتی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا --

خرد نے پریشانی سے اسکا چہرہ دیکھا جہاں سرخ نشان پڑ چکے تھے ہلکی ہلکی بیئرڈ میں وہ اپنی گہری نیلی آنکھوں میں آج کچھ سرد مہری لیے ہوئے تھا جس سے خرد پریشان ہوئی تھی ۔

سر آپ کو میٹنگ ہال میں جانا ہے تین بجے --

جیمی کی آواز پر وہ سر ہلاتا ہوا اٹھ کر خرد کے پاس آیا جو جیمی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔

شام سات بجے گھر آجانا ڈینر ساتھ کریں گے ابھی ایمرجنسی میں مجھے جانا ہے --

وہ اسکے بالوں کو ٹھیک سے آگے کرتا ہوا دھیمے لہجے میں کہتا ہوا چلا گیا جہاں ڈرائیور گاڑی کا ڈور کھولے کھڑا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial

تم بھول نہیں سکتے تھے سر تین بجے میٹنگ ہے ،

آئندہ جب میں تمہارے سر کے ساتھ ہوں تو کوئی پیغام یا کچھ یاد دلانے آئے تو اگلے سارے دانت توڑ کر ہاتھ میں دے دوں گئی یا ٹانگیں ہی توڑ دوں گئی کام ہی ختم ۔

وہ سامنے کھڑے جیمی پر پھنکاری تھی --

جو بے چارا اسے دیکھتا حیران پریشان رہ گیا تھا۔

وہ اسے گھورتی ہوئی وہاں سے نکل گئی --

مایا کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی لیلیٰ اور رافیعہ نے --

وہ جو کام کرتی وہ دونوں ماں بیٹی اسے خراب کر دیتیں بلکہ اسکے ہر کم پر اعتراض کیا جاتا ۔

دن ایسے ہی گزر رہے تھے لائبہ کا نواں ماہ تھا وہ خوش تھی اب اپنے آنے والے بچے کے لیے،

اس نے مایا کے ساتھ جا کر خود شاپنگ کی تھی اپنے آنے والے بچے کے لیے --

لائبہ کے گھر بیٹی آئی تھی جس کے کچھ نقوش تو جنید جیسے تھے لیکن چہرے کی شیپ لائبہ

جیسی تھی --

وہ جب سے ہسپٹل سے گھر آئی تھے جزیل اسے گود میں لیے بیٹھا تھا ۔

پھپھو یہ بالکل میرے جیسی ہے نا دیکھیں نا اسکے ہاتھ بھی چھوٹے ہیں اور چہرہ بھی گول ہے

--

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ اشتیاق سے بولا تھا جس پر مایا اور لائبہ مسکرا دیں ۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جزیل کو وہ بہت پیاری لگتی تھی وہ اسے سارا دن گود میں لیے بیٹھا رہتا اور اشرف صاحب بھی

اسے اٹھا لیتے اور مسکرا کر دیکھتے رہتے --

اسکا خوبصورت نام اشرف صاحب نے جزیل کے کہنے پر آیتِ مریم رک ؔھا تھا --

وہ ننھی بچی شہریار کو بھی لاڈلی تھی ۔

رافیعہ اور لیلیٰ سو سو باتیں سناتیں لائبہ کو ! جس پر اشرف صاحب نے اس بار بہت غصے سے رافیعہ کو ٹوکا جس پر رافیعہ کو بہت غصہ آیا تھا ۔۔

خرد نے وہ وائٹ دوپٹہ کندھے پر لیا تھا۔

تب ہی مرحہ بڑبڑاتی ہوئی اسکے کمرے میں آئی ۔

کیا ہوا منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے ۔

خرد اسکے قریب آتی ہوئی بولی ۔

ارے جو میرے گلے لٹکایا ہوا نے وہ چھچھوندر کی شکل والا بس اسی نے میری زندگی عذاب بنائی ہوئی ہے آج جم پہنچ گیا تھا وہاں میرے سر مطلب سر بلال کی اتنی بے عزتی کی کہ حد ہے میں اب کس منہ سے انکا سامنا کروں گئی ۔۔

مرحہ کی دہائی عروج پر تھی.

کہہ دیتی نا میرے پیارے سر بلال، اور اس کا سامنا کر کے تو دیکھو تم تو ہاتھوں سے ہی نکلتی جاو رہی ہو حد ہے ہم تو اتنے باہر کے ملک میں نا نکلے جتنا تم حد سے نکل رہی ہو ۔۔

روبن بھی اس کے پیچھے آتا پھنکار کر بولا ۔۔

خرد اور مرحہ نے حیرت سے اسے دیکھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دیکھا !اس لنگور نے جینا حرام کر رکھا ہے میرا ایسے جاہلوں کی طرح زبان چلاتا ہے کہ توبہ توبہ

--

مرحہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے سے اسکی شکایت خرد سے کی جو تیکھی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی ۔

بہت زبان کھل گئی ہے یہاں آکر ایک منٹ میں ذبان باہر نکال کر پھینک دوں گئی ارے کون دیتا تمہیں اپنی لڑکی لمبی زبان والی لڑکی کو لوگ بیاہ کر لے جاتے ہیں لیکن تمہارے جیسے لمبی زبان والے لڑکے سے لوگ سو میل کی دوری پر رہتے ہیں ۔

خرد نے غصے سے روبن کی ٹھیک ٹھاک خبر لی --

خرد بی بی! تم شکر کرو میرے ماموں کا جس نے تم سے شادی کر لی ورنہ میری تو زبان لمبی ہے تمہارے ہاتھ زبان بلکہ سب کچھ ہی لمبا ہے لمبے منہ والی --

روبن اب کی دفعہ خرد پر چڑ دوڑا تھا ۔

جس پر خرد اور مرحہ نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا ۔

ٹھہر جا بچے اب مجھ سے بچ کر دیکھا توں زرا --

خرد سلیوز اوپر کرتی ہوئی کہہ کر اسکی طرف دوڑی تھی جو پہلے ہی چونکنا کھڑا تھا وہ اسے فارم میں آتے دیکھ کر بھاگ نکلا تھا ۔

وہ بھاگ کر نیچے آگیا سامنے سے آتے بلیک پینٹ پر ہاف وائٹ شرٹ جس کی ہاف سلیوز تھیں بلیک گلاسز لگائے وہ رکا تھا کیونکہ روبن اسکے پیچھے چھپا تھا۔

خرد ایک دم سے روکی --

وہ گلاسز آنکھوں سے ہٹاتا خرد کے کندھے پر دھرے سنہری کام والے وائٹ دوپٹے کو دیکھنے لگا تھا۔

خرد بھی وہی ساکت کھڑی اسکے چہرے کو دیکھنے لگی جس پر سرخ نشان خرد کو اچھے نہیں لگے تھے اسے خود پر اور غصہ چڑھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ماموں میرا مطلب ہے بھائی مجھے اپنی لڑاکا بیوی سے بچائیں یہ مجھے مار دینا چاہتی ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جزیل کا کندھا ہلاتا ہوا خرد کو گھور کر بولا---

خرد نے اسے آنکھوں سے چپ رہنے کی دھمکی دی۔

خرد کیوں مار دینا چاہتی ہو میرے پیارے بھانجے کو۔

وہ گلاسز پاکٹ میں ڈالتا خرد سے بولا--

میں نہیں مار رہی اسے لیکن یہ ابھی مجھے کمرے میں ہزاروں گالیاں دے کر آیا ہے۔

خرد نے اپنی صفائی پیش کی اور روبن کے کھاتے میں گالیوں کا اضافہ کیا--

بھائی قسم اٹھوا لیں میں نے کوئی گالی نہیں نکالی بلکہ مجھے تو گالیاں آتیں ہی نہیں ۔

روبن نے اپنی طرف تیکھی نظروں سے دیکھتے جزیل کو جلدی سے صفائی پیش کی ۔

ارے جزیل بیٹا ! اندر آو نا بیٹا۔

صفورا نے اسے دروازے میں کھڑا دیکھ کر خوش اخلاقی سے کہا ۔

وہ ہلکی سی مسکان سے سر انکی طرف جھکتا ان سے پیار لیتا صوفے پر بیٹھا ۔

خرد نے روبن کو کھا جآنے والی نظروں سے دیکھا پھر صوفے پر بیٹھی ۔

خرد جاو چائے لاو۔۔

انہوں نے خرد کو آرڈر دیا جو ہونق سی صفورا کو دیکھتی پیر پٹختی ہوئی کچن میں چلی گئی ۔

وہ کچن میں آکر ارد گرد دیکھنے لگی کہ اب کیا کرئے اسے کونسا چائے بنانی آتی تھی بس جزیل کو بناتے دیکھا تھا ایک دو بار ۔۔

وہ گہری سانس لیتی کیتلی میں تھوڑا سا پانی رکھتی چولہے پر رکھتی پلٹ کر فریج کی طرف آ گئی ۔

فریج سے دودھ نکالا ۔

بنا پانی میں چینی پتی ڈالے وہ دودھ پانی میں ڈال گئی ۔

افف پتی تو ڈالی نہیں ۔

وہ سر پر جھانپڑ مارتی خود پر غصہ ہوئی --

غصے سے پتی کے چار پانچ چمچ بھر بھر کے ابلتے ہوئے دودھ میں ڈالے چینی کی کافی مقدار وہ چائے میں ایڈ کر چکی تھی ۔

کتنا آسان کام ہے چائے بنانا --

وہ چائے کو کپس میں ڈالتی سر جھٹک کر بولی ۔

چائے کے کپس ٹرے میں رکھتی وہ باہر لے آئی ۔

صفورا بیگم نے فخر سے اسے دیکھ کر ماریہ کو دیکھا جو لاونج میں ناک منہ چڑائے بیٹھی خرد کو دیکھ رہی تھی ساتھ ماہ بھی تھی جو جزیل کو دیکھ رہی تھی ۔

چائے !

وہ ٹرے ٹیبل پر رکھتی بولی ۔

جزیل جو جنید صاحب سے آفس کے متعلق بات کر رہا تھا اسکی طرف متوجہ ہوا جو اسے چائے پیش کر رہی تھی۔

اس نے چونک کر چائے کا کلر دیکھا جو دودھ ہونے کے باوجود کافی کالی سی تھی ۔

وہ شکریہ کہہ کر چائے کا کپ پکڑ کر اپنے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھ چکا تھا ۔

ماریہ نے حیرت سے چائے دیکھی پھر سر جھٹک کر رکھ دی --

وہ سب کو چائے دینے کے بعد اب سب کے چائے پینے کا انتظار کر رہی تھی--

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسکی نظریں خود پر محسوس کرتا اسکی طرف سنجیدگی سے دیکھنے لگا جس پر خرد جھٹ سے چہرہ مرحہ کی طرف موڑ گئی ۔

صفورا بیگم نے چائے کا گھونٹ بہت ضبط سے خلق میں اتارا پھر اپنی بیٹی کو غصے سے دیکھا جسے چائے تک بنانی نہیں آتی تھی وہ کتنی تعریفیں کر رہیں تھیں اسکی جزیل سے اور اب وہ چائے پی کر کیا سوچے گا بھلا۔۔

وہ کیا جانے جزیل احمد تو اپنی خرد کی نس نس سے واقف تھا ۔

وہ کپ نیچے رکھ گئیں کہ چائے انتہائی کڑوی اور میٹھی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آپ لوگ چائے رہنے دیں اب تو کھانے کا وقت ہو چلا ہے نا تو میں سوچ رہی تھی پہلے سب کھانا کھا لیں پھر چائے پی لیں گئے ۔

صفور بیگم نے مسکرا کر سب کو مخاطب کیا ۔

خرد نے ماں کو گھورا۔

کوئی نہیں اٹھے گا یہاں سے جب تک میری ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے سب پی نا لیں۔۔

خرد کھڑی ہوتی غصے سے بولی ۔

تمہارے ہاتھ کی چاے پی کر ہمیں مرنا ہے ۔

روبن چائے کی شکل دیکھ کر آہستہ سے بڑبڑایا ۔

جس پر خرد نے آہستہ سے اپنا پیر اسکی ران پر مارا ۔۔

جزیل گہتی سانس لیتا چائے کا سپ لے گیا ۔

جس پر صفورا پریشان جبکہ بیٹی خوش ہوئی سے پھولے نا سمائی ۔

وہ چائے کا سپ لیتا خرد کو دیکھنے لگا ۔

خرد سرخ چہرے سے سر جھکا گئی ۔

ماریہ اور ماہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

جبکہ جنید صاحب مسکراتے ہوئے چائے پی رہے تھے ۔۔

چائے بہت اچھی بنی ہے ۔

آنٹی میں خرد اور مرحہ کو لینے آیا تھا میں چاہتا ہوں یہ شادی کی شاپنگ کر لیں ۔

وہ خرد سے کہہ کر صفورا بیگم کی طرف متوجہ ہوا ۔

_____۸_____

مایا کے گھر بیٹا ہوا تھا جس پر بہت ساری خوشیاں منائی گیں تھیں ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہی دنوں مایا کو کسی نے کھانے میں زیر دے دیا جس سے ڈاکٹر نے اسکا مادہ فوراً واش کردیا اور ڈاکٹر نے اسے ہدایت دی کہ وہ بچے کو دودھ نا پلائیں ۔

بچہ چھوٹا تھا اسے کوئی دودھ سوٹ نہیں کرتا تھا اس لیے لائبہ نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا ۔۔

وہ خرد کا رضاعی بھائی تھا ۔

دونوں میں ایک ماہ کا فرق تھا خیر لیلیٰ اور رافیعہ کو اشرف صاحب نے دوسرے گھر شفٹ کر دیا تھا جس پر وہ دونوں ماں بیٹی نفرت سے تلملا کر رہ گیئ ۔۔

خرد ایک سال کی تھی جب اشرف صاحب نے اپنی حویلی اسکے نام کرنے کا فیصلہ کیا مایا اور شہریار نے اس فیصلہ کو خوب سراہا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/

۔

Support@classicurdumaterial.com

جبکہ لائبہ نے اعتراض کیا لیکن اشرف صاحب نے اسے چپ کروا دیا ۔۔

جزیل اسلام آباد شہریار کے دوست کے پاس پڑھتا تھا وہ ہر ہفتے آتا اور اپنا وقت خرد کے ساتھ گزراتا جس پر اشرف صاحب نے کہا بیٹا تم ایسے ہی خرد کا سایا بن کر رہنا اس کا ساتھ کبھی نا چھوڑنا اس نے بھی وعدہ کیا کہ وہ خرد کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑے گا ۔۔

لائبہ کا نمبر جنید کے نمبر پر اچانک سے ہی لگا گیا تھا جس پر لائبہ نے خوش ہوتے ہوئے بچی کی پیدائش کی خبر اسے دی تھی جس پر اس نے لائبہ کو جھڑک کر فون بند کر دیا ۔۔۔

وہ چاروں شاپنگ پر آئے تھے ۔

خرد جلدی جلدی شاپنگ کمپلیٹ کرو مجھے نو بجے کہی جانا ہے ۔

وہ واچ پر ٹائم دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا ۔ ۔

خرس نے اس سڑو کو گھورا ۔

وہ اسکی طرف خفگی سے پلٹی ۔

ایک چائے ہی تو گرائی ہے کونسا تیزاب پھینک دیا ہے تم پر جو مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہے نا ہی دیکھ رہے ہو نا کرواو شاپنگ تم مجھے ۔

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی ۔

جس پر وہ گلاسز اتارتا حیران ہوا۔

خرد تم سے کس نے کہا میں تم سے ناراض ہوں تم تیزاب بھی پھینکو گئ تو مجھے وہ گرم چائے ہی لگے گا ۔۔

وہ اسکے قریب رکتا دھیمے لہجے میں بولا ۔

اور دیکھ اس لیے نہیں رہا میری جان کہ میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا میں چاہتا ہوں میری خرد ریلکس رہے ۔۔

وہ اسکی ناک چھوتا محبت سے بولا ۔

وہ ہلکی سی مسکان سے مسکرائی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جبکہ مرحہ اور روبن کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی انکو ۔

بھائی آپ کو جلدی تھی شاپنگ کی ! کر لیں میرا خیال ہے ۔

روبن جل کر بولا ۔

جس پر جزیل نے اسے گھورا تھا ۔

خرد تم شاپنگ کر لو روبن بل وغیرہ دیکھ لے گا میں لیٹ ہو گیا ہوں دل کھول کر شاپنگ کرنا مائے لوّ ۔۔

وہ اسکا ماتھا ہونٹوں سے چھوتا

ہوا کہہ کر پلٹ گیا ۔۔

خرد اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی ۔

میرے خیال میں ہم۔شاپنگ پر آئے ہیں نا کہ رومینس کرنے ۔۔

روبن اس کے سر پر تھپڑ مارتا گھور کر بولا۔

جس پر خرد نے اسکی طرف پلٹ کر اسکی انگلی اپنی انگلی میں لے کر مڑوڑی ۔۔

روبن نے چیخ کر اپنی انگلی اسکی گرفت سے نکالی ۔

جبکہ مرحہ اپنی شاپنگ سٹارٹ کر چکی تھی ۔

خرد نے چاروں طرف گھوم گھوم کر دیکھ لیا لیکن اسے اپنی پسند کی چیزیں نا ملیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماہ تمہارے ابو نے مانی کے رشتے کے لیے ہاں کر دی ہے ۔

ماریہ نے نائٹ کریم ہاتھوں پر ملتے ہوئے ماہ سے کہا۔۔

کیا مطلب ہے وہ خرد کے لیے اتنا پیارا لڑکا اور میرے لیے وہ ایویں سی شکل والا میں نہیں جانتی مجھے جزیل چاہیئے یا اس جیسا ۔۔

ماہ نے غصے سے کشن فرش پر پھینکتے ہوئے کہا۔

چپ رہو تم اتنا اچھا رشتہ میں تو ہاتھ سے جانے نہیں دوں گئی چاہے کچھ بھی ہو جائے بہت سن لی تمہاری اور دوسری بات ہر کسی کی قسمت اس خرد جیسی نہیں ہوتی ۔۔

ماریہ حسد سے بولی ۔

ماہ منہ بنائے رونے بیٹھ گئی کہ اب وہ رونے کے علاوہ بھلا اور کیا کر سکتی تھی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

گھر میں آج خوب رونق تھی آج خرد کی مہندی تھی ۔۔

وہ پیلے ٹروزر پر وائٹ اوپن شرٹ جس کے نیچے پیلی شارٹ شرٹ تھی کہنوں تک سلیوز تھیں وہ اس ڈریس میں کمفرٹیبل تھی سادہ سا ڈریس تھا اوپر پیلا گوٹے والا دوپٹہ بالوں کا زبردستی پارلر والی نے فرنچ سٹائل بنایا تھا اسکا اور یہ سٹائل اس پر اتنا سوٹ کر رہا تھا کہ جو دیکھ رہا تھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا ۔

خرد جیسے ہی پھولوں والی چادر کے ہالے میں سٹیج پر آئی بلیک شلوار قمیض میں ملبوس جزیل بے ساختہ کھڑا ہوا تھا۔

خرد کا ہاتھ رحمٰن صاحب تھام کر اسے سٹیج پر لائے تھے ۔

خرد بنا اسے دیکھے اسکے ساتھ کھری ہوئی تھی ۔

وہ بے ساختہ اسکے لپسٹک میں سجے بھرے بھرے ہونٹ دیکھ رہا تھا ۔

خرد ہلکا سا مسکرائی ۔

وہ بھی جواباً دھیمے سے مسکرایا تھا ۔

مرحہ پیلی فراک میں تھی بالوں کی فرنچ نوٹ بنائے آگے کیے ہوئے تھی کانوں میں بڑی بڑی بالیاں پنک لپسٹک میں وہ پہچانی نہیں جا رہی تھی ۔

خرد کو بٹھانے کے بعد سب لڑکیاں آپس میں مل کر ڈانس کرنے لگیں تھیں ۔

خرد کیوں تیار ہوئی ہو یار نظر لگ جائے گئی ۔

وہ سامنے کی طرف دیکھتا اس سے دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔

وہ جواباً فخر سے گردن اکڑا کر مسکرائی ۔۔

آیتِ مریم تین سال کی تھی جب وہ ایک دن اچانک سے بیمار پڑ گئی سب بہت پریشان ہوئے کہ وہ سخت بخار میں تپ رہی تھی وہ کچھ کھا پی بھی نہیں رہی تھی بس روئے ہی جاتی ۔

جس سے سب اسے ہسپٹل لے گئے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial

وہاں اسے فوراً ایڈمٹ کر لیا گیا ۔

خرد پورا ایک دن ہسپٹل رہی دوسرے دن وہ دوپہر کے وقت ہسپٹل سے غائب ہو گئی۔

سب لوگ بہت پریشان ہوئے مایا اور لائبہ کا تو رو رو کر بہت برا حال تھا ۔

جزیل بہت پریشان ہوا تھا۔

پُولیس اپنا کام کر رہی تھی شہریار احمد سب جگہ خود اسے ڈھونڈھ رہا تھا ۔

لیکن اس کا کچھ پتا نا چلا ۔۔

ہسپٹل والوں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی لیکن وہ لاعلمی کا اظہار کرتے رہے کہ وہ نہیں جانتے

۔۔

خرد ایک دم سے غائب ہو گئی تھی۔۔۔

روبن نے اسے دیکھتا رہا جو کپڑے چینج کیے بیڈ پر دراز ہو رہی تھی ۔

موٹے پہلوان آج اچھی لگی رہی تھی ایسے ہی تیار رہا کرو ۔

وہ سنجیدگی سے بولا ۔

یہ تعریف ہے یا آرڈر ۔

وہ آئی برو اچکا کر بولی ۔

آرڈر کونسا تم نے مان لینا ہے اس لیے اسے تعریف ہی سمجھو اور ہاں میں نے دیکھا آج وہ کوا بھی آیا تھا خرد کی مہندی پر اسے کہی تم نے تو انوائٹ نہیں کیا تھا ۔

روبن ایک دم اٹھ کر بیٹھتا غصے سے تیوری چڑہا کر بولا۔۔

وہ بھائی کا دوست ہے اسے بھائی نے انوائٹ کیا ہے ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی ۔

وہ اٹھ کر اسکے ساتھ بیڈ پر لیٹا ۔

ہیں یہ تم بیڈ پر کیوں آئے ہو ۔۔

وہ کمبل خود پر اچھے سے لیتی اسے گھورتے ہوئے بولی۔

میں تو آج بیڈ پر سوں گا مجھے تمہارے ساتھ لیٹنے میں کوئی اعتراض نہیں اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو وہ سامنے صوفہ پڑا ہے اس پر جا کر لیٹ جاو۔۔

وہ کمبل کھینچ کر لیتا ہوا بولا ۔

مرحہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا جو سر زبردستی اسکے تکیے پر رکھ گیا تھا ۔

فلرٹی کی حد تو اس پر ختم ہوتی ہے ۔

وہ حیرت سے بڑبڑائی ۔۔

صبح کے پونے 5 بج رہے تھے جب وہ گھر سے نکل آئی سارا گھر نیند میں ڈوبا ہوا تھا رات ایک بجے تو سب سوئے تھے ۔

وہ حویلی میں آئی حویلی کا دروازہ دھکیل کر وہ اندر آئی ۔

سامنے ہی ہال میں ایک بہت بڑا فوٹو فریم تھا۔

وہ فرم پکڑ کر اس میں سب کی پکچرز کو محبت سے دیکھنے لگی ۔

جب فریم کے پیچھے سے ایک فوٹو نیچے گری تھی۔

وہ فوٹو الٹی گری تھی ۔

وہ نیچے جھک کر فوٹو اٹھاتی اٹھی ۔

اس نے آفسردگی سے فوٹو سیدھی کی ۔

تصویر میں ایک لڑکی تھی جس کی عمر تقریباً پچیس سال کے قریب تھی ۔

وہ تصویر کو غور سے دیکھنے لگی ---

پھر وہ دو قدم پیچھے پلٹی وہ تصویر میں موجود لڑکی کو پہچان گئی تھی ۔

وہ تصویر پکڑ کر باہر بھاگی تھی جتنا تیز وہ بھاگ سکتی تھی وہ بھاگی تھی آنکھوں میں آنسو تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support Classic Urdu Material
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے شہر کا کونا کونا چھان مارا تھا لیکن آیتِ مریم نے نا ملنا تھا وہ نا ملی --

گھر میں ہر وقت آفسردگی چھائی رہتی لائبہ بیمار رہتی مایا اسکی بہت دل جوئی کرتی ابراز کو اسکی گود میں ہی ڈال دیا تھا اسنے لیکن وہ کیسے بھولتی اپنی بیٹی کو --

جبریل جب جب گھر آتا روتا شہریار سے ضد کرتا کہ اسے اسکی آیتِ مریم ڈھونڈ کر لا کر دیں وہ بے چارے بے سی سے لب بھینچ کر رہ جاتے ۔

انہوں دنوں رافیعہ نے اشرف صاحب سے کہا کہ وہ لیلیٰ کا نکاح شہریار سے کرا دیں --

جس کا انکار شہریار نے انکے منہ پر ہی کر دیا تھا ۔

اشرف صاحب نے بھی انکار دیا اور کہا۔وہ لیلیٰ کے لیے لڑکا ڈھونڈ رہے ہیں۔

جس پر روفیعہ واویلا کرتی ہوئی چلی گئی --

خرد ایک دم رکی وہ سامنے سے ہی چلتا آرہا تھا ہاتھ جیب میں ڈالے وہ پریشانی سے خرد کو دیکھ رہا تھا ۔

خرد کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو ۔

وہ اسکے قریب آتا ہوا پریشانی سے بولا تھا ۔

یہ عورت کون ہے جسکی تصویر فریم کے پیچھے تھی ۔

خرد اسکی طرف تصویر بڑھاتی ہوئی غصے سے بولی۔

وہ اسے دیکھتا تصویر پکڑ گیا ۔

اسکے تاثرات سخت ہوئے تھے تصویر میں موجود عورت کو دیکھ کر --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

جواب کیوں نہیں دے رہے تمہیں پتا ہے یہ عورت کتنی مشکل بھری زندگی گزار رہی ہے تمہارا فرض بنتا تھا تم انہیں ڈھونڈتے انکو ساتھ رکھتے ۔

خرد نے اس سے غصے سے پوچھا۔

خرد آو اس عورت کے پاس چلیں ۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا سنجیدگی سے بولتا اسے ساتھ لیے دوسری سمت مڑ گیا تھا۔

خرد نے حیرت سے اسے دیکھا۔

تم جانتے ہو اس مائی کو ۔

وہ حیرت سے بولی ۔

وہ جواباً سرد سا مسکرا دیا ۔

وہ اسے لیے پہاڑ کے اوپر چڑنے لگا تھا ۔

وہ اسے اس جھونپڑی کے پاس لے آیا ۔

تم جاو میں اس عورت کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا ۔

وہ سرد لہجے میں بولا ۔

خرد نے اسے گھورا ۔

کتنے بے حس ہو تم مجھے کم از کم یہ بتا دو وہ میری کیا لگتیں ہیں ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ غصے سے اسے دیکھتی ہوئی بولی ۔

خود جا کر پوچھ لو ۔

وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا ارد گرد دیکھتا ہوا بولا ۔

خرد نے اسے گھورا پھر پرادہ اٹھاتی ہوئی وہ اندر آئی ۔

جہاں وہ رضائی منہ تک لیے ہوئے لیٹی ہوئی تھیں --

مائی !

وہ بے تابی سے انکے قریب آتی ہوئی بولی ۔

بستر میں کوئی ہلچل نا ہوئی ۔

وہ پریشانی سے رضائی انکے منہ سے ہٹا گئی --

چہرہ تکیے کے ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا انتہا سے زیادہ پیلا چہرہ تھا ۔

سفید بال الجھے سے جیسے کئی دنوں سے ان میں کنگھی نا کی گئ ہو ۔

خرد کی بے ساختہ آنکھیں بھر آئیں تھیں انہیں اس طرح دیکھتے ہوئے ۔

جزیل دیکھو نا یہ اٹھ نہیں رہیں ۔

وہ انہیں ہلاتی جزیل کو بھرائی ہوئی آواز میں پکار گئی تھی ۔

جزیل گہری سانس لیتا ہوا اندر آیا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بے تاثر انداز میں انکے ناک کے قریب ہاتھ لے گیا پھر انکی ناتواں کلائی ہاتھوں میں لیتا انکی نبض چیک کرنے لگا جو پتا نہیں کب کی رک چکی تھی ۔

وہ ایک دم سے پیچھے ہوا تھا ۔

کیا ہوا تم ایسے کیوں پیچھے ہٹ گئے انہیں اٹھاو ہسپتال لے کر چلتے ہیں ، طبیعت خراب ہے نا انکی ۔

وہ اسکے سامنے آتی ہوئی پریشانی سے بولی ۔

خرد شی از نو مور !

وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا۔

جس پر خرد بے ساختہ دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے انکے زرد چہرے کو دیکھ رہی تھی جس پر بے رونقی سی چھا ئی ہوئی تھی ۔

آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے اسکی آنکھوں سے ۔

وہ انکی چارپائی کے قریب بیٹھتی انکی کلائی تھام گئی کندھوں پر وہی شال تھی جو وہ لے کر آئی تھی ۔

انکے تکیے کے پاس ایک ڈائری تھی جس کا کور نیلا تھا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

خرد کے لیے ۔

ڈائری کے پہلے ورق پر لکھا ہوا تھا ۔

خرد !

ایسے رو گئی تو مجھے تکلیف ہو گئی ۔

وہ اسکے قریب بیٹھتا ہوا بولا ۔

کاش میں انہیں ساتھ لے جاتی انکا علاج کرواتی تو شاید یہ ٹھیک ہو جاتیں مجھے تو بہت عزیز ہو چکیں تھیں یہ --

وہ مائی کا ہاتھ لبوں سے چھوتی ہوئی رودی ۔

خرد مائے ڈیئر چپ !

وہ اسے کندھے سے لگاتا ہوا بولا --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جزیل کیا پتا یہ زندہ ہوں تم انہیں ہسپتال لے کر چلو نا --

وہ اسکی آستین کھینچتی ہوئی بولی

خرد یہ فوت ہو چکیں ہیں یار ۔

وہ تاسف سے بولا ۔

تمہیں کوئی دکھ نہیں انکے مرنے کا تم کیسے انسان ہو ۔

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے بولی ۔

خرد تم جانتی ہو یہ کون تھیں ۔

وہ آئی برو اچکا کر بولا ۔

جو بھی تھیں لیکن یہ ایک انسان تھیں مجھے بس اتنا پتا ہے ۔

وہ آنسو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی ہوئی بولی ۔۔

خرد !جب کوئی مر جائے تو چاہے وہ کتنا ہی برا کیوں نا ہو دادا کہتے تھے اسکی برائی نا کرو میں صرف اتنا کہوں گا انہوں نے اپنے گناہوں کی سزا بھگتی ہے یہاں ویرانے میں رہ کر میں غافل نہیں رہا ان سے انہیں کھانے کا سامان پہنچاتا رہا ہوں میں نے انکی شکل نہیں دیکھی کہ میں خود میں اتنا ظرف نہیں رکھتا تھا کہ میں ایک ایسے انسان کی شکل دیکھوں جو ہمارے سارے خاندان کا قاتل ہو ۔

وہ لیلی پر رضائی اوڑھتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا ۔۔

خرد کی آنکھوں میں آنسو ٹھہر سے گئے تھے اسکی بات سن کر ۔

یہ ڈائری تم پڑھ لینا شاید انہوں نے یہ تمہارے لیے لکھی ہو ۔

وہ کہتا ہوا فون نکالنے لگا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہیلو جیمی ایک تدفین کا بندوبست کرو اور دو عورتوں کا بھی جنازے کے لیے علان کرواو گاوّں میں --

اس نے جیمی سے کہہ کر فون بند کر دیا اور اسے دیکھا جو ساکت نظروں سے انہیں دیکھتی چپ سی تھی ۔

ہاں البتہ انکا کمزور جھڑیوں بھرا ہارھ خرد کے ہاتھ میں تھا ۔

وہ چونکا ۔

خرد آنسو صاف کرتی انکے ماتھے پر پیار کرتی جھک کر ڈائری اٹھاتی ہوئی باہر بھاگی تھی --

وہ انہیں اور دیکھتی تو اونچا اونچا رو دیتی وہ نرم دل کی تھی وہ مائی جو بھی تھی لیکن خرد کے دل کو وہ بہت اچھی لگتی تھیں۔

جزیل کے دل میں خرد کے لیے محبت و عشق اور بڑھا تھا وہ لڑکی انوکھی تھی سب سے جدا صاف شفاف دل کی --

وہ سوچتا ہوا جیمی کا انتظار کرنے لگا ۔

خرد میری بچی تم جب میرے بارے میں جانو گئی تو تمہیں مجھ سے نفرت ہو گئی میں تمہاری نفرت نہیں سہہ سکتی میری بچی --

تمہیں پہچان گئی تھی میں تم لائبہ کی بیٹی آیتِ مریم ہو جسے میری ماں نے نفرت میں آکر ہسپٹل سے غائب کروا کر دوسرے شہرے چھوڑ آئی تھی ۔

میں اس بات سے لاعلم تھی لیکن اگر مجھے علم ہوتا تو شاید میں اس وقت اپنی امی کا ساتھ دیتی کہ میری آنکھوں میں تو پردہ پڑ چکا تھا ۔۔

خرد نے شاکس سے انکی تحریر پڑھی ۔

وہ بہتے آنسو صاف کرتی پھر سے ڈائری کی طرف متوجہ ہوئی ۔۔۔

خرد تمہیں دیکھا تو مجھے اسی وقت تمہارے نقوش میں لائبہ کے نقوش کی جھلک دیکھی تھی لیکن بعد میں مجھے پتا لگ گیا کہ تم اسی کی بیٹی ہو تمہاری معصوم باتیں اسی جیسیں تھیں پھر میں نے ایک دن تمہیں پہاڑ کے نیچے سڑک پر جزیل کے ساتھ دیکھا میں سمجھ گئی تم آیتِ مریم ہو ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خرد میں نفرت میں اندھی ہو گئی تھی اور اس میں میری ماں کا ہاتھ تھا جو میری نفرت کو بڑھاتیں تھیں کم نہیں ہونے دیتی تھیں ۔

امی نے تمہیں غائب کروا دیا اس گھر سے خوشیاں جیسے روٹھ گئیں تھیں ۔

پھر امی نے ماموں سے کہا کہ میری شادی شہریار سے کرادیں جس پر شہریار اور ماموں نے صاف انکار کر دیا ۔

مایا کو زہر بھی امی نے دیا تھا لیکن وہ خدا کے کرم سے بچ گئی۔

خرد میں نے بہت گناہ کیے ہیں --

الفاظ پھیل سے گئے تھے جیسے وہ روتے ہوئے لکھ رہیں ہوں ۔

خرد کا دل دکھا ۔

امی نے انکے گھر آگ لگانے کا پلین بنایا میں آگاہ تھی انکے پلین سے میں نے کہا بھی امی ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے لیکن امی نا مانی ۔

انہوں نے کہا اس کے بعد سب کچھ انکا ہو گا اور ایسے انکا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا امی اندھی ہو چکیں تھی اپنوں سے نفرت میں اور جب انسان نفرت میں اندھا ہوجائے تو اُسے کسی رشتے کی پہچان نہیں رہتی وہ ہر حد سے گزر جاتا ہے --

امی نے ایک آدمی کو بھاری رقم دی حویلی میں آگ لگوانے کے لیے کہ ایسے کوئی ان پر شک نہیں کرئے گا ۔

لیکن انکی بد قسمتی وہ بھی اسی حویلی میں اسی آگ میں جل کر مریں --

انہوں نے جس آدمی کو پیسے دیئے تھے اسے ایک دن تک کہا تھا آگ لگانے کے لیے ۔

امی ایک بار پھر گئی ماموں کی طرف اس دن موسم خراب ہوا اور ماموں نے انہیں زبردستی روک لیا وہ بھی رک گئیں کہ انہوں نے ایک دو دن تک کہا تھا اس آدمی کو آگ لگانے کے لیے--

لیکن اس آدمی کو شاید پیسوں کی ضرورت تھی وہ جلد از جلد کام کر کے اور پیسے لینا چاہتا تھا ۔

اس آدمی نے اسی رات حویلی میں مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی جس میں سب تباہ ہو گیا خرد کچھ نا بچہ میں بھی اس گناہ میں امی کے ساتھ اس گناہ میں برابر کی گنہگار تھی ۔۔

خرد ساکت رہ گئی میں اللہ کی قدرت کو جان گئی میں نے توبہ کرنی شروع کردی میں ڈر گئی تھی اللہ کے عذاب سے لیکن میں اللہ کے ساتھ اسکے انسانوں کی بھی گنہگار تھی ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میں دنیا سے کٹ گئی اس جھونپڑی میں ڈیرہ لگا لیا لیکن دل کو سکون نا آیا میں نے یہاں بہت سال بھوک و افلاس میں رہی پھر ایک مہینے بعد مجھے رشن وغیرہ ملنے لگا ۔

میں جان گئی یہ کون بھیجتا ہے تمہارا جزیل بھیجتا تھا ۔

میرے دل کو سکون پتا ہے کب آیا جب میں نے تمہیں دیکھا تمہیں چھوا تم سے باتیں کی میں تمہارا انتظار کرتی رہتی لیکن تم کافی دنوں بعد آتی میرے لیے تو یہ بھی بہت تھا۔۔

میں چاہتی تھی میری سچائی میری زندگی میں تمہیں ناپتا چلے کہ میں تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتی تھی ،

تم مجھے بہت عزیز ہو چکی تھی ۔

میرے گناہ اتنے ہیں کہ مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آرہی ہے خرد میرا کوئی نہیں جو میرے لیے مغفرت کی دعا کرئے لیکن خدا کو گواہ بنا کر کہتی ہوں تمہیں بیٹی مانا تھا خرد خرد مجھے معاف کردینا میں نے ساری زندگی اللہ سے معافی مانگ مانگ کر گزاری ہے وہ تو معاف کر بھی دے لیکن جو میں نے اپنے رشتوں کے ساتھ کیا ہے اسکی معافی شاید مجھے کبھی نا ملے ۔۔

لکھائی ٹیڑی میڑی ہو گئی تھی شاید ان سے لکھا نہیں جا رہا تھا ۔

خرد میرے لیے مغفرت کی دعا کرنا ۔

اللہ کرے تم جبریل کے ساتھ ہمیشہ خوش رہو ۔

آگے کے سارے صفحات خالی تھے ۔۔

وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ رکھے تھے اس نے لیکن وہ خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی گھٹ گھٹ کر روتی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اپنے کس کس رشتے کے لیے روئے ۔۔

لیلیٰ پھپھو خرد نے آپکو معاف کیا اللہ بھی آپکو معاف کردے آپ نے اپنے گناہوں کا کفارہ کر دیا ہے میں دعا کروں گئی آپ کے لیے مجھے آپ سے ایک عجیب سی انسیت تھی ۔۔

وہ روتے ہوئے خود سے بڑبڑا رہی تھی اس کا دل صاف تھا لیلیٰ کی طرف سے وہ چاہ کر بھی انہیں برا بھلا نہیں کہہ پا رہی تھی ۔۔

خرد کی کل شادی تھی مہندی کینسل کروا دی تھی خرد نے جزیل سے کہہ کر ۔

وہ بالکنی میں کھڑی تھی چہرے پر آفسردگی تھی ہاتھ سینے پر باندھے کندھے پر سنہری کام والا دوپٹہ رکھے وہ سامنے اونچائی کو چھوتے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ گہری سانس لیتی نیچے آئی جہاں اسکا سامنا حاجب سے ہوا تھا ۔

وہ اسے گھورنے لگا جس پر وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتی رہی ۔

پیچھے ہٹ جاو اگر منہ پیارا ہے تو ۔

وہ غصے سے بولی ۔

میری جگہ تھی یہ جس پر تم اتراتی پھرتی ہو ۔

وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔۔

خرد صبح سے پہلی بار اب مسکرائی تھی۔۔

چچچ بہت غصہ آتا ہے بے بی کو لیکن کیا ہے نا یہ جگہ میری تھی تو یہ مجھے ہی ملنی تھی تم ساری زندگی سازشیں کرتے رہے ہو کیا لے پائے ہو میری جگہ ۔

وہ آئی برو اچکا کر طنز سے بولی۔۔

جس پر وہ اسے گھورتا ہوا سیڑیاں چڑ گیا ۔

وہ سنجیدہ ہوتی باہر نکل آئی ۔

کالونی میں خاموشی سی چھائی ہوئی تھی یا پھر اسکے دل میں سناٹا تھا تو اسے ہر جگہ ویرانی چھائی ہوئی نظر آ رہی تھی ۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے چلتی جا رہی تھی بلیک پینٹ شرٹ میں وائٹ دوپٹہ کندھے پر رکھے وہ دو پونیاں کیے ہوئے تھی چہرہ ستا ہوا تھا ۔

مائی کا کمزور چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے تھا جھڑیوں بھرا چہرہ ہڈیاں نظر آتی تھی چہرے کی وہ پنتالیس کی ہوں گئی لیکن وہ شکل سے اسی برس کی ہی لگتی تھیں ۔۔

وہ گنہگار تھی لیکن پتا نہیں کیا بات تھی انکا چہرہ اسکی آنکھوں میں جیسے سما گیا تھا ۔

اگلے موڑ پر وہ مڑی تھی جب وہ سامنے سے چلتا آرہا تھا ۔

سفید سوٹ، کندھوں پر براون چادر رکھے وہ اسے دیکھ کر رکا تھا ۔۔

خرد اسے دیکھتی بھاگی تھی اس کی طرف وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے اونچا اونچا رونے لگی تھی ۔۔

وہ ٹھٹھک گیا تھا تو کیا وہ صبح سے روئے جا رہی ہے ۔

وہ اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتا خود سے بڑبڑایا تھا ۔

خرد اگر اب تم ایسے روئی تو تمہاری قسم ابھی اسی وقت پسٹل کی ساری گولیاں اپنے سینے میں اتار لوں گا میرے ہوتے اگر تم رو تو میرے لیے مرنے کا مقام ہے خرد ۔۔

وہ اب کی دفعہ غصے سے بولا تھا ۔

خرد نے جلدی سے ہتھیلیوں سے آنسو صاف کیے ۔

میں رو تو نہیں رہی تھی بس ایسے ہی کل شادی ہے تو آنسو آگئے ۔۔

وہ دوپٹے سے ناک منہ پھونچھتی ہوئی معصومیت سے بولی ۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا ۔

خرد آئی لّو یُّو

وہ اسکے کان کی لو کو ہونٹوں سے چھوتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا ۔

خرد ساکت سی ہوتی اسکی طرف دیکھتی رہی ۔

تم نہیں کہو گئی !

وہ اسکی ناک پر ہونٹ جماتا بولا تھا ۔

وہ جھٹ سے اس سے الگ ہوتی بھاگی ۔

وہ پھرتی سے اسے پکڑتا اپنے سینے سے لگا گیا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ دوپٹہ میری خرد پر بہت سوٹ کرتا ہے ۔

وہ سنہری کام سے سجا دوپٹہ اسکے سر پر اوڑھتا ہوا گھمبیر انداز لیے بولا ۔

خرد نیم وا ہونٹوں سے اسے دیکھتی رہی آنکھوں میں محبت کے دیپ سے جلنے لگے تھے ۔

دل کی دھڑکنیں ایک الگ سا شور مچائے ہوئے تھی ۔۔

اسکا گندمی رنگت کا حامل چہرہ سفید دوپٹے میں کھل سا گیا تھا ۔

جزیل یہ دوُپٹہ تم نے بھیجا تھا نا میں پہلے تو سمجھی نہیں تھی لیکن بعد میں سمجھ گئی تھی ۔

وہ اسکے سفید کالے تل والے ہاتھ کو ہاتھوں میں لیتی ہوئی بولی تھی ۔

وہ مسکرایا ،

پتا ہے یہ دوپٹہ میں نے تمہارے لیے کہاں سے لیا تھا ۔۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا ۔

خرد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ۔

انڈیا سے اور آج سے چار سال پہلے ۔۔

وہ دوپٹے کو اسکے چہرے کے گرد ٹھیک کرتا ہوا بولا ۔۔

خرد نے چمکتی آنکھوں سے اسکی پشت پر ہونٹ رکھے تھے ٹھیک اس کالے تل کے مقام پر

---

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحہ نے جھٹ سے گاڑی کو بریک لگائے --

اوپن ہوٹل میں مہک اور ابراز بیٹھے ہوئے تھے ۔

وہ آنکھوں سے گلاسز ہٹاتی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ دونوں کافی پی رہے تھے ۔

مہک کے چہرے پر غصے والے تاثرات تھے جبکہ ابراز کے چہرے پر شرمندگی والے تاثرات تھے

--

وہ لب بھینچتی ہوئی گاڑی کو پارک کرتی جلدی سے انکی طرف بڑھی --

موٹی نے سفید چکن کے ٹروزر پر گلابی چکن کی کمیض پہنی ہوئی تھی کندھے پر وائٹ چکن کا دوپٹہ اونچی پونی کانوں میں وائٹ ٹاپس وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے دونوں کو دیکھ رہی تھی ابراز کے منہ سے ساری کافی سامنے بیٹھی مہک پر گری تھی ۔

وہ حیرت سے مرحہ کو دیکھ رہا تھا ۔

جو گلاسز سر پر اٹکاتی ہوئی مسکرائی تھی ۔

ابراز جانتا تھا یہ مسکراہٹ کتنی خطر ناک تھی ۔

واٹ دا ہیل از دس !

مہک کھڑی ہوتی ہوئی غصے سے بولی ۔

وہ بھی کھڑا ہوا تھا۔۔

کون ہے یہ !

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر آئی برو اچکا کر بولی تھی ۔

مہک بھی ٹشو سے کپڑے صاف کرتی اسکی طرف پلٹی تھی ۔

تم کون ہو !

مہک نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا ۔۔

بتا دیتی ہوں میں مسز ابراز ہوں ہماری شادی کو دو ماہ ہو چکے ہیں ۔

وہ ابراز کے ساتھ کھڑی ہوتی ہوئی بولی تھی ۔

مہک نے حیرت سے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا تھا۔

تم جھوٹ بول رہی ہو ۔

مہک حیرت سے بولی ۔

کیوں تم میری پھپھو کی بیٹی ہو جس سے میں جھوٹ بولوں گئی یی میرا شوہر ہے بہتر ہو گا اسکا پیچھے چھوڑ دو ورنہ تمہارے یہ دو من کے ہونٹ کھینچ کھینچ کر اور بڑے کر دوں گئی ۔۔

Classic Urdu Material
کلاسک اردو میٹریل
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

مرحہ غصے سے بولی --

ابراز لب بھینچے دونوں کو دیکھتا رہا ۔

مہک یہ میری وائف ہے مرحہ ابراز گڈ بائے اینڈ سوری یار_____

وہ مرحہ کا ہاتھ پکڑ کہتا ہوا چلا گیا جبکہ مرحہ حیرت سے خود کو اسکے ساتھ کھینچتا ہوا دیکھنے لگی ۔

ُپھر پلٹ کر دور کھڑی مہک کو دیکھا جو غصے سے دونوں کو گھور رہی تھی --

کیا حرکت تھی یہ ---

مرحہ اپنی کلائی کھینچتی ہوئی بولی ۔

کچھ نہیں !

وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

مرحہ پزل ہوئی اسکی جائزہ لیتی نظروں سے ۔

بات مت بدلو ۔

گرل فرینڈ تھی نا میرے سر بلال میر ا مطلب ہے سر بلال سے تو بہت مسلہ تھا تمہیں خود ہوٹلنگ گرل فرینڈ عشق وشق ہاں --

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی غصے سے بولی ۔

اس بلال کی تو ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔

خیر گرل فرینڈ کو گڈ بائے کہہ دیا ہے آخر مشرقی مرد ہوں بیوی سے وفا نبھانا جانتا ہوں ۔

وہ گردن اکڑا کر بولا ۔۔

مرحہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا ۔

اور اپنا سامان باندھو اب ہم اپنی حویلی میں شفٹ ہوں گئے مجھے تو وہ مرد سخت زہر لگتے ہیں جو سسرال کا پانی پیتے ہیں ۔

وہ غصے سے ناک چڑھا کر بولا ۔

تم دو ماہ سے پانی روٹی چائے پتا نہیں اور کیا کیا کھا پی رہے ہو خود کو زیر نہیں لگے کبھی ۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مرحہ آئی برو اچکا کر طنز سے بولی۔۔

خود کو کیوں زہر لگوں گا میں تو ماموں کے کہنے پر وہاں رکا ہوا تھا ورنہ بڑا خودار قسم کا مرد ہوں ۔

فخر سے ناک چڑھا کر کہا گیا۔۔

مرحہ نے اسے گھورا جس کے پاس ہر سوال کا جواب ہوتا تھا۔

وہ جواباً مسکراتا ہوا اسکے قریب آیا تھا ۔

جبکہ مرحہ جلدی سے دور کھڑی گاڑی کی طرف بھاگی تھی۔

ہاہاہا۔۔

وہ کھل کر ہنسا تھا۔

اسے وہ موٹی سے شرارتی سی لڑکی اچھی لگنے لگی تھی یا پھر محبت ہونے لگی تھی تب ہی تو وہ مہک سے معذرت کر گیا تھا۔۔

تم پھر سے گھر سے باہر نکل گئی تھی آخر تمہاری جان کو سکون کیوں نہیں آتا،

مرحہ کو بھیجا تھا میں نے تمہیں ڈھونڈنے ۔۔

صفورا بیگم نے کپڑے شاپنگ بیگ سے نکالتے ہوئے اس دیکھ کر ڈانٹا۔

مما بس چہل قدمی کے لیے یہی کالونی میں ہی گئی تھی۔

وہ انکے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولی۔

مایوں کے بعد لڑکی گھر سے نہیں نکلتی نظر لگ جاتی ہے ۔۔

انہوں نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بٹھاتے ہوئے کہا۔

اچھا اب نہیں نکلوں گئی کھانا بھیجوا دیں کسی کے ہاتھوں۔

وہ انکے کندھے پر لاڈ سے سر رکھتے ہوئے لاڈ سے بولی۔۔

اچھا سونا نا بھیجتی ہوں کھا کر سونا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی ۔

خرد نے ان کے جانے کے بعد اپنی پاکٹ سے جزیل کا بریسلیٹ نکالا یہ بلیک کلر کا بریسلیٹ تھا جو شاید ٹوٹ کر اسکی بھاری کلائی سے گرا تھا وہ بریسلیٹ اس نے چپکے سے اپنی پاکٹ میں ڈال لیا تھا ۔

بریسلیٹ اپنی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے وہ مسکرائی ۔

جزیل احمد

وہ کہتے ہوئے تکیے پر سر گرا گئی ۔۔"

••••••••••

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آج خرد کی بارات تھی ۔۔

وہ میڈیم آج چار بجے ہی اٹھ چکی تھی پہلے اس نے نماز پڑھی پھر صفورا بیگم کے پاس بیٹھ کر یٰسین ۔۔

اس کے بعد وہ کچن میں تھی، صفورا بیگم پھر سے سو گئی تھی ۔

افففف مجھے تو چائے تک بنانی نہیں آتی اس دن کتنی بری چاے بنی تھی نا ___

اب میں کیسے چائے پیوں سب تو سو رہے ہیں ۔

وہ غصے سے جھنجھلائی ۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آئی وہاں سے اپنی سرخ اون کی بنی شال اٹھا کر وہ باہر نکل آئی ۔

کالونی میں چھائی خاموشی صبح کا ہلکا ہلکا اندھیرا اسے بہت اچھا لگا تھا ۔

افففف کتنا پیارا منظر ہے میں اب روز اسی ٹائم واک پر آیا کروں گئی ۔۔

وہ خوش ہوتے ہوئے خود سے بولی ۔

صبح کے پانچ بج رہے تھے ۔۔

وہ اسکے گھر کے سامنے رکتی بیل بجا گئی تھی ۔

چوکیدار نے دو منٹ بعد ہی دروازہ کھول دیا تھا ۔

جی میڈیم !

چوکیدار نے اس سے پوچھا ۔

کیا سر گھر پر ہیں ۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی ۔

جی وہ ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہی آئے ہیں ۔

چوکیدار نے جواب دیا ۔

وہ سر ہلاتی ہوئی اندر آ گئی ۔

دروازہ کھولتی ہوئی وہ ہال میں آ گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جہاں اندھیرا تھا ۔

وہ دوسرے کوریڈور سے ہوتی اسکے کمرے کے سامنے آگئی ۔

کمرے کا دروازہ بند تھا ۔

افففف اب اتنی بھی کیا پرائیوسی کے بندا کمرے کا ڈور ہی لاک کر کے سوئے ۔۔

وہ ہینڈل گھوماتی ہوئی سخت غصے سے بڑبڑائی ۔

وہ دروازہ زور سے زور سے نوک کرنے لگی تھی ۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا تھا ۔

وہ بنا شرٹ کے براون پینٹ میں بکھڑے بالوں سے اپنی خمار آلود آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

۔

خرد گھبرائی ۔

وہ اسے دیکھ کر دوبارہ بیڈ پر گر گیا تھا منہ تکیے میں دیئے الٹا سوتا وہ خرد کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

وہ اسکے گھر آئی تھی اور وہ تھا کہ اسے اگنور کیے سو گیا تھا ۔

جـــــزیل !

وہ اس کے کندھے کو ہلاتی ہوئی اُسے پکار رہی تھی ۔

خرد مجھے سخت نیند آرہی ہے یار دو دن سے ٹھیک سے سو نہیں پایا ۔

وہ خمار آلود آواز میں بولا تھا ۔

سو جانا لیکن مجھے اپنے ہاتھ کی وہ مزے دار سے چائے تو بنادو میں پی کر چلی جاوں گئی ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

خرد مائے ہارٹ خود بنا لو۔

وہ نرم لہجے میں آنکھیں بند کیے ہی بولا تھا۔

اٹھ جاو اگر اپنے ہاتھ کی بے مزہ پینی ہوتی تو گھر میں ہی بنا کر پی لیتی اٹھو مجھے چائے بنا کر دو ۔

وہ ضدی لہجے میں بولی تھی ۔۔

خرد نا تنگ کرو یار !

وہ سیدھے ہوتے ہوئے بولا۔

نہیں بنا کر دو گے ۔

اس نے خفگی سے پوچھا۔

وہ گہری سانس لیتا اچانک سے اسکی کلائی پکڑ کر اسے خود پر گرا گیا تھا ۔

خرد ایک دم سے اس پر گری تھی۔

وہ آنکھوں میں دنیا جہاں کا پیار لیے اسے دیکھ رہا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

خرد بھوکھلاتے ہوئے اس سے ہٹنے لگی تھی جب وہ اسکے گرد اپنی مضبوط بانہیں حمائل کر گیا تھا۔

ی ی یہ کیا حرکت ہے !

وہ بھوکھلاتے ہوئے بولی ۔

اسے حرکت نہیں رومینس کہتے ہیں مائے وائف ، صبح صبح نیند خراب کی ہے اب کچھ تو خمیازہ بھگتنا پڑے گا ڈارلنگ۔

وہ اسکا چہرہ اپنے ہونٹوں کے نزدیک کرتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا ۔

خرد نے مچلتے ہوئے اس سے پرے ہونا چاہا لیکن وہ بھول گئی تھی یہ گرفت جزیل احمد کی تھی کوئی عام گرفت نہیں ۔

خرد اب کوئی حرکت نا کرنا ۔

وہ سخت لہجے میں بولا ۔

خرد سٹل ہوئی تھی ۔

وہ اسے لیے ایسے ہی بیڈ پر بیٹھا تھا۔

میری خرد کو چائے پینی ہے ۔

وہ آئی برو اچکا شرارت سے بولا ۔

خرد نے غصے سے نفی میں سر ہلایا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن میری نیند اب خراب ہو چکی ہے میں اب اپنی وائف کے ساتھ چائے پینا چاہتا ہوں ۔

وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔

مجھے نہیں پینی مجھے گھر جانا ہے ۔

وہ خفگی سے بولی ۔

وہ اسے ایسے ہی گود میں لیے اٹھا اور باہر نکل گیا ۔

کچن میں لا کر اسے شلف پر بٹھایا۔

وہ ایک دم سے اسکے چہرے پر جھکتا اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے نرمی سے چھو گیا تھا ۔

خرد ساکت ہوئی تھی ۔

وہ مسکراہٹ ضبط کرتا کیتلی میں دودھ ڈالنے لگا ۔

خرد آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی جبکہ دل تھا کہ ساری دیواریں توڑ باہر آنے کے لیے مچلنے لگا تھا ۔۔

وہ ابلتے ہوئے دودھ میں چینی پتی ڈالتا اسے کن آنکھیوں سے دیکھتا ہلکا سا مسکرایا ۔

شال اسکی اندر ہی کہی گر گئی تھی ۔

وہ نائٹ سوٹ میں تھی جو کہ وائٹ سلک کا تھا کھلا سا ٹروزر اس پر کھلی سے شرٹ جس پر بھالوں بنے ہوئے تھے ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پونیاں خراب ہو چکیں تھیں ۔

خرد کتنا دیکھو گئ یار نظر لگ جائے گی مجھے پھر برات کیسے لاوں گا تمہارے دروازے پر ۔۔

وہ چائے کو کپس میں ڈالتا ہوا شرارت سے بولا ۔

جس پر وہ خفگی سے اسے دیکھتی سر جھکا گئ ۔

میری خرد کے لیے اسکے ہسبنڈ کی طرف سے گرم گرم ٹی ۔

وہ اسکی طرف بلیک مگ بڑھاتا ہوا بولا ۔

مجھے نہیں پینی !

وہ خفگی سے کہتے ہوئے نیچے اتری ۔

خرد چائے پیئے بغیر تم یہاں سے ہل بھی نہیں سکتی ۔

وہ اسے تھامتا ہوا نرم لہجے میں بولا ۔۔

خرد تم شرما رہی ہو!

وہ۔اسکا چہرہ انگلی سے اوپر اٹھاتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا ۔

جس پر وہ اسے گھورتے ہوئے چائے پکڑ گئ تھی اس کے ہاتھ سے ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ چائے پیتے ہوئے اسے دیکھتا رہا جبکہ وہ سر جھکائے چائے ختم کرتی کپ ٹیبل پر رکھتی بھاگ گئ تھی وہ چائے کے سپ لیتا اسکی پشت دیکھتا مسکرایا اسکی قیمتی نیند وہ خراب کر کے بھاگ گئ تھی ---

صبح کے چھ بج چکے تھے جب وہ چوری چوری گھر میں اینٹر ہوتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی

۔

بند دروازے سے ٹیک لگاتی وہ مسکرائی تھی ۔

یہ مسکراہٹ اچانک سے ہی اسکے ہونٹوں پر چمکی تھی --

مرر کے سامنے آتی وہ دونوں پونیاں کھولتی خود کو رشک سے دیکھتی ہنسی تھی ۔

اسکا رشک کرنا بنتا تھا اسکے نصیب میں اللہ نے جـــــزیل لکھا تھا ۔

سامان پیک کردو میں حویلی جا رہا ہوں سامان چھوڑ آتا ہوں پھر بینکوئٹ سے ہی حویلی کی طرف روانہ ہو جائیں گئے ۔

وہ چائے پیتی مرحہ سے بولا ۔

جو بیڈ پر نیم دراز سی لیٹی چائے کے سپ لیتی اسے بھی دیکھ لیتی جس کی تیاری ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔

وہ ریڈ ٹی شرٹ بلیو جینز میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا ۔

اوکے ۔

وہ بس اتنا ہی بولی ۔

پہلوان جی خیریت آج کچھ چپ چپ سی ہو ۔۔

وہ اسکی طرف آتا ہوا اس سے پوچھ رہا تھا ۔

بس ایسے ہی خرد کی رخصتی ہے تو میری بھی تو رخصتی ہی ہو گئی نا تو بس اداس ہوں ۔۔

وہ سنجیدگی سے بولی ۔

ہاہاہا ۔

سیریسلی یار تم بہت مزاحیہ ہو ایک تو مجھے گھر داماد کے سارا دن طعنے دیتی تھی آج اگر میں خودار جمائی بنا ہوں تو میڈیم کو گھر چھوٹنے کا دکھ کھائے جا رہا ہے واوا میرے مولا تیری دنیا نرالی ۔۔

وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا قہقہ لگاتا بولا تھا ۔

مرحہ نے اسے گھورا ۔۔۔۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے ۔۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔

مجھ سے بات تو تمہیں ساری عمر کرنی پڑے گئی او ہاں مجھے دیر ہو رہی سویٹ ہارٹ مجھے حویلی پہنچنا تھا لیکن تم نے تو باتوں میں ہی الجھا کر رکھ دیا ہے ۔۔

وہ اسکے سر پر ہلکی سی چپٹ لگا کر کہتا ہوا موبائل پکڑ کر باہر بھاگ گیا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پاگل !

وہ چاے پیتے ہوئے بڑبڑائی تھی لیکن ہونٹوں پر دھیمی سی مسکان سجی ہوئی تھی ۔

ہم دونوں میاں بیوی ٹھیک تھے لیکن اس نے ہمیں اولاد سے اس لیے محروم رکھا کہ اس نے تمہیں ہمیں سونپنا تھا ہو سکتا ہے اگر ہماری کوئی اولاد ہوتی تو ہم تم سے انصاف نا کر پاتے ۔۔

انہی دنوں تقی بھائی نے ہمیں حاجب دے دیا حاجب اس وقت دو سال کا تھا بھائی نے یہ کہہ کر دیا کہ جب تم لوگوں کی اولاد ہو تو حاجب ہم لے لیں گئے ۔

ہم نے بھی لے لیا کہ صفورا اور میں بزی رہیں گئے اس میں ۔۔

لیکن وہ تشنگی نہیں گئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

حاجب ایک میچیور بچہ تھا وہ ہم سے اتنا اٹچ نہیں ہو پایا ۔۔

ہماری بھی اسے دیکھ کر تشنگی نہیں مٹتی تھی ۔

انہی دنوں ہم کراچی شفٹ ہو گئے حاجب بھی ہمارے ساتھ تھا۔۔

جاب سارا سارا دن روتا رہتا حلانکہ میں اور صفورا اسکا بہت خیال رکھتے تھے ۔۔

ایک دن ہمیں بزنس میٹنگ میں بہت دیری ہو گئی تقریباً رات کے دس بجے کا ٹائم تھا حاجب بھی ہمارے ساتھ تھا وہ اس وقت چار سال کا تھا ۔۔

ہم آرہے تھے جب راستے میں ہمیں ایک بچی کی اونچی آواز میں رونے کی آواز سنائی دی ہم نے دھیان نہیں دیا اب میں نے جھٹ سے گاڑی کو بریک لگائے کہ ایک دو سال کی بچی پنک فراک میں سڑک پر بیٹھی رو رہی تھی دو تین کتے اس کے سامنے تھے ہم ٹھٹھک کر باہر آئے کتوں کو بھگایا اور بچی کو صفورا نے پکڑ ا ہم نے ساری سڑک چھان ماری کہ شاید بچی کے ماں باپ بچی کو ڈھونڈ رہے ہوں لیکن ہمیں کوئی نا ملا بچی کو سخت بخار تھا ہم نے بچی کو ہسپٹل ایڈمٹ کروا دیا اور میں پولیس سٹیشن چلا گیا بچی کے بارے میں پوچھ گچھ کی لیکن کسی نے اس بچی کے لیے رپورٹ درج نہیں کروائی تھی ۔۔

بچی ہمارے پاس ہی تھی وہ صفورا اور مجھ سے بہت اٹچ ہو گئ تھی ۔۔۔۔

ایک دو ماہ ہم گھر واپس آگئے بچی ہمارے ساتھ تھی حاجب بھی ہمارے پاس ہی رہ رہا تھا سب نے بہت مخالفت کی لیکن ہم تمہیں خدا کا دیا ہوا تحفہ سمجھ کر تمہیں اپنے پاس رکھ چکے تھے ۔

تمہارا نام میں نے بہت محبت سے رکھا تھا کہ مجھے بیٹی ہی چاہیئے تھی ۔

انہی دنوں حاجب نے الٹی سیدھی حرکتیں کرنا شروع کردیں ۔۔

وہ تمہیں مارتا تمہارا دودھ چھین لیتا وہ بچہ یہ سب تم سے جیلسی میں کرتا تھا ۔۔

اسی طرح دن گزر رہے تھے جب تم پانچ سال کی تھی اور وہ ساتھ سال کا تو اس نے تمہیں سیڑیوں سے گرا دیا تھا --

بس ہم نے تبھی ہی فیصلہ کر لیا حاجب کو بھائی صاحب کے حوالے کرنے کا --

حاجب اس لیے تم سے بہت چڑتا ہے وہ دونوں طرف سے پیار سمیٹ رہا تھا اسے تمہاری مداخلت پسند نہیں آئی تھی --

سجاد نے جو کیا تھا میں نے اسے بہت سزا دلوانی چاہیئے لیکن وہ راتوں رات غائب ہو گیا --

جب دوسری بار اس نے یہ سب کیا تو میں کوما میں تھا تم نے اسے مار کر میرا سینہ چوڑا کر دیا تھا اگر تم نا مارتی تو تمہارا باپ اسے ضرور مار دیتا --

خرد آج ان سے اپنے بچپن کی باتیں سن رہیں تھی وہ انکی گود میں سر رکھے ہوئے تھی اور وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے بتا رہے تھے --

صفوار بیگم اسکا لہنگا نکال رہی تھی جو ابھی جزیل نے بھیجوایا تھا --

آپ ورلڈ کے بیسٹ ڈِیڈ ہیں ___

جب میں ملک در ملک گھومتی تھی تو میں سب سے زیادہ آپکو ہی مس کرتی تھی --

وہ انکی پیشانی چومتی محبت بھرے لہجے میں بولی ۔

جس پر وہ ہنسے جبکہ صفورا بیگم نے اپنی بیٹی کو زبردست گھوری سے نوازا --

آپکو بھی مس کرتی تھی لیکن میرے ڈیڈ کی تو بات ہی وکھڑی ہے --

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

وہ کہہ کر انکے گال پر ہونٹ رکھتی ان سے لپٹ گئی --

میری پیاری بیٹی ۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے بولے تھے --

اگر لاڈ کر لیا ہو اپنے ورلڈ کے بیسٹ ڈیڈ سے تو بیوٹی پارلر چلی جاو مرحہ انتظار کر رہی ہو گئی جاو اب ٹائم نا ویسٹ کرو --

صفورا بیگم نے اسے سب چیزیں شاپنگ بیگ میں ڈال کر دیتے ہوئے کہا۔

وہ منہ بسورتی ہوئی اٹھی --

ان سے شاپر لیتی وہ انکے گال چومتی ہوئی باہر نکل گئی --

ہیچھے وہ دونوں آفسردہ ہوئے تھے خرد کے وجود سے انکی زندگی میں بہت رنگ تھے وہ دونوں خوش بھی بہت تھے کہ انکی بیٹی اپنے گھر کی ہونے والی ہے ۔

ٹھاہ ٹھاہ ---

اسکی بارات میں فائر ورکس آتش بازی سب کچھ کیا تھا اشعر ، ابراز اور اسکی ٹیم فرینڈ نے ۔

وہ بلیک شیروانی میں وائٹ پگڑی جس پر بلیک موتی لگے ہوئے تھے کالا کھوسہ ،اپنی گہری نیلی میں ایک انوکھی چمک لیے وہ پہچانا نہیں جا رہا تھا ---

ایسا خوبصورت دلہا تو ہم نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا --

عورتوں کے یہی ریمارکس تھے اسے دیکھنے کے بعد ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

شرجیل ملک ،نینا (اشعر کی بہن) اسکے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ۔

بارات پر پھولوں کی برسات کی گئی تھی ۔۔

آگے آگے لڑکے ڈانس کر رہے تھے ان میں سب سے آگے ابراز تھا جو ایسا ڈانس کر رہا تھا کہ سب ہنس ہنس کر لوٹ پُوٹ ہو رہے تھے گوڑیاں بھی نچائی گئی تھی جس پر لڑکوں نے خوب پیسا اڑایا تھا ۔

وہ دھیمی سی مسکان سجائے نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا ۔۔

مرحہ اور سب لڑکیاں ان پر پھولوں کی برسات کرتے انہیں اندر لائیں تھیں۔۔

ابراز تو ابھی بھی اشعر کو ساتھ لیے لوڈیاں ڈال رہا تھا آخر اسکے ماموں ،بھائی ،دوست ، محافظ وہ ابراز کے لیے سب کچھ تھا اس نے باپ بھائی بن کر پالا تھا اسے ہر قدم پر اسکی حفاظت کی تھی اس نے! درحقیقت جزیل اسے خود سے بھی زیادہ عزیز تھا پھر خوش ہونا تو بنتا تھا نا اسکا ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جنید صاحب اور رحمٰن صاحب نے سب باراتیوں کو پھولوں کے ہار پہنا کر انکا استقبال کیا تھا ۔

جزیل احمد کو سٹیج پر بٹھانے کے بعد مولوی صاحب کو سٹیج پر لایا گی تھا انکا دوبارہ سے نکاح کرویا گیا تھا ۔۔

مرحہ سٹیج پر آئی اس نے پھولوں کے تھال سے ایک سنہری رنگ کی خوبصورت گولڈ واچ اسے پہنائی تھی یہ رسم بہن کرتی ہے مرحہ اسکی بہن ہی تو تھی ۔۔

جواباً اس نے مرحہ کو پچاس ہزار نقدی دی تھی --

مرحہ نیوی بلیو کلر کی ہیوی فراک میں تھی فراک پر سلور کلر کا کام کیا گیا تھا جس کے سلیوز ہاف تھے ان پر سلور موتی لگے ہوئے تھے گلا سادہ تھا جبکہ دامن پر خوب موتیاں کا کام کیا گیا تھا --

وہ گلے میں سلور کلر کی چنری لیے بالوں کو سٹریٹ کیے ،سلور ہی بڑے بڑے جمکے پہنے ڈارک گلابی لپسٹک لگائے وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی اسکی تو آج چھب ہی نرالی تھی وہ جو بھی چیز پہنتی تھی اس پر جی بھر کر سوٹ کرتی تھی --

ابراز نے اسے کندھا مارا ۔

اس نے پلٹ کر اسے گھورا جو نیوی بلیو تھری پیس سوٹ میں اپنی نیلی آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہے تم دھکے مارنے سے باز کب آو گئے ہاں ۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی آئی برو اچکا کر پوچھ رہی تھی ۔

کندھا مارا ہے دھکا تو نہیں مارا موٹی اور ان پیسیوں میں میرے بھی پیسے ہیں میں خرد کا بھائی ہوں تو میرا بھی حصہ بنتا ہے ان پیسوں میں --

وہ اسے آنکھ مارتے ہوِے بولا --

یہ ملے گا ۔

وہ اسے ٹھینگا دیکھاتے ہوئے بولی پھر ہلکی سی مسکان سے اسے دیکھ کر پلٹ گئی ۔

باراتیوں کے لیے کھانا کھول دیا گیا تھا ۔

ماہ وائٹ فراک پہنے بال کھولے گال پر ہاتھ رکھے دور بیٹھے جزیل کو دیکھے رہی تھی ۔

چہرے پر غصے والے تاثرات تھے ۔

مرحہ سب کو پوچھ رہی تھی کہ آپ لوگوں کو مزید کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ۔۔

آج تو سب خرد کے کزنز بھی باراتیوں کی خوب آو بھگت کر رہے تھے ویٹر سے ہر ٹیبل پر خود کھانا لگوا رہے تھے ۔۔

صفورا ، عالیہ ، ماریہ تینوں گرین ساڑی زیب تن کیے اونچے جوڑے کیے ہوئے تھیں ۔۔

صفورا بار بار نم آنکھیں صاف کرتی پھر مسکرا دیتیں ۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تب ہی دلہن آنے کا شور اٹھا تھا ۔

میوزک بھی اسی وقت گونجا تھا ۔

"*بابا کی رانی ہوں

آنکھوں کا پانی ہوں

بہہ جانا ہے جسے دو پل کہانی ہوں

ماما کی بیٹیاں ہوں آنگن کی مِٹیاں ہوں

ٹک ٹک نہارے جو پردیسی چھٹیاں ہوں "**

میوزک میں گونجتا سونگ جنید صاحب کی آنکھوں میں پانی لے آیا تھا وہ تو خرد کی نا کوئی شرارت انجوائے کر سکے نا اسکے اولاڈ اٹھا سکے کیسے بد نصیب تھے وہ _____

تقی صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی ۔

جنید آنسو پونچھتا پھیکا سا مسکرایا تھا ۔

خرد پر روشنیوں کا سیلاب سا چمکا تھا ۔

وہ وائٹ لہنگے میں تھی جس پر گولڈن بھاری کام کیا گیا تھا فل سلیوز تھیں دوپٹہ گولڈن کلر کا تھا ہیوی میک اپ میں ڈارک مہرون لپ سٹک لگائے بالوں کا جوڑا بنائے آگے دو لٹوں کو چھوڑا گیا تھا جن کو کرل کیا ہوا تھا ۔

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی جس پر جـــــنیل احمد کا دل دھڑکا اٹھا تھا ---

اسکے ایک طرف رحمٰن صاحب تھے تو دوسری طرف صفورا بیگم تھیں --

وہ دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجائے بنا نظریں جھکائے چل رہی تھی ۔

اس پر ہار سنگار بہت سوٹ کر رہا تھا خاص کر مہرون لپ سٹک جس سے اسکے بھرے بھرے ہونٹ نمایاں تھے۔

وہ سیڑیاں اترتا نیچے اترا تھا۔

خرد وہی رک گئی وہ دھیمی مسکان سے اسے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھنے لگی۔

سب لوگوں کی توجہ کا مرکز وہ دونوں ہی تھے۔

وہ خرد کے بالکل سامنے آرکا تھا۔

وہ دوبوں ارد گرد کے ماحول سے غافل ہوتے ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھے۔

جس پر سب کے ہونٹوں ہر مسکراہٹ آئی تھی۔

ابراز نے سٹی بجا کر خوب ہوٹنگ کی تھی۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میرے یار کی شادی ہے"

گونجتا گانا اور ابراز کے ڈانس پر وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں ہٹا گئے۔

جزبیل نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

وہ ہونٹوں کو بھینچتی رحمٰن صاحب کو دیکھنے لگی ____

جواباً انہوں نے اسکا مہندی چوڑیوں اور انگوٹھیوں سے سجا ہاتھ اسکی شفاف ہتھیلی پر رکھ دیا تھا۔

وہ اسے ساتھ لیے سٹیج کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

رخصتی کے وقت وہ سب کے گلے لگ کر خوب روئی تھی ۔

بلکہ پورے راستے وہ روتی ہی آئی تھی مرحہ اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی جـــــزیل آگے تھا جبکہ ابراز گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا ۔

وہ رات کے چار بجے کمرے میں آیا تھا اسے اچانک ہی فون کال آگئی تھی ایک گیمنگ کے پیچھے وہ پچھلے تین مہینے سے پڑا ہوا تھا آج اگر نا جاتا تو وہ انہیں کبھی نا پکڑ پاتا ۔۔

جب وہ نکلا تھا تو خرد کے چہرے پپر کتنے غصے والے تاثرات تھے وہ اچھے سے جانتا تھا لیکن کیا کرتا فرض پہلے تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسکی طرف آتا بے ساختہ مسکرایا تھا ۔

خرد ڈریس چینج کر چکی تھی تھی وائٹ نائٹ سلیوز لیس سوٹ اوپر ریڈ ریشمی گون جس کے بازوں فل تھے دو پونیاں کیے تکیے کو خود سے لگائے وہ الٹی سیدھی لیٹی نیند میں پوری طرح غرق تھی۔۔

وہ اس کے قریب دھیمے قدموں سے چلتا آرکا تھا ۔

خرد !

اس نے دھیمے سے پکارا تھا اسے ۔

خرد کی آنکھ پہلی ہی پکار پر کھل چکی تھی لیکن ڈیٹھ بنی آنکھیں بند کیے وہ پڑی رہی ۔

وہ اسکے پاس بیٹھ چکا تھا ۔

خرد جزیل احمد میں جانتا ہوں آپ اٹھ چکیں ہیں پھر نیند کی ایکٹنگ کیوں ہاں ۔

وہ اسکا ناک کھینچتا ہوا نرم لہجے میں بولا ۔۔

بات مت کرو مجھ سے مجھے سخت نیند آرہی ہے ۔

وہ ہنوز آنکھیں بند کیے غصے سے بولی ۔

خرد مائے ڈول اتنا غصہ ،

وہ اسے زبردستی اٹھا کر بٹھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

کیا چاہتے ہو سونے کیوں نہیں دے رہے مسلہ کیا ہے ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی ۔

سوری مجھے تمہیں ایسے چھوڑ کر اچانک سے جانا پڑا بہت اہم اپریشن تھا اگر آج نا جاتا تو پھر کبھی

وہ میرے ہاتھ نا آتے کیا تم ایسا چاہتی ہو کہ ہمارے ملک کے دشمن کھلے عام پھریں ۔۔

وہ اسکا گون ٹھیک سے اسکے کندھے پر جماتا ہوا بہت نرم لہجے میں بولا ۔

خرد اسے گھورتی رہی ۔

کھانا کھایا تھا ۔

جزیل نے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جواباً خفگی میں نفی سے سر ہلایا گیا تھا۔

خرد! کھانا ہمیشہ ٹائم پر کھانا چاہیئے ۔

وہ اٹھ کر شرٹ کے بٹن کھولتا ہوا بولا ۔

وہ فل بلیک ڈریس میں تھا ۔

شرٹ اتار کر کبڈ سے ایزی ٹروزر شرٹ نکال کر وہ واش روم میں چلا گیا ۔

خرد تکیہ گود میں رکھے بیٹھی تھی جب وہ چونکی ۔

اسکی ٹانگ پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی۔

اس نے اب غور کیا جب وہ واش روم میں گیا تھا تو وہ ہلکا سا لنگڑا کر چل رہا تھا ۔

وہ جھٹ سے کھڑی ہوتی اسکے قریب آئی ۔

کیا ہوا ہے تمہاری ٹانگ کو ۔۔

وہ اسے جھٹ سے ٹروزر نیچے کرتے ہوئے دیکھتی تیز لہجے میں بولی ۔

کچھ نہیں ہوا بس گر گیا تھا تو ہلکی سی چوٹ لگی تھی ۔

وہ کھڑا ہوتا مسکراتے ہوئے بولا ۔

تمہیں گولی لگی ہے نا ؟

وہ اسکے قریب آتی بھرائے ہوئے لہجے میں بولی ۔۔

خرد یار کیا ہو گیا ہے یہ چھوٹی موٹی چوٹیں مجھے کچھ نہیں کہتیں سو ڈونٹ وری اباوٹ اٹ ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بیڈ کے قریب آتا ہوا بولا ۔

وہ بیڈ پر نیم دراز ہوتا اسے اپنے پاس آنے کا اشارا کر گیا تھا ۔

وہ بہت تھکاوٹ سی محسوس کر رہا تھا چار پانچ دن سے وہ ٹھیک سے لیٹ تک بھی نہیں سکا تھا اسے ٹائم ہی بہت کم ملا تھا پھر شادی کی تیاریاں سرچ اپریشن اب اسکی آنکھیں دکھ رہیں تھیں ۔

خرد دھیمے دھیمے قدموں سے چلتی اسکے پاس بیڈ پر چڑ کر بیٹھی ۔

خرد آئی ایم اوکے !

میں ٹھیک ہوں تم خاموش مت ہوا کرو بولتی رہا کرو جب تم بولتی ہو تو دل کو ٹھنڈک سے پڑتی ہے مانو ایسے لگتا ہے میرے ابھی بھی دو بہت پیارے رشتے میرے آس پاس ہیں ۔

وہ اسکا سر ہونٹوں سے چھوتا ہوا نرم لہجے میں بولا ۔

میں تمہیں کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

کس نے کہا مجھے تکلیف ہو رہی ہے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی بس تھک گیا ہوں یار ادروائز کچھ نہیں --

وہ اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے بولا۔

خرد جھجھکی تھی اسکی قربت سے ۔

خرد تم جانتی ہو جب تم کھو گئی تھی میں کتنا پریشان ہو گیا تھا روتا رہتا تھا مجھے میری آیت میرے سامنے چاہیئے تھی ۔

اسکا لڑکھڑا کر چلنا اسکا بولنا جو مجھ سمجھ نہیں آتا تھا لیکن میں سنتا غور سے تھا ۔۔

خرد یار میں تمہارے بنا خود کو ادھورا سا محسوس کرتا تھا۔

اس حادثے میں، میں اور ابراز بچ گئے تھے کیونکہ ہم بورڈنگ سکول میں ہوتے تھے اس ہولناک حادثے میں میں ٹوٹ گیا تھا لیکن شرجیل انکل نے مجھے اور ابراز کو بہت محبت سے سنبھالا وہ ایک سیکرٹ ایجنٹ آفسر تھے میں بھی انہی کی طرح مضبوط بننا چاہتا تھا انہوں نے ہر قدم میں میری رہنمائی کی ۔

سیریل کِلر بننا بھی میری جاب کا حصہ تھا۔

تمہیں تو میں جب تم تیرہ سال کی تھی تب ہی ڈھونڈ چکا تھا رحمٰن صاحب تمہیں باہر بھیج چکے تھے سجاد والے حادثے سے میں آگاہ نہیں رہا یہ میری بہت بڑی کتاہی تھی ۔

خیر میں نے سارا پتا کروالیا تھا رحمٰن اور صفورا بیگم تمہیں بہت چاہتے تھے تمہیں انہوں نے خود سے بڑھ کر چاہا تھا یہ باتیں میرے بے چین دل کو سکون فراہم کر گیئں تھیں ۔

میں نے ابراز کو بھی تمہارے پیچھے بھیجا اور کہا اسکی حفاظت کرنا اسکی ہر بات سے مجھے آگاہ رکھنا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ یہ ڈیوٹی بہت اچھے سے انجام دیتا رہا تھا ۔۔

خرد اسکی گود میں نیم دراز سی اسے دیکھتی رہی وہ اسکے گلابی کٹاو دار ہونٹوں کو بہت قریب سے ہلتے ہوئے دیکھ رہی تھی ۔

حاجب کا مجھے پتا چل چکا تھا اسے دو تین بار اچھے سے پٹوا چکا تھا لیکن وہ خبیث سدھرا نہیں ۔

خیر انہی دنوں جب تم کافی سال بعد ابراڈ سے واپس آئی تو مجھے تمہیں مارنے کی سپاری دی گئ ۔۔

تمہاری تصویر دیکھ کر میں ٹھٹھکا تھا دل کیا اسے ابھی گولیاں سے بھون دوں لیکن میں کھیل کھیلنا چاہتا تھا میں اسکی حد ناپنا چاہتا تھا

وہ جیل میں سڑ رہا ہے باپ بہت پیسہ بہا رہا ہے لیکن اسکا بیٹا اب اپنی باقی زندگی جیل میں ہی گزارے گا ۔۔

وہ نفرت سے بولا تھا ۔

خرد نے بے ساختہ اسکی گردن میں منہ دیا ۔

وہ بھی اسے خود میں بھینچ گیا تھا ۔

جزیل تم اتنے کوجے کیوں ہو ۔

وہ اسکی گردن میں منہ دیئے مسکراتے لہجے میں بولی تھی ۔

وہ مسکرایا اسکی شارگ کو خرد کے چھوتے ہونٹ اسے دنیا جہان کا سکون مہیا کر گئے تھے ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیونکہ میری بہت خوبصورت جو ہے ۔

وہ بھی جواباً مسکراتے لہجے میں بولا تھا ۔

وہ مسکرائی ۔

جبکہ وہ اسکے سر پر اپنا چہرہ اٹکاتا ہوا آنکھیں موند گیا ۔

مرحہ کی صبح آنکھ کھلی تو روم میں وہ اکیلی تھی ۔

ابراز روم میں نہیں تھا۔۔

رات کو کتنی بخث کر کے وہ اسکے ساتھ بیڈ پر سویا تھا ۔

اسکی بخث یاد کر کے وہ مسکرا دی ۔

ابھی مسکراہٹ اسکی ہوبٹوں پر ہی تھی جب وہ فریش سا روم میں آیا ۔۔

زہے نصیب آج بڑی مسکراہٹ پھوٹ رہی ہے پہلوان کے زہریلے ہونٹوں سے ۔

آخر رات کا بدلہ بھی تو اچکانا تھا کتنی زور سے مرحہ نے اسکے ہاتھ پر کاٹا تھا۔

پہلوان ہو گئے تم خود شرم نہیں آتی بیوی کو موٹا بولتے ہوئے تمہاری ساتھ تو وہ بڑے بڑے ہونٹوں والی ہی سوٹ کرتی تھی اور خود کیا ہو سوکھی چمڑی ۔۔

وہ منہ بناتے ہوِے بولی ۔

جس پر وہ کھل کر مسکرایا ۔

یار کتنا غصہ کرتی ہو تمہیں تو خدا کا شکر کرنا چاہیئے جس نے اتنا پیارا ، شریف ، خودار ، مشرقی ، ہینڈسم شوہر عطا کیا ہے لیکن تم ہو کہ ناشکری عورت ۔

وہ زبردستی اسکے ساتھ بیٹھتا سنجیدگی سے بولا ۔

آفسوس ان میں ایک بھی کوالٹی تم میں نہیں ہے --

وہ ناک چڑھا کر بولی ۔

جواباً ابراز نے اسے زبردست گھوری سے نوازا۔

غصہ کر کر کے تھکتی نہیں ہو ۔

وہ اسکی پشت سے ٹیک لگاتا مصنوعی معصومیت سے بولا۔

تم کونسا تھکتے ہو تم میں تو کسی لڑاکا عورت کی روح بستی ہے ۔

مرحہ نے بھی اسکی پشت سے ٹیک لگائی۔

مرحہ وہ دن کب آئے گیا جب میں تمہیں ڈانٹوں گا لیکن تم چپ چاپ سر جھکائے اچھی بیویوں کی طرح سنو گئی ۔

وہ رخ اسکی طرف کرتا ٹھوڑی کھجاتا ہوا پرسوچ انداز میں اسے دیکھتا ہوا بولا۔

اس دنیا میں تو تمہاری یہ خواہیش پوری نہیں ہو سکتی ۔

وہ جواباً مسکرایا ۔

مرحہ بھی مسکرائی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

تم خوبصورت نہیں ہو لیکن مجھے کیوں لگتی ہو۔

وہ سر اسکی گود میں رکھتا ہوا بولا۔

کیونکہ تمہاری نظر کمزور ہے ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی ۔

مرحہ بول بول کر تھکتی نہیں ہو

وہ اسکے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے معصومیت سے بولا__

جیسے تم نہیں تھکتے ۔

مرحہ نے جواباً فٹ سے جواب دیا تھا اسے ۔

مرحہ یار میں تم سے رومینٹک باتیں کرنا چاہتوں لیکن تم ہو کہ لڑائی لے کر بیٹھ جاتی ہو۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا ہوا بولا____"

ویسے لڑائی کی شروعات ہمیشہ تم سے ہی ہوتی ہے ۔

وہ اسے غور سے دیکھتی ہوئی بولی ۔

تم مجھے موٹی زیادہ اچھی لگتی ہو یہ موٹاپا تم پر سوٹ کرتا ہے اگر تم موٹی ہو تو اس میں تمہارا تو کوئی قصور نہیں نا____

پتا نہیں تم سے محبت مجھے کب ہوئی میں نہیں جانتا، لیکن یہ بات سچ ہے کہ تم مجھے بُری کبھی نہیں لگی --

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا ۔

مرحہ دھک دھک کرتے دل سے اسے دیکھے گئی ۔

وہ ہنوز اسکی گود میں سر رکھے اسے دیکھتا بولا تھا ۔

مرحہ پزل ہوتی اسکا سر گود سے ہٹاتی واش روم میں بھاگ گئی ۔

وہ بال سنوارتا مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔

رات کو ریسپشن تھا ---

صفورا بیگم اور عالیہ بیگم خرد کے لیے ناشتہ لائیں تھیں ۔

مرحہ انہیں بٹھا کر خرد کے روم میں آئی --

خرد چچی اور امی آئیں ہیں ناشتہ لے کر ۔

مرحہ دروازہ نوک کرتی اونچی آواز میں بولی تھی---

خرد کی اچانک سے ہی آنکھ کھلی تھی ۔

وہ ٹھٹھکی ۔

وہ ابھی بھی اسی کی گود میں سر اسکے سینے سے اٹکائے سو رہی تھی ۔

خرد سنبھل کر تھوڑا پیچھے ہوئی اور اسے دیکھنے لگی جو گردن ایک طرف گرائے سو رہا تھا ۔

چہرہ سرخ تھا تو ہونٹ بھینچے ہوئے تھے وہ نیم دراز تھا۔

افف یہ ایسے ہی سو گیا ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وہ خود پر غصہ ہوئی کہ کیا ضرورت تھی اسے اتنی تکلیف دینے کی ۔

وہ بڑے آرام سے بیڈ سے نیچے اتری اور اسکا سر تکیے پر رکھا۔

وہ ساکت ہوئی ۔

اسے سخت بخار تھا ۔

تمہیں بخار ہے ۔

وہ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر اسکے قریب آتی پریشانی سے پوچھ رہی تھی ۔

وہ ہلکا سا مسکرایا ۔

خرد مجھے بخار نہیں ہے یہ تمہاری قربت کی گرمی تھی یار اور باہر کسی کو نا بتانا کہ مجھے بخار ہے تھوڑا آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاوں گا ڈونٹ وری میری جان ۔

وہ ٹھیک سے لیٹتا ہوا بولا ۔

خرد سر ہلاتی اس پر بلینکٹ ٹھیک سے اوڑھتی لائٹ آف کرتی ہوئی پریشانی سے باہر نکل گئی ۔

سیڑیاں اتری وہ مسکرائی ۔۔

مما !

وہ انہیں پکار کر صفورا کے سینے سے لگی تھی ۔

وہ اسکا ماتھا منہ چومتی اسے غور سے دیکھنے لگی ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ صفورا سے ملنے کے بعد عالیہ بیگم کے گلے لگی ۔

تب تک مرحہ ان سب کے لیے چاے لے آئی ۔

بیٹا ٹھیک ہو تم !

صفورا اسکا چہرہ دیکھتی بولیں تھیں ۔

یس مما آئی ایم پرفیکٹ ۔

وہ انکے کندھے پر سر رکھتی بولی۔

مما میں نے آپکو اور ڈیڈ کو بہت مس کیا ۔۔

خرد لاڈ سے بولتی انہیں پیاری لگی لیکن پھر اسے گھورا جو نائٹ ڈریس میں ہی باہر چلی آئی تھی ۔

خرد تم کب سدھرو گئی کپڑے چینج کر کے نیچے آنا تھا نا ۔

صفورا بیگم نے اسے ڈانٹا جس کے گون کے اگلے سارے بٹن کھلے ہوئے تھے بال بھی کھلے ہوئے تھے ۔

اس نے نظریں جھکا کر اپنے حلیے کو دیکھا۔۔۔

وہ جلدی سے باہر آگئی تو چینج نہیں کر سکی ۔

وہ منہ بسور کر بولی ۔

جزیل کہاں ہے بیٹا ۔

چائے کا سپ لیتے ہوئے عالیہ بیگم نے پوچھا۔

چچی وہ سو رہے ہیں ساری رات تو سوئے نہیں ابھی سوئے ہیں تو لیٹ اٹھیں گے ۔۔

وہ مسکرا کر بولی ۔

جس پر چائے پیتی صفورا بیگم کو بہت زور سے اچھو لگا تھا۔

مرحہ اور عالیہ نے بھی حیرت سے اسے دیکھا جبکہ مرحہ کے ہونٹوں ہر دبی دبی مسکراہٹ بھی تھی ۔

خرد !

صفورا بیگم نے تنبیہی لہجے میں اسے پکارا ۔

اب کیا سچ بولنے پر بھی آپ گھوریں گئی جو سچ تھا وہی بتایا ۔

اس نے ناک سکوڑ کر بتایا ۔

صفورا بیگم گہری سانس بھرتی رہ گئیں کہ انکی بیٹی کا کوئی علاج نہیں تھا ۔

جبکہ وہ بڑے آرام سے پاوں صوفے پر پسارے چاے میں بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھا رہی تھی ۔۔

تم ٹھیک ہو !

وہ اسکے ماتھے کو چھوتے ہوئے بولی جو ہلکا ہلکا تپ رہا تھا ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں بالکل ٹھیک ہوں مائے ڈول ۔

کیا ابراز آگیا ہے بینکوئٹ سے ۔

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا ۔

نہیں ابھی نہیں آیا اور تم یہ چاے پی لو مرحہ بہت اچھی چائے بناتی ہے ۔

وہ چائے کا کپ ٹرے سے اٹھا کر اسے دیتے ہوئے بولی ۔

وہ دھیمے سے مسکرایا ۔

لیکن مجھے تو میری خرد کے ہاتھوں کی میٹھی سی کڑوی سی چاے پسند ہے ۔

وہ اسکے ہاتھ کو چومتا ہوا بولا ۔

خرد اسکی اونچی تیکھی ناک پر ہونٹ رکھتی مسکرائی ۔

پھر وہ اسکا ہاتھ تھامتی اپنی ٹھوڑی کے نیچے اٹکا گئی ۔

وہ نشیلی آنکھوں سے مسکرایا تھا یہ چہرہ ایسا تھا کہ وہ جب جب اسے دیکھتا تھا اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈلنے لگتے تھے۔

وہ چائے پیتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو ناپ سٹاپ باتیں کرنا شروع کر چکی تھی ۔

ایک ہلکی سی مسکان نے مستقل اسکے ہونٹوں کا اخاطہ کیا ہوا تھا۔۔۔

خرد چپ ہوتی مسکرائی ۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

مانی کے گھر والوں نے رشتے سے انکار کر دیا ہے ۔

ماریہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

موبائیل پر سونگ سنتی ماہ چونکی ۔

کیا مطلب کیوں انکار کیا ہے میں تو بہت پسند تھی نا مسز نوید کے بیٹے کو ۔

ماہ نے حیرت سے پوچھا۔

تم نہیں! وہ خرد پسند تھی انکے بیٹے کو ۔

ماریہ بیگم نے دانت پیس کر کہا۔

کیا مطلب !

ماہ نے حیرت سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ وہ خرد کے لیے رشتہ لائیں تھی لیکن انکے بیٹے کو تمہارے اور اس کے نام میں مغالطہ لگا تھا ۔

انکا بیٹا خرد کو ماہ کے نام سے جانتا تھا کل اس نے دلہن بنی خرد کو دیکھ لیا تھا پھر اس نے اسی وقت رشتہ توڑ ڈالا۔

ماریہ بیگم نے بہت آفسوس سے کہا ۔

ماہ بھی ساکت نظروں سے ماں کو دیکھتی رہ گئی ۔

وہ تو خرد کو ہر وقت کم شکلی کا طعنہ دیتے وقت یہی کہتی تھی تمہیں تو کوئی پسند ہی نہیں کرئے گا تمہاری شادی بھی نہیں ہو گئی لیکن اللہ نے اسکی قسمت کتنی بلند لکھی تھی ۔

وہ بھول بیٹھی تھی قسمت تقدیر لکھنے والا اللہ ہوتا ہے حسن والوں کو یہی ہی تقدیر رول دیتی ہے اور عام شکل والوں کو تخت کے سیر کرا دیتی ہے یہی قسمت *

،_____

روبن اور مرحہ خوش تھے ایک دوسرے کے ساتھ جزیل نے انکا بھی ریسپشن اپنے ساتھ کیا تھا

۔

وہ دونوں کبھی لڑ لیتے تو کبھی محبت کے ریکارڈ توڑ دیتے جس پر خرد انہیں خوب گالیاں سے نوازتی وہ گالیاں دینے والی عادت ترک نہیں کر پا رہی تھی جزیل کے بہت بار سمجھانے پر بھی وہ اپنی عادت کو چھوڑ نہیں سکی تھی ۔

خرد محبت کیا ہے ۔

وہ صبح کی واک پر آئے تھے صبح کے پانچ بج رہے تھے ___

خرد کی خواہیش تھی وہ صبح کے اُس وقت واک پر جانا چاہتی ہے جب ہلکا ہلکا اندھیرا ہو چاروں طرف خاموشی ہو تب وہ دونوں خاموشی سے ویران سڑک پر چلتے جائیں ---

خرد اسکا چہرہ دیکھتی مسکرائی --

وہ جو سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا اسکی نظروں کے ارتکاز پر وہ بھی مسکرایا۔

پھر آئی برو اچکایا۔

میری نظروں کا مطلب سمجھ جاو خـــــرد رحمٰن کے لیے محبت کا لفظ دو سمت کی طرف جاتا ہے ایک محبت جو میں اپنے موم ، ڈیڈ سے کرتی ہوں جو کہ عقیدت میں آتی ہے اور ایک محبت --

وہ کہتے ہوئے چپ ہوئی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اور ایک محبت ؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ آئی برو اچکا کر سوالیہ بولا۔

ایک محبت میں نے تمہیں دیکھ کر سیکھی تھی تمہیں دیکھ کر جانا میں نے کہ محبت کسے کہتے ہیں دل کا دھڑکنا کا کیا ہوتا یہ احساس میرے لیے بہت پیارا تھا۔

وہ اسکے سامنے آتی ہوئی بولی ۔

وہ مسکرایا۔

خرد ایک دم گھٹنے کے بل نیچے اکڑو سٹائل میں بیٹھی تھی اسکے سامنے--

وہ ٹھٹھکا_____

ہیپی برتھ ڈے •••،

وہ اسکی طرف روبی کی ایک خوبصورت سی انگھوٹھی بڑھاتے ہوئے بولی تھی ۔

وہ مسکرایا ۔

ہاتھ پلیززززز۔

وہ ہاتھ کو ہلاتے ہوئے بولی ۔

وہ پاکٹ میں سے ہاتھ نکالتا اس کی طرف بڑھا گیا تھا۔

خرد اسکی انگلی میں رنگ پہنا کر اسکا بلیک تل والا ہاتھ ہونٹوں سے لگا گئی کہ اس ہاتھ سے تو اسکی محبت کی شروعات ہوئی تھی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسے کندھے سے پکڑ کر اٹھا گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میرے برتھ ڈے کا کس نے بتایا ویسے میں مناتا نہیں آئی ڈونٹ لائیک اٹ ۔

وہ ہلکی سی مسکان سے کہتا اسکے چہرے پر جھکا ۔

میری خرد کسی سے نہیں ڈرتی نا۔

وہ اسکی ناک سے ناک جوڑتا مسکراتے لہجے میں بولا ۔

بالکل نہیں !جو ڈر جائے وہ خرد رحمٰن نہیں ۔

وہ فخر سے گردن اکڑا کر بولی ۔

خرد تمہارے پیچھے کتا !

وہ ایک دم سے بولا تھا۔

آہ ہ ہ ہ ہ

خرد کی چیخ چاروں طرف گونجی تھی ۔

وہ اس سے لپٹ گئی تھی ۔

ہاہاہا_____"

وہ اسے ہلکا سا اوپر اٹھاتا قہقہ لگا گیا تھا ۔

میری خرد تو کسی نہیں ڈرتی نا ۔

وہ ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھ رہا تھا اس سے ---

نہیں ڈرتی بس کبھی کبھی کتے سے ڈر جاتی ہوں ۔

وہ ممناتے ہوئے بولی ۔

وہ بلیک جینز پر ریڈ ٹی شرٹ پہنے ہوئے ، نیچے سرخ سنیکرز دو پونیاں جو آگے جھکے ہونے کی وجہ سے جزیل کے منہ پر آرہی تھیں ۔

تو طے ہوا خرد اپنی ڈریسنگ کبھی نہیں بدل سکتی تھی--

جزیل اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چھوتا آہستہ قدموں سے اسے ایسے ہی اٹھائے چلنے لگا تھا۔

خرد جھگڑ رہی تھی اس سے ۔

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بنا اس کی نظروں میں لائے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس چکا تھا۔

خرد کی باتیں سنتا وہ مسکرائے چلتا جا رہا تھا ۔

گھر جا کر میں اپنی بہادر خرد کے لیے خود چائے بناوں گا ۔۔

وہ اسے نیچے کھڑا کرتا ہوا بولا تھا خرد ہلکا سا مسکرائی ۔

وہ بھی اپنے خوبصورت کٹاو دار ہونٹوں میں مسکراہٹ سجاتا ہوا چلنے لگا تھا ۔

وہ اپنے سامنے پڑے کاغذ پر سائن کرتے انہیں طے کر چکے تھے ۔

چہرے پر غم والے تاثرات تھے تو آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تھی ۔

وہ اس جائیداد کے لیے اپنی بیٹی پر کتنی بار حملہ کروا چکے تھے ۔

وہ رحمٰن اپنے بھائی کی جائیداد کو کسی غیر کے نام ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے اس لیے انہوں نے خرد کو مروانے کا پلین بنایا تھا ۔

وہ خرد پر حملہ کرواتے لیکن وہ ہر بار اچھی قسمت ہونے کی وجہ سے بچ جاتی ۔

آج وہ اپنی ساری جائیداد اپنی بیٹی کے نام کر چکے تھے وہ جائیداد جس کے لیے وہ اپنی بیٹی کو مراونے چلے تھے ۔

خرد میری بچی مجھے معاف کردینا ،میں نا ایک اچھا شوہر بن سکا نا اچھا باپ ، نا ایک اچھا بھائی اور نا ایک اچھا انسان بن سکا ۔۔۔

اللہ مجھے معاف کر دینا میں جسے مروانے کی سازش کرتا رہا وہ میری ہی بیٹی تھی واوا مولا تیرے رنگ میں محشر کے دن لائبہ کو کیا منہ دیکھاوں گا۔

وہ خرد کی تصویر اٹھاتے ہوئے رو دیئے ---

اللہ خرد کو کبھی ناپتا لگنے دینا کہ اسک باپ اسکا قتل کرنے کی کئی بار کوشش کر چکا ہے اللہ میرے گناہ ڈھانپ دینا میرے اللہ میری پردہ پوشی رکھنا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ---

لیکن ایک انسان جانتا تھا انکے گناہ کے بارے میں --

جـــــــبیل احمد آگاہ تھا انکے گناہ سے لیکن وہ ایک باپ کا اسکی بیٹی کے سامنے پردہ ڈالے رکھنا چاہتا تھا --

ختم شد

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/